بسم اللہ الرحمن الرحیم الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

فیضانِ صادق

از قلم: محمد حفیظ نیازی

رفیقِ خاص حضرت پاسبانِ مسلک رضا، ایڈیٹر ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ۔

Hassanniazi2raza@yahoo.com
0092-55-4217986=0092-3338159523

ادارہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم ...... الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

نباضِ قوم، پاسبان مسلک رضا، عالم باعمل مفتی پیر ابوداؤد محمد صادق صاحب حفظہ اللہ
کی 65 سالہ مجاہدانہ دینی و علمی، ملی و سیاسی، سماجی و معاشرتی، تبلیغی و اصلاحی
خدمات جلیلہ کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے

کتاب مستطاب

"جب گوجرانوالہ میں مسلک اہلسنت کا سورج طلوع ہوا"

مسمّٰی بہ

فیضانِ صادق

از قلم: محمد حفیظ نیازی، ایڈیٹر ماہنامہ "رضائے مصطفٰے"
(خادم و رفیق خاص: حضرت نباضِ قوم مدظلہ)

ناشر:
ادارہ رضائے مصطفٰے چوک دار السلام گوجرانوالہ

نام کتاب .... **فیضانِ صادق**

تالیف .... الحاج محمد حفیظ نیازی

ایڈیٹر ماہنامہ "رضائے مصطفےٰ" گوجرانوالہ

تقدیم .... رئیس التحریر علامہ محمد حسن علی رضوی بریلوی میلسی

باجازت .... الحاج صاحبزادہ محمد داؤد رضوی

الحاج صاحبزادہ محمد رؤف رضوی

حسب فرمائش .... عالمی مبلغ اسلام مفتی محمد عباس رضوی

(مفتی اعظم متحدہ عرب امارات)

مجاہد اہلسنت حاجی محمد رفیق پردیسی

(چیئرمین برکاتی فاؤنڈیشن)

پروف ریڈنگ .... میاں اللہ یار رضوی، مولانا محمد ناصر علی رضوی

کمپوزنگ .... محمد نوید رضوی (کمپوزر ماہنامہ "رضائے مصطفےٰ")

☆ صفحات ...... 576 ☆ تعداد 1100

☆ اشاعت اوّل .... ربیع الاوّل ۱۴۳۵ھ جنوری 2014ء

☆ ہدیہ .... 500 روپے

ملنے کے پتے:

قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور ❁ شبیر برادرز اردو بازار لاہور ❁ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور ❁ مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور ❁ **مکتبہ مصریہ** کالج روڈ ڈسکہ ❁ اویسی بک سٹال مسجد رضائے مجتبیٰ پیپلز کالونی گوجرانوالہ ❁ مکتبہ برکات المدینہ بہادر آباد کراچی ❁ مکتبہ غوثیہ ہول سیل پرانی سبزی منڈی کراچی نمبر ۵ ❁ مکتبہ فیضان اولیاء جامع مسجد عمر روڈ کاموکی ضلع گوجرانوالہ ❁ مکتبہ قادریہ سرکلر روڈ نزد میلاد مصطفےٰ چوک گوجرانوالہ

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	انتساب	11
2	آغازِ سخن	12
3	قطعہ تاریخ اشاعت فیضانِ صادق	15
4	نذرانہ عقیدت بحضور نباضِ قوم	16
5	فیضانِ صادق پیرزادہ اقبال فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں	18
6	" " " " "	19
7	تقدیم جلیل	20
8	گوجرانوالہ پر محدث اعظم کے علمی وروحانی فیضان کی برسات	31
9	اکابر کی عنایات	36
10	شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم عالم اسلام الشاہ محمد مصطفےٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ	36
11	ملک العلماء مولانا شاہ محمد ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ	37
12	قطب مدینہ حضرت شاہ محمد ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ	38
13	سلطان الہند خواجہ غریب نواز اجمیری کے آستانہ قدسیہ سے	38
14	جانشین مفتی اعظم تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان ازہری میاں	39
15	بدرِ ملت، بدر العلماء مولانا بدر الدین احمد قادری رضوی	40

16	ملک التحریر والتقریر حضرت علامہ محمد ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ	41
17	حضرت مفتی اعظم پاکستان ابوالبرکات سید احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ	42
18	غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ	43
19	مخدوم اہل سنت سید محمد امین میاں برکاتی مدظلہٗ	45
20	آستانہ عالیہ چشتیہ سیال شریف	45
21	علامہ شاہ محمد عارف اللہ رحمۃ اللہ علیہ	45
22	ابوالکلام صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ	46
23	حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ	47
24	نواسۂ اعلیٰ حضرت مفتی تقدس علی خان رحمۃ اللہ علیہ	48
25	سلطان الواعظین مولانا محمد بشیر کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ	48
26	فخر الاطباء حضرت علامہ حکیم خادم علی سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ	48
27	خلیل ملت مفتی محمد خلیل خاں برکاتی رحمۃ اللہ علیہ (حیدرآبادی)	49
28	امام المناطقہ علامہ عطاء محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ	49
29	شیخ القرآن علامہ محمد عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ	49
30	حضرت پیر سید محمد معصوم شاہ رحمۃ اللہ علیہ	51
31	مفتی اعظم کراچی استاذ العلماء مفتی وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ	51
32	استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ محمد عبدالرشید جھنگوی رحمۃ اللہ علیہ	51

33	حق گوئی اور بے باکی	52
34	چیف آف آرمی سٹاف صدر جنرل محمد ضیاء الحق کو پیغام حق	53
35	سنی رسائل وجرائد کا خراجِ تحسین	55
36	عالمگیر مقبولیت	56
37	اکابر کا اتباع واحترام اور اکابر کی نوازشات	58
38	احقاق حق وابطال باطل	61
39	اہل سنت کی حقانیت اور صادق کی صداقت	64
40	تو رضا کی رضا ابوداؤد	66
41	جب گوجرانوالہ کی سرزمین پر مسلک اہل سنت کا سورج طلوع ہوا	68
42	بحمداللہ انعامِ خدا مولانا صادق ہیں	69
43	حقائق ' آمدم برسر مطلب	70
44	آپکی تشریف آوری سے قبل سنی تبلیغی سرگرمیاں	71
45	ابتدائی حالات	74
46	مفسر قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی شفقت ومحبت	78
47	گوجرانوالہ اسٹیڈیم میں تاریخی اجتماع	80
48	قیمتی نگینہ	82
49	پہلا درس قرآن	83

50	حضرتِ نباضِ قوم کی آمد کے بعد کے حالات	86
51	"رضائے مصطفےٰ" کا پہلا شمارہ	90
52	حضرتِ محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا اعتماد	90
53	بات میری نہیں، بات ہے زمانے کی	93
54	جلوسِ میلاد پر نجدیوں کا حملہ	100
55	صادقؔ کی صداقت پر عدالت کی شہادت	103
56	یادگار واقعہ	111
57	سینوں کے شیر	112
58	مولانا محمد صادق کی رہائی	117
59	حضرتِ محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی عنایات	120
60	محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوباتِ مبارکہ	139
61	حق گوئی میں قید و بند کی صعوبتیں	148
62	حضرتِ نباضِ قوم کا پاکیزہ کردار	153
63	جیلوں سے تاریخی مکتوبات	156
64	آپکی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا	157
65	حضرت غزالئ زماں رحمۃ اللہ علیہ کی جیل آمد	171
66	مسئلہ خون	174

نمبر	عنوان	صفحہ
67	میانوالی جیل	180
68	غازی علم الدین شہید سے مناسبت	182
69	جیل میں بھی تبلیغ	184
70	تاریخی استقبال و یادگار جلسہ	188
71	علامہ محمد عبدالحامد بدایونی کا مکتوب	189
72	ہر محاذ پر مجاہدِ ملت کا جہاد	194
73	عشقِ رسالت کے غلغلے اور میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دھومیں	198
74	گوجرانوالہ میں جشنِ میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	204
75	تاریخی فتح	220
76	بارانِ رحمت اور جلوسِ میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	227
77	مرکزی جلوس کی انفرادیت	234
78	منکرین میلاد کا پتھراؤ	236
79	جلوسِ میلاد کے منکرین کا عبرتناک انجام	245
80	درود تاج اور قصیدہ بردہ شریف کی صدائیں	247
81	شاعر اہل سنت سید محمد مرغوب احمد اختر الحامدی کا خراجِ تحسین	251
82	جیل میں محافل میلاد	254
83	تاریخی دستاویز	259
84	شہیدِ میلادِ مصطفےٰ شیر اہل سنت محمد اکرم رضوی رحمۃ اللہ علیہ	262
85	حالتِ بیداری میں اعلیٰ حضرت کی جلوہ گری	278

86	فوٹو بازی سے شدید نفرت	281
87	فوٹو بازی کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل	287
88	اکابر و معاصر علماء و مشائخ کی تائید	297
89	ولولہ انگیز تاریخی نظموں کا تسلسل	307
90	اہل حدیث فوٹو گرافر سے مکالمہ	309
91	حکمرانوں کے سامنے کلمۂ حق و صداقت	312
92	صدر جنرل محمد ضیاء الحق سے ملاقات	313
93	صدر محمد رفیق تارڑ سے ملاقات	319
94	رضائے مصطفٰے کی کشتی	323
95	ڈیکلریشن نہ دینے پر ہائیکوٹ میں رٹ	329
96	رضائے مصطفٰے کے مخالف کا انجام بد	334
97	مخالفین اہل سنت کے جھوٹے مقدمات	337
98	حضرت نباض قوم کا جذبۂ عشق و محبت	346
99	فصاحت و بلاغت کے گلدستے	348
100	اندازِ تبلیغ کی ایک جھلک	350
101	حق گوئی کا تاریخی واقعہ	352
102	درود و سلام بند نہیں ہوگا	357
103	زینت المساجد کی حقیقی زینت	361
104	سائیں روڈا	362

نمبر	عنوان	صفحہ
105	جماعت رضائے مصطفٰے کا قیام	367
106	تحریک اصلاح معاشرہ	371
107	سنی کانفرنسوں میں حضرتِ نباض قوم کا کردار	374
108	جماعت رضائے مصطفٰے کی خدمات	377
109	جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کا قیام	381
110	فارغ التحصیل علماء وحفاظ کے اسماء	385
111	مدرسینِ جامعہ ہذا	389
112	جشنِ دستارِ فضیلت	390
113	کردارِ نباض قوم دوسروں کی زبان سے	403
114	عالمی روحانی وعلمی فیضان	417
115	رؤیا مبارکہ' زیاراتِ مقدسہ	425
116	مقامِ صدق وصفا	426
117	مسلک رضا کی پاسبانی واشاعت	428
118	حضرتِ نباض قوم اور سندِ حدیث	452
119	حضرتِ نباض قوم پر آقا کریم ﷺ کی عنایات	462
120	تصرف اولیاء اور رضائے مصطفٰے کا فیضان	471
121	ایک نومسلم کا واقعہ	473
122	تاریخی یادداشت	485
123	مسئلہ رؤیت وہلال	492

124	ہدایات وتنبیہات	521
125	1970ء کے انتخابات	526
126	قطبِ مدینہ کی نگاہِ شفقت	555
127	جانشین قطبِ مدینہ	558
128	دشمنِ دیں پر انکی ہیبت کل بھی تھی اور آج بھی ہے	565
129	مخالفینِ اہل سنت کو دعوتِ فکر	568
130	مردِ قلندر	570

بفضل خدا بطفیل مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کتاب ہذا پایۂ تکمیل تک پہنچی۔ کتاب کی پروف ریڈنگ بھی بہت مسئلہ ہوتا ہے۔ اپنی طرف سے احباب نے اچھے طریقے سے پروف ریڈنگ کی۔ پھر بھی اگر کمپوزنگ میں کوئی غلطی رہ گئی ہو تو آگاہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کے صدقے ہم سب کی لغزشیں معاف فرمائے۔ آمین (محمد حفیظ نیازی)

صادقِ باصفا عاشقِ مصطفےٰ
جنکی ہر ہر ادا سنتِ مصطفےٰ
چمکا پیشانی پہ اسمِ مصطفےٰ
اِنکی نورانی صورت پہ لاکھوں سلام

انتساب

بحضور: امامِ اہلسنّت' نائبِ اعلیٰ حضرت' قدوۃ السالکین' زبدۃ العارفین' عمدۃ المحققین' صدر المدرسین' شیخ الحدیث والتفسیر' بحر العلوم' جامع معقول ومنقول' حاوی فروع واصول' امیر العلماء' استاذ الاساتذہ' محدثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا علامہ

الحاج الشیخ المفتی ابوالفضل **محمد سردار احمد** صاحب

قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ

بتوسط: مقتدائے اہلسنّت' شیخ طریقت' زبدۃ العلماء' عمدۃ الاتقیاء' پیکر صدق وصفا' فخر ملتِ اسلامیہ' حامی سنت' ماحی بدعت' جبلِ استقامت' آفتابِ رضویت' یادگارِ اسلاف' سراپا تقویٰ واخلاص' برکۃ الزمان' حضرت مولانا علامہ

الحاج الشیخ المفتی **ابوداؤد محمد صادق** صاحب

قادری رضوی مدظلہ العالی

ع...... گر قبول افتد زھے عزو شرف

محتاجِ کرم:

محمد حفیظ نیازی قادری رضوی عفی عنہ

آغازِ سخن

انداز بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے

ان شاء اللہ اُتر جائیگی ہر دل میں میری بات

گوجرانوالہ شہر حامیٔ سنت ماحیٔ بدعت حضرت مولانا الحاج مفتی پیر ابوداؤد محمد صادق صاحب حفظہ اللہ کی تشریف آوری (۲۹ ذیقعدہ ۱۳۷۰ھ) سے قبل ایک قسم کا نجدیت کا گڑھ تھا...... آپ کی آمد ہوئی تو بحمدہٖ تعالیٰ سنیت ورضویت کا مثالی مرکز بن گیا اور مسلک اعلیٰ حضرت کی تبلیغ واشاعت سے اِسے دنیا بھر میں منفرد مقام حاصل ہو گیا۔

(فالحمد للّٰہ علیٰ ذالك)

یک زمانہ صحبت با اولیاء ...... بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

کے تحت فقیر (نیازی) کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ مجھ جیسے ناچیز کو ابتداء ہی سے حضرت صاحب قبلہ کے رفیق وخادمِ خاص بننے کا شرف حاصل ہے اور اس حقیر کو حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے اپنے اوّلین مریدین کی صف میں شامل فرما کر گویا کہ ذرے سے آفتاب بنا دیا اور آپ دامت برکاتہم العالیہ کے چہرۂ مبارکہ کی زیارت نے میرے دل کی سیاہی کو دور کر کے روشن کر دیا۔

یاد رہے کہ حضرت نباضِ قوم زید مجدہٗ کی نسبت ہی کی برکت ہے کہ حضور محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ بھی اس ناچیز پر بہت شفقت فرمایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ فرمایا:

"جس کا نام محمد حفیظ نیازی ہے وہ کام کی مشین ہے"۔

فقیر نے اہل محبت علماء و مشائخ' ارباب فکر و دانش اور عوام اہلسنّت کی دیرینہ فرمائش پر اپنے محسن و مربی سے اپنی 65 سالہ قلبی وابستگی و رفاقت کے حوالہ سے نہایت اہم' یادگار' ایمان افروز' باطل سوز' تاریخی یادداشتیں ماہ ذیشان رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ کی مقدس ساعتوں سے قلم بند کرنے کا آغاز کیا تھا' جو بفضلہٖ تعالیٰ قسطوار ''رضائے مصطفٰے'' میں شائع ہو رہی ہیں (اور اب تک 30 قسطیں چھپ چکی ہیں) جن سے احباب اہلسنّت کو محسن اہلسنّت حضرت علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی کی 65 سالہ مجاہدانہ دینی ملی و مسلکی خدمات اور گوجرانوالہ میں اہلسنّت کے دورِ جدید کے حوالہ سے ناقابل فراموش معلومات حاصل ہو رہی ہیں۔

اس قسطوار سلسلہ کی مقبولیت میں بحمدہٖ تعالیٰ اتنا اضافہ ہوا کہ اہلسنّت کے ہر طبقۂ فکر میں اسے پسند کیا جانے لگا اور معاشرہ پر اس معلوماتی انسائیکلو پیڈیا کے مثبت اثرات مرتب ہونے لگے۔ چنانچہ فقیر کو متعدد مقامات اور کثیر احباب اہلسنّت کی طرف سے تقاضا کیا جانے لگا کہ اس تاریخی دستاویز کو جلد کتابی شکل میں لایا جائے... چنانچہ

اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے
دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

کے مصداق حضرت نباضِ قوم مدظلہ کے شہزادگان الحاج صاحبزادہ محمد داؤد رضوی' الحاج صاحبزادہ محمد رؤف رضوی اور فقیر کے فرزندگان حاجی محمد حبیب الرحمٰن نیازی رضوی اور حافظ محمد احمد رضا نیازی رضوی کی بھرپور کوششوں سے الحمدللہ پہلی جلد (مع

اضافات) پایۂ تکمیل کو پہنچی...... شاید یہ کام اسی لئے رُکا ہوا تھا کہ "فیضانِ صادق" کا انمول تحفہ اہل محبت کو اُس سال ملے جب وہ اہلسنّت و جماعت کے بین الاقوامی محبوب و مقبول ترجمان ماہنامہ "رضائے مصطفےٰ" کی اشاعت کے 55 سال مکمل ہونے پر اپنی محبت سے مختلف شہروں میں 56 سالہ جشن "رضائے مصطفےٰ" منا رہے ہوں اور حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی گوجرانوالہ آمد کے 65 ویں برس کے آغاز پر اظہار تشکر و تحدیث نعمت کا اظہار کر رہے ہوں۔

اُمید کامل ہے کہ احباب اہلسنّت فقیر کی اس عاجزانہ کاوش کو سراہتے ہوئے مزید خیر و برکت کی دعاؤں سے نوازیں گے تا کہ گوجرانوالہ میں اہلسنّت کے دورِ جدید کے حوالہ سے پہلے سے بھی بڑھ کے ولولہ کے ساتھ تاریخی واقعات تحریر کرنے کیلئے مولیٰ کریم اپنے حبیب کریم ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے ہمت و صحت عطا فرمائے۔ آمین (محمد حفیظ نیازی)

چونسٹھ سالہ تبلیغ

نباضِ قوم گوجرانوالے جب آئے تھے
چونسٹھ برس اُدھر کا یہ قصہ ہے دوستو
ترویج دیں، اشاعتِ حق میں خدا گواہ
حضرت کا اک بہت بڑا حصہ ہے دوستو

اکسٹھ سالہ تدریس

قرآن اور حدیث کا اکسٹھ برس سے درس
جاری بفضلہٖ ہے "سراج العلوم" میں
فیضان مدرسوں میں ہے اس کا وہی مقام
تابندہ ماہتاب ہو جیسے نجوم میں

قطعۂ تاریخِ اشاعت

فیضانِ صادق

لائقِ صد آفریں حضرت نیازیؔ کا ہے ذوق
کی مرتب آپ نے عمدہ کتاب اِک پُرضیا
کوزے میں بند کر دیا تاریخ کا اِک زرّیں باب
لفظ ہے ہر ایک اِس کا ایک گوہر بے بہا
مشتمل ہے حضرتِ صادق کے یہ احوال پر
ہیں جو اِک مردِ جری، عالی ہمم، شیریں ادا
اُن کو حاصل ہے جہاں میں عزت و رعب و وقار
افتخارِ اہلِ سنت، ماہتابِ اَذکیا
زندگی جہدِ مسلسل سے عبارت آپ کی
آبروئے اہلِ حق ہیں، رہبرِ راہِ ہدیٰ
ہو ودیعت حق تعالیٰ سے انہیں عمرِ خضر
بہرہ ور ہوتا رہے ہر خاص و عام اُن سے سدا
اُن کے حق میں خوب ہے حضرت نیازیؔ کا خراج
مستفید اس سے یقیناً ہوگا ہر شیخ و فتا
پوچھی جب فیضؔ الامین سے اس کی تاریخِ رسا
برملا "فیضانِ صادق، محسنِ عالم" کہا

۱۴۲۵ھ

نتیجۂ فکر: صاحبزادہ پیر فیض الامین فاروقی سیالوی ایم اے
موہیاں شریف ضلع گجرات

بحضور نبّاضِ قوم دامت فیوضہٗ

(بطورِ خاص "فیضانِ صادق" کے لئے لکھی گئی)

اے ابوداوٗد قبلہ پیر صادق بے ریا
اے سراپا زہد و تقویٰ ' پیکرِ صدق و صفا

تجھ پہ ہے احسانِ ربِّی ' تجھ پہ ہے فضلِ خدا
تجھ پہ ہے چشمِ عنایاتِ حبیبِ کبریا

آل و اصحابِ نبی کا تو محبّ و جاں نثار
گنج بخش و بوحنیفہ کا تو عاشق باوفا

دم بہ دم ہے تیرے سر پر سایۂ غوثِ زمن
سر بہ سر تو پاسبانِ مسلکِ احمد رضا

داعی راہِ مجدد الف ثانی بھی ہے تو
حجۃ الاسلام کا بھی تو ہی مظہر حق نما

تو خلیفہ مفتی اعظم ہند کا ہے خیر سے
نائب اعظم محدث ' حضرت سردار کا

ہے توئی قطب مدینہ کا خلیفہ خاص بھی
فیض یابِ شہ امیرِ ملّتِ صاحب ہدیٰ

تو فقیہِ اعظمِ کوٹلویہ سے مستفیض
تو ہے مخدوم المشائخ ' ترجمانِ صوفیا

آفتابِ قادریّت ' مقتدائے سنّیت
شمعِ بزمِ رضویت تیرا جمالِ دل ربا

ہے تری ذاتِ گرامی بالیقیں نبّاضِ قوم
صورت و سیرت میں تو صادق سراپا ہے ' خوشا!

باعمل عالم بھی ہے ' باشرع عارف بھی ہے تو
اُوستاذِ عالماں ہے تیری ہستی ' مرحبا!

برکتِ عصرِ رواں' خوش بختی دورِ زماں
حضرتِ الحاج مفتی صادقِ نوریں لقا

گجرانوالہ جو ہوا کرتا تھا نجدیّت کا گڑھ
آپ کی برکت سے سنّیّت کا مرکز بن گیا

تو "رضائے مصطفےٰ" کا بانی بے لوث ہے
شاملِ احوال ہے تیرے رضائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

خوب پینسٹھ سال سے میلادِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوس
ہے قیادت میں تری جاری و ساری ' حبّذا !

جبرِ قید و بند ہو یا جھوٹے پرچوں کا خطر
تیرے عزم و استقامت نے اُڑا کے رکھ دیا

پُر ستم شاہوں کی آنکھوں میں تو آنکھیں ڈال کر
بات سچی ہی سدا ہر حال میں کہتا رہا

نور والے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خیرات ہے
دن بہ دن نورٌ علیٰ انوار ہے چہرہ ترا

لکھ دیا ہے تیری پیشانی پہ دستِ ذات نے
خامۂ قدرت سے خود لفظِ "محمد صلی اللہ علیہ وسلم" برملا

تیرا سایہ ہم گنہ گاروں پہ رَبّت قائم رہے
ہے طفیلِ مصطفےٰؐ میری خدا سے یہ دُعا
ان شاء اللہ ' دیکھ لینا حشر میں فیضاںؔ تم
یہ مرا نذرانہ بخشش کی سند بن جائے گا

(جل شانہٗ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم۔ علیہم الرضوان۔ علیہم الرحمۃ)

نذرانۂ عقیدت: پروفیسر فیض رسول فیضاںؔ گوجرانوالہ

''فیضانِ صادق'' پیرزادہ اقبال احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں!

مکرمی ومحترمی قبلہ مولانا علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب رضوی دامت برکاتہم العالیہ!

السلام علیکم!.....آپ کا ماہنامہ ''رضائے مصطفےٰ'' ڈاک میں تشریف لایا' آپ کی خیریت ملی۔محترم محمد حفیظ نیازی صاحب نے آپ کی علمی واعتقادی خدمات پر بڑا اچھا مضمون لکھا' اگرچہ وہ خود بھی میری طرح بیمار ہیں مگر اُن کے قلم کی نازخرامی نے خوش کردیا۔ آپ کی دینی واعتقادی خدمات کو بڑے اچھے انداز میں لکھا اور بہت سے مشاہداتی واقعات قلم بند کئے' اللہ انہیں جزائے خیر دے۔

تازہ خواہی داشتن گر داغ ہائے سینہ را ...... گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را

نیازی صاحب آپ کی زندگی کے رفیقِ قلم وعلم ہیں' ان کے یہ ''ملفوظات'' اگر جمع کر کے کتابی انداز میں چھپ جائیں تو بڑا اہم کام ہوگا اور مستقبل میں آنے والے نیازمند علمائے کرام آپ کے شب وروز سے آگاہ ہوں گے۔

میرا یہ خط بس..... یادِ یارِ مہرباں آیَد ہمے! ہے

والسلام! پیرزادہ اقبال احمد فاروقی (۱۲ مئی ۲۰۱۲ء)

محترم ومکرم مولانا محمد حفیظ نیازی صاحب! السلام علیکم! آپ نے حضرت قبلہ علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب رضوی کے حالات بالاقساط شائع کرنا شروع کئے ہیں' یہ غالباً چوتھی قسط ہے جو آپ جیسے حضرت کے "رفیق خاص" کے قلم سے مرتب ہوئی ہے۔ آپ نے اپنے "رفیق رضائے مصطفےٰ" کی زندگی پر بڑی خوبصورتی سے لکھنا شروع کیا ہے اور بے شمار معلومات مہیا کی ہیں۔ آپ نے مشاہدات زندگی کی روشنی میں اپنے محترم ومحسن کے حالات قلمبند کئے ہیں اور یہ آپ کا حق بھی ہے۔

ہم سے درویشوں کی اے اہل جہاں قدر کرو
ہم سے درویشوں کا تاریخ میں نام آتا ہے

آپ نے حضرت مولانا محمد صادق صاحب رضوی کی علمی واعتقادی خدمات پر بھرپور انداز سے لکھا ہے' میں آپ کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔ مسلک اہلسنت کا سورج اگرچہ گوجرانوالہ میں چمکا مگر اس کی ضیائیں ماشاء اللہ سارے عالم سنیت کو روشن کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے آپ نے رفاقت کا حق ادا کیا ہے اور آپ کے بغیر حضرت کے حالات کو کون لکھے گا؟ ایک گزارش بصد ادب کرنا چاہتا ہوں کہ اس مضمون کو کتابی صورت میں شائع ہونا چاہیئے پھر اس کتاب کو عام روایتی انداز میں نہیں چھپنا چاہیئے۔ کتابت' کاغذ' جلد بندی' نفاست اور طباعت درخشاں ہو' قیمت کی پرواہ نہ کریں' ان شاء اللہ اہل ذوق بدل وجاں خریدیں گے اور کہیں گے بحمد اللہ چہ ارزاں خریدم

والسلام! اقبال احمد فاروقی (ایڈیٹر ماہنامہ "جہان رضا" لاہور) ۹-۱۲-۷

اہلِ سنّت پر رہے گا حشر تک ...... فیضِ اعلیٰ حضرت، احسانِ رضا
حضرتِ صادق کی صورت میں سدا ...... جاری وساری ہے فیضانِ رضا

فیضِ رضا... جاری رہیگا ☆ نام صادق... روشن رہیگا (ان شاء اللہ)

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَا

نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَا

تقدیم جلیل

نوائے دل

مشاہدات......کیفیات......تاثرات

اثر خامہ: فیض یافتۂ محدثِ اعظم پاکستان

ضیغمِ اہلسنّت، رئیس التحریر، صمصام المناظرین

حضرت مولانا علامہ محمد حسن علی رضوی بریلوی، میلسی

؎ سرگزشت عہد گل را از نظیری نشوید

عندلیب آشفتہ تر میگوید ایں افسانہ را

مخلصم، اخلاصِ مجسم، مدیر محتشم، ادیب معظم جناب مولانا الحاج محمد حفیظ نیازی صاحب قادری رضوی اطال اللہ عمرہٗ تقریباً فقیر راقم الحروف کے ہم عمر ہی ہیں اور قد و قامت جسم و جسامت میں شاید مجھ فقیر بے نوا سے آدھے ہوں مگر جہد مسلسل اور سعی پیہم کے حامل و انتھک ہیں۔ فقیر کیلئے یہ امر انتہائی روحانی فرحتوں و مسرتوں کا باعث ہے کہ وہ اپنے شیخ طریقت اور فقیر راقم الحروف کے برادر طریقت، امیر شریعت، حکیم الامت، محسن اہلسنّت، روح روانِ مسلک اعلیٰ حضرت و پاسبان

مسلکِ اعلیٰ حضرت' نباضِ قوم وملت' عالم باعمل حضرت علامہ الحاج مولانا مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ ومدظلہ العالی کی سوانح عمری' حیاتِ مقدسہ بعنوان "فیضانِ صادق" بہ الفاظ دیگر عرفان صادق' برہان ابوداؤد مرتب فرمارہے ہیں' جو اختتامی مراحل میں ہے۔

پہنچی ہے گویا اوج فلک پر تری کمند
صد مرحبا! نیازیٔ دیں دار و دیں پسند

☆مولانا نیازی صاحب (زید علمهٗ و فضلهٗ و اطال الله عمره') کے ممدوحِ معظم کی ذاتِ عالی صفات وہ ہے کہ جس نے

بدعت و باطل کی گردن کاٹ دی
تیغ مسلول خدا دیکھا تجھے
جان جب سے جسم میں ہے بخدا
ہم نے شیدا دین کا دیکھا تجھے (بتصرف)

﴿۹﴾ جس طرح جناب الحاج نیازی صاحب زید مجدہٗ کے ممدوحِ معظم اپنے پیرو مرشد اپنے شیخ طریقت واستاذ محترم اور میرے حضور آقائے نعمت امام اہلسنّت نائب اعلیٰ حضرت مظہر صدر الشریعت سیدی سندی محدث اعظم پاکستان حضرت قبلہ شیخ الحدیث علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب قدس سرہٗ العزیز کے خلیفۂ اوّل وخلیفۂ بلافصل اور نائب اکبر ہیں' اسی طرح محترم الحاج نیازی صاحب سلمہٗ ربہٗ بھی اپنے پیرو مرشد شیخ طریقت' شیخ کامل علامہ الحاج مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ کے خلیفۂ اوّل وخلیفۂ بلافصل ہیں۔ کم وبیش ۶۵ سال اُن کی صحبت و

رفاقت و سرپرستی و قیادت میں گزرے اور بحمدہٖ تعالیٰ گزر رہے ہیں۔ یہ وہ نعمت اور سعادت ہے کہ کون پاتا ہے اور کس کو ملتی ہے۔

؎ ایں سعادت بزور بازو نیست

تانہ بخشد خدائے بخشندہ (جل جلالہٗ)

❖ شہزادہ و جانشینِ اعلیٰ حضرت تاجدارِ اہلسنّت سیدی سندی حضور مفتیٔ اعظم مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خاں صاحب نوری رضوی بریلوی قدس سرہٗ العزیز نے حضور آقائے نعمت امام اہلسنّت حضرت قبلہ محدث اعظم پاکستان قدس سرہٗ العزیز کے وصال پر فرمایا تھا:

''مولانا محمد سردار احمد صاحب کا وجود سراپا دین تھا'' اسی طرح یہ فقیر نہیں معدودے چند حاسدین و معاندین کو چھوڑ کر جمہور اہلسنّت کا اس پر اجماع و اتفاق ہے کہ ''دین پر جس کا عمل اور دین پر جسکی استقامت ہے'' اس شخصیت کا نام مولانا ابوداؤد محمد صادق ہے''۔

اُن کا نصب العین یہ ہے کہ:

؎ گو لاکھ زمانہ دشمن ہو حالات بھی خوش اطوار نہ ہوں

پر باطل سے ٹکرانے والے باطل سے ٹکراتے ہیں

نیز یہ کہ:

؎ بجلیاں لاکھ گریں میرے نشیمن پہ مگر

میرے آقا ہیں مری لاج بچانے والے (ﷺ)

❖ مرتب و مؤلف کتاب ہذا الحاج مولانا محمد حفیظ نیازی صاحب بفضلہٖ تعالیٰ

تائیدِ ایزدی ونصرت مصطفوی اور مشائخ سلسلہ کی برکت وعنایت وروحانی تصرف و سیدنا مجددِ دین وملت اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فیض اور سیدی ملجائی مرشدی مولائی آقائے نعمت امام اہلسنّت محدث اعظمؒ پاکستان کی دعاؤں کے صدقہ پچپن سال سے جریدۂ حمیدہ "رضائے مصطفےٰ" کی ادارت و قلمکاری کے فرائض بہ احسن خوبی سرانجام دے رہے ہیں۔ رضائے مصطفےٰ ایک خالص دینی مسلکی نظریاتی رسالہ ہے اور عصرِ رواں میں بفضلہٖ تعالیٰ جملہ سنی رسائل میں قدیم معمر و بزرگ رسالہ ہے اور جملہ رسائل اس کے بچے یا برادرِ عزیز و اصغر ہیں۔ الحاج نیازی صاحب رسائل دینیہ میں بابائے صحافت ہوئے۔ ایک کہنہ مشق و مشاق قلمکار سے اُمید کی جاسکتی ہے کہ وہ ذمہ دارانہ حیثیت سے مستند و معتبر روایات وحوالہ جات سے مزین سوانح عمری مرتب کریں گے اور اس تصنیف کو محض گوجرانوالہ کی دینی مسلکی خدمات تک محدود و مختص نہ کریں گے۔ مخدوم ومحترم' برادر طریقت' زعیم سنیت' کنزالکرامت' جبل الاستقامت مدظلہ الاقدس کے مختصر خاندانی حالات' زمانہ طالب علمی کے واقعات کی خصوصیات' درس وتدریس میں مہارت' حسن خطابت' جرأت واستقامت...... ایسے اہم عنوانات واہم موضوعات پر دل کھول کر بھرپور انداز میں تحریر فرمائیں گے۔ ❖ یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں اور شمس و امس کی طرح درخشاں ہے کہ عصرِ رواں میں یکتا امام اہلسنّت پاسبان مسلک اعلیٰ حضرت مدظلہ الاقدس ہر دور میں اپنے اکابر کے محبوب رہے اور زعم علم وتحقیق میں جدت پسندی کے ساتھ نئی تحقیقی راہیں تلاش نہ کیں' اصول و فروعات کے جملہ مسائل میں سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت فاضل بریلوی

علیہ رحمۃ اللہ کے مسلک حق و تحقیقاتِ عالیہ رضویہ کو مینارۂ نور سمجھا اور مشعلِ راہ بنایا۔

اکثر فرمایا کرتے ہیں کہ "آج کل جس کو تھوڑا بہت لکھنے پڑھنے کا سلیقہ آ جاتا ہے وہ سید المحققین سے نیچے دم ہی نہیں مارتا" عصرِ حاضر میں بعض کم ظرف حضرات اپنی ذاتی و انفرادی تحقیق کے نام پر فتنہ برپا کیا کرتے ہیں اور کہا کرتے ہیں "کیا تحقیقات کے دروازے بند ہو گئے؟" ایسے موقعوں پر مخدوم و محترم، تاجدار اورنگ طریقت، روحِ روانِ سنیت، شمعِ شبستانِ رضویت، یادگارِ اسلاف، پاسبانِ مسلک اعلیٰ حضرت مدظلہ الاقدس کا یہ روح پرور سنجیدہ و متین جواب کتنا روح پرور ہوتا ہے۔ فرمایا کرتے ہیں کہ "جن مسائل میں سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اور جلیل القدر مسلمہ اکابر اہلسنّت نے تحقیق فرما دی، اُن کے مقابلہ میں اپنی ذاتی و انفرادی تحقیق سے رخنہ اندازی نہ کی جائے، یہ جماعتی خلفشار و انتشار کا باعث ہو گا، جن مسائل میں سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت و دیگر اکابر و خلفاء اعلیٰ حضرت نے تحقیقات نہیں فرمائیں اُن میں طبع آزمائی کی جا سکتی ہے"۔ یہاں یہ بات بھی واضح کرتا چلوں اور بفضلہٖ تعالیٰ ریکارڈ رکھتا ہوں اور شواہد موجود ہیں کہ جن جن مسائل میں حضرت فیضِ درجت پاسبانِ مسلکِ اعلیٰ حضرت مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا کسی بھی عالم سے اختلاف ہوا، حضرت موصوف مدظلہ العالی نے کبھی پہل و ابتداء نہیں فرمائی بلکہ آپ نے پہلے اپنے اکابر سے رجوع فرمایا اور اس سلسلہ میں مرکز اہلسنّت مرکزی دارالافتاء رضویہ بریلی شریف، سیدنا شیخ الفقہاء امام العلماء حضرت قبلہ مفتیٔ اعظم جانشینِ اعلیٰ حضرت، خلیفۂ اعلیٰ حضرت ملک العلماء مولانا شاہ محمد ظفر الدین فاضل بہاری، خلیفۂ اعلیٰ حضرت

برہان ملت، مفتیٔ اعظم جبل پور، محدث اعظم ہند علامہ ابوالمحامد سید محمد اشرفی محدث کچھوچھوی، قطب مدینہ شیخ العرب والعجم مولانا محمد ضیاء الدین مدنی، نائب اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت محدث اعظم پاکستان علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب، مفتیٔ اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکات سید احمد صاحب قادری رضوی، حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی، تاج العلماء مفتی محمد عمر نعیمی، مجاہد ملت علامہ عبدالحامد قادری بدایونی، مفتیٔ اعظم دہلی علامہ مفتی محمد مظہر اللہ صاحب نقشبندی مجددی دہلوی، مفتیٔ اعظم سندھ علامہ محمد صاحبداد خان صاحب، رئیس المحدثین علامہ قاری سید محمد خلیل الکاظمی محدث امروہوی، غزالیٔ زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی، حافظ ملت استاذ العلماء حافظ عبدالعزیز محدث مبارکپوری، مجاہد ملت علامہ حبیب الرحمٰن الٰہ آبادی، مفسر قرآن علامہ عبدالمصطفےٰ الازہری (قدست اسرارھم) جیسے اکابرِ اُمت سے مشاورت فرمائی، ذاتی شخصی حملوں سے اعراض وصرف نظر کیا، زیادہ سے زیادہ اُنہی کے استعمال کردہ الفاظ کو واپس لوٹایا، یا پھر اس فقیر دعا گو کو حکم دیا کہ "اِن اِن اکابر سے جواب منگوادو"۔ الحمدللہ بیشتر ریکارڈ فقیر کے پاس محفوظ وموجود ہیں اور بفضلہٖ تعالیٰ یہ بات بلاخوفِ تردید کہی جاسکتی ہے کہ جملہ اختلافی امور میں زینت العلماء حضرت علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی کو اِن اکابر کی تائید و حمایت حاصل رہی۔ تصنیف وتالیف، قلمکاری اور مضمون نگاری کے سلسلہ میں آپ کا یہ مستقل طرزِ عمل اور اسلوبِ تحریر رہا کہ "مضمون مختصر جامع مدلل اور حقائق پر مبنی ہونا چاہیئے، لوگوں کے وقت اور قوت خرید پر نظر رکھنی چاہیئے، بہت لمبے چوڑے اور

طویل ترین مضمون اور موٹی موٹی کتابیں کون پڑھے گا؟ آج کل کس کے پاس اتنا وقت ہے اور پھر اتنی طویل وضخیم کتابیں بھاری قیمت ادا کر کے کون خریدے گا؟''

❁ بہت لمبے چوڑے القابات سے بہت گھبراتے اور شرمندہ ہوتے ہیں اور ناگواری محسوس فرماتے ہیں۔ آج کل کی پیری مریدی کی کھینچا تانی کو ہرگز ہرگز پسند نہیں فرماتے۔ امام اہلسنّت سیدی سندی محدث اعظم پاکستان قدس سرہٗ جب پہلی بار ۱۹۵۸ء میں میلسی تشریف لائے۔ فقیر نے جلسہ کے پوسٹر میں ''مرید ہونے والوں کیلئے خوشخبری'' نوید مسرت کے ذیل میں لکھ دی، بہت ناگواری محسوس کی۔ فوراً مکتوب آ گیا۔ فرمایا ''یہ پیری مریدی مال منڈی یا نیلام منڈی نہیں'' خود فقیر نے میلسی کے حافظ محمد یٰسین کو خط کے ذریعہ مرید کرانے کیلئے عرض کیا۔ فرمایا ''وہیں کسی متبعِ سنت وشریعت سنی عالم کا مرید کرا دیں''۔ پھر عزیزم محمود رضا کو مرید ہونے کیلئے بھیجا کہ اِن کو بیعت کریں۔ اُن سے فرمایا'' آپ کے والد صاحب کن کے مرید ہیں؟''۔ انہوں نے ملتان شریف کے ایک بزرگ کا نام لیا' اُن سے فرمایا'' آپ بھی ملتان شریف جا کر بیعت ہو جائیں''۔ یہ آپ کی فراست اور بصیرت ہے کہ کہیں سلسلہ بیعت پر باہمی اختلاف نہ ہو جائے۔ ❁ بہت دیکھ بھال اور سوچ سمجھ کر مرید کرتے ہیں۔ آج کل جلسوں میں اعلانات ہوتے ہیں ''مرید ہو جاؤ' مرید ہو جاؤ' بیعت کرنے والے آگے آ جاؤ' جو پہلے کسی کا مرید ہو وہ بھی طالب بن جائے' فیض لینے کیلئے بیعت کر لو'' لیکن حضرت فیض درجت برادر طریقت نباض قوم مدظلہ پیری مریدی کے اس اسلوب اور طرزِ عمل کو پسند نہیں فرماتے۔ بعض لوگ پیر صاحب کے نام کی نسبت دیتے ہیں مثلاً نور دین کا مرید نوری' فضل دین کا فضلی'

قطبِ دین کا مرید قطبی ...... فرماتے ہیں "اکابر مسلمہ سرخیل طریقت آئمہ مشائخِ طریقت سے معنون و منتسب ہونا چاہیئے۔ مثلاً قادری' برکاتی' رضوی' چشتی' صابری' نظامی' جمالی' نقشبندی' مجددی' سہروردی وغیرہ...... اس کے برعکس کریں گے تو مختلف مشائخ و پیران عظام کے مرید بن کے ذہن میں رقابت و معاصرت کے جراثیم جنم لیں گے' گروہ بندی ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے"۔ لہٰذا آپ کا کوئی مرید صادقی یا ابوداؤدی نہیں کہلاتا بس قادری یا زیادہ سے زیادہ قادری رضوی۔

یا الٰہی نامیوں کے نام سے منسوب رکھ

دائما بجتا رہے ڈنکا انہی کے واسطے

جیسا کہ آج کل القابات کی لوٹ مار چل رہی ہے۔ پہلے کسی کو اُس کے حسب حیثیت برمحل معیاری لقب یا خطاب اکابر دیتے تھے۔ آج اکثر مریدین خود اپنے اپنے پیروں کو' اساتذہ کو مَن مانے القاب دیتے ہیں۔ اس وقت تیرہ امیر اہلسنّت چل رہے ہیں تو نو امام اہلسنّت چل رہے ہیں' بائیس مفتیٔ اعظم کہلائے جا رہے ہیں' تین چار حضرات کو غزالیٔ زماں کہلانے کا شوق ہے وغیرہ وغیرہ ☆ جب تک حضرت مخدوم و محترم مولانا محمد صادق صاحب مدظلہ الاقدس صحت مند تھے' اس قسم کے بھاری اور خلاف واقعہ القابات سے لرز جاتے تھے اور امام المحققین' سید المحققین' بحر العلوم قسم کے القابات پر حیرت و افسوس کا اظہار کرتے تھے۔ حضرت ممدوح کے ایک ہزار سے زائد خطوط اور لفافے فقیر کے پاس محفوظ ہیں۔ کئی خطوط میں فقیر کو بھی عاجزی و انکساری کے ساتھ منع فرماتے "یہ سراسر مبالغہ ہے' یہ سراسر

خلاف واقعہ ہے"۔ الغرض خودنمائی وخود پسندی سے دور و نفور ہیں۔

☆ کئی بار ایسا ہوا جب آپ ٹرین سے آنے والے ہوتے تو اسٹیشن پر اژدھام ہو جاتا' ہزاروں کا مجمع ہوتا تو آپ اس ہنگامۂ حشر کو ملاحظہ فرما کر پلیٹ فارم پر اُترنے کی بجائے ٹرین کے دوسری طرف اُتر کر تانگہ یا رکشہ کر کے جلسہ کی مقررہ جگہ پر خاموشی سے پہنچ جاتے اور استقبال کرنے والے حیرت زدہ راہ تکتے رہ جاتے۔ خانیوال' منڈی جہانیاں' ملتان شریف میں آپ کے مریدین کی کثرت ہے۔ جب تک صحت و تندرستی تھی اکثر تشریف لاتے' کبھی کبھی فقیر راقم الحروف کو مکتوب ارسال فرماتے کہ "فلاں فلاں تاریخ کو خانیوال جہانیاں وغیرہ حاضری ہوگی اور اس کے بعد فلاں تاریخ' فلاں دن بن بلائے مہمان کی حیثیت سے میلسی حاضر ہوں گا...... فقیر کیلئے کسی تکلف کی ضرورت نہیں' ایک مختصر سی محفل میلاد شریف کا انتظام فرمالیں"۔ میلسی تشریف لاتے تو جو کچھ نذرانہ' کپڑے' سوٹ اور دیگر اشیاء وغیرہ وہاں سے ملتیں تو وہ بھی مجھ فقیر کو عطا فرما کر گوجرانوالہ روانہ ہو جاتے۔ بفضلہ تعالیٰ انہی نوازشات و عنایات کے باعث اُن کے بکثرت عزیزانِ طریقت مجھ فقیر کو اپنا عمِ طریقت سمجھتے اور اُسی اخلاص' عقیدت و محبت سے پیش آتے ہیں اور عزت افزائی فرماتے ہیں۔ (فجزاھم اللہ احسن الجزاء) ☆ یہ بھی آپ کی انفرادیت ہے کہ سفر کے دوران بس یا ٹرین میں دینی اصلاحی پمفلٹ' سٹیکرز' چھوٹے چھوٹے اصلاحی تبلیغی پوسٹرز تقسیم کراتے جاتے ہیں' جو احباب ساتھ ہوں اُن کے ذریعہ فلمی و فحش پوسٹر تلف کراتے جاتے ہیں۔ آپکا یہ اصلاحی' تبلیغی اندازِ فکر بہت دل آویز و دلنشین ہے۔ سرِ راہ کھلے منہ برائے نام برقع پوش خواتین نظر آ

جائیں تو نظریں نیچی کر کے، گردن جھکا کر فرماتے ہیں:

"بی بی! پردہ کرو...... مائی جی! نقاب نیچا کرو، پورا پردہ کرو"

اسی طرح بس، ویگن یا ٹرین وغیرہ میں دورانِ سفر اپنے اردگرد بیٹھے ہوئے مسافروں سے فرماتے ہیں "بھئی! نماز پڑھا کرو، نماز ہر حالت میں فرض لازم اور ضروری ہے...... آج کتنی نمازیں پڑھیں؟، داڑھی شریف سنت واجب لازم ضروری ہے۔ انگریزی حجامت سنت و شریعت کے خلاف اور آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگواری کا باعث ہے۔ یہ پینٹ شرٹ انگریزی فرنگی مغربی لباس ہے، ہمیں سنت و شریعت کے مطابق مسلمانوں والا لباس پہننا چاہیئے۔ کسی کو بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا دیکھتے ہیں تو اُن کے دل پر چوٹ لگتی ہے اور فرماتے ہیں "سیدھے ہاتھ سے کھاؤ پیو" روزی اور رزق حلال پر بہت زور دیتے، بڑی تاکید فرماتے ہیں۔ بچیوں کو قلمکاری سے منع فرماتے اور متعدد احادیث و اقوال آئمہ پیش فرماتے ہیں کہ

"لڑکیوں کو لکھنا نہ سکھاؤ، سورۂ نور پڑھاؤ"۔

دورانِ سفر بھی چلتی پھرتی تبلیغ ہوتی ہے۔ احباب کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھتے ہیں تو کھانے پینے کے شرعی قواعد و آداب ارشاد فرماتے ہیں۔ ہاتھ دھو کر کھانے، دائیں ہاتھ سے کھانے، اپنے آگے سے کھانے، تحمل مزاجی سے کھانے پینے کی تلقین فرماتے ہیں۔ جس طرح حضور امام اہلسنت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا مقدس طرزِ عمل تھا، اسی طرح ان کے فیض و تربیت سے نائب محدثِ اعظم پاکستان مفتی محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا بھی وہی تبلیغی و اصلاحی مشن ہے اور وہ

اپنے آقائے نعمت حضرت مولانا محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے سراپا اخلاص و مروت اور نہایت منکسر المزاج حلیم الطبع واقع ہوئے ہیں اور بدمذہبوں' بے دینوں' گستاخ و باطل فرقوں پر برق افگن و تیغ عریاں ہیں اور سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے اس مبارک شعر کی عملی تصویر ہیں۔

ابر نیساں مومنوں کو تیغ عریاں کفر پر
جمع ہیں شان جمالی و جلالی ہاتھ میں

ردِ ارتداد اور بدمذہبیت کے استیصال میں نائبِ محدثِ اعظم پاکستان مفتی ابوداؤد محمد صادق مدظلہ کو جامع و منفرد و مثالی مقام حاصل ہے۔ آپ کے قلم میں رضا کے نیزہ کی مار کا جلوہ نظر آتا ہے۔ مخالفین اہلسنّت کی زہر آلود جارحانہ تصانیف کے رد میں آپ کی مدلل و محقق فاضلانہ تصانیف بیسیوں سے متجاوز ہیں' جن کا کوئی جواب نہیں مثلاً مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی وہابی کانگریسی تھا' سنی بریلوی علماء بالخصوص سیدنا مجددِ دین و ملت سرکار اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت و دیگر اکابر اہلسنّت کے خلاف لکھنے کا اُسے خبط اور مرض تھا۔ منظور سنبھلی' دربھنگی چاند پوری کے رسائل و مضامین یاد کیے ہوئے تھے۔ اس کے ردو ابطال میں بحمدہٖ تعالیٰ حضرت علامہ ابوداؤد مدظلہ العالی نے "تبصرۂ رضوی بر ہفواتِ گکھڑوی" دیوبندی حقائق نامی کتاب لاجواب اور متعدد مضامین و جوابات ارقام فرمائے (جن میں گکھڑوی اور غیر مقلدین و مودودی و دیوبندی علماء کی شانِ رسالت سے عداوت و تحریف و خیانت کی نشاندہی کی گئی)۔ گکھڑوی پر اوس پڑ گئی' زبان و قلم گنگ ہو کر رہ گئے' مرتے دم تک

جواب نہ دے سکا۔ گکھڑوی کی علمی خیانتیں اور قلمی چیرہ دستیاں اور پھر اس کا مدلل جواب آج بھی حضرت موصوف کی تصانیف میں موجود ہے جو معرکۃ القلم کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ اپنے غیر مقلد وہابی بھائیوں سے رئیس المحرفین کا خطاب پا کر آنجہانی ہوا اور علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے قلم کا مقروض مرا۔

رضا کے سامنے کی تاب کس میں
فلک وار اُس پہ تیرا ظِل ہے یا غوث (رضی اللہ عنہ)

گوجرانوالہ پر محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے علمی و روحانی فیضان کی برسات

دنیا جانتی ہے کہ گوجرانوالہ جو کسی زمانہ میں کانگریسی غیر مقلدین وہابیہ کا گڑھ اور مرکز تھا...... آج بفضلہٖ تعالیٰ نباض قوم مدظلہ العالی کی مساعی جمیلہ سے سنیت و رضویت اور مسلک اعلیٰ حضرت کا مثالی مرکز ہے اور جس طرح

بغداد و بریلی و اجمیر کا فیضانِ تام فیضانِ کرم لائکپور (فیصل آباد) پر موسلا دھار برسا اور اب نائب اعلیٰ حضرت مظہر صدر الشریعت آئینہ جمالِ حجۃ الاسلام مظہر سراج المشائخ و مفتی اعظم فقیہ عالم سیدی و سندی محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کے علمی و روحانی فیضانِ کرم کی بارش بفضلہٖ تعالیٰ و بحمدہٖ تعالیٰ گوجرانوالہ پر ہو رہی ہے۔

کیوں؟ کس لئے؟ اس لئے کہ علامہ الحاج مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب نے سنت و شریعت کا دامن نہ چھوڑا، ہر گام ہر مقام پر مسلکِ اعلیٰ حضرت و اتباع

اکابر کو ملحوظ خاطر رکھا' اپنی ذات اپنی خودی کو مسلکِ اعلیٰ حضرت و اتباع محدثِ اعظم میں فنا کر کے گم کر دیا اور ثابت کر دیا کہ:

؎ خواہشیں اپنی فدا کر دے رضائے دوست پر
پھر مَیں دیکھوں چاہنے والے کا چاہا کیوں نہ ہو
اپنی ہستی سدِ راہ وصل جاناں ہے حسنؔ
ہم اگر مٹ جائیں تو پھر اُن کا ملنا کیوں نہ ہو

قیامِ پاکستان کے بعد ابتداءِ غیر مقلدین کا مناظر اعظم مولوی ثناء اللہ امرتسری بھی یہیں سکونت پذیر ہوا تھا مگر جب سیدی سندی امام اہلسنّت محدث اعظم پاکستان قدس سرہٗ کے حکم پر گوجرانوالہ میں حضرت برادر طریقت پاسبان مسلک اعلیٰ حضرت مدظلہ العالی نے نزول اجلال فرمایا' غیر مقلدین کے ''دلائل'' و جارحیت اور جارحانہ انداز فکر کے لوہے ٹھنڈے پڑ گئے' غیر مقلدین کے رد و ابطال میں آپ کے کثیر علمی تحقیقی مضامین اور متعدد اہم تصانیف ہیں' جن میں ''تحقیق الحدیث'' اپنی مثال آپ ہے اور مدت مدید سے لاجواب ہے۔☆ گوجرانوالہ سے ایک بزنس مین تاجر فیکٹری مالک پندرہ سولہ سال قبل جامع مسجد فریدیہ میونسپل پارک ٹی ایم اے میلسی آیا اور فقیر راقم الحروف کی اقتداء میں نماز مغرب میں شامل ہوا۔ نماز کے بعد مجھ فقیر سے ملا' مسجد میں سنی رضوی باغ و بہار اور مختلف النوع تبلیغی مسلکی پوسٹر و اشتہار اور سرکار اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار مبارکہ دیکھ کر کہنے لگا ''مَیں گوجرانوالہ سے کاروباری سلسلہ میں یہاں آیا ہوا ہوں'' گوجرانوالہ کا نام سن کر فقیر نے پوچھا

"حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کو جانتے ہو؟" بے ساختہ کہنے لگا "وہ تو ولی اللہ ہیں، متبع سنت شریعت، پرہیزگار، سچے عالم دین ہیں، گو وہ ہمارے مسلک کے خلاف ہیں مگر ہمارے علماء کے پاس اُن کا کوئی جواب نہیں"۔

ع..... مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

فتنوں کے استیصال اور رزم گاہ حق و باطل میں حضرت برادرِ طریقت، شیخ المسلمین، حجۃ اللہ علی الارضین، مفتی پیر ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ الاقدس کا منفرد و مثالی لازوال کردار ہے جو مدتوں یادگار رہے گا۔

❖ مودودی صاحب اندرون خانہ سخت و شدید وہابی اسماعیلی تھے۔ حضرات انبیاء علیہم السلام کے معجزات کو جھٹلانا حضرات صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) و تابعین اور جلیل القدر صوفیاء کرام، اولیاء عظام اور مجددین پر لیڈرانہ تنقید کرنا عقلی وہمی خیالی تنقید کے گھوڑے دوڑا کر ان کی کمزوریاں، کوتاہیاں بیان کرنا، جدید ترین طرز کا لیڈر "مجدد" بن کر اکابر و اسلاف کے فضائل پر جہالت کے تیر برسانا، نت نئی رنگ برنگ قلابازیاں کھانا، اس کا مستقل نصب العین اور محبوب وطیرہ تھا۔ مودودیت کے رد میں "مودودی حقائق" نامی کتاب آپ کی جلالت علمی فراست و بصیرت کا منہ بولتا ثبوت ہے، دنیائے مودودیت میں سناٹا چھایا ہوا ہے۔ دیوبندی مولویوں کی گاندھویت اور کانگریس پرستی اور ہندو مسلم بھائی بھائی کے طلسم کو توڑا اور ایک جامع و محقق کتاب "تاریخی حقائق" تصنیف فرمائی ان کتابوں سے حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم قادری رضوی ہزاروی علیہ الرحمۃ اور دیگر علماء اہلسنت نے

خوب خوب استفادہ کیا اور "تاریخ نجد و حجاز" میں اس کے بکثرت حوالہ جات ہیں۔

پندرہ بیس سال قبل مسٹر ڈاکٹر طاہر القادری منہاج القرآن بنا کر ندوہ کی طرز پر صلح کلیت و اتحادِ اُمت کا نعرہ لگا کر اور عورت کی نصف دیت سے واضح انکار کر کے خرقِ اجماع کا باعث بنا۔ اپنے منہاج میں مختلف فرقوں اور مختلف عقیدوں کے مدرس و کارکن بھرتی کئے، اپنے مطلب و مفاد کیلئے اتحادِ اُمت کا نعرہ لگا کر غیر سنی، وہابی، دیوبندی، شیعہ، رافضی علماء و آئمہ کی اقتداء میں نماز پڑھنے لگا، امام باڑوں میں جانے لگا، سنی تصلب کو مٹانے اور ختم کرنے کی بھرپور بے دریغ کوشش کی، علماء کو لالچ دیا کہ "تمہارا وقار بلند کروں گا......"

ایسے نازک مرحلہ پر جبکہ طاہر القادری خالص سنیت مسلک اعلیٰ حضرت کا حلیہ و نقشہ بگاڑنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔ شریف فیملی شریف برادران نے طاہر القادری کو خوب خوب دودھ پلایا، بے دریغ مال لٹایا، پلاٹ دیئے، مال دیا، روپیہ دیا، سیمنٹ کی ایجنسی کیلئے رقوم دیں، علاج کیلئے یورپ لے گئے، پی ٹی وی کا خطیب بنایا، مکان بنوایا، ایسے نازک موقع پر جبکہ سنیت بریلویت کا نقشہ و حلیہ بگاڑا جا رہا تھا سب سے پہلے مجاہد اسلام و سنیت، پاسبان مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفۂ اوّل و نائب محدث اعظم پاکستان علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی نے کسی بھی تعلقات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دو حصوں پر مشتمل طویل و ضخیم مدلل کتاب "خطرہ کی گھنٹی" تصنیف فرمائی اور دودھ کا دودھ پانی کا پانی کر دیا۔ الحمدللہ آج ننانوے فیصد علماء اہلسنت بیدار ہیں۔ آپ کے بعد مختلف اکابر اہلسنت اور درد مند سنی علماء

کرام نے ۴۷ سے زائد اہم کتب تصنیف فرمائیں۔ فتنہ طاہر یہ منہاجیہ کے سنیت شکن باطل افروز نظریات کے باعث علماء اہلسنّت اور مرکز اہلسنّت آستانہ عالیہ رضویہ نے اس کو سنیت سے عاق کر دیا۔ پاک و ہند میں ''خطرہ کی گھنٹی'' کے بیسیوں ایڈیشن چھپ چکے ہیں' یہ خالص سنیت کی للکار اور رضا کے نیزہ کی مار ہے۔ طاہر القادری نے عوام کو دھوکہ دینے کیلئے عوامی تحریک بنائی اور بار بار الیکشن میں حصہ لیا' انتخاب لڑا' ہر بار عبرتناک شکستوں سے دوچار ہوا' بہ الفاظ دیگر اس پر شکستوں کے خول پر خول چڑھے ہوئے ہیں۔ اب تک تھک ہار کر امام انقلاب بن کر قائد انقلاب کہلا کر کہتا ہے ''انقلاب برپا کروں گا'' لانگ مارچ کا عبرتناک انجام دنیا دیکھ چکی' عوام و خواص سے لے کر ارباب اقتدار اور سپریم کورٹ آف پاکستان نے طاہر القادری کی عقل شکن دوغلا پالیسیوں کے ''بدلتے ہوئے رنگ'' کو دیکھ لیا اور دنیا نے دیکھ لیا کہ دنیا کے بدترین فریب و فراڈ کا نام طاہر القادری ہے۔

؎ خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے...... خصوصاً فتنۂ منہاجیہ سے

آج وزراء اور مذہبی سیاسی جماعتوں کے زعماء سے لے کر گلیوں میں کھیلنے والے بچے مذاق اڑاتے پھرتے ہیں'' میں پانچ منٹ کی مہلت دیتا ہوں' دو منٹ کی مہلت دیتا ہوں...... پولیس والو! تم مت ڈرو' فوج والو! تم مت ڈرو' تم مت ڈرو' تم مت گھبراؤ' یہ تمہارے جو افسر آج ہیں شام کو نہیں ہوں گے' کل صبح تک نہیں ہوں گے...... سپریم کورٹ آف پاکستان زندہ باد' چیف جسٹس افتخار چوہدری زندہ باد''

ذرا گداگروں کا سامراجیانہ انداز دیکھیے ''سپریم کورٹ تجھ پر اللہ کی رحمت کا سایہ ہو' تجھ پر کملی والے محمد مصطفٰے کی رحمت کا سایہ ہو'' اور دوسرے دن چیخ و پکار سنی گئی

"یہ فیصلہ سیاسی ہے' یہ فیصلہ سیاسی ہے" پہلے کہتا تھا "ہر فیصلہ قبول کریں گے"۔

تیرے قول و فعل میں ہے فرق بعد المشرقین
گو زبان و قلب میں کچھ فاصلہ اتنا نہیں

فقیر کہتا ہے یہ بھی ایک عالمِ ربانی ایک عارف حقانی علامہ ابوداؤد محمد صادق مدظلہ کی زندہ تابندہ و درخشندہ کرامت ہے کہ جس نے "خطرہ کی گھنٹی" لکھ کر ملتِ اسلامیہ کو خبردار و ہوشیار و بیدار کیا۔ آج طاہر القادری کو ہر گام ہر مقام پر ناکامیوں نامرادیوں کا منہ دیکھنا پڑ رہا ہے۔ باقی بڑے جلسے اور بڑے لانگ مارچ وغیرہ سے بھی خوش فہمی بلکہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیئے' ان میں بہت بڑی اکثریت اقلیتوں عیسائیوں اور رافضیوں کی تھی کیونکہ مسٹر طاہر القادری گرجوں چرچوں امام باڑوں میں جاجا کر اور پادریوں' عیسائیوں' رافضیوں کو اپنی مسجدوں میں بلا کر اپنی سیاست کی راہ ہموار کر رہا تھا۔ (معاذ اللہ' استغفر اللہ)

اکابر کی عنایات

پاسبانِ مسلکِ اعلیٰ حضرت' نائب اعظم محدثِ اعظم پاکستان مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی پر اکابر کی عنایات اور الطافِ پیہم باعثِ سعادت و باعثِ فخر ہیں۔

❖ جب "رضائے مصطفےٰ" جاری ہوا اس کا بڑا پوسٹر سیدنا شہزادۂ اعلیٰ حضرت سرکار مفتیٔ اعظم قبلہ قدس سرہٗ نے اپنی نشست گاہ مرکزی رضوی دارالافتاء اور آستانہ عالیہ خانقاہ رضویہ میں لگوایا ہوا تھا۔ ہر سال عید قربانی' عید الفطر اور رمضان المبارک کے فضائل و مسائل کا جو جامع پوسٹر شائع ہوتا تھا اس میں

"رضائے مصطفےٰ" سے تعاون کرنے اور خریدار بننے کی ترغیب دی جاتی تھی۔

حضرت سیدی سندی مفتیٔ اعظم قبلہ نے مولانا علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب کو اپنی اجازت وخلافت سے بھی نوازا۔ مسئلہ لاؤڈ اسپیکر میں نماز کے عدم جواز اور رویت ہلال کے سلسلہ میں ریڈیو ٹی وی کے اعلان کے شرعاً غیر معتبر ہونے اور مسئلہ افضلیت سیدنا جبرئیل امین علیہ السلام پر حضرت قبلہ مفتیٔ اعظم سجادہ نشین خانقاہ عالیہ رضویہ بریلی شریف اور علامہ سید قاری محمد خلیل الکاظمی قدس سرہٗ نے علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب کی تائید وحمایت میں تین فتاویٰ ارقام فرمائے۔

❖ جب "رضائے مصطفےٰ" پر پابندی لگی اور بند ہوا تو خلیفۂ اعلیٰ حضرت ملک العلماء مولانا شاہ محمد ظفر الدین فاضل بہاری قدس سرہٗ فقیر راقم الحروف سے بذریعہ خطوط و مکتوب بار بار دریافت فرماتے تھے "......اور یہ تو فرماؤ اور تحریر کرو کہ رضائے مصطفےٰ جو دو ماہ سے بند تھا' دوبارہ جاری ہوا یا نہیں؟ بہت بہترین بڑا مفید رسالہ ہے' یہاں (پٹنہ بہار) میں سب اس کے مشتاق ہیں اور انتظار میں رہتے ہیں......" (ملخصاً)

☆ حضرت ملک العلماء رحمۃ اللہ علیہ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ کے نام ایک مکتوب میں رقمطراز ہیں:

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! میرا ارادہ تھا کہ رضائے مصطفےٰ کی خریداری کے متعلق جناب سے خط وکتابت کروں کہ گرامی نامہ موصول ہوا جس میں یہ خوشخبری سنائی گئی کہ رضائے مصطفےٰ "لاؤڈ اسپیکر نمبر" سے آپ کے نام جاری کر دیا گیا ہے اور اسی طرح آپ کے نام پہنچتا رہے گا جزاکم اللہ تعالیٰ۔ میں اس عنایت کے بدلے خریدار بنانے کی کوشش کروں گا" (محمد ظفر الدین قادری رضوی پٹنہ بھارت)

❁ خلیفۂ اعلیٰ حضرت' قطب مدینہ' شیخ الاسلام' شیخ العرب والعجم حضرت مولانا شاہ محمد ضیاء الدین مدنی قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی طویل و ضخیم سوانح پندرہ سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ فقیر راقم الحروف نے اس کی تقدیم لکھی اور پروف ریڈنگ تصحیح کتابت کی خدمت کی سعادت حاصل کی ہے۔ قطب مدینہ کی محفل میں ان کے آستانہ پر محفل میلاد میں اکثر علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ کا تذکرہ اور ذکر خیر ہوا کرتا تھا اور حضور قطب مدینہ برجستہ فرماتے "مولانا محمد صادق بڑے تقوے والا بزرگ ہے" حضور قطب مدینہ کے خلفِ اکبر و خلیفۂ اعظم حضرت علامہ مولانا محمد فضل الرحمٰن قادری رضوی مدنی رحمۃ اللہ علیہ بھی علامہ ابوداؤد مدظلہ کے بہت قدردان تھے اور آپ کی بے مثال و لازوال دینی مسلکی خدمات سے بہت متاثر تھے۔ پاکستان کا نام آتے ہی "ہمارے مولانا محمد صادق صاحب" کہہ کر یاد فرماتے' گوجرانوالہ بھی تشریف لائے۔

❁ سلطان الہند خواجۂ خواجگان خواجہ غریب نواز چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ کے آستانہ قدسیہ پر اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدد دین و ملت رضی اللہ عنہ کے مرید باصفا مخدوم و محترم پیر طریقت پیر سید حسین علی رضوی وکیل جاورہ کلید بردار رحمۃ اللہ علیہ اور اُن کے صاحبزادہ صاحب مولانا مولوی سید احمد علی صاحب رضوی وکیل جاورہ کلید بردار رحمۃ اللہ علیہ اور اب ان کے صاحبزادگان سید عرفان علی رضوی' سید فرقان علی رضوی ...... یہ سب حضرات سیدنا مفتیٔ اعظم عالم اسلام نوری رضوی بریلوی قدس سرہٗ سے شرف بیعت رکھتے ہیں۔ رضوی منزل رضوی گلی درگاہ شریف دارالخیر ذالقدس اجمیر میں دنیا بھر کے علماء و مشائخ' پیرانِ عظام تشریف لاتے ہیں۔ ہندوستان بھر کے

جلیل القدر علماؤ مشائخِ اہلسنّت کا اجتماع ہوتا ہے، وہ بھی ''رضائے مصطفٰے'' سے مستفید ہوتے ہیں اور وہاں بھی حضرت پاسبانِ مسلکِ اعلیٰ حضرت علامہ ابوداؤد صاحب مدظلہ کی دینی مسلکی تبلیغی خدمات اور ماشاء اللہ آپ کے تقویٰ اور دینی جذبہ کی تعریف ہوتی ہے۔ ☆ فقیر کو دارالخیر والقدس درگاہِ معلّٰی پر سرکار سیدنا محدث اعظم پاکستان قدس سرہٗ کے ہم سبق وہم درس استاد بھائی و پیر بھائی رئیس التارکین مجاہدِ ملت علامہ شاہ محمد حبیب الرحمٰن قادری حامدی رضوی اشرفی رئیس اعظم اڑیسہ (رحمۃ اللہ علیہ) سے شرف ملاقات حاصل ہوا، جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ یہ فقیر سیدی حضور محدث اعظم پاکستان قدس سرہٗ کا سگِ دربار ہے، ایک دم کھڑے ہو گئے۔ دوبارہ مصافحہ ومعانقہ سے سرفراز فرمایا، یہ اُن کا بڑا پن تھا۔ اس کے بعد ایک ہفتہ تک اجمیر شریف میں جہاں کہیں مجھ فقیر بے نوا پر نظر پڑتی، مصافحہ سے سرفراز فرما کر ہاتھ چوم لیتے۔ مجھے شرمندہ فرماتے۔ ☆ اسی طرح مفتیٔ نانپارہ علامہ مفتی محمد رجب علی صاحب رضوی نانپارہ بہرائچ شریف سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا، ضعیف تھے دوڑ کر میرے پیچھے آئے اور مجھ گنہگار عصیاں شعار کے ہاتھ چوم لیے ''رضائے مصطفٰے'' اور سرپرست ''رضائے مصطفٰے'' الحاج علامہ مفتی ابوداؤد مدظلہ العالی کی مسلکی خدمات کی بہت بہت تعریف کرتے تھے کہ ''مولانا محمد صادق صاحب مسلک اعلیٰ حضرت اور رضویت وسنیت کے ستون ہیں''۔

◈ تاج الشریعہ جانشین مفتیٔ اعظم علامہ مفتی محمد اختر رضا خان ازہری میاں (فاضل جامعہ ازہر مصر) کے والد گرامی، خلیفہ و نبیرۂ اعلیٰ حضرت مفسر اعظم علامہ مولانا محمد ابراہیم رضا جیلانی میاں قدس سرہٗ بھی حضرت اقدس برادر طریقت علامہ

ابوداؤد مدظلہ کے وجود کو غنیمت و نعمت سمجھتے تھے۔ ایک خط کے ذریعہ مجھے حکم فرمایا تھا کہ "مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب (گوجرانوالہ) سے کہیں کہ وہ ماہنامہ "اعلیٰ حضرت" بریلی شریف سے "رضائے مصطفےٰ" کی ایجنسی کا تبادلہ کرلیں، چونکہ پاکستان ہندوستان کے درمیان منی آرڈر سے رقوم نہیں آجا سکتیں لہٰذا مولانا محمد صادق صاحب "رضائے مصطفےٰ" میں اعلان کردیں کہ ماہنامہ "اعلیٰ حضرت" بریلی شریف کا سالانہ چندہ یہاں بھیج دیں اور "رضائے مصطفےٰ" کے ہندوستانی خریدار "رضائے مصطفےٰ" کا سالانہ چندہ ماہنامہ "اعلیٰ حضرت بریلی شریف" کے دفتر میں بھیج دیں۔ رسالہ جاری ہوجائے گا"

❖ سیدنا حضور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ کے عرس چہلم کے موقع پر بریلی شریف جنکشن ریلوے اسٹیشن کی نوری جامع مسجد میں فقیر راقم الحروف کو حضرت علامہ مولانا محمد صابر القادری نسیم بستوی رحمۃ اللہ علیہ ملے۔ فقیر وضو کرکے مسجد کے اندر جارہا تھا اور علامہ نسیم بستوی رحمۃ اللہ علیہ نے وضو فرما کر میرے پیچھے تیزی سے آتے ہوئے فرمایا "ارے! میں آپ کا نسیم بستوی ہوں، ارے! میں بھی حضور محدث اعظم پاکستان کا ادنیٰ شاگرد ہوں۔ ارے! میں "شاعرِ رضائے مصطفےٰ" ہوں اور علامہ ابوداؤد صاحب خیریت سے ہیں نا، اُن کی صحت کیسی ہے؟"

❖ غیرت مند متصلب سنی بریلوی علماء میں ایک پرہیزگار بزرگ شخصیت بدرِ ملت، بدر العلماء مولانا بدر الدین احمد صاحب قادری رضوی گورکھپوری رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی بڑا ممتاز ہے، وہ بھی مجھ فقیر سے خطوط کے ذریعہ بار بار پوچھتے تھے کہ "......رضائے مصطفےٰ اب کیوں میرے نام نہیں آرہا۔ حضرت مولانا ابوداؤد محمد

صادق صاحب کتنی عمر میں ہیں؟ اُن کی صحت کیسی ہے؟ میں پاکستان میں حضرت قبلہ محدث اعظم پاکستان کو اہلسنّت اور مسلک اعلیٰ حضرت کا ستونِ اعظم سمجھتا ہوں۔ کیا مولانا محمد صادق صاحب اُن کے شاگرد ہیں؟'' وغیرہ۔

❖ ملک التحریر والتقریر علامہ ارشد القادری الرضوی رحمۃ اللہ علیہ حضور صدر الصدور ، صدر الشریعہ مصنف بہار شریعت قدس سرہٗ کے برادر نسبتی تھے۔ ''زلزلہ'' اور ''تبلیغی جماعت'' نامی شہرہ آفاق کتب کے عظیم مصنف اور ماہنامہ ''جام کوثر'' اور ماہنامہ ''جام نور'' کلکتہ کے مدیر اعلیٰ تھے۔ جب فقیر حاضریٔ حرمین طیبین بارگاہِ بے کس پناہ سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کراچی مراجعت پذیر ہوا تو دار العلوم امجدیہ کراچی میں حضرتِ اقدس محترم علامہ ارشد القادری علیہ الرحمۃ سے شرف ملاقات حاصل ہوا۔ حضرت علامہ ضعف ونقاہت اور پیرانہ سالی کے باوجود بہ سروقدم کھڑے ہوگئے اور یہ اُن کا بڑا پن اور اصاغر نوازی کہ اس فقیر گنہگار عصیاں شعار کے ہاتھ چوم لئے اور ہر ملاقات میں دست بوسی سے نوازتے رہے۔ فرمایا: ''محاسبۂ دیوبندیت'' کے دوسرے حصوں کا بے چینی سے انتظار رہے گا' میں دو مکتوب مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری کے ذریعہ آپ کو ارسال کر چکا ہوں' مدت سے ملاقات کا متمنی تھا اور علامہ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کیسے ہیں؟ اُن سے ملاقات کرنا کس طرح ممکن ہے؟ وہ صحیح معنی میں حقیقی عالم دین اور وحید عصر ہیں' اُن کے ذریعہ حضور اعلیٰ حضرت اور قبلہ صدر الشریعت وسیدی حضرت محدث اعظم پاکستان کا فیض دنیا بھر میں پہنچ رہا ہے۔ وہ نڈر مجاہد عالم دین ہیں ...... میں جس ملک میں جاتا ہوں ''رضائے مصطفےٰ'' سامنے ہوتا ہے۔'' ملخصاً۔

☆ رئیس التحریر علامہ ارشد القادری علیہ الرحمۃ' علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ' کے نام مکتوب میں رقمطراز ہیں: بخدمت نقیبِ مذہبِ اہل سنت' ترجمانِ مسلکِ اعلیٰ حضرت ... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'! ... مقدس جریدہ ''رضائے مصطفٰے'' پابندی سے مجھے مل رہا ہے' اس کے ہر شمارے میں جس جرأتِ مومنانہ کے ساتھ آپ فرقہائے باطلہ کے مکائد و ضلالات کا پردہ چاک کرتے ہیں' وہ آپ ہی کے قلم کا حصہ ہے۔ مولائے قدیر آپ کو احقاق حق وابطال باطل پر اجر جزیل اور جزائے جمیل کی نعمت وعزت سے سرفراز کرے' آمین۔ اس دور ابتلا میں جبکہ اتحاد امت کے نام پر کھلے بندوں اعتقادی وعملی نفاق کی ترغیب دی جارہی ہے' ایسے گمراہ کن ماحول میں مسلک حق کے تحفظ کی خدمت بالکل ایسی ہی ہے جیسے کسی نے آندھیوں کی زد پر چراغ جلایا ہو اور بفضلہ تعالیٰ اسے زندہ رکھا ہو۔

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مرد درویش حق نے جس کو دیئے ہیں انداز خسروانہ

دعا گو: ارشد القادری

(ماہنامہ رضائے مصطفٰے رجب المرجب ۱۴۱۳ھ)

✿ حضرت فیض درجت' خلیفہ' اعلیٰ حضرت' مفتی' اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری رضوی اشرفی (شیخ الحدیث دارالعلوم حزب الاحناف لاہور) کی عظمت کا ایک جہان قائل ہے' وہ متصلب عالم دین ہی نہیں بلکہ عالم گر اور مردم شناس بھی تھے۔ پاسبان مسلک اعلیٰ حضرت' نائب اکبر محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد صادق صاحب کی خدمات دینیہ پر مسرور رہتے تھے۔ ان

کے فتویٰ پر بغیر پڑھے تصدیق و تائید فرماتے تھے۔ اکثر الفاظ یہ ہوتے "مجیب لبیب کا جواب بہت مفصل اور جامع ہے"۔ کئی مرتبہ فرمایا "یہ مسئلہ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب نے رضائے مصطفےٰ میں بہت مدلل لکھا" حضرت علامہ ابوداؤد مدظلہ کی کئی کتابوں پر تقریظ و تصدیق بھی فرمائی اور کئی فتاویٰ کی تائید و حمایت بھی فرمائی...... علاوہ ازیں علامہ ابوالبرکات کی بے حد شفقت و عنایات کا اندازہ ان مکاتیب مبارکہ سے بھی لگایا جاسکتا ہے جن میں انہوں نے مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کو درج ذیل القاظ وادعیہ مبارکہ سے یاد فرمایا۔ ملاحظہ فرمایئے:

☆ "حامیٔ سنن، ماحیٔ فتن مولانا الحاج مفتی محمد صادق صاحب خطیب زینت المساجد، ادام اللّٰہ بالمحامد......"

(مکتوب ۱۲ جون ۱۹۶۴ء)

☆ حامیٔ سنن، ماحیٔ فتن، فاضل جلیل، عالم نبیل، نازش اہلسنّت، مجاہد اسلام مولانا الحاج مولوی محمد صادق صاحب دامت فیوضھم العالیہ......"

(فقیر قادری ابوالبرکات سید احمد غفرلہٗ ۶۵-۱۰-۱۵)

﴿﴾ حضرت غزالیٔ زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ سے حضرت نباضِ قوم مدظلہ کے ہمیشہ خوشگوار اور انتہائی قریبی تعلقات رہے۔ "السعید" میں "رضائے مصطفےٰ" کے حجۃ الاسلام نمبر پر غزالیٔ زماں رحمۃ اللہ علیہ نے زوردار و قیع جامع تبصرہ فرمایا۔ حضرت علامہ ابوداؤد مدظلہ جب بہاولپور جیل میں زیرِ حراست تھے حضرت علامہ کاظمی صاحب علیہ الرحمۃ ملتان شریف سے ملاقات کیلئے بہاولپور جیل تشریف لائے، اُس زمانہ کے پچاس روپے (جو آج کے دو ہزار کے برابر ہیں) اور

کافی پھل فروٹ وغیرہ پیش فرمایا۔ ماہنامہ السعید کے آخری صفحہ پر دعائیہ کلمات بھی چھپے۔ یاد رہے کہ حضرت علامہ کاظمی علیہ الرحمۃ نے نفی ظل سے متعلق ایک جامع و محققانہ کتاب بھی علامہ ابوداؤد مدظلہ کی فرمائش پر ارقام فرمائی......

☆ جیتے جی انسان کا اختلاف بھی ہو جاتا ہے......مسئلہ گوجرانوالہ کے ایک مقامی مولوی صاحب کا تھا لاہور ایک مفتی صاحب نے حضرت علامہ کاظمی صاحب علیہ الرحمۃ سے اُس کے برعکس ریلوے اسٹیشن پہنچ کر تصدیق حاصل کر لی' وہ معاصرت رکھتے تھے بہرحال کچھ عرصہ کے بعد حضرت علامہ مفتی ابوالبرکات سید احمد قبلہ قدس سرہٗ اور حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی صاحب' علامہ مفتی ظفر علی صاحب' علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری شیخ الحدیث علیہ الرحمۃ کی مساعی سے حزب الاحناف لاہور میں مصالحت و موافقت ہو گئی تھی......سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس سلسلہ میں ان دونوں بزرگوں نے ہرگز ہرگز ایک دوسرے کی تکفیر نہیں کی تھی۔ مسئلہ تکفیر گوجرانوالہ کے کسی اور مولوی صاحب سے متعلق تھا اور علامہ ابوداؤد مدظلہ کا اہم فتویٰ ملک العلماء مولانا محمد ظفر الدین فاضل بہاری' مفتی اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکات' علامہ محمود احمد رضوی' علامہ غلام علی اوکاڑوی' علامہ مفتی اعجاز ولی بریلوی (قدست اسرارہم) کی تصدیق کے ساتھ شائع ہوا۔ بعد میں مفتی اعظم شہزادہ اعلیٰ حضرت' خلیفہ اعلیٰ حضرت برہان ملت جبل پوری' خلیفہ و برادر زادہ اعلیٰ حضرت علامہ حسنین رضا بریلوی' رئیس المحدثین علامہ سید محمد خلیل الکاظمی' علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری (قدست اسرارہم) نے بھی تصدیق فرمائی تھی' جس کی نقول اور اصل فقیر کے پاس موجود و محفوظ ہیں۔ ☆ اس کی مفصل وضاحت اس لئے ضروری سمجھی کہ بعض عناصر

سراسر غلط تاثر دیا کرتے ہیں وہ اپنی تصحیح کر لیں۔

❖ فقیر اکثر اپنے تبلیغی مسلکی مشن پر کراچی حاضر ہوتا رہتا ہے۔ مخدوم ومحترم مخدوم اہلسنّت شیخ طریقت سیدنا سید محمد امین میاں برکاتی قادری مدظلہ انتہائی شفقت ومحبت فرماتے ہیں' وہ بار بار علامہ ابوداؤد مدظلہ العالی کی صحت و عافیت معلوم فرماتے ہیں اور آپ کی پُرخلوص خدمات دینیہ کی تحسین فرماتے ہیں اور پوچھتے ہیں "میں اُن سے ملاقات اور اُن کی عیادت کیسے کروں؟"

❖ آستانہ عالیہ چشتیہ سیال شریف کے حقیقی شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی، آستانہ عالیہ نقشبندیہ جماعتیہ کے صاحبزادگان اور آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے سجادہ نشین بھی آپ پر فخر کرتے اور آپ کے وجود کو غنیمت جانتے ہیں۔

❖ جب حضرت علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب ایک مقدمہ کے سلسلہ میں مسئلہ انتقال خون کے ضمن میں گرفتار ہوئے تو مجاہد ملت علامہ محمد عبدالحامد بدایونی، شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی قدست اسرارہم گورنر پنجاب ملک امیر محمد خاں سے بھی ملے اور آپ کی رہائی کی بھرپور کوشش فرمائی۔

❖ خطیب اعظم علامہ شاہ محمد عارف اللہ قادری علیہ الرحمۃ' علامہ ابوداؤد اور رضائے مصطفٰے کی مسلکی خدمات پر ناز اور فخر کرتے اور آپ کے وجود کو غنیمت جانتے تھے بلکہ کئی بار دیکھا مولانا موصوف تو مولانا ابوداؤد صاحب کے ہوتے ہوئے تانگہ پر احتراماً سوار نہ ہوتے تھے۔

☆ علامہ شاہ محمد عارف اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے تاثرات ملاحظہ فرمائیں:

سلام مسنون! بحمدہ تعالیٰ ہفت روزہ پرچہ "رضائے مصطفٰے" کے اجراء نے

مسلک اہلسنّت کی تبلیغ واشاعت کیلئے ایک نئی راہ کھول دی ہے۔ میری دلی تمنا ہے کہ آپ کا پرچہ ہفت روزہ کی پابندی سے آزاد ہو کر کم از کم سہ روزہ ہو جائے۔ آئندہ ماہ کے "سالک" میں تبصرہ کیا جائے گا۔ احباب اہلسنّت سے سلام فرمادیجئے بالخصوص حضرت مولانا محمد صادق صاحب کو مبارکباد دیجئے اور سلام مسنون پہنچائیے۔

دعا گو: محمد عارف اللہ قادری خطیب مرکزی جامع مسجد راولپنڈی

(ہفت روزہ "رضائے مصطفےٰ" ۲۳ شوال المکرم ۱۳۷۶ھ)

☆ سلام مسنون! "رضائے مصطفےٰ" ملا فوراً تین سو پرچے بھیج دیجئے۔ حسین احمد کے بارے میں خوب لکھا ہے۔

(دعا گو: شاہ محمد عارف اللہ)

(ہفت روزہ رضائے مصطفےٰ ۱۹ جمادی الاخریٰ ۱۳۷۷ھ)

❖ یاد رہے کہ ابتداً گوجرانوالہ کی مرکزی جامع مسجد زینت المساجد میں علامہ ابوداؤد صاحب سے پہلے شیر بیشۂ اہلسنّت مولانا حشمت علی خان صاحب لکھنوی اور اُن کے بھائی محبوب ملت غازی اہلسنّت قاری محبوب علی خان صاحب علیہ الرحمۃ بھی امام و خطیب رہے ہیں۔ حضور شیر بیشۂ اہلسنّت علیہ الرحمۃ مولانا علامہ ابوداؤد اور "رضائے مصطفےٰ" کے ایسے قدردان تھے کہ پیلی بھیت شریف محلّہ بھورے خاں حشمت نگر میں رسالہ رضائے مصطفےٰ کی ایجنسی قائم فرمائی تھی اور رضائے مصطفےٰ میں دیوبندیت وہابیت شکن مضامین سے بہت متاثر تھے۔

❖ علماء و مشائخ و احباب اہلسنّت سے یہ حقیقت مخفی نہیں کہ فخر خطابت ابوالکلام حضرت صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ صاحب سجادہ نشین آلو مہار شریف

ایک فصیح البیان شعلہ بار خطیب واعظ تھے مگر ابتداً دیوبندی مجلس احرار سے وابستہ تھے۔ قیامِ پاکستان کے بعد جب امام اہلسنّت سیدی حضور محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ نے یہاں نزول اجلال فرمایا اور دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی فرمادیا' اُن کے علمی جاہ وجلال اور خداداد حسن و جمال کا شہرہ و چرچا عام ہوا۔

☆ صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے منڈی ڈھاباں سنگھ اور دیگر مقامات پر آپ سے ملنے کی بار بار کوشش فرمائی چونکہ امام اہلسنّت نائب اعلیٰ حضرت محدث اعظم پاکستان قدس سرہٗ بدمذہب تو بدمذہب آپ گول مول صلح کلی اور پلپلے لوگوں سے بھی نہیں ملتے تھے' صاحبزادہ موصوف سے بھی ملنے سے احتراز فرمایا۔ آخر صاحبزادہ صاحب کے والد ماجد نے عالم خواب میں ایک مقدس نورانی چہرہ والے بزرگ سے تعارف کرایا اور فرمایا "ان کے پاس اِن کی خدمت میں آیا جایا کرو ......" مگر حضرت سیدی امام اہلسنّت محدث اعظم تو اُس شخص سے بھی نہیں ملتے تھے جو توہین آمیز گستاخانہ عبارات کے حامل پر علماء عرب و عجم علماء و فقہاء حرمین طیبین کے فتویٰ حسام الحرمین شریفین پر دستخط نہ کرے۔ بالآخر پاسبان مسلک اعلیٰ حضرت' نائب محدث اعظم علامہ ابوداؤد صاحب مدظلہ نے اپنی فراست اور بصیرت سے صاحبزادہ صاحب کو قائل فرمایا اور فتاویٰ حسام الحرمین پر تائیدی دستخط اور مفصل تحریر حاصل کرلی اور صاحبزادہ صاحب دیوبندی کانگریسی مجلس احرار سے علیحدہ ہوگئے اور عطاء اللہ بخاری احراری کی رفاقت کو چھوڑ دیا پھر جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم گوجرانوالہ کے جلسہ میں ملاقات ہوئی اور اہلسنّت کو ایک عظیم الشان مقرر و خطیب مل گیا اور اُن کی ذات سے اہلسنّت کو بہت فروغ ملا۔

◆ حضرت محدث صاحب کچھوچھوی اشرفی جیلانی محدث اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ

(سجادہ نشین آستانہ عالیہ کچھوچھہ شریف) نے ''رضائے مصطفیٰ'' کے مسئلہ لاؤڈ اسپیکر پر نماز کے عدم جواز اور رویت ہلال نمبر دیکھے تو بہت پسند فرمائے اور فقیر کو ''رضائے مصطفیٰ'' کی تائید میں فتاویٰ مرحمت فرمائے۔

❖ نواسۂ اعلیٰ حضرت مفتی تقدس علی خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ''رضائے مصطفیٰ'' کا حجۃ الاسلام نمبر دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی' ماشاءاللہ بہت ہی عمدہ ترتیب اور بہترین مضامین سے مزین ہے' مولیٰ تعالیٰ علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین) (تقدس علی خاں جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ سکھر)

☆ ایک اور مکتوب میں رقمطراز ہیں''......خدا تعالیٰ علامہ ابوداؤد محمد صادق کو اپنے مقصد میں کامیاب فرمائے اور متوسلین سلسلۂ رضویہ کو اس مؤقر جریدہ ''رضائے مصطفیٰ'' کی امداد کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین''

(تقدس علی خاں پیر جو گوٹھ' سکھر)

❖ سلطان الواعظین علامہ ابوالنور محمد بشیر کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تو مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب کے نام اپنے مکتوب گرامی میں محبت و شفقت کی انتہا کر دی......ملاحظہ فرمایئے:

حضرت مولانا المکرم دامت برکاتکم۔

السلام علیکم!......آپ کا میرے دل میں بے حد احترام ہے اور باوجود عمر میں بڑا ہونے کے مَیں آپ کو علم و عمل میں بڑا سمجھتا ہوں......

والسلام! طالب عفو: ابوالنور محمد بشیر

❖ فخر الاطباء حضرت علامہ حکیم خادم علی صاحب سیالکوٹی علیہ الرحمۃ نے

نباضِ قوم مدظلہ کے نام اپنے مکتوبِ محبت میں لکھا:

بعالی خدمت' فخر احناف' صاحب الفضائل والاوصاف' سلام مسنون! ''رضائے مصطفےٰ'' کا ظاہر دیدہ زیب اور باطن دل افروز ہے۔ اللہ تعالیٰ مزید ترقی بخشے' آمین (حکیم خادم علی)

❖ علامہ مفتی احمد میاں برکاتی حیدر آبادی رقمطراز ہیں کہ ''میرے والد گرامی خلیل ملت علامہ مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی نوری رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ رضائے مصطفےٰ کے قاری رہے اور مردِ مجاہد علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی رضویت وسنیت کو سراہتے رہے......''

❖ استاذ الاساتذہ امام المناطقہ علامہ عطاء محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''میں باقاعدہ ماہنامہ ''رضائے مصطفےٰ'' پڑھتا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو ترقی عطا فرمائے۔ گرامی قدر حضرت مولانا العلامہ محمد صادق صاحب سلمہ ربہٗ تعالیٰ کو دین' دنیا میں کامیاب وکامران فرمائے اور اللہ تعالیٰ ان کو دین کی مزید خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے بال بچے' اہل وعیال میں برکتیں عطا فرمائے......آمین''

❖ شیخ القرآن حضرت علامہ محمد عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت نباضِ قوم مدظلہ سے قلبی اُنس تھا...... اس بات کا اظہار آپ کے فرزند ارجمند مفتی محمد عبدالشکور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ بھی وقتاً فوقتاً فرماتے رہتے تھے کہ ''میرے والدِ بزرگوار حضرت شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ' دنیائے علم وعرفان کی ممتاز شخصیت' ترجمانِ اہلسنت' پیکرِ صدق وصفا' پاسبانِ مسلک رضا حضرت علامہ

ابوداوٗد محمد صادق دامت برکاتہم العالیہ پر بے حد شفقت و محبت فرمایا کرتے تھے اور اُن کی مسلکی و دینی خدمات کے معترف تھے...... مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ علامہ ابوداوٗد محمد صادق صاحب کا جب بھی کوئی معاملہ آتا تو میرے والدِ گرامی حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ اُن کا بڑا خیال رکھتے تھے' فرماتے کہ "سنیت کی حفاظت یہ جتا (مولانا محمد صادق) کر رہا ہے"۔ بعض مولوی صاحبان کھینچا تانی کرتے ہیں ناں' میرے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ "یہ شخص ایسا ہے کہ جو سنیوں کو لگام ڈال کے رکھتا ہے"۔ مَیں نے اُن کے یہ صحیح لفظ آپ کو سنا دیئے ہیں فرماتے "یہ سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق ہیں' عاشق کو کھلا چھوڑ دو تو کام خراب کر چھوڑتا ہے' علامہ ابوداوٗد محمد صادق صاحب نے ان کو کھینچ کر باندھ رکھا ہے"۔

☆ یاد رہے کہ حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فرزندِ ارجمند (مفتی محمد عبدالشکور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ) کو مبنی بر حقیقت نصیحت بھی فرمائی تھی کہ "اے بیٹا! مولانا محمد صادق صاحب سے تعلق مضبوط رکھنا کیونکہ وہ اہلسنت و جماعت کی اگاڑی و پچھاڑی ہے' اگر کوئی پیچھے رہتا ہے تو اُسے آگے دھکیلتے ہیں اور اگر کوئی اپنی قدرتی و نظریاتی حدود سے آگے بڑھتا ہے تو اُسے اس کی حد پر پیچھے کھینچ لیتے ہیں"۔

☆ ماہنامہ احوال و آثار لاہور نومبر ۱۹۹۷ء کی اشاعت میں لکھا ہے کہ حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ نے نباضِ قوم مدظلہ کے متعلق فرمایا: "مجھے اس جتے (جوانمرد) سے اس لئے پیار ہے کہ وہ حق بات میں منصب دیکھے بغیر ہر کسی کی گردن ناپتا ہے"۔

☆ حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے کہا کہ "رضائے مصطفیٰ نے آپ کے خلاف" لکھا ہے" فرمایا "شکر کرو اس زمانہ میں بھی سیدھی راہ دکھانے والا کوئی

ہے"۔ ("اظہار حقیقت" ص ۱۱)

♦ شیخ طریقت حضرت پیر سید محمد معصوم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے "رضائے مصطفیٰ" کے اجراء پر اپنے مکتوب گرامی میں تحریر فرمایا "...... اخبار "رضائے مصطفیٰ" نکلنے کی بہت خوشی ہوئی......"

♦ مفتی اعظم کراچی استاذ العلماء علامہ مفتی محمد وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "......مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب رسالہ "رضائے مصطفیٰ" میں جو کچھ لکھ رہے ہیں وہ درست ہے......" (وقار الفتاویٰ جلد اول، صفحہ نمبر ۳۳۶)

♦ نباضِ قوم مدظلہ العالی کے استاذ محترم حضرت علامہ محمد عبدالرشید رضوی جھنگوی رحمۃ اللہ علیہ نے مخالفین اہلسنّت کی طرف سے قائم کئے گئے ایک جھوٹے مقدمہ سے برأت و رہائی پر اپنے قابل فخر شاگرد رشید کو درج ذیل دعائیہ مکتوب ارسال فرمایا۔

حامداً شاکراً مصلیاً و مسلماً

قامع بدعته وهابيت مولانا محمد صادق صاحب اصدقك الله تعالٰی فی الدين و شرّفك الله شرفاً مؤيداً مؤيداً مؤزّراً۔

السلام عليكم و رحمة الله وبركاتهٗ!

مزاج بعافیت...... مولیٰ تعالیٰ آپ کو اپنے حبیب پاک صاحب لولاک کے صدقہ اور بزرگان دین متین کے طفیل دنیا و عقبیٰ میں فائز المرام رکھے اور دینی خدمات کیلئے اور زیادہ استقامت و استقلال بخشے اور اعداء و معاندین کی تدابیر و حیلہ سازیوں کو ان کے "ایمان" کی طرح مضمحل و منتشت کرے۔ (آمین یا رب الکریم)

محمد عبدالرشید عفرلہ از علی پور شریف

(بحوالہ ہفت روزہ رضائے مصطفیٰ ۲۶ جمادی الاخریٰ ۱۳۷۷ھ)

☆ "رضائے مصطفیٰ" کے ۴۶ ویں سال پر اپنے تاثرات میں علامہ محمد عبدالرشید جھنگوی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں: "......مولائے کریم مولانا محمد صادق قادری رضوی کو لمبی زندگی عطا فرمائے اور معاونین میں بھی یہ خلوص رہے۔ مولانا مدظلہ میں شروع ہی سے صالحیت اور دین اسلام کے مخالفوں پر طبیعت سخت تھی، ابتدائی کتابیں پڑھتے ہوئے تعلیم حاصل کرنے اور اس کو ضبط رکھنے میں منہمک ہوتے تھے۔ طلباء و غیر طلباء میں کوئی خلاف شرع حرکت دیکھتے تو مشتعل ہو کر دلائل کے ساتھ قائل کرتے، تو جو لوگ ان کے زیر سایہ رہ کر تعلیم حاصل کریں گے، ان میں بھی یہ عادت ان شاء اللہ طبیعت ثانیہ ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کی زندگی دراز فرمائے اور رسالے کو بھی دن دوگنی رات چوگنی روشنی عطا فرمائے۔ آمین" (محمد عبدالرشید رضوی جھنگ)

(یاد رہے کہ نباضِ قوم علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب کے علی پور سیداں میں دورانِ تعلیم ایک مرتبہ خانگی حالات کی کمزوری کے باعث سلسلہ تعلیم ٹوٹنے لگا تو اُن کے استاذ محترم حضرت علامہ محمد عبدالرشید رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی عنایت و شفقت آڑے آئی اور پھر سلسلہ تعلیم حسب معمول جاری رہا اور حضرت نباض قوم نے اپنے شیخ کامل محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی نگاہ عنایت سے دین کا اتنا کام کیا...... چنانچہ حضرت علامہ جھنگوی رحمۃ اللہ علیہ کا اہلسنت پر یہ بہت بڑا احسان ہے۔ فجزاهم الله احسن الجزاء)

حق گوئی اور بے باکی کا یہ عالم ہے کہ سابق وفاقی وزیر جناب غلام دستگیر خان

(آف گوجرانوالہ) کی پیہم مساعی سے اُس وقت کے صدر مملکت جنرل ضیاء الحق سے اصلاحِ احوال اور پیغامِ حق پہنچانے کیلئے جب علامہ ابوداؤد صاحب نے ملاقات فرمائی تو جنرل ضیاء الحق نے خود گیٹ پر آ کر استقبال کیا اور اپنے ساتھ اپنے پاس بٹھا کر آپ کے ارشادات و فرمودات کو سنا۔ دیگر بہت سی باتوں کے علاوہ آپ نے ضیاء الحق صاحب سے فرمایا کہ "بیرونی ملکوں کے دوروں پر آپ کی اہلیہ غیر ملکی غیر محرم سربراہان مملکت سے ہاتھ ملاتی مصافحہ کرتی ہیں، یہ شرعاً حرام و گناہ اور کتاب و سنت کے خلاف اور شدید ممنوع ہے"۔ ضیاء الحق صاحب نے اس کو قبول کیا (اس کے برعکس آج کل کے داڑھی چور داڑھی خور کینیڈا برانڈ خود ساختہ شیخ الاسلام ننگے منہ حیاء باختہ خواتین کے ساتھ فوٹو کھنچواتے اور تصاویر بنواتے ہیں) پھر تحفتہً کوئی شخص یا وزیر مٹھائی لے آیا اور ضیاء الحق صاحب نے حضرت بیاضِ قوم سے عرض کیا "حضرت! آپ ختم دیں، فاتحہ پڑھیں اور دعا فرمائیں......" یہ آپ کی حق گوئی کی درخشاں مثال ہے۔

◆ حضرت علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ کے ایک ایک وصف جلیل کا تذکرہ کیا جائے تو یہ طویل و ضخیم کتاب بن جائے گی کیونکہ

رضوی ہے کرم مجھ پہ مرے غوث و رضا کا
ہر بحرِ سخن سہل تریں میرے لئے ہے

رضائے مصطفیٰ: بفضلہ تعالیٰ اہلسنت و جماعت کا مشہور و ممتاز محبوب و مؤقر جریدۂ حمیدہ "رضائے مصطفیٰ" گوجرانوالہ جو آج سے ۵۵ سال قبل سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت عبد المصطفیٰ الامام الشاہ احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مقدس یاد، امام اہلسنت محدث اعظم پاکستان علامہ ابو الفضل محمد سردار احمد صاحب

بریلوی قدس سرہٗ العزیز کی سرپرستی اور علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی نگرانی میں خالص دینی مذہبی مسلکی تڑپ خالص روحانی جذبہ اور ولولہ سے جاری ہوا تھا' جو بحمدہٖ تعالیٰ آج نصف صدی سے زائد طویل ترین صحافتی سفر طے کرنے کے باوجود پوری آب و تاب ظاہری باطنی تابانیوں کے ساتھ جاری وساری ہے۔ ﴿﴾ کسی رسالہ کا اپنے بنیادی نصب العین پر زندہ اور باقی رہنا اور غیر متزلزل عزم و استقلال کے ساتھ جاری رہنا روشن کرامت وزندہ تصرف سے کم نہیں۔ ﴿﴾ عصرِ رواں کی صحافتی آلائشوں سے "رضائے مصطفےٰ" کا بچنا بھی بہت بڑی بات ہے۔ اس زندہ حقیقت کا تو سبھی اعتراف واقرار کرتے اور مسلسل داد دیتے ہیں کہ عظمت وشانِ رسالت کے تحفظ و مذہب حق اہلسنت کے دفاع اور مسلک سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے عروج وفروغ میں "رضائے مصطفےٰ" کا منفرد ونمایاں کردار ہے۔

﴿﴾ عہد حاضر کے مقتدر معاصر علماء ومشائخ ہی نہیں امام الاکابر شیخ الفقہا حضور مفتیٔ اعظم علامہ الشاہ مصطفےٰ رضا خاں بریلوی سجادہ نشین بریلی شریف، خلیفۂ اعلیٰ حضرت ملک العلماء مولانا شاہ محمد ظفر الدین قادری رضوی فاضل بہاری، خلیفۂ اعلیٰ حضرت قطب مدینہ مولانا الشیخ محمد ضیاء الدین مدنی قادری رضوی، سیدی سندی حضرت محدث اعظم پاکستان و حافظ ملت جلالۃ العلم علامہ عبدالعزیز بانی جامعہ اشرفیہ، مفتیٔ پاکستان علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری رضوی، حضرت محدث اعظم کچھوچھوی، مجاہد ملت علامہ بدایونی (قدست اسرارہم) جیسے اکابرِ امت نے "رضائے مصطفےٰ" کی دینی مذہبی مسلکی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔

◈ ماضی قریب کے ممتاز و مؤقر سنی رسائل و جرائد ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف، ماہنامہ نوری کرن بریلی شریف، ماہنامہ سنی دنیا بریلی شریف، ماہنامہ اشرفیہ مبارک پور، ماہنامہ سالک راولپنڈی، ماہنامہ سنی آواز ناگپور، ماہنامہ پاسبان الہ آباد، ماہنامہ فیض الرسول براؤن شریف وغیرہم ''رضائے مصطفےٰ'' کے علمی تحقیقی مضامین سے استفادہ کرتے رہے ہیں اور ''رضائے مصطفےٰ'' کے مفید مضامین و اقتباسات نقل کرتے رہے ہیں۔

◈ ''رضائے مصطفےٰ'' کو آج بھی بریلی شریف و آستانہ عالیہ رضویہ کا ترجمان اور مسلک اعلیٰ حضرت کا عظیم ناشر و علمبردار سمجھا جاتا ہے۔ ہر باطل فتنہ و فرقہ کے استیصال و انسداد میں ''رضائے مصطفےٰ'' کا مجاہدانہ کردار کسی سے مخفی نہیں؛ بہت سی سنی تنظیمیں اور ادارے ''رضائے مصطفےٰ'' کے مفید مضامین کو پوسٹروں پمفلٹوں کی صورت میں شائع کرتے رہتے ہیں۔

◈ علامہ ابوالنور محمد بشیر کوٹلوی، علامہ ارشد القادری، علامہ مشتاق احمد نظامی، علامہ شاہ عارف اللہ قادری جیسے ممتاز صحافی علماء و مدیران جرائد ''رضائے مصطفےٰ'' کے مداح نظر آتے ہیں۔ ''رضائے مصطفےٰ'' کے اسلوب تحریر نے اہلسنّت میں بہت سے اہل قلم اور ممتاز صحافی تیار کئے۔ مولیٰ تعالیٰ ''رضائے مصطفےٰ'' کو سدا بہار رکھے۔ آمین۔ ◈ ماشاء اللہ ''رضائے مصطفےٰ'' اہل حق اہلسنّت کے دل کی آواز ہے، کلکِ رضا خنجر خونخوار برق بار کا آئینہ دار ہے اور ابطالِ باطل و اہلِ ارتداد کیلئے رضا کے نیزہ کی مار کا جلوہ اس میں نظر آتا ہے۔

ماشاء اللہ بفضلہٖ تعالیٰ جریدہ حمیدہ ''رضائے مصطفےٰ'' کے ذریعہ اسلام وسنیت اور مسلک سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی بین الاقوامی و بین المملکتی طور پر جو عظیم الشان تبلیغ واشاعت ہورہی ہے اور مغربی یورپی ایشیائی وعرب ممالک تک میں جو فیض عام پہنچ رہا ہے' وہاں بھی حضرت فیض درجت نباضِ قوم مدظلہ کی محبوبیت و مقبولیت کا شہرہ وجلوہ نظر آتا ہے۔ فقیر کا بحمدہٖ تعالیٰ علماء اہلسنّت سے عالمی رابطہ ہے...... مبلغ مسلکِ اعلیٰ حضرت علامہ محمد ابراہیم خوشتر صدیقی قادری رضوی نے اپنے میلسی کے دورہ کے دوران فرمایا کہ ''مغربی و یورپی ممالک میں ''رضائے مصطفےٰ'' کی مسلکی تبلیغ کا بہت گہرا اثر ہے' وہاں کے علماء رسالہ ''رضائے مصطفےٰ'' پڑھ کر مذاہب باطلہ کا رد کرتے ہیں ''رضائے مصطفےٰ'' کے مفید مضامین انگریزی میں ترجمہ کر کے شائع کئے جاتے ہیں......''

سراج العلوم: نباضِ قوم مدظلہ العالی نے گوجرانوالہ میں بنام جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم ایک زبردست دار العلوم قائم فرمایا' جہاں سے ماشاء اللہ سینکڑوں مقتدر علماءَ خطباء اور شعلہ نوا' دلیر ومجاہد مقررین ومبلغین فارغ التحصیل ہوئے...... نہ صرف پاک وہند ممالک اسلامیہ بلکہ مغربی یورپی ممالک تک آپ کا علمی وروحانی فیض پہنچا۔ بیشتر ممالک میں آپ کے تلامذہ ومریدین مذہب حق اہلسنّت ومسلک اعلیٰ حضرت کی نمایاں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ (فالحمد للہ علیٰ ذالک)

اِس عالمگیر مقبولیت سے فائدہ اُٹھا کر نباضِ قوم مدظلہ غیر ملکی تبلیغی دورے فرما سکتے تھے اور وہاں سے وسیع وسائل اور فتوحات حاصل کر سکتے تھے' مالی مفاد حاصل

ہوسکتا تھا مگر نہ تصویر فوٹو بنوا کر پاسپورٹ اور ویزہ پر لگا کر جانا شرعاً جائز' نہ آپ کو مال و دولت کی حرص و پرواہ اور نہ ہی لالچ اور مفاد دنیاوی آپ کا نصب العین ......کیونکہ بقول سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ

مال دنیا تو کوئی چیز نہیں ہے سرمد
آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھوں میں کبھی سوئے ابد
عشقِ احمد کی بدولت ہے غنائے بے حد
حبذا آفریں اے دولتِ عشقِ احمد
میں گدائی کے بھی پردہ میں سکندر نکلا

اور یہ کہ:

اُن کا منگتا پاؤں سے ٹھکرا دے وہ دنیا کا تاج
جس کی خاطر مر گئے منعم رگڑ کر ایڑیاں

ماشاء اللہ بفضلہٖ تعالیٰ آپ کا نصب العین یہ ہے:

اُس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

اور خانقاہ عالیہ رضویہ کا تو سرمایہ دین و ایمان ہی یہ ہے:

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعلِ پاک حضور
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

آپ اُس سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ سے معنون و منتسب ہیں جس نے تو نواب نانپارہ سے صاف صاف فرما دیا تھا

ع......میرا دین پارۂ ناں نہیں (سبحان اللّٰہ ماشاء اللّٰہ)

اکابر کا اتباع و احترام اور اکابر کی نوازشات: رفیع الدرجت برادر طریقت مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ اگرچہ نہایت ذی استعداد فاضل و محقق وفقیہ ہیں اور علم و تحقیق اور درسیات پر مہارتِ تامہ رکھتے ہیں اور کثیر المطالعہ ہیں اور فقہی مسائل کے اخذ پر مکمل ادراک و قدرت رکھتے ہیں اور مہارت تامہ حاصل ہے لیکن اس کے باوجود محض اپنی فہم اپنی تحقیق پر انحصار اور قناعت نہیں فرماتے ہیں، جیسا کہ عصرِ رواں میں بعض نومولود شیر خوار خود ساختہ محققین محض اپنی فہم اور اپنی تحقیق پر نہ صرف اعتماد قطعی کرتے ہیں بلکہ اکابر کے مقابلہ میں آجاتے ہیں اور قطعی بے محل سیدنا امام الآئمہ امامِ اعظم اور امام محمد و امام ابو یوسف (قدس سرہم) کی مثالیں دیتے ہیں حالانکہ وہ مجتہدین اور مسلمہ ائمہ میں سے تھے۔ بہر حال بتانا یہ ہے کہ فقیر نے کم و بیش پچاس ساٹھ سال کی طویل رفاقت میں کبھی نہیں دیکھا کہ حضرت ممدوح برادر طریقت مدظلہ نے کبھی محض اپنی فہم اور اپنی تحقیق پر اعتماد کیا ہو اور اکابر کی تحقیق سے بغاوت کی ہو۔ اپنے عہد کے اکابر مثلاً سیدی سندی امام اہلسنّت حضور محدث اعظم پاکستان، فقیہہ افخم مفتیٔ پاکستان علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری رضوی وغیرہم قدست اسرارہم کی طرف رجوع فرماتے یا مجھ فقیر (محمد حسن علی الرضوی غفرلہٗ) کو حکم دیتے کہ "شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم سجادہ نشین بریلی شریف سے فتویٰ منگوا دیں یا حضور سیدنا مفتی اعظم یا سرکار برہان ملت مفتیٔ اعظم جبل پور، حضرت محدث اعظم ہند محدث کچھوچھوی، شیر بیشہ

اہلسنّت و مفتی اعظم دہلی علامہ مفتی محمد مظہر اللہ صاحب وغیرہم قدست اسرارہم سے فتویٰ منگوا دیں یا اس مسئلہ میں یا فلاں فلاں مسئلہ میں ان حضرات کی تحقیق معلوم فرما دیں"۔ اکابر کے اتباع کی یہ حسین جھلک ہے جو آپ کی شخصیت میں بدرجۂ اتم موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے مسلمہ اکابر کرام...... حضرت سیدنا سرکار مفتیٔ اعظم، حضور سیدی قطب مدینہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ ضیاء الدین احمد قادری رضوی، محدث اعظم پاکستان استاذ المحدثین علامہ سیدی محمد سردار احمد، حضرت مفتیٔ پاکستان استاذ العلماء علامہ ابوالبرکات سید احمد وغیرہم قدست اسرارہم کی آپ پر خاص نوازشات تھیں اور آپ کے وجود باجود کو غنیمت سمجھتے تھے اور آپ کی شخصیت پر ناز و اعتماد کرتے تھے...... بالخصوص بالخصوص سیدی ملجائی مرشدی مولائی آقائے نعمت امام اہلسنّت حضور محدث اعظم پاکستان قدس سرہٗ کی پیہم مسلسل نوازشات و عنایات کی تو حد ہی نہیں فقیر کا اپنا مشاہدہ ہے اور بہت سے اہم واقعات پیش نظر ہیں۔ دورہ حدیث شریف کے دوران بارہا اور دورہ حدیث شریف کے آخری اسباق اور ختم بخاری شریف کے موقعہ پر نئے فارغ التحصیل ہونے اور دستار فضیلت حاصل کرنے والے علماء کو رغبت دلانے کیلئے بطور مثال حضرت علامہ ابوداؤد مولانا مفتی محمد صادق صاحب مدظلہ العالی کا تذکرہ ضرور فرماتے کہ "دیکھو! آپ اس طرح دینی مسلکی خدمات انجام دیں گے جس طرح گوجرانوالہ میں مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب دینی مسلکی شاندار خدمات سرانجام دے رہے ہیں...... انہوں نے پابندی اور حسنِ اخلاق، محنت و محبت سے امامت و خطابت کے فرائض انجام دیئے مدرسہ قائم کیا، سیدنا اعلیٰ حضرت و علماء اہلسنّت کی تصانیف کی

اشاعت کیلئے کتب خانہ قائم کیا...... تبلیغِ دین' اشاعتِ اہلسنّت کیلئے پوسٹر و پمفلٹ واشتہارات وغیرہ بھی شائع کرتے رہتے ہیں اور اب ماشاء اللہ "رضائے مصطفٰے" جریدۂ اہلسنّت جاری کیا ہے۔ تبلیغِ دین کے ہر شعبہ میں اہم خدمات انجام دے رہے ہیں۔ گوجرانوالہ جو کبھی وہابیوں کا نگریسی مولویوں کا گڑھ تھا اب مولانا محمد صادق صاحب کی وجہ سے اہلسنّت کا غلبہ ہے اور بد مذہبیت مغلوب ہے"۔

❖ برادر طریقت حضرت علامہ ابوداؤد صاحب مدظلہ جب حج و زیارت و حاضری بارگاہ بے کس پناہ کیلئے حرمین طیبین جانے لگے تو حضرت صاحب قبلہ قدس سرہٗ نے لائلپور بلا کر شاہی مسجد جامعہ رضویہ میں تقریر کروائی' اپنی طرف سے اور صاحبِ ثروت احبابِ اہلسنّت سے معاونت کرائی اور پھر جب حضرت مولانا الحاج مفتی ابوداؤد صاحب مدظلہ فیض یاب ہو کر حرمین شریفین سے واپس تشریف لائے تو لاہور ریلوے اسٹیشن پر استقبال کیا۔ فقیر راقم الحروف (محمد حسن علی رضوی غفرلہٗ) نے کئی بار بچشم خود دیکھا کہ بعض اہم مسائل و موضوعات پر اپنی نشست گاہ دارالمطالعہ یا بالائی منزل پر دارالحدیث شریف سے ملحق کمرہ جہاں ڈاک اور فتاویٰ لکھواتے تھے' وہاں مولانا محمد صادق صاحب سے خصوصی مشاورت ہوتی تھی۔ جلسہ دستار فضیلت ہو یا عرس قادری رضوی اہم تقریبات کے موقع پر اسٹیج پر حضرت علامہ ابوداؤد صاحب مدظلہ العالی نظامت و نقابت کے فرائض انجام دیتے تھے۔ فقیر کو اُمید واثق ہے کہ حضرت محترم مولانا الحاج محمد حفیظ نیازی زید مجدہٗ نے ان امور پر سیر حاصل قلمکاری فرمائی ہوگی۔

احقاق حق و ابطال باطل میں حضرت فیض درجت برادر طریقت دامت برکاتہم اپنے معاصرین میں منفرد و نمایاں نظر آتے ہیں۔ مدت العمر رد ارتداد اور بدمذہبیت کا استیصال آپ کا نصب العین اور محبوب مشغلہ رہا۔ لالچ و خوف سے ہمیشہ بے نیاز رہے' کسی کے دباؤ یا اثرات کو قبول نہ کیا' کمزوری کردار کا مظاہرہ نہ کیا' نہ مرعوبی' ماحول کی زد میں آئے' حد یہ کہ سرکاری دباؤ اور بار بار کے مقدمات بھی سد راہ نہ بن سکے اور علی الاعلان اپنے شیخ طریقت مرشد برحق نائب اعلیٰ حضرت حضور محدث اعظم پاکستان قدس سرہٗ کے اتباع میں "حسام الحرمین" کا پرچم لہرایا' بار بار صلح کلیت کا رد و ابطال کیا۔ ہزاروں ہزار فتنے اُٹھے' آندھیاں آئیں وہ اپنے مسلکی نصب العین میں مضبوط رہے اور استقامت دین وسنیت کا مظاہرہ کیا۔ (فالحمد للّٰہ علی ذالک)

❖ دینی تڑپ دینی مسلکی مذہبی جذبہ کا یہ عالم ہے کہ بفضلہٖ تعالیٰ اس کی برکت سے ہر گام اور ہر مقام پر کامیاب ہوئے ظفر مند و فتح مند رہے۔ (بظاہر) بات معمولی سی ہے مگر اس کی اہمیت بہت خوب ہے۔ حضرت موصوف کو ہم نے کئی بار دیکھا کہ اپنی مسجد میں تبلیغی جلسوں دینی اجتماعات اور دینی مسائل کے اشتہارات اور پوسٹر خود اپنے ہاتھوں سے چسپاں کر رہے ہیں۔ ہندوستان سے یا مغربی ممالک سے جو ڈاک آتی تھی اور اب تو یہ سلسلہ پاکستان میں بھی شروع ہو گیا ہے کہ ڈاک ٹکٹوں پر تصاویر ہوتی ہیں۔ حضرت موصوف مدظلہ تصاویر کی حرمت و ممانعت کے پیش نظر ان کو بلیڈ یا چاقو سے کھرچ دیتے ہیں۔ بمقتضائے ضرورت اخبار دیکھنا

پڑے تو مسجد سے باہر کسی کمرہ میں جا کر اخبار ملاحظہ کرتے ہیں۔ کھانے پینے میں کسی سے بے ضابطگی ہو تو خلاف شرع طرزِ عمل کی فوری اصلاح کرتے ہیں۔ بہت سے دینی مسلکی خدام اور سنیت کی تبلیغ و اشاعت کرنے والے علماء احباب کی خفیہ امداد و اعانت بھی کرتے ہیں۔

❖ جمعیت العلماء پاکستان اور جماعت اہلسنت وغیرہم سنی تنظیموں میں کسی عہدہ و منصب کے خواہش مند نہیں ہوئے لیکن ہر طرح بھرپور امداد و اعانت فرماتے ہیں۔ جتنی بھی آل پاکستان سنی کانفرنسیں ہوئیں لاکھوں کے لگ بھگ مدد کی۔ سینکڑوں کی تعداد میں گوجرانوالہ سے بسیں روانہ کیں۔ آستانہ عالیہ رضویہ بریلی شریف کے صاحبزادگان میں جانشین مفتی اعظم نبیرۂ اعلیٰ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں الازہری، خطیب ایشیا و یورپ عالمی مبلغ اسلام مولانا محمد توصیف رضا خاں، شہزادۂ قمرِ ملت صاحبزادہ ڈاکٹر محمد عمر رضا خاں، حضرت نبیرۂ استاذِ زمن علامہ حبیب رضا خان صاحب، محدث کبیر شیخ الحدیث علامہ ضیاء المصطفٰی اعظمی سجادہ نشین حضرت صدر الشریعہ مصنف بہارِ شریعت اور علی پور شریف کے سجادہ نشین اور صاحبزادگان گوجرانوالہ تشریف لاتے رہے ہیں..... یہ اکابر کی شفقتیں ہیں اور اب اصاغر نوازی کی ایک جھلک ملاحظہ ہو کہ یہ فقیر راقم الحروف (محمد حسن علی رضوی) اپنے علماء و احباب میں سب سے کمترین اور حقیر فقیر بے توقیر ہے اس فقیر کو کم از کم سال دو سال کے بعد دعوت دے کر خطاب کیلئے بلاتے ہیں اور کسرِ نفسی اور اصاغر نوازی کا یہ عالم ہے کہ واپسی پر میرا ہینڈ بیگ یا شاپر وغیرہ اپنے ہاتھ میں لے کر مسجد سے نکل کر دور تک چل کر رخصت کرتے آتے ہیں اور دیر تک دعائیں فرماتے رہتے ہیں..... الغرض آقائے نعمت محدث اعظم

پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے نائب اکبر ان کے علوم و فیوض کے وارث، اُن کے خلیفہ اوّل و خلیفہ بلا فصل، ان کے تلمیذ ارشد و معتمد حضرت علامہ مفتی پیر ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ یگانہ زمانہ اور وحید عصر ہیں۔

مولیٰ عزوجل اپنے حبیب و محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ اور مشائخ سلسلہ کی برکت سے آپ کو صحت و سلامتی کے ساتھ سلامت با کرامت رکھے اور عمر خضری عطا فرمائے۔ (آمین)

یاد رہے کہ حضرت نباضِ قوم دامت برکاتہم العالیہ اسی کمرہ میں بستر علالت پر ہیں جہاں سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا قیام ہوتا تھا۔ جب بھی آپ کی خدمت میں حاضری ہوتی ہے، بحمدہ تعالیٰ پہلے سے بھی بڑھ کر قلبی و روحانی کیف و سرور حاصل ہوتا ہے۔ گوجرانوالہ میں اہلسنّت و جماعت کی اوّلین دینی معیاری مرکزی قدیمی درسگاہ جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کے جشن دستار فضیلت پر کئی سالوں سے جمعۃ المبارک کا خطبہ و خطاب مجھ فقیر بے توقیر پُرتقصیر (محمد حسن علی رضوی) کے حصہ میں آرہا ہے۔ امسال (۵ ذوالحجہ ۱۴۲۴ھ) اکسٹھ ویں جشن دستار فضیلت کے موقع پر اجتماعِ جمعہ کے بیان و خطاب کے بعد سینکڑوں علماء و احباب و اخوان طریقت کی معیت میں حضرت علامہ ابوداؤد صاحب مدظلہ الاقدس کی زیارت کیلئے اُن کے مرکز انور و تجلیات حجرہ مبارکہ میں حاضری ہوئی۔ عمامہ مبارکہ فرق اقدس سر انور پر روایتی انداز میں زیب سر تھا، کرسی پر قبلہ رُو اسی حجرہ مبارکہ میں رونق افروز تھے، جہاں آقائے نعمت امام اہلسنّت محدث اعظم پاکستان قدس سرہ جلوہ فرما ہوتے تھے..... ماشاء اللہ متبسم چہرہ، لمعۂ نور کی جھلک اور ریش مبارک کے بالوں میں چمک، چشمان مبارک میں روحانی

کشش وخمار' بقول سیدنا امام حجۃ الاسلام بریلوی قدس سرہٗ

ع......رنگ وسرور وکیف ہے چشم خمار دار میں

لحہ لحہ کے بعد زائرین خواتین وحضرات کا تانتا بندھا ہوا تھا' کوئی مصافحہ کر رہا ہے' کوئی دست بوسی کر رہا ہے' کوئی قدم بوسی سے مشرف ہو رہا ہے' باپردہ برقعہ پوش خواتین زیارت سے مشرف ہو رہی ہیں مگر فقیر نے حضرت ممدوح معظم ومحتشم کی چشمان مبارک اس عرصہ میں (کمزوری کی شدت سے) کھلی نہیں دیکھیں مگر مجھے یقین کامل ہے کہ حضرت اگر پوری طرح صحت مند ہوتے تو یہ سب کچھ گوارا نہ فرماتے (مولیٰ کریم اپنے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے وسیلۂ جلیلہ سے آپ کو صحت وعافیت کے ساتھ عمرِ دراز عطا فرمائے' آمین)

اہلسنّت کی حقانیت اور صادق کی صداقت

خاص بات یہ کہ حضرت نباضِ قوم ﷾ کی پیشانی مبارک پر کرمِ کریم ونظرِ رحمت سے نامِ پاک **محمد** (ﷺ) خود بخود نمودار ہو رہا ہے' جو اہلسنّت کی حقانیت اور صادق کی صداقت پر دال ہے۔ (فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک)

فقیر باقرار صالح عرض کرتا ہے کہ بحمدہٖ تعالیٰ حضرت کے پُرسکون' مطمئن ومتبسم چہرۂ مبارکہ پر روحانیت اور لمعۂ نور کے نمایاں اثرات ہیں..... آج بھی کوئی چشم سر کے ساتھ یہ نورانیت وخوشگوار تبسم اور نامِ پاک (محمد ﷺ) کا جلوہ دیکھ سکتا ہے۔ کم وبیش پانچ سال سے مختلف عوارض اور ضعف ونقاہت کی زد میں ہیں لیکن نہ عزم وعزائم میں کوئی کمی' نہ مسلکی درد وتڑپ اور جذبہ وولولہ میں کوئی کمی اور اس قدر

طویل علالت اور مسلسل ضعف ونقاہت کے باوجود چہرہ پرافسردگی ومایوسی کے آثار مطلقاً نہیں۔(ذالك فضل الله يؤتيه من يشآء)

حضرت کے جمال افروز چہرۂ مبارکہ سے فقیر کو بھی روحانی سکون حاصل ہوتا ہے اگر کوئی چاہے تو خود مشاہدہ کر سکتا ہے۔

یہ صلہ ہے اتباعِ سنت وشریعت کا' یہ صلہ ہے بے لوث انتھک دینی ومسلکی خدمات کا' یہ صلہ ہے محبت وعشقِ اعلیٰ حضرت کا۔

یہ فیض ہے سیدی محدث اعظم کی نظرِ کرامت کا کہ آج اُن میں سیدنا اعلیٰ حضرت' سیدنا امام حجۃ الاسلام' سیدنا صدرالصدور صدرالشریعہ' سیدنا شاہِ جماعت' سیدنا مفتیٔ اعظم ہند اور سیدنا محدثِ اعظم پاکستان (قدست اسرارھم) کی روحانیت کا جلوہ نظر آتا ہے۔ عزم واستقلال سے بھرپور اُن کا یہ نعرۂ حق' مسلکی درد وتڑپ اور دینی جذبہ ان شاء اللہ مدت مدید عرصۂ بعید تک ولولہ عطا کرتا رہے گا۔

ہم دے رہے ہیں دعوتِ حق' جو چاہے ہمارے ساتھ چلے
ہم روک رہے ہیں باطل کو' جو چاہے ہمارے ساتھ چلے

☆ حضرت ممدوح گرامی قدر کے خلفِ اصغر' عزیزم' مولانا الحاج محمد رؤف رضوی قادری اطال اللّٰہ عمرہٗ شب وروز مسلسل خدمت پر مامور ہیں اور عصرِ رواں میں یہ انہی کا حصہ' انہی کا خاصہ ہے جو پیہم والد ماجد کی خدمت کر کے جنت حاصل فرمارہے ہیں جبکہ خلفِ اکبر مولانا الحاج محمد داؤد رضوی سلمہٗ ربہٗ کا اپنے عظیم القدر' رفیع المرتبت' والد ماجد مدظلہ کے ہزاروں تلامذہ ومریدین واحباب کی

اصلاح ورہنمائی کیلئے ملک بھر کے تبلیغی دورے کرنا، حضرت نباضِ قوم زید مجدہٗ کی سرپرستی میں مسجد و مدرسہ کا انتظام چلانا اور والدِ ماجد کے ملنے والوں کیلئے چشمِ براہ رہنا، ہر ممکن تعاون وخدمت کرنا...... یہ سعادتیں اُن کے حصہ میں ہیں۔

نصف صدی سے زائد بے پناہ مجاہدانہ دینی ومسلکی خدمات پر

(منظوم نذرانۂ عقیدت بحضور نباضِ قوم مدظلہ)

تو رضا کی رضا ابوداؤد

اے امام ہدیٰ ابوداوٗد   دین کے پیشوا ابوداوٗد
تو ہے نجم ہدیٰ ابوداوٗد   قمر پُرضیا ابوداوٗد
دین کے رہنما ابوداوٗد   مقتدیٰ، پیشوا ابوداوٗد
سنیوں کی ادا ابوداوٗد   سنیوں کی صدا ابوداوٗد
پیارے آقا کی نظرِ رحمت سے   ہے سراپا رجا ابوداوٗد
غوث الاغیاث کی کرامت سے   آئنہ حق نما ابوداوٗد
بوحنیفہ کا تجھ پہ سایہ ہے   مجھ پہ سایہ ترا ابوداوٗد
تیرا ظلِ کرم ہمیشہ رہے   تو رضا کی رضا ابوداوٗد
شاہ زادے میاں![1] فقیہ زماں![2]   ہیں ترے رہنما ابوداوٗد
تو تجلی ہے شاہ جماعت[3] کی   اس سے بڑھ کر ہو کیا ابوداوٗد
نائب احمد رضا کے ہیں سردار[4]   اُن کا نائب بنا ابوداوٗد
اصفیا، اتقیا کی زینت ہیں   اہل حق نے کہا ابوداوٗد

سر بہ سر عزم و استقامت ہے کب کسی سے دبا ابوداؤد

نجدی و رافضی و منہاجی تیرے دم سے فنا ابوداؤد

رفض و تفضیل و نجدیت کا گلا تیرے ہاتھوں کٹا ابوداؤد

میرے خنجر کی تاب لا نہ سکیں خاک پہنچیں گے تا ابوداؤد

نہ تو مجھ سے جدا، نہ مَیں تجھ سے تو مرا، مَیں ترا ابوداؤد

تو معظم اخی ۵، طریقت میں!

مجھ حسن کا ہوا ابوداؤد

۱: مرادذات پاک شہزادہ اعلیٰ حضرت سیدنا مفتی اعظم قدس سرہٗ

۲: یعنی فقیہ اعظم محدث کوٹلوی علیہ الرحمۃ

۳: حضرت امیر ملت محدث علی پوری علیہ الرحمۃ

۴: مراد سیدنا محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ

۵: علامہ ابوداؤد محمد صادق مدظلہ فقیر کے برادر طریقت ہیں۔

خوشخبری: صحت نے اجازت دی تو بفضلہ تعالیٰ عزم مصمم ہے کہ ایک کتابچہ

بعنوان: پاسبانِ مسلک رضا، خلیفہ اوّل و نائب محدثِ اعظم

مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ کی ۵۵ سالہ رفاقت کے مشاہدات

"کیسا دیکھا..... کیسا پایا" زیرِ غور ہے۔ اہل محبت سے دعائے صحت کا متمنی ہوں۔

(الفقیر القادری محمد حسن علی رضوی بریلوی غفرلہٗ الولی۔ میلسی)

۱۰ محرم الحرام ۱۴۳۵ھ

☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰة والسلام علیك یا رسول اللّٰه

وعلٰی آلك واصحابك یا حبیب اللّٰه

(ذیقعد ۱۳۷۰ھ تا ذیقعد ۱۴۳۴ھ)

علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب کی گوجرانوالہ تشریف آوری کے 64 سال

بخیر وخوبی مکمل ہونے اور 65 ویں برس کے مبارک آغاز کی خوشی میں

واما بنعمة ربك فحدث کے تحت

تحدیث نعمت

اور

ذالك فضل اللّٰه یؤتیه من یشآء ط کی روشنی میں

اظہار تشکر

کا ایمان افروز، باطل سوز، تاریخی بیان

جب گوجرانوالہ کی سرزمین پر مسلک اہلسنّت کا سورج طلوع ہوا

قافلۂ سنیت ...... منزل بمنزل

ع ...... تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

رفیق خاص محمد حفیظ نیازی کے قلم سے

بحمداللہ انعامِ خدا مولانا صادق ہیں
ثنا کارِ حبیبِ کبریا مولانا صادق ہیں

عقیدہ ان کا صادق ہے طریقہ ان کا صادق ہے
یقیناً پیکرِ صدق و صفا مولانا صادق ہیں

ہے جیسا علم حضرت کا، عمل بھی ان کا ویسا ہے
خوشا! علم و عمل کے شہنشاہ مولانا صادق ہیں

شریعت میں مقام و مرتبہ ان کا مسلّم ہے
طریقت میں بھی رشکِ صوفیا مولانا صادق ہیں

یہ اعزازِ علا بس قبلہ حضرت ہی کا خاصہ ہے
حفیظِ مسلکِ احمد رضا مولانا صادق ہیں

محیط عشرۂ شش ہفت ان کی خدمتِ دینی
بزرگِ باخدا و بے ریا مولانا صادق ہیں

جو صورت ان کی صادق ہے تو سیرت انکی صادق ہے
امینِ اتقیا و اصفیا مولانا صادق ہیں

ہیں لامحدود تبلیغی مساعی میرے مرشد کی
جمالِ نسبتِ غوث الوریٰ مولانا صادق ہیں

نیازیؔ کو شرف حاصل ہے دیرینہ رفاقت کا
مرا دونوں جہاں میں آسرا مولانا صادق ہیں

(ماشاءاللہ، بارک اللہ، بفضل اللہ وبیرکۃ رسول اللہ ﷺ)

حقائق: بہر حال حقائق ہوتے ہیں، انہیں نظر انداز کیا جائے تب بھی حقائق ہی رہتے ہیں، انہیں وقعت نہ دی جائے تب بھی کوئی فرق نہیں پڑتا، وہ ہر دور میں اپنا آپ منوا لیتے ہیں اور جب تاریخ رقم کرنے والے تاریخ رقم کرنے لگتے ہیں تو وہ ان سے چشم پوشی نہیں کر سکتے۔ سورج کا طلوع و غروب روزمرہ کی حقیقت ہے، دوپہر کے وقت سورج پوری آب و تاب سے چمک رہا ہو تو کوئی نابینا اُس کا انکار کر دے تو اُس کے انکار سے کوئی فرق نہ پڑے گا، سورج اسی طرح چمکتا رہے گا اور آنکھ والے اُس کا اقرار بھی کرتے رہیں گے۔ سورج طلوع ہونے سے قبل رات بھی اپنی حقیقت رکھتی ہے، رات کا اندھیرا بھی اپنا اقرار کراتا رہے گا کہ رات کا آنا جانا، سورج کا طلوع و غروب فطرتی عمل ہے اور یہ قدرتی فطرتی عمل ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ برقرار رہے گا۔ اس قدرتی فطرتی عمل سے پہلو تہی ممکن نہیں اور یہ ہمارے روزمرہ عوامل سے بھی مترشح ہوتا ہے۔ شادی غمی، نیکی بدی، دکھ سکھ انہی تضادات کی نشاندھی کرتے ہیں۔ ان سے فرار کسی کے اختیار میں نہیں۔

آمدم برسر مطلب گوجرانوالہ میں ہمارے ممدوح ...... انعامِ ربِ ذوالجلال، عاشقِ خیر الانام، محبِ صحابہ کرام، جانثارِ اہل بیتِ عظام، فدائے غوث الثقلین، محافظ مذہبِ امام اعظم، قاسمِ فیضانِ داتا گنج بخش، داعی مسلکِ قادری و مجددی، پاسبانِ مسلکِ امام احمد رضا، مظہرِ حجۃ الاسلام، خلیفہ مجاز مفتی اعظم عالم اسلام، خلیفہ اوّل و نائب محدثِ اعظم پاکستان، خلیفہ خاص حضور قطب مدینہ، فیض یافتہ امیر ملت محدث علی پوری، پروردہ نگاہِ فقیہ اعظم محدث کوٹلوی، مفتی اعظم پاکستان، نباضِ قوم، عالم باعمل، استاذ العلماء،

مخدوم المشائخ، بقیۃ السلف، حجۃ الخلف، برکۃ العصر، فیض درجت، فخر اہلسنّت، حضرۃ العلام الحاج الشیخ المفتی پیر ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ (امیر جماعت رضائے مصطفٰے پاکستان) کی تشریف آوری سے قبل سنی تبلیغی سرگرمیاں بہت مدھم تھیں...... جنکی ابتدائی جھلکیاں درج ذیل ہیں:

؎ وہ بھی تھا اک دور نجدی بڑھتے جاتے تھے یہاں
بے ادب گستاخ فرقے دندناتے تھے یہاں
حق بیانی کرنے والے منہ چھپاتے تھے یہاں
بھیس میں بلبل کے کوے چہچہاتے تھے یہاں
اہل باطل متحد تھے اور سنی منتشر
تیری آمد تھی کہ دشمن بھاگتے آئے نظر
سب سے بڑھ کر سرزمیں گجرانوالہ تھی علیل
ایک تھی یا دو مساجد اہلسنّت کی دلیل
لائبریری تھی کوئی نہ اہلِ سنّت مکتبہ
دین کی تعلیم کی خاطر نہ کوئی مدرسہ
اہلسنّت کا رسالہ نہ کوئی اخبار تھا
پندرہ روزہ بھی نہ تھا اور نہ ہی ہفتہ وار تھا
محفل میلاد ہوتی تھی مگر ہوتی تھی شاذ
اس طرح کا دور بھی چلتا رہا عرصہ دراز

اہلسنّت پڑھتے تھے جب اپنے آقا پر درود
سلسلہ محدود تھا اور یوں نہ تھی اس کی نمود
منکریں اُن پر لگا دیتے تھے فتوے شرک کے
بدعتی کہہ کہہ کے کرتے تھے اشارے شرک کے
ان کی ایسی حرکتوں پر آ گیا رب کو جلال
اُس نے یوں بخشا ابوداؤد کو فضل و کمال
فیض سے اُس کے ملا ہے ان کو عشق مصطفےٰ
ہیں محبِ غوثِ اعظم، عاشقِ احمد رضا
مفتیِ اعظم خلافت کر گئے ان کو عطا
حضرتِ سردار سے تحفہ نیابت کا ملا
ہیں یہ مرہونِ عطائے فقیہِ اعظم کوٹلی
سر بسر ہیں مظہرِ حضرت محدث علی پوری
اس لئے ہیں پاسبانِ مسلک احمد رضا
ہیں یہ عالم باعمل اور ہیں یہ صوفیِ باصفا
سب بزرگوں نے خود اُن کو دین کی تعلیم دی
حق رسیدوں نے شریعت کی انہیں تفہیم دی
ان کو کتنے دلنشیں اوصاف قدرت نے دیئے
کچھ تو بے حیلہ دیئے، کچھ باوسیلا بھی دیئے
آستانوں سے ملا ہے فیض اِن کو خاص و عام

عشق احمد کے لنڈھائے آپ نے بھر بھر کے جام
سید عالم کے مخلص نعت خواں بھی آپ ہیں
رحمتِ ختمِ رُسل کے رازداں بھی آپ ہیں
ان کا تبلیغی مجلّہ ہے "رضائے مصطفیٰ"
عاشقوں کو حد سے پیارا ہے "رضائے مصطفیٰ"
"ہے رضائے مصطفیٰ میں رب کعبہ کی رضا
رب کعبہ کی رضا میں ہے رضائے مصطفیٰ"
ہے یہ پچپن سال سے جاری مسلسل برملا
کم نہیں ہو گی نہیں ہو گی کبھی اس کی ضیاء
یہ مجلّہ بھی کرامت ہے ابوداؤد کی
اے نیازیؔ یہ فراست ہے ابوداؤد کی
اُن کا سایہ ہم پر یارب! دیر تک قائم رہے
اُن کی صحت اُن کی برکت قائم و دائم رہے
مسلک حق اہلسنت کے ہیں وہ روحِ رواں
اُن کی خدماتِ جلیلہ ہیں مسلّم بے گماں
رہبری اُن کی قیامت تک ہمیں حاصل رہے
حشر میں بھی اُن کی صحبت حال کے شامل رہے

"وہ سلامت رہیں ہزار برس ..... ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار"

(آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم)

ابتدائی حالات: یاد رہے کہ حضرت نباضِ قوم مدظلہ جمادی الاخریٰ 1348ھ/ دسمبر 1929ء میں محلّہ رنگپورہ (نزد جامع مسجد صدیقیہ) سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ وطن اصلی کوٹلی لوہاراں مشرقی ضلع سیالکوٹ ہے۔ کوٹلی لوہاراں ہی میں ابتدائی تعلیم ناظرہ قرآن پاک اور سکول کی ابتدائی چند جماعتوں تک ہوئی۔ آپ کے والد بزرگوار شاہ محمد مرحوم کا ملازمت کے دوران 1945ء میں بریلی شریف تبادلہ ہوا تو مولانا موصوف بھی اپنے والدین مرحومین کے ساتھ بریلی شریف پہنچ گئے اور وہاں دوران قیام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پُرانوار اور مسجد مبارک کے بالکل متصل جامعہ رضویہ منظر اسلام کے شعبہ حفظ میں داخل ہو گئے اور حافظ محمد یوسف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے چند پارے حفظ کئے۔ کچھ عرصہ بعد سیالکوٹ واپسی ہوئی تو دو تین جگہ کسی کسب و ہنر کیلئے داخل کرایا گیا مگر خوش قسمتی سے بریلی شریف میں جو دینی ماحول میسر آیا' دل میں وہی لگن تازہ رہی اور بالآخر باقاعدہ تعلیم کے حصول کیلئے کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ میں سلطان الواعظین مولانا محمد بشیر صاحب (مدیر ماہنامہ ماہ طیبہ) کے والد ماجد خلیفۂ اعلیٰ حضرت' فقیہہ اعظم مولانا محمد شریف صاحب محدث کوٹلوی (رحمۃ اللہ علیہم) کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت فقیہہ اعظم نے صَرف کے ابتدائی چند اسباق پڑھا کر رجب المرجب 1364ھ میں بنفس نفیس مولانا ابوداؤد محمد صادق کو ساتھ لے کر حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہو کر مدرسہ نقشبندیہ میں داخل کرا دیا۔ وہاں مولانا ابوداؤد نے حضرت علامہ

آل حسن سنبھلی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ابتدائی اسباق اور حضرت علامہ محمد عبدالرشید جھنگوی رحمۃ اللہ علیہ (فاضل جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف) سے عربی فارسی کی چھوٹی بڑی کتابیں پڑھیں۔ محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے شوال المکرم 1368ھ/ اگست 1949ء میں مستقل طور پر لائل پور تشریف لانے کے بعد جامعہ رضویہ مظہر اسلام قائم فرمایا تو ابتدائی دنوں میں ہی مولانا ابوداؤد محمد صادق نے بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر دورہ حدیث شریف میں داخلہ لیا اور 19 شعبان المعظم 1369ھ/2 جون 1950ء میں پہلے سالانہ جلسہ دستار فضیلت میں دستار و سند سے مشرف ہوئے۔ دستار فضیلت کے بعد حضرت محدث اعظم کے حکم سے لائل پور ہی میں ایک مسجد میں امامت' ایک میں خطابت اور جامعہ رضویہ میں شوال المکرم 1369ھ میں تدریس کی خدمت سپرد ہوئی پھر ایک سال بعد حضرت محدث اعظم پاکستان کے حکم پر 29 ذیقعد 1370ھ/ یکم ستمبر 1951ء گوجرانوالہ تشریف لے آئے اور مرکزی جامع زینت المساجد گوجرانوالہ میں خطابت کے فرائض سنبھالے اور الحمد للہ ہجری لحاظ سے آپ کو گوجرانوالہ میں خدمت دین کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے 64 سال مکمل ہو کر 65واں برس شروع ہو چکا ہے۔

(فالحمد للہ علیٰ ذالک)

گوجرانوالے میں جس دن آئے تھے نباضِ قوم
اس بشارت کو ہیں چونسٹھ سال پورے ہو گئے
اب بھی ہے قیضان کو وہ استقامت ان کی ذات
جبکہ اس دوران کتنے آئے' چمکے کھو گئے

ذالک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشآء

اللہ تعالیٰ نبی پاک ﷺ کے صدقے سے صحت و عافیت کے ساتھ آپ کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے اور خدمت دین کا یہ سلسلہ تادیر جاری و ساری رہے۔ آمین

قارئین! مذکورہ بالا تاریخی جھلکیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

حضرت نیاضِ قوم کی گوجرنوالہ تشریف آوری سے قبل اہلسنّت و جماعت کی سرگرمیاں نہ ہونے کے برابر تھیں...... کبھی کبھی کوئی جلسہ ہوتا بھی تو مخالفین اہلسنّت اپنے اپنے محلوں' علاقوں سے آ کر اس پر خشت باری اور لاٹھی چارج کر دیتے...... ایک مرتبہ صدر محفل حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں پر بھی ایک اینٹ آ کر لگی' اُس وقت حالات ایسے تھے کہ بدمذہبوں کے مقابل اہلسنّت دبے دبے نظر آتے تھے۔ زینت المساجد سے متصل ایک سہ روزہ سالانہ اجلاس زیر اہتمام انجمن خدام الصوفیہ منعقد ہوتا تھا اور نجدی اپنے جڑ محلہ وغیرہ سے آ کر اس پر خشت باری کرتے قناطیں وغیرہ گرا دیتے اور پھر بھاگ جاتے تھے۔ حضرت موصوف کے تشریف لاتے ہی بدمذہبوں کی یہ سرگرمیاں مٹ مٹا گئیں۔ چوک دارالسلام میں ایک باوقار روحانی محفل میلاد منعقد ہوئی جو ہر قسم کے جھگڑے سے پاک تھی اور اول و آخر رونق برقرار تھی' پھر جلد ہی ایسا ہوا کہ ربیع الاوّل کا پورا مہینہ محافل میلاد شہر کے ہر ہر علاقہ میں روزانہ منعقد ہونے لگیں۔ ان میں سے بعض ایسے علاقوں ایسی آبادیوں میں بھی ہوئیں جہاں صرف اور صرف مخالفین اہلسنّت آباد تھے مگر تمام محافل اول تا آخر بڑی رونق اور اعلیٰ پیرایہ پر ہوئیں۔

کسی بھی محفل میں کوئی بدمزگی نہیں ہوئی۔ گرجا کھ' قلعہ دیدار سنگھ' قلعہ میاں سنگھ جہاں شاید ایک گھر بھی اہلسنّت کا نہیں تھا اور پیشتر ازیں ان بستیوں میں کبھی کوئی جلسۂ اہلسنّت منعقد نہ ہوتا تھا۔ قلعہ دیدار سنگھ میں دیوبندیوں نے علماء اہلسنّت کو اپنی مسجد میں نماز نہ پڑھنے دی اور قریبی اپنی مسجد میں لاؤڈ اسپیکر کھول لیا۔ تاہم اپنا اجلاس جاری رہا اور اپنی جامع مسجد کیلئے نباضِ قوم مدظلہ نے سنگ بنیاد رکھ دیا اور یوں ہمیشہ سے قائم دیوبندیوں کا یہ گڑھ ان کے تنزل کا شکار ہونا شروع ہو گیا اور کچھ ہی عرصہ میں اس قلعہ میں صلوٰۃ وسلام کے ترانے گونجنے لگے۔ کچھ مقامی لوگوں نے شکایت کی کہ دیوبندی کہتے ہیں کہ گیارھویں کی مٹھائی حرام ہے کہ اس پر غیراللہ کا نام آجاتا ہے۔ حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے فرمایا کہ جس علاقہ پر غیراللہ' غیر مسلم "دیدار سنگھ" سکھ کا نام آتا ہے وہ کیوں حرام نہیں؟ اگر قلعہ دیدار سنگھ کی گوبھی شہر کی منڈیوں میں فروخت ہونے کیلئے جائے اور اُس پر نام لیا جائے کہ یہ قلعہ دیدار سنگھ کی گوبھی ہے تو وہ کیوں حرام نہ ہوگی۔ یہ کیا معمہ ہے کہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کا نام آنے سے چیزیں حرام ہو جاتی ہیں مگر غیر مسلم سکھ سے موسوم قلعہ دیدار سنگھ کا نام آنے سے کوئی چیز حرام نہیں ہوتی؟ ◆ گرجا کھ نام کی بستی شہر سے متصل ہے' جہاں اہلسنّت کا کوئی جلسہ کبھی نہیں ہوا تھا' نہ یہاں کوئی اہلسنّت کی مسجد تھی۔ چند لوگ یہاں سے جمعہ پڑھنے شہر زینت المساجد میں آتے تھے' حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب نے ایک مرتبہ ان لوگوں سے رہائش کا پوچھا' چوہدری محمد شفیع اور مستری عبدالمجید صاحبان نے بتایا کہ ہم گرجا کھ رہتے ہیں۔ حضرت مولانا موصوف نے فرمایا وہاں جلسے کا اہتمام کریں' انہوں نے ذمہ لے لیا اور مولیٰ کریم

کے فضل و کرم، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہِ عنایت اور حضرت موصوف کی پُر خلوص کوششوں سے گرجاکھ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اہلسنّت و جماعت کا جلسہ میلاد طے ہوگیا، جس میں علامہ ابوداؤد صاحب نے حکیم الامت، مفسر قرآن، حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی خطاب کیلئے مدعو فرمایا، جب شہر کے احباب کو اس جلسہ کے انعقاد کا علم ہوا تو بکثرت احباب شمولیت کیلئے تیار ہوگئے۔ نماز عشاء کے بعد جلسہ کا آغاز ہوا، جلسہ کا اجتماع بہت زبردست اور دیدنی تھا۔ رضا کاروں نے اسٹیج کو گھیرے میں لے رکھا تھا۔ دوران جلسہ تین بار مخالفین (وہابی وغیرہ) اسٹیج پر حملہ آور ہوئے مگر اُنہیں پسپا کر دیا گیا اور بحمدہٖ تعالیٰ مشکل ترین حالات میں بھی جلسہ اعلیٰ پیمانہ پر کامیاب ہوا۔ جلسہ میں پہلے مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ نے خطاب کیا جس پر حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی خوشنودی کا اظہار فرمایا اور پھر خود خطاب فرمایا اور عظمت و شان رسالت کو بیان فرمایا۔ ان خطابات کی وجہ سے فضاء ہموار ہوگئی، اہلسنّت کی دھاک بیٹھ گئی اور پھر اجلاس و محافل کے سلسلہ کے علاوہ اہلسنّت کی متعدد مساجد بھی گرجاکھ میں تعمیر ہوگئیں، جہاں اب صبح و شام صلوٰۃ و سلام و نعرہ ہائے تکبیر و رسالت بلند ہو رہے ہیں، فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ کی شفقت و محبت: قارئین! حکیم الامت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ کا ضمناً ذکر آنے کے حوالہ سے آپ کی ضیافت طبع اور ریکارڈ کی درستگی کیلئے بتاتا چلوں کہ دیگر اکابرین کی طرح آپ بھی مولانا ابوداؤد صاحب سے بڑی شفقت و محبت سے پیش آتے، بہت حسن ظن کا اظہار فرماتے، امر خیر و امور تبلیغ

کی بہت حوصلہ افزائی وقدر دانی فرماتے'...... متعدد واقعات میں سے یہاں تبرکاً چند جھلکیاں پیش خدمت ہیں۔

☆ زینت المساجد میں علامہ ابوداؤد صاحب کے تقرر کے کچھ عرصہ بعد پہلی مرتبہ جب آپ کی حکیم الامت سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بڑی خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا "مولانا! آپ نے تو گوجرانوالہ میں اسلام کا چرچا فرمادیا ہے اور ماشاء اللہ خوب کام کیا ہے" چونکہ حسن اتفاق سے شروع میں حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ بھی زینت المساجد گوجرانوالہ میں کچھ دن تشریف فرمارہ کر قریب سے دیکھ چکے تھے کہ یہاں مخالفین اہلسنّت اور منکرین شان رسالت کا کافی زور تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و تعظیم پر مبنی صحیح تبلیغ اسلام میں بہت رکاوٹیں تھیں' اس لئے آپ نے یہاں کی صورتحال کے پیش نظر مذکورہ الفاظ ارشاد فرمائے۔ مولیٰ کریم کے فضل و کرم اور اُس کے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت و برکت سے مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کی آمد کے بعد جب فضا سازگار ہوئی اور مقدمات و گرفتاریوں اور مختلف حملوں کے مراحل سے گزرتے ہوئے گوجرانوالہ کے گلی کوچوں' چوکوں' بازاروں میں دھوم دھام سے اہلسنّت کے تبلیغی اجلاس و محافل میلاد کا عام انعقاد ہونے لگا یہاں تک کہ شہر کا گوشہ گوشہ ذکر میلاد و نعرہ ہائے رسالت و صلوٰۃ وسلام سے گونجنے لگا اور مخالفین اہلسنّت کے مقامات کا اہم علاقہ بھی متاثر ہونے لگا تو ربیع الاوّل شریف کی انہی تقاریب میں ایک مرتبہ کالج روڈ پر ایک نہایت عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا' جس میں حکیم الامت نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا "پہلے تو گوجرانوالہ میں اہلسنّت کی مساجد و اپنے مقامات پر جو اجلاس منعقد ہوتے تھے' مخالفین اہلسنّت ان

میں بھی رخنہ اندازی کی کوشش کرتے تھے مگر اب تو اللہ کے فضل سے مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کی آمد کے بعد شہر کی کایا ہی پلٹ گئی ہے کہ اس طرح برسرِ عام اہلسنّت کے عظیم اجتماعات منعقد ہو رہے ہیں''۔

☆ الحاج امجد علی صاحب (نندی پور) نے بیان کیا کہ ۱۳۸۹ھ میں جب میری مدینہ منورہ حاضری ہوئی تو وہاں حکیم الامت کی زیارت کا بھی شرف حاصل ہوا۔ ایک دن آپ نے آیت مبارکہ کونوا مع الصادقین کی تفسیر و بیان بڑے پیارے انداز میں فرمایا۔ بعد میں مسجد نبوی شریف میں روضۂ اقدس کے سامنے برآمدہ میں حکیم الامت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک خیال آیا اور میں نے حضرت سے عرض کیا کہ ''جس طرح جناب نے معیت صادقین کی ترغیب دلائی ہے اسی طرح کسی کی نشاندھی بھی فرما دیں کہ میں کدھر کو چلوں' کس کا دامن تھاموں کہ معیت صادقین پر عمل ہو اور دل کو سکون ہو؟'' تو چند منٹ خاموشی کے بعد حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''میاں! میں تمہیں گوجرانوالہ میں مولانا محمد صادق صاحب کا نام بتاتا ہوں' وہ بڑے تقوے والے بزرگ ہیں......الخ'' (اس کے علاوہ بھی بہت تعریف فرمائی)

گوجرانوالہ اسٹیڈیم میں تاریخی اجتماع: دسمبر ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں جمعیت علماء پاکستان کی طرف سے مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کو قومی اسمبلی کا امیدوار کھڑا کیا گیا (یہ اقدام بھی اہلسنّت کی بیداری و اجتماعیت کیلئے مفید ثابت ہوا جس میں سوشلزم کے رد بلیغ کے علاوہ دیگر فرقوں کے مقابلہ میں اہلسنّت کے

حقوق و مفادات کا تحفظ ہوا) اس انتخابی گہما گہمی میں جمعیت علماء پاکستان کے پروگرام کے مطابق علمائے اہلسنّت گوجرانوالہ نے سٹیڈیم کی وسیع گراؤنڈ میں جمعۃ الوداع مشترکہ ادا کرنے کا فیصلہ کیا' جس کے تحت سٹیڈیم میں اہلسنّت کا ایک عظیم الشان تاریخی اجتماع ہوا' اس موقع پر بھی حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ مہمان خصوصی تھے آپ نے مختصر حکیمانہ خطاب میں ارشاد فرمایا "آج گوجرانوالہ میں اہلسنّت کا اجتماع دیکھ کر دل خوش ہو گیا ہے' جمعیت علماء پاکستان کیلئے یہی بہت بڑی کامیابی ہے"۔☆ حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ کے بھی بہت قدردان تھے اور اس کے تبلیغی انداز کو بہت پسند کرتے تھے...... مزید تفصیل کیلئے ماہنامہ رضائے مصطفےٰ ستمبر ۲۰۰۸ء کا مطالعہ فرمائیں ☆

گوجرانوالہ میں اہلسنّت کے دور جدید کے حوالہ سے اس قسم کی مثالیں شہر کے مختلف علاقوں میں سول لائن جڑ محلہ وغیرہ میں بھی عمل میں آئیں۔ خصوصاً جڑ محلہ میں جب رضا کار جلسہ کا اسٹیج بنانے لگے تو مخالفین نے نہ بنانے دیا بلکہ رضا کاروں سے الجھے اور تشدد کی کوشش کی' جس کا شہر بھر میں شور مچ گیا۔ چند لمحوں میں خبر سارے شہر میں پھیل گئی۔ دیوانے جوق در جوق موقع پر پہنچ گئے۔ اسٹیج بھی بنا' اسپیکر اور لائٹیں بھی لگیں اور نعرہائے تکبیر و رسالت کی گونج میں حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ اور حضرت صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہوا۔

اجتماع کا اندازہ نہیں لگ رہا تھا جو قرب و جوار کے چھ بازاروں میں کھچا کھچ پھیلا ہوا تھا۔ اسٹیج جو سبزی والی گلی میں تھا سے نعرہ بلند ہوتا تو ٹھاکر سنگھ گیٹ سے جواب سنائی دیتا۔ حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب نے فرمایا:

رہے گا یونہی اُن کا چرچا رہے گا

پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

اس طرح کی سینکڑوں مثالیں اور یادگار محافل و تقاریب آج بھی اہلسنّت کی فتوحات کی نشاندہی کرتی ہیں اور یہ وہ حقائق ہیں جنہیں نظر انداز نہ کیا جا سکے گا۔

حضرت علامہ ابوداؤد صاحب کی گوجرانوالہ زینت المساجد میں تشریف آوری سے قبل یہاں صرف اہلسنّت کی دو قابل ذکر مساجد تھیں جبکہ آج صرف شہر شہر میں ایک ہزار سے زائد ہیں۔ آپ کی آمد سے قبل جامع مسجد زینت المساجد میں مولانا صابر حسین صاحب خطیب تھے۔ انجمن انتظامیہ کا وفد فیصل آباد (اُس وقت لائلپور) حضرت محدث اعظم (علیہ الرحمۃ) کے پاس حاضر ہوا کہ گوجرانوالہ کی نجدیت زدہ آبادی کیلئے امام و خطیب عطا کیا جائے۔

قیمتی نگینہ: حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خلیفہ اوّل مولانا ابوداؤد صاحب کو بلایا اور وفد کے ارکان سے اس طرح تعارف کرایا: "یہ مولانا محمد صادق صاحب ہیں' ان کو چھوٹا نہ دیکھنا کیونکہ انگوٹھی میں نگینہ چھوٹا مگر قیمتی ہوتا ہے۔ یہ آپ کو بہت کام دیں گے اور ان کی برکت سے ان شاء اللہ سنیت کا بہت چرچا ہو گا"...... پھر دعائے خیر فرما کر روانہ کر دیا۔ یہ وفد آپ کو ساتھ لے کر گوجرانوالہ آیا' چوک دارالسلام میں تانگہ سے اتر کر گلیوں سے ہوتے حضرت موصوف مشرقی دروازہ سے داخل ہوئے جبکہ مین گیٹ شمالی دروازہ ہے اور عمومی آمد و رفت اُسی دروازہ سے ہوتی ہے۔ شاید اس داخلہ کا اشارہ اس طرف تھا کہ سورج مشرق کی طرف سے طلوع ہوتا ہے اور حضرت موصوف ماشاء اللہ اہلسنّت کے جگمگاتے سورج

ہیں اور مشرق کی طرف سے طلوع ہو رہے ہیں۔ اب ان کی جگمگاتی کرنیں ان شاء اللہ ہمیشہ ہمیشہ گوجرانوالہ کو چمکاتی رہیں گی۔

پہلا درسِ قرآن: درس قرآن پاک کا آغاز آپ نے عربی خطبہ ذیل سے شروع فرمایا اللھم یا من لہ النور وبہ النور ومنہ النور والیہ النور ...... الخ۔ ہمیشہ اتنے خوبصورت پیرایہ اور اپنے مخصوص و دلنواز انداز میں پڑھتے کہ حاضرین جھوم جھوم جاتے (یاد رہے کہ یہ خطبہ مبارکہ آپ اکثر درس قرآن پاک کے آغاز کے وقت پڑھتے)

آپ نے صبح فجر کی جماعت کی خود امامت فرمائی اور سلام اور دعا کے بعد درسِ قرآن ارشاد فرمایا جو تسمیہ (بسم اللہ الرحمن الرحیم) کے موضوع پر مشتمل تھا اور یہ درسِ قرآن مسلسل سات یوم جاری رہا۔ ابھی میں اُن سے مانوس نہیں تھا بلکہ چاہتا تھا کہ میرے استاذ جنہوں نے مجھے چار پارے ترجمہ سے پڑھائے تھے یعنی مولانا صابر حسین صاحب ہی اپنے منصب پر واپس آ جائیں۔ اس وجہ سے دل میں مخالفانہ قسم کے جذبات تھے مگر یہ کیا کہ اپنی کھلی آنکھوں سے صاف دیکھ رہا ہوں کہ وہ (علامہ ابوداؤد صاحب مدظلہ) بول رہے ہیں اور منہ سے پھول جھڑ رہے ہیں اور کثیر تعداد میں مسلسل جھڑ رہے ہیں۔ حیران ہوں کہ محاورہ تو سن رکھا تھا کہ فلاں آدمی بات کرتا ہے تو اُس کے منہ سے پھول جھڑتے ہیں اور آج اپنی کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہا ہوں کہ پھول جھڑ رہے ہیں لیکن زمین پر ڈھیر نہیں لگ رہا۔ یہ عجیب و غریب کرامت دیکھ کر جی چاہ رہا ہے کہ اُن کے قدموں پر گر جاؤں مگر جسم میں اس کی سکت نہیں، نہ جانے کیوں، ویسے جذبات متزلزل ہیں حیران ہیں اور

عجیب سی کشمکش طاری ہے' نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن۔ دو ایک دوست میری طرح مولانا صابر حسین صاحب سے محبت کرنے والے بھی موجود ہیں' مگر ان کی کیفیت بھی گومگو قسم کی ہے۔ مولانا صابر حسین قریب ہی ایک مکان میں رہائش پذیر ہیں۔ زینت المساجد میں نئے امام علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب نے پہلا درس لاؤڈ اسپیکر میں دیا ہے جبکہ درس قرآن میں اس کا استعمال پہلی مرتبہ عمل میں آیا ہے۔ درس کے بعد مولانا صابر حسین صاحب کو ملنے گیا۔ خیال تھا کہ وہ نئے خطیب صاحب کے خلاف بولیں گے مگر گھر جاتے ہی انہوں نے کہا "حفیظ! تمہارے نئے مولوی صاحب بہت بڑے فاضل ہیں"۔ انہوں نے سارا درس اسپیکر سے سنا تھا۔ ان حالات میں میرے قلبی تاثرات و دلی کیفیات پھر متزلزل ہونے لگی ہیں۔ ایک دن دوستوں نے کہا کہ نئے خطیب صاحب کو پریشان کرنا چاہیئے تا کہ یہ چلے جائیں اور ہمارے سابقہ استاذ پھر واپس آجائیں' اس مقصد کیلئے مجھے ہی منتخب کیا گیا' چنانچہ جب علامہ ابوداؤد صاحب اپنے دفتر میں بیٹھے تھے' میں گیا اور عرض کیا "ایک مسئلہ پوچھنا ہے؟" فرمایا "پوچھو" عرض کیا "قرآن پاک میں آیا ہے کہ "نشہ کی حالت میں نماز نہ پڑھو" کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ نشہ کرنا جائز ہے مگر نشہ کی حالت میں نماز پڑھنا جائز نہیں؟" آپ نے فرمایا "دوسری آیات میں نشہ کو مطلقاً ناجائز قرار دے دیا گیا ہے"۔ عرض کیا "اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے؟" فرمایا "ہاں"۔ عرض کیا "تو پھر اسے قرآن پاک سے نکال دینا چاہیئے"۔ فرمایا "قرآن پاک کی بعض آیات ناسخ اور بعض منسوخ ہیں' قرآن مکمل طور پر کتاب اللہ ہے' نہ اس میں سے کوئی آیت نکالی جاسکتی ہے' نہ داخل کی

جا سکتی ہے"۔ عرض کیا "صرف یہی آیت ہے جس کا حکم برقرار نہیں؟"۔ فرمایا "لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کرو...... کے متعلق کیا خیال ہے؟" میرے پاس کوئی جواب نہ تھا' لہٰذا خاموشی سے واپس آ گیا۔ دن گذرتے رہے تا آنکہ عید الاضحیٰ کا دن آ گیا۔ مختصر تقریر کے بعد جماعت ہوئی' پھر خطبہ عید پھر سلام...... فقیر سب میں شامل رہا لیکن جب لوگ حضرت صاحب موصوف سے مصافحہ و معانقہ کر رہے تھے' میں ایک طرف کھڑا رہا کہ اچانک میری پچھلی طرف سے آپ نے سامنے آ کر پوچھا "عید کے دن بھی نہیں ملو گے؟" میں نے بے ساختہ آگے بڑھ کر مصافحہ کیا' آپ نے گلے لگا لیا اور وہ دن اور آج کا دن فقیر کی انا کب کی دفن ہو چکی ہے۔ اب تو وہ میرے لئے ایسی ہستی ہیں کہ ان کے سامنے مجال دم زدن نہیں ہوتی' کبھی کسی موقع پر کوئی اختلاف محسوس ہو تو یہ فقیر فوراً اپنی اصلاح کر لیتا ہے اور ہمیشہ یہ ثابت ہوا ہے کہ اُن کا موقف ہی بہتر و برتر اور صحیح تھا۔ "رضائے مصطفےٰ" کی پچپن (۵۵) سالہ بے داغ رفاقت ایک صحیح و سچا ثبوت ہے۔ کوئی یہ اندازہ نہیں کر سکتا کہ ہم دونوں میں کوئی اختلاف ہے یا کبھی ہوا ہے' الحمد للہ۔ ہماری رفاقت کی شمع بھی اُسی طرح روشن ہے جس طرح رضائے مصطفےٰ کی پچپن (۵۵) سالہ تاریخی روشنی برقرار ہے اور ان شاء اللہ برقرار رہے گی۔

آندھیاں سینکڑوں آئیں گی اُتر جائیں گی
لیکن اس شمع کو بے نور نہ کر پائیں گی

نباضِ قوم مدظلہ العالی کی آمد کے بعد گوجرانوالہ میں پہلی مرتبہ لاؤڈ اسپیکر میں اذان سے قبل یا بعد صلوٰۃ وسلام کا آغاز ہوا۔ گوجرانوالہ کے نجدیت زدہ ماحول کو یہ کب برداشت تھا۔ انہوں نے پمفلٹ شائع کیا کہ "اس طرح صلوٰۃ وسلام پڑھنا بدعت بھی ہے اور شرک بھی"۔ حضرت موصوف کی طرف سے جوابی پمفلٹ شائع ہوا جس میں ثابت کیا گیا کہ اس طرح نداء کے ساتھ صلوٰۃ وسلام پڑھنا نہ بدعت ہے نہ ہی شرک۔ جوابی پمفلٹ کے دلائل کا جواب تو نہ آیا مگر ایک اور پمفلٹ آ گیا کہ "نبی کو حاضر وناظر اور عالم غیب ماننا صریح طور پر شرک ہے"۔ اس کا جواب بھی شائع کیا گیا مگر مخالفین نہ ہماری کسی دلیل کا رد کرتے نہ کسی حوالہ کو غلط ثابت کرتے بلکہ کسی اور موضوع پر پمفلٹ شائع کر دیتے۔ بار بار ایسا ہوا تو حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے مجھے مشورہ ارشاد فرمایا کہ "اس طرح کی پمفلٹ بازی کب تک جاری رہے گی، اگر ایک ہفت روزہ اخبار شائع کیا جائے تو کیا خیال ہے؟" عرض کیا "یہ تو بڑی شاندار تجویز ہے"۔ فرمایا "تم صحافی لائن سے تعلق رکھتے ہوا اپنے نام سے ایک ڈیکلریشن حاصل کرو"۔ عرض کیا "ہفت روزہ کا نام کیا ہوگا؟" فرمایا "رضائے مصطفےٰ"۔ چنانچہ فقیر کچہری جا کر ڈی سی صاحب کے دفتر سے مجوزہ فارم لے آیا اور چند ایک دنوں میں درخواست دائر کر دی .... دفتر ڈپٹی کمشنر والے لیت ولعل کرنے لگے۔ کبھی کہتے نیوز پیپر دستیاب نہیں، کبھی کچھ اور ...... عرض کیا نیوز نہ دیں ہم کرتا فلی پر چھاپ لیا کریں گے مگر بار بار کچہری کا چکر لگانے سے بھی کچھ حاصل نہ ہوا۔

مبارک خواب وبشارت: ایک روز صبح سحری کے وقت گھر میں سو رہا تھا کہ یہ

مبارک خواب آیا۔ ان دنوں روزانہ اذان فجر سے قبل حضرت نباض قوم مدظلہ لاؤڈ اسپیکر میں تلاوت' نعت اور ذکر فرمایا کرتے تھے۔ فقیر اور بعض دیگر احباب بھی آجایا کرتے۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت موصوف کے پڑھنے کا وقت ہونے والا ہے اور میں اُٹھ کر وضو کر کے مسجد آیا ہوں۔ صحن کراس کر کے جیسے ہی برآمدہ کے قریب آیا ہوں تو کیا دیکھتا ہوں کہ برآمدہ میں اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز ادا فرما رہے ہیں اور دوسری رکعت کے قیام میں ہیں اور قریب مولانا ابوداؤد صاحب نماز مکمل ہونے کے انتظار میں ہیں۔ میں بھی اُن کے پیچھے بیٹھ گیا ہوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکعت پوری فرمائی۔ سلام پھیرا اور قریب بیٹھے ہوئے مولانا ابوداؤد صاحب کا کندھا تھپتھپایا۔ مولانا موصوف معمول کے مطابق اُٹھ کر گھر کی طرف گئے جبکہ حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے مجھے ارشاد فرمایا "مبارک دے دینا" اور فقیر کی آنکھ کھل گئی۔ بدن میں مسرت و شادمانی کی ایک لہر سرایت کرتی محسوس ہوتی تھی۔ جلدی جلدی وضو کیا اور مسجد آ گیا مگر یہاں خواب والا منظر موجود نہ تھا۔ حضرت نباض قوم مدظلہ نے حسب معمول پڑھنا شروع کیا۔ ختم کیا اور اپنے دفتر میں آ گئے مگر خلاف معمول مطالعہ وغیرہ کی بجائے لائٹ بند رکھ کر بیٹھ گئے۔ میں بھی قریب بیٹھ گیا۔ کچھ دیر کیفیت سی طاری رہی پھر فرمایا "نیازی صاحب! کوئی بات سناؤ۔" میں خاموش رہا پھر فرمایا "کوئی بات سناؤ" میں پھر خاموش رہا۔ کچھ دیر بعد پھر فرمایا "کوئی بات سناؤ" فقیر نے رات خواب میں جو کچھ دیکھا تھا وہ سنا دیا۔ آبدیدہ ہو کر کہا "جگہ دکھاؤ" جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ پھر اس جگہ خواب دوبارہ سنا اور بعد نماز فجر چند ایک نمازیوں

کے ہمراہ پھر سنا اور فرمایا ''یہ تحدیث نعمت ہے بجھکو نہیں''۔

اسی روز دس بجے کے قریب ڈاکخانہ سے ڈاک لے کر آیا تو اس میں ڈپٹی کمشنر کا خط تھا کہ ''میرے دفتر آ کر ڈیکلریشن لے جائیں''۔ اُسی وقت کچہری جا کر ڈیکلریشن وصول کیا اور حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی خدمت میں پیش کر دیا کہ یہ ہے ''مبارک'' جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ارشاد فرمائی ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک

''رضائے مصطفےٰ'' کی روشن شمع جس کیلئے مختارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مبارک ارشاد فرمائی ہو وہ کیسے بجھ سکتی ہے' ہرگز نہیں۔

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے

وہ شمع کیوں بجھے جسے روشن خدا کرے

❁ حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی گوجرانوالہ آمد کے حوالہ سے پہلے بھی بیان ہوا کہ حضرت محدث اعظم پاکستان شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے زینت المساجد کی انجمن انتظامیہ کے وفد کو گلشن سنیت کا وہ سدا بہار مہکتا ہوا پھول عطا فرمایا' جس کی خوشبو چار دانگ عالم میں پھیل گئی۔ وہ روشن چراغ عطا فرمایا جس کی لو کبھی مدھم نہ ہوئی' نہ ہو گی۔ ارشاد فرمایا ''گوجرانوالہ کیلئے مولانا محمد صادق صاحب کو لے جائیں' ان شاء اللہ آپ لوگوں کو بہت کام دیں گے اور اللہ کریم ان سے دین کا' سنیت کا بہت کام لے گا''۔ ❁ آپ کی تشریف آوری کے ساتھ ہی گوجرانوالہ کے حالات بدلنے شروع ہو گئے۔ گوجرانوالہ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اذان کے ساتھ صلوٰۃ وسلام کی صدائیں گونجیں ''مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام'' کے نغمے بلند ہوئے۔ محافل میلاد منعقد ہونے لگیں۔ معراج النبی' شب

برأت' محفل شہداء کربلا' غوث اعظم' امام اعظم' داتا گنج بخش' اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی و دیگر بزرگان دین (علیہم الرحمۃ) کے اعراس مبارکہ کا انعقاد ہونے لگا۔ شہر کے تقریباً ہر ہر علاقہ و قرب و جوار میں اہلسنّت کے عظیم جلسوں میں شیخ القرآن علامہ محمد عبدالغفور ہزاروی' شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد صاحب' مناظر اسلام مولانا محمد عمر صاحب اچھروی' مولانا محمد عنایت اللہ صاحب (سانگلہ ہل)' مولانا محمد شفیع اوکاڑوی' ابوالکلام مولانا صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ صاحب' مولانا محمد شریف صاحب نوری قصوری (علیہم الرحمۃ) و دیگر جید علماء اہلسنّت کی تقریریں ہونے لگیں اور حضرت نباض قوم مدظلہ کی مسلسل محنت اور مستقل مزاجی کی برکت سے حالات پلٹا کھا گئے اور گوجرانوالہ کے ماحول پر

ع...... چھا گیا بھائی چھا گیا شاہ بریلی چھا گیا

کا دلآویز منظر نظر نواز ہونے لگا' جو معاندین زینت المساجد اور محلہ اسلام آباد میں آ کر اہلسنّت کے جلسے الٹ دیا کرتے تھے' خود ایسے اسلئے کہ شہر بھر میں ان کا کوئی جلسہ منعقد ہونا بند ہو گیا' اگر کسی جگہ شہر میں ان کا کوئی جلسہ ہوتا بھی تو سامعین نہ ہونے کے برابر ہوتے۔ تاہم اسی جگہ دوسرے یا تیسرے روز اہلسنّت کا جوابی جلسہ منعقد ہوتا اور مخالفین کے پھیلائے ہوئے شکوک و شبہات کا مکمل ازالہ ہو جاتا اور مخالفین سوچتے رہ جاتے کہ اگر وہ جلسہ نہ کرتے تو بہتر ہوتا...... حالات میں اس درجہ تبدیلی کے باوجود اہلسنّت میں اپنے لٹریچر کی جو کمی محسوس کی جاتی تھی وہ ہفت روزہ "رضائے مصطفےٰ" کی اشاعت سے ختم ہو گئی۔

"رضائے مصطفےٰ" کا پہلا شمارہ: مورخہ ۱۴ رمضان المبارک ۱۳۷۶ھ مطابق ۱۵ /اپریل ۱۹۵۷ء بروز جمعۃ المبارک شائع ہوا۔ اس کے صفحہ اول پر بیادگار: مجدد ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی زیر سرپرستی: امام اہلسنت شیخ الحدیث حضرت علامہ ابوالفضل مولانا محمد سردار احمد (دامت برکاتہم العالیہ) مہتمم جامعہ رضویہ لائلپور اور بظل عنایت: پیکر صدق و صفا حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ خطیب زینت المساجد گوجرانوالہ لکھا گیا۔

حضرت محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا اعتماد: یاد رہے کہ کئی علماء و مشائخ نیا رسالہ یا نیا اخبار نکالتے وقت حضرت محدث اعظم پاکستان کا نام بطور سرپرستی لکھنے کی اجازت طلب کرتے تو آپ فرماتے کہ "یہ بڑا ذمہ داری کا کام ہے "رضائے مصطفےٰ" کی سرپرستی فقیر نے اس لئے قبول کی ہے کہ مولانا محمد صادق صاحب پر مجھے اعتماد ہے"۔ (فالحمد للہ علیٰ ذالک)

❁ پہلا پرچہ ۲۰×۳۰/۴ سائز کے ۶ صفحات پر مشتمل تھا اور اس کا فی پرچہ ہدیہ ۲ آنے اور سالانہ چندہ ۵ روپے تھا۔ ہفت روزہ اشاعت کا ہر پرچہ ہر جمعۃ المبارک کو شائع ہوتا تھا۔ پہلا پرچہ ۵۰۰ کی تعداد میں شائع ہوا اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا۔ پھر مانگ بڑھتی رہی اور فی شمارہ دس ہزار کی تعداد میں بھی شائع ہوا۔ ہفت روزہ "رضائے مصطفےٰ" کی اشاعت سے مخالفین اہلسنت کی صفوں میں کھلبلی مچ گئی۔ اہلسنت کے خلاف پمفلٹ چھپنے بند ہو گئے اور کچھ ہی عرصہ بعد ان کے رسائل میں جو واہی تباہی شائع ہوتی تھی اُن میں بھی کمی آ گئی تا آنکہ فیصل

آباد سے ایک دیوبندی آرگن "پاکستانی" کے نام سے شائع کیا گیا جس کا کام صرف گالیاں دینا تھا۔ پہلے تو دیوبندی بہت خوش ہوئے پھر جب "رضائے مصطفیٰ" نے اس کا محاسبہ شروع کیا اور اس کی بے سروپا ننگی جارحیت پر دیوبندیوں کی خانہ تلاشی کی تو خود دیوبندیوں نے اپنی مسجد میں اس کے ایڈیٹر کی سخت پٹائی کی اور "پاکستانی" نام کا گالی نامہ اپنی موت آپ مر گیا۔

✿ ایسی اور بھی سینکڑوں مثالیں ہیں کہ مخالفین اہلسنت نے جب بھی کسی طرف سے سر اٹھایا "رضائے مصطفیٰ" کی بروقت گرفت کے سامنے ٹھہر نہ سکے اور دُم دبا کر بھاگ گئے۔

✿ مخالفین، اہلسنت کے خلاف یہ پراپیگنڈا کرتے نہیں تھکتے تھے کہ بریلویوں کا نہ کوئی ماضی ہے نہ حال۔ محض قبر پرست لوگ ہیں۔ "رضائے مصطفیٰ" میں عقائد اہلسنت کی تبلیغ کے علاوہ "ہمارا ماضی" کے عنوان سے لاجواب مضامین شائع کیے گئے اور "اہلسنت و جماعت کی مذہبی تبلیغی خبریں" کے عنوان سے اندرون و بیرون ملک اہلسنت کی سرگرمیاں اہتمام کے ساتھ شائع ہوئیں تو غیر مقلدین، دیوبندی وغیرہ پرچوں نے چپ سادھ لی۔ ان لوگوں کے چند ایک پرچے آج بھی شائع ہوتے ہیں مگر اب انہیں اہلسنت کے خلاف خبریں یا مضامین شائع کرنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ دفتر "رضائے مصطفیٰ" میں عموماً ڈاک کے ذریعے یہ اطلاعات موصول ہوتی رہتیں کہ فلاں جگہ اہلسنت کے عقائد و معمولات کے خلاف یہ فتنہ اٹھا ہے فلاں جگہ یہ فتنہ اٹھا ہے۔ حضرت فیاض قوم مدظلہ نے ان فتنوں کے استیصال کیلئے بڑے بڑے سائز کے لاجواب، عام فہم، معقول، عام مدلل و مفصل، علمی و تحقیقی اور تبلیغی

پوسٹرز تحریر فرمائے، جو مجموعی طور پر پچاس کے قریب ہیں۔ ان میں اکثر عقائد اہلسنّت پر مشتمل ہیں جیسے درود شریف پڑھنے کا بیان، علم غیب کا بیان، حاضر و ناظر ہونے کا بیان، نورانیت کا بیان وغیرہ وغیرہ...... ان کی مجموعی تعداد اشاعت لاکھوں سے متجاوز ہے یعنی عنوانات پچاس سے زائد اور تعداد لاکھوں میں (ان اشتہارات کو "براہین صادق" کے نام سے کتابی صورت میں بھی شائع کر دیا گیا ہے) ان کی آج بھی گوجرانوالہ تا بریلی، پاکستان تا انگلینڈ دھوم ہے اور اندرون ملک و بیرونی ممالک کی مساجد و دکانات اور دفاتر و مدارس میں فریم کرا کے آویزاں کئے گئے ہیں۔ اپنوں کے علاوہ بیگانوں نے بھی پڑھے ہیں مگر کسی فرقہ کسی مخالف کو ان میں سے کسی کی تردید کی ہمت نہیں ہوئی، نہ کسی نے ان اشتہارات میں درج کسی حوالہ کو چیلنج کیا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہ سب اپنے دلائل و حوالہ جات کی رو سے لاجواب ہیں۔ جہاں کہیں یہ اشتہارات گئے ہیں وہاں صداقت اہلسنّت کی دھاک بیٹھ گئی ہے، فتنے مٹتے چلے گئے ہیں، اس صورتحال سے ان کی افادیت مسلمہ ہے۔ علاوہ ازیں ان اشتہارات میں بالکل مسلک والوں کے عقائد و معمولات کی نشاندھی کرتے ہوئے جب یہ ثابت کیا گیا کہ فلاں فلاں لوگ بے ادب و گستاخ اور اپنے غلط عقائد کی بناء پر گمراہ ہیں تو کسی کو جرأت نہیں ہوئی کہ ثابت کرے کہ ہم من حیث الجماعت گمراہ نہیں ہیں، بے ادب نہیں ہیں، جس جرم کی تردید نہ کی جاسکے وہ اقبال جرم کے مترادف ہے۔

✿ "علماء دیوبند کے لرزہ خیز عقائد و مسائل کا بیان" اس اشتہار کا عنوان ایسا تھا کہ دیوبندیوں کی طرف سے اس کی تردید ضروری محسوس ہوتی تھی۔ کم از کم کسی

اشتہار میں نہ سہی اپنے کسی ہفت روزہ ماہنامہ پرچہ میں ہی شائع کرتے کہ یہ لرزہ خیز عقائد ہمارے ہرگز نہیں مگر آج تک کسی دیوبندی مولوی' ایڈیٹر' اخبار' رسالہ میں ایسی کوئی تحریر شائع نہیں ہوئی بلکہ دیوبندیوں کے ایک مسلمہ آرگن ''تجلی'' دیوبند میں دیوبندیوں کو ہمارے حوالہ سے چیلنج کیا گیا کہ اس الزام کی تردید شائع کی جائے مگر روز روشن کی طرح واضح تحریر وحوالہ کی تردید نہ ہونی تھی نہ ہوئی' نہ آج تک ہوئی ہے اور نہ ہی ان شاء اللہ کبھی ہوگی۔

بات میری نہیں' بات ہے زمانے کی: ذالك فضل الله يوتيه من يشاء کے مصداق خالق کائنات مالک ارض وسماء اللہ رب العزت نے اپنے پیارے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے طفیل حضرت نباض قوم مدظلہ کو بے پناہ خوبیوں اور کمالات سے نوازا...... جہاں اکابرین اُمت' بزرگان دین نے آپ کی مجاہدانہ دینی ومسلکی خدمات کو سراہا' دعاؤں سے نوازا اور معاصرین نے آپ کے حضور شاندار خراج عقیدت پیش کیا وہاں الفضل ماشهدت به الاعداء کے تحت مخالفین و حاسدین نے بھی آپ کی عظمت کو تسلیم کیا۔

اپنے تو پھر اپنے ہیں' اپنوں کا ذکر کیا
غیروں کی زباں پہ بھی شہرہ ہے تمہارا

حضرت موصوف کی حق گوئی وبیباکی اتباع سنت وشریعت' عاجزی وانکساری' تقویٰ وپرہیزگاری' امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور قناعت پر مخالفین اہلسنت کی طرف سے اعتراف عظمت وخراج تحسین کے سینکڑوں واقعات وحقائق ہیں' جن کا ذکر

حسب عنوان آتا رہے گا۔ اس وقت جو واقعات بطور نمونہ مشتے از خروارے میرے پیش نظر ہیں، چشم حیرت سے پڑھنے کے قابل ہیں۔

✿ حافظ سیف اللہ حنیف مدرس مسجد فردوس اہلحدیث شامکوٹ نو ضلع قصور کے مکتوب کے چند اقتباسات

''بخدمت اقدس گرامی القدر محترم جناب الحاج مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب صدرِ اہلسنت، السلام علیکم !...... میں ایک اہلحدیث ہونے کی وجہ سے آپ کی حق گوئی و بیباکی پر آپ کو تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آپ نے مسند رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر بیٹھنے کا حق ادا کر دیا ہے...... میں ایک بار پھر اس جرأت ایمانی پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں''۔ (''رضائے مصطفےٰ'' جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ)

✿ خواجہ عطاء الرحمن اختر ایم کام۔ ناظم ''جمعیت وہابیہ'' گوجرانوالہ حضرت کی حق گوئی سے متاثر ہو کر رقمطراز ہے ''...... گوجرانوالہ میں ۳۳ سال قبل مبلغ اسلام شیخ الحدیث استاذ الاساتذہ مولانا محمد سردار احمد صاحب لائل پوری کے تربیت یافتہ شاگرد صاحب التقویٰ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب تشریف لائے۔ جن کی کوششوں سے آج تک شہر میں سینکڑوں نئی مسجدوں کی بنیاد رکھی گئی، مساجد تعمیر کی گئیں اور باقاعدہ آباد کی گئیں ہیں۔ یہ مبلغ اعظم کا ایک نمونہ ہے اور مثال اور یہی حال پورے پنجاب کا ہے۔ راقم اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ پر ایمان رکھتا ہے اس لئے ہر دو بزرگوں (مولانا سردار احمد و مولانا محمد صادق) کا مداح ہے''۔

(''رضائے مصطفےٰ'' رمضان ۱۴۰۲ھ)

✿ متحدہ مجلس عمل کے مرکزی رہنما و دیوبندیوں کے شیخ الحدیث قاضی حمید

اللہ خان اور ان کے ساتھیوں نے ایک مرتبہ انتخابات کے موقع پر حضرت موصوف سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی تو ان کو جواب دیا گیا کہ "مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب بدعقیدہ لوگوں سے نہیں ملتے اور نہ ہی ان سے مصافحہ کرتے ہیں"۔

✲ گوجرانوالہ میں تعینات ایک S.H.O صاحب (جو خود بھی نمازی تھے اور علماء سے محبت رکھتے تھے) نے ایک مرتبہ تھانہ سٹی میں شہر بھر کے علماء کی ایک میٹنگ بلائی۔ دوران اجلاس علماء کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے کہ مشہور دیوبندی مولوی عبدالرحمٰن جامی (سابق خطیب بادشاہی مسجد لاہور) باہر سے اندر آیا اور تمام علماء سے باری باری بڑھ چڑھ کر مصافحہ کرنے لگا۔ مصافحہ کرتے کرتے جب وہ حضرت مجاہدِ ملت قوم مدظلہ کے قریب آیا اور مصافحہ کیلئے ہاتھ بڑھائے تو حضرت صاحب نے اپنے ہاتھ آگے نہ کئے اور فرمایا کہ "بیٹھئے" وہ بہت ہی آزردہ ہو کر ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا...... اجلاس کے بعد اس نے خطیب الاسلام حضرت صاحبزادہ پیر سید فیض الحسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (آستانہ عالیہ آلومہار شریف) کو شکایت کی کہ "جناب! بھری مجلس میں جب آپ کی جماعت کے عالم مولانا محمد صادق صاحب نے مجھ سے مصافحہ نہ کیا تو میری بہت ہی زیادہ بے عزتی ہوئی، اس وقت مجھے اگر زمین ورل دیتی (یعنی زمین پھٹ جاتی) تو میں اس میں غرق ہو جاتا"۔ اس پر حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے فرمایا "تمہیں کس حکیم نے کہا تھا کہ ان سے مصافحہ کی کوشش کرو، یہ تمہاری بہت بڑی غلطی تھی، تم مولانا محمد صادق صاحب کو پہچانتے نہیں؟ وہ تو ہمیں بھی متنبہ کرتے رہتے ہیں، حالانکہ میں جمعیت علماء پاکستان کا صدر ہوں"۔ ☆ یاد رہے کہ حضرت ابوالکلام صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ

صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ "مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب ہمارے شرعی لباس سے اس لئے گرد جھاڑتے رہتے ہیں کہ ہم آخرت کی باز پرس سے بچ جائیں"۔ ایک مرتبہ دوران اجلاس سٹی انسپکٹر خواجہ طفیل سے مولوی عبدالرحمٰن جامی نے شکایت کی کہ "مولانا محمد صادق صاحب ہم سے مصافحہ و معانقہ نہیں کرتے" آپ ان سے سفارش کریں" تو انسپکٹر صاحب نے بڑے فخریہ انداز میں کہا کہ "یہ تو کوئی بات ہی نہیں' میں ابھی آپ کا مصافحہ و معانقہ کرا دیتا ہوں" تو انہوں نے ایک طرف سے مولوی مذکور کا ہاتھ پکڑا اور دوسری جانب حضرت نباض قوم سے عرض کیا کہ "حضرت! آپ بھی اپنا ہاتھ بڑھائیں" تو آپ نے فی البدیہہ ارشاد فرمایا "جب دل آپس میں نہ ملیں تو اس طرح ہاتھ ملانے سے کیا فائدہ؟" اس پر انسپکٹر صاحب نے مولوی جامی سے کہا کہ "اب جواب دو" تو اس پر بھی مولوی مذکور کو ناکامی و شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا اور جواب نہ دے سکا۔

ایک مرتبہ تحفظ ناموس رسالت کے بسلسلہ میں جامع مسجد رحمانیہ رضویہ گوجرانوالہ سے حضرت نباض قوم مدظلہ کی قیادت میں عظیم الشان جلوس نکالا گیا۔ جلوس شروع ہونے سے پہلے جب علماء و مشائخ اور احباب اہلسنّت مسجد ہذا میں جمع ہو رہے تھے تو اچانک مودودی جماعت کے ضلعی امیر اور وہابیوں کے مشہور شیخ الحدیث محمد اعظم بھی وہاں آ گئے اور جب انہوں نے لوگوں کو والہانہ انداز میں حضرت صاحب سے مصافحہ و دست بوسی کرتے دیکھا تو ان دونوں نے بھی مصافحہ کیلئے ہاتھ بڑھائے لیکن آپ نے ان کے عقائد باطلہ کی وجہ سے مصافحہ سے انکار کر دیا' اس پر وہ دونوں بہت شرمسار ہوئے۔

❁ برادر طریقت رشید احمد چغتائی مرحوم "احوال صادق" میں رقمطراز ہیں:

بدمذہبوں کی شکایت پر قائم کردہ مقدمات کی پیشی کیلئے آپ کچہری تشریف لے جاتے تو عادت مبارکہ کے مطابق سر پر رومال ڈال لیتے۔ ایک دفعہ کسی وہابی نے ازراہ مذاق کہا کہ "مولوی محمد صادق صاحب تو اس طرح حیا کرتے ہیں جس طرح کنواری لڑکیاں"۔ اس پر اس کے ساتھی وہابی ہنسنے لگے لیکن حضرت صاحب ایک اور ہی عالم کیف و مستی میں تھے، آنکھیں اشکبار ہو گئیں، کچھ دیر خاموشی کے بعد فرمایا کہ "کفار مکہ سرکار اعظم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیاء مبارکہ اور عفت و شرافت کو دیکھتے تو برملا پکار اُٹھتے کہ محمد ﷺ تو کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ حیادار ہیں"۔ مزید فرمایا "آج سرکار دوعالم ﷺ کے خادموں کے خادم کے بارے میں بھی بدمذہبوں نے وہی فقرہ استعمال کیا ہے جو کفار مکہ سرکار اعظم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں کہا کرتے تھے"۔

❁ دیوبندیوں کے ایک مولوی نے جرأت کر کے حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کو رقعہ بھیجا کہ "آپ ہمارے خلاف بہت کچھ لکھتے چھاپتے رہتے ہیں، مجھ سے مناظرہ کر لیں"۔ حضرت موصوف نے جواب بھیجا کہ "وقت، جگہ اور موضوع کا تعین کر کے لکھیں تا کہ آپ کے چیلنج پر عملدرآمد ہو سکے"۔ جواب آیا کہ "میں تو صرف افہام و تفہیم چاہتا ہوں، مناظرہ نہیں"۔ یہ تھے مولوی شمس الدین (جو صابن کا کاروبار کرتے تھے) انہیں پیغام دیا گیا کہ "کب اور کہاں افہام و تفہیم کرنا ہے؟" مگر جواب نہ آیا۔

❁ دیوبندی مولوی عبدالواحد جو شیرانوالہ باغ کی مسجد کے امام و خطیب تھے،

کسی نے ان سے کہا کہ "مولوی صادق صاحب تحریر و تقریر میں ہمارے (دیوبندیوں کے) خلاف لکھتے بولتے رہتے ہیں' لہٰذا شہر کے چند مقتدر لوگوں کو جمع کر کے ایک میٹنگ کی جائے اور انہیں منع کیا جائے"۔ مولوی مذکور نے کہا "وہ عموماً سچ لکھتے بولتے ہیں' ان کا سچ ہمارے لئے کڑوا تو ہو سکتا ہے مگر انہیں اس سے باز نہیں رکھا جا سکتا' ہمارے علماء کو اپنی اصلاح کرنا چاہیئے"۔

❁ ایک غیر مقلد دوکاندار سے کسی نے کہا کہ تحریک کے دنوں میں تمہارے مولوی اسماعیل خطیب چوک نیائیں جیل میں ہمارے مولانا محمد صادق صاحب کے ساتھ اکٹھے رہے ہیں' وہاں کی کوئی بات سناتے ہیں یا نہیں؟ اس دوکاندار نے کہا پچھلے جمعہ کی نماز کے بعد ہم چند دوست ان کے پاس مسجد میں بیٹھے تھے' کسی نے ان سے پوچھا "آپ اور مولوی صادق صاحب جیل میں اکٹھے تھے' ان کی کوئی بات سنایئے"۔ مولوی اسماعیل سلفی نے کہا "اگر مولوی صادق میرے عقیدہ کا ہوتا تو میں روزانہ اس کے پاؤں دھو کر پیتا اپنے لئے فخر سمجھتا"۔

❁ مجاہد تحریک ختم نبوت علامہ خالد حسن مجددی رقمطراز ہیں "حق گوئی اور گستاخانِ رسول کی گوشمالی کرنے پر حضرت مولانا محمد صادق صاحب پر مقدمات قائم ہوئے' حضرت پابند سلاسل اور جیل خانہ کی رونق بنے۔ اس بات کو مکمل کرنے سے پہلے عرض کروں ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں حضرت بھی جیل گئے' مجھے ایک دوسرے مسلک کے بہت بڑے "عالم" نے خود بتایا کہ "دوسرے علماء جیل میں خوش گپیوں میں وقت گذارتے تھے مگر حضرت الگ یادِ خدا میں مگن رہتے' اگر مولانا محمد صادق میرے مسلک کے ہوتے تو ہم ان کی بیعت کرتے' ان کے زہد و اتقاء

سے ہم متاثر تھے“۔ اس دور میں کافی علماء معافی نامہ داخل کر کے واپس آئے مگر حضرت نے استقامت کے ساتھ مشقتیں اٹھائیں۔ ایک مرتبہ دوران سفر ہوائی جہاز میں مشہور دیوبندی مولوی فضل الرحمٰن سے آپ کا آمنا سامنا ہو گیا تو اسے بھی بغیر مصافحہ کئے کلمہ حق بلند کرتے ہوئے بے پردگی کے خلاف اسمبلی میں آواز اٹھانے کیلئے فرمایا مگر وہ خاطر خواہ جواب نہ دے سکے۔

(مزید تفصیل کیلئے حضرت نباض قوم مدظلہ کا تاریخی انٹرویو ملاحظہ فرمائیے)

ماہِ نور و سُر ور ربیع الاوّل شریف میں شہر بھر کے مختلف علاقوں میں جو روزانہ محافل میلاد منعقد ہوتی ہیں، ان میں سے ایک محفل مولوی اسماعیل مذکور کی مسجد چوک نیا ئیں کے متصل انعقاد پذیر تھی، جس میں شیخ القرآن مولانا محمد عبدالغفور ہزاروی وزیر آبادی (رحمۃ اللہ علیہ) خطاب فرما رہے تھے۔ پہلے تو اہلسنّت کو ڈرایا دھمکایا گیا کہ ادھر تمہارا جلسہ نہیں ہونے دیں گے، پولیس والوں نے بھی جلسہ روکنا چاہا بعض اپنے احباب بھی ڈر گئے مگر حضرت نباض قوم مدظلہ کی استقامت اور عزم کے سامنے کسی کی پیش نہ گئی اور جلسہ تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوا۔ دوران جلسہ تین مرتبہ مخالفین نے اسٹیج پر حملہ کر کے جلسہ درہم برہم کرنا چاہا مگر اہلسنّت ڈٹ گئے اور جلسہ جاری رہا۔ حضرت علامہ ہزاروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر کے دوران بھی دو تین مرتبہ شور و غوغا بلند ہوا۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا کہ ”یہ شور کیسا ہے؟“ بتایا گیا کہ ”یہ لوگ مطالبہ کر رہے ہیں کہ ہمارے رقعہ کا جواب دو“ رقعہ آپ کے ہاتھ میں تھا۔ آپ نے فرمایا ”عینک میرے پاس نہیں“ مجمع سے مخالفین کی آواز آئی ”کسی اور کی عینک لے لو“۔ چنانچہ آپ نے

قریب بیٹھے ایک سنی سے عینک لی اور کہا "بھائی شور بند کرو" پھر رقعہ پڑھا اور حاضرین کو بتایا کہ "اس رقعہ میں لکھا ہے کہ یہ آپ لوگوں نے وسیلہ وسیلہ کیا بنا رکھا ہے؟ وسیلہ کیا چیز ہے؟" حضرت ہزاروی صاحب نے بلا توقف فی البدیہہ فرمایا کہ "پیدا کرنے والی واحد ذات خدا کی ذات ہے مگر تیرا باپ تیری ماں کا وسیلہ بنا تو پھر تو پیدا ہوا اسے وسیلہ کہتے ہیں"۔ ❁ شہر بھر میں روزانہ کامیاب جلسے منعقد ہوتے رہے مگر پھر کوئی بدمزگی نہیں ہو پائی اور اہلسنّت کے جلسوں کا معیار اور حاضرین کی تعداد مسلسل بڑھتی ہی جاتی رہی اور جیسے ہی کسی جلسہ کا اعلان ہوتا لوگ جوق در جوق پہنچ جاتے۔

جلوسِ میلاد پر نجدیوں کا حملہ: ایک سال عید میلاد النبی کے جلوس مبارک کو وہابیوں نے اپنی چوک نیائیں والی مسجد کے سامنے روک لیا......اور جب قائد جلوس مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کا تانگہ عین مسجد کے گیٹ کے سامنے پہنچا تو وہابیوں نے اسے گھیر لیا چونکہ ان کا اصل ہدف حضرت نباضِ قوم ہی تھے۔ اس لئے صرف انہیں روکا گیا، آگے والے نکل گئے، پیچھے والے پیچھے تھے۔ حضرت موصوف کے ساتھ یہ فقیر بھی بیٹھا تھا۔ میں نے دوستوں رضا کاروں کو کہا کہ "جلوس کو چلنے دیا جائے"۔ انہوں نے بتایا کہ "کچھ مخالفین مولانا ابوداؤد صاحب کے تانگہ کو روکے ہوئے ہیں"۔ ان مخالفین میں یعقوب پہلوان (سلور برتن فروش) موجود تھا، اسے دیکھ کر مجھے محسوس ہوا کہ وہابیوں نے ہمیں قصداً روکا ہوا ہے۔ خیال ہوا کہ نیچے اتر کر اس سے پوچھوں کہ "وہ کیا چاہتے ہیں؟" اتنے میں ایک آدمی نے مسجد کے دروازے کے اوپر لاؤڈ اسپیکر کا ہارن فٹ کر دیا، جس سے آواز آئی "اپنی سناتے

رہتے ہو آج ہماری بھی سنو"۔ مسجد کا گیٹ بند تھا اور بولنے والا اندر سے بول رہا تھا
اتنے میں کسی نے ہارن کو اینٹ ماری اور مسجد کی چھت سے ہمارے تانگہ میں
اینٹیں آنے لگیں۔ میں تانگہ میں نہیں تھا' راستہ روکنے والوں سے بات کرنے کیلئے
آگے گیا ہوا تھا۔ حضرت نباضِ قوم مدظلہ کو رضا کاروں نے تانگہ سے بحفاظت
اُتار لیا تو پتھراؤ بھی رُک گیا اور جلوس پھر روانہ ہو گیا اور پروگرام کے مطابق چوک
میلاد مصطفےٰ میں جا کر اختتام پذیر ہوا۔ خشت باری سے چند احباب جو جلوس میں
شامل تھے زخمی ہو گئے۔ جنہیں مرہم پٹی کیلئے بھجوا دیا گیا۔ اتنے میں مقامی پولیس
کے سپاہی بھی جائے واردات پر پہنچ گئے اور دوبارہ کوئی حادثہ نہ ہوا۔ ڈپٹی کمشنر
صاحب نے حادثہ کی انکوائری کیلئے کمشن مقرر کیا۔ کمیشن نے ہمیں بھی اور وہابیوں
کو بھی عدالت میں طلب کر لیا۔ عدالت نے دوران انکوائری مولوی اسماعیل سے
پوچھا کہ "آپ نے خود دیکھا کہ جلوس کے شرکاء ہنگامہ آرائی کر رہے ہیں اور نعرے
لگا رہے ہیں؟" مولوی اسماعیل نے بتایا کہ "میں نے خود دیکھا کہ وہ اُچھل کود
رہے ہیں اور ہمارے خلاف نعرے لگا رہے ہیں"۔

سوال: "آپ مسجد کے اندر تھے یا باہر؟"

جواب: "میں اندر تھا" چند ایک دیگر سوالات کے بعد پھر

سوال ہوا "مسجد کا گیٹ بند تھا یا کھلا ہوا تھا؟"۔

جواب: "گیٹ بند تھا کیونکہ ایک مقرر کہہ رہا تھا کہ شیطانوں نے اپنے گیٹ بند
کئے ہوئے ہیں" (اس جواب سے مولوی صاحب کا جھوٹ واضح ہو گیا کہ ابھی کہہ

رہے تھے کہ "میں مسجد کے اندر تھا اور جلوس کو دیکھ رہا تھا" اور ابھی یہ کہا کہ "گیٹ بند تھا......") اس کمیشن کی انکوائری رپورٹ کے بعد سرکاری طور پر اس علاقہ (بازار متصل مسجد مولوی اسماعیل چوک نیائیں) کو آفت زدہ قرار دے دیا گیا اور ہر سال جلوس عید میلاد النبی کے دوران یہاں ریگولر اور خفیہ پولیس کے دستے تعینات رہتے ہیں۔ جلوس کے شرکاء جذبہ و جوش کے ساتھ بخیر و عافیت گزر جاتے ہیں۔ اب کبھی کوئی بدمزگی نہیں ہوتی لیکن جس سال یہ معاملہ درپیش آیا مولوی اسماعیل نے اپنے بعض حواریوں کے ساتھ مشورہ کر کے جلسہ و جمعہ میں اعلان کیا کہ "اگر آئندہ سال بریلویوں کا جلوس اس راستہ سے گزرا تو ہماری لاشوں پر سے گزرے گا"۔

رب تعالیٰ کی قدرت کہ آئندہ سال جلوس عید میلاد النبی ﷺ سے قبل ہی مولوی مذکور پر اپنے گھر میں بیٹھے بٹھائے فالج کا حملہ ہوا' وہ جو چائے پی رہے تھے اُن کے کپڑوں پر گر گئی' روح پرواز کر گئی اور مسجد کے گرد اگرد شہر میں زوردار گھن گرج کے ساتھ زبردست ژالہ باری ہوئی جسے کہتے ہیں "گڑا پڑا" اور جلوس عید میلاد النبی ﷺ کی آمد سے قبل ہی وہ اپنی لاش لے کر قبر کے اندھیروں میں جا چھپے اور جلوس عید میلاد النبی ﷺ ماشاء اللہ پہلے سے بھی زیادہ شان و شوکت اور آب و تاب کے ساتھ رواں دواں ہوا اور ہمیشہ کیلئے رواں دواں ہے۔ اب مخالفین سوچ بھی نہیں سکتے کہ اہلسنّت کے جلوس کے راستہ میں کوئی رکاوٹ کھڑی کی جائے۔

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

مخالفین اہلسنت نے جب دیکھا کہ وہ طرح طرح کے حربوں کے باوجود بھی حضرت نباضِ قوم مدظلہ کو نیچا نہیں دکھا سکے اور اب کوئی حربہ ایسا دکھائی نہیں دے رہا جو انہیں دبا سکے یا جھکا سکے تو انہوں نے انہیں پریشان کرنے کیلئے مقدمات قائم کرنے کا منصوبہ بنایا اور بیک وقت ۹ مقدمات قائم کیے گئے، جن میں سے سات مقدمات ابتدائی سماعت میں ہی ختم ہو گئے۔ ایک مقدمہ میں پانچ ماہ کی سماعت کے بعد مجسٹریٹ درجہ اول گوجرانوالہ نے

"صادق کی صداقت پر عدالت کی شہادت" کی مہر ثبت کر دی۔

یہ مقدمہ دفعہ ۱۰۷/۱۵۰ کے تحت ۵۷/۷/۲۵ کو دائر ہوا اور ۵۷/۱۲/۳۰ کو خارج کر دیا گیا اور مولانا موصوف کے خلاف شہادت استغاثہ کو غیر معتبر اور فرضی قرار دیا گیا۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو رضائے مصطفےٰ شمارہ نمبر ۱۱، جلد ۲، بابت ۳ ذوالقعدہ ۱۳۷۷ھ مطابق ۵۸/۵/۲۳۔ یہ بھی ملحوظ رہے کہ یہ پرچہ "رضائے مصطفےٰ" کے دوسرے سال کا گیارہواں شمارہ ہے جبکہ پہلا شمارہ ۵۷/۴/۱۵ کو شائع ہوا۔ اندازہ کیجئے کہ معاندین حاسدین منکرین دشمنین کی جانوں پر "رضائے مصطفےٰ" کی اشاعت کتنی قیامت ڈھاتی ہو گی جیسے ہی پرچہ چھپ کر آتا ہو گا، انہیں کتنی پریشانی ہوتی ہو گی۔ اسی لئے انہوں نے شروع ہی میں مقدمات کی بھرمار کر دی اور طرح طرح کے حربوں سے اس کی اشاعت روکنے کی کوشش کرنے لگے۔ شاید انہیں یاد نہ رہا تھا کہ

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحان ہمارا
گو لاکھ زمانہ دشمن ہو حالات بھی خوش اطوار نہ ہوں
باطل سے ٹکرانے والے باطل سے ٹکراتے ہیں

حق و باطل کی آویزش تو ہمیشہ سے جاری ہے۔ حق ہمیشہ غالب رہا ہے، رہتا ہے، رہے گا افسوس اُن پر جو حق قبول کرنے کی بجائے باطل کی پیروی کرنے لگتے ہیں۔ حالانکہ

جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

حق آیا باطل گیا، باطل کو جانا ہی ہوتا ہے۔ باطل پرستوں نے ایک مرتبہ پھر اہل حق سے ٹکراؤ شروع کر دیا مگر ان کا ہر حربہ ناکام ہوا اور بالآخر برا انجام ہوا۔

"رضائے مصطفےٰ" کی کشتی اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہی اور آج نصف صدی گزرنے کے باوجود پوری آن، بان اور شان سے رواں دواں ہے اور ان شاء اللہ ہمیشہ رواں دواں رہے گی۔ "رضائے مصطفےٰ" کی شمع فیروزاں پوری آب وتاب سے پوری دنیا میں اپنی روشنی پھیلا رہی ہے، اسے کون بجھا سکتا ہے؟

نورِ حق نورِ نبی ان کو بجھا سکتا ہے کون
جس کا حامی ہو خدا اُس کو مٹا سکتا ہے کون؟

❁ ایک مقدمہ ۱۵۳ الف کے تحت دائر کیا گیا جسے دائر کرنے کیلئے ہوم سیکرٹری کی اجازت ضروری ہوتی ہے جو اجازت نامہ مقدمہ کی فائل میں منسلک کیا گیا تھا وہ جعلی لگتا تھا، نہ اُس پر ہوم سیکرٹری کا نام پڑھا جاتا تھا اور نہ مہر لگی ہوئی تھی۔

حضرت مولانا ابوداؤد صاحب کے وکیل خواجہ مطیع اللہ نے سیشن کورٹ میں وکالت کے فرائض انجام دیئے جبکہ ڈسٹرکٹ کورٹ کے جج عبدالرزاق نے مناظر اسلام، شیر اہلسنّت حضرت مولانا محمد عنایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (سانگلہ ہل) اور مجاہد اسلام، محسن اہلسنّت حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ کو پندرہ پندرہ ماہ قید و چھ چھ سو روپے جرمانہ کی سزا سنائی تھی۔ سنا ہے کہ اس مقصد کیلئے ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ کو غیر مقلدین کے لیڈر ٹائپ "حاجی بلیک" نے ایک کار رشوت میں پیش کی تاکہ مولانا محمد صادق صاحب کو سزائے قید وغیرہ دی جائے (حضرت نباض قوم کی گرفتاری سے قبل حاجی مذکور بلیک کرتا ہوا پکڑا گیا اور جیل پہنچ گیا)۔ خواجہ مطیع اللہ ایڈووکیٹ نے مجھے بتایا کہ جواب استغاثہ میں اتنی چیزیں شامل کر دی گئی ہیں کہ اگر یہ کیس سپریم کورٹ میں بھی سماعت کیلئے چلا گیا تو یہ عذرات وہاں بھی کام دیں گے (اور کیس واقعی سپریم کورٹ پہنچ گیا) مثلاً: ۱۵۳۔الف کسی بادشاہ یا ملکہ کی رعایا کے دو فرقوں کے درمیان منافرت پھیلانا.......... عذر: جمہوری نظام میں یہ قانون قابل عمل نہیں، نہ ہی مقرر نے دو فرقوں کے درمیان منافرت پھیلائی ہے۔ ہوم سیکرٹری کا اجازت نامہ لف نہیں ہے۔ سیشن کورٹ سے اپیل مسترد ہونے کے بعد ہائیکورٹ میں اپیل دائر کی گئی۔ ہائیکورٹ نے اپیل کی سماعت منظور کر لی لیکن مولانا صاحبان کو تا فیصلہ ضمانت پر رہا کرنے کی منظوری نہ دی اور دونوں علماء کرام ستتر (۷۷) دن جیل میں رہے۔ ان دنوں ہائیکورٹ میں چھٹیاں تھیں۔ چھٹیاں گزارنے کے بعد جب دوبارہ سماعت شروع ہوئی تو حضرات علمائے کرام کے وکیل عطاء اللہ سجاد (جو بعد میں جج کے عہدہ پر سرفراز رہے) نے

عدالت میں یہ مؤقف اختیار کیا کہ "مطلوبہ ہوم سیکرٹری کا اجازت نامہ موجود نہیں یا جعلی ہے"۔ سماعت کرنے والے جج صاحب نے کہا کہ "ہوم سیکرٹری صاحب سے اجازت نامہ منگوا کر منسلک کیا گیا ہے"۔ وکیل نے عرض کیا کہ "نہ تو ہوم سیکرٹری کا نام پڑھا جاتا ہے اور نہ ہی کوئی مہر ہے' لہٰذا یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ ہوم سیکرٹری نے ہی جاری کیا ہے"۔ کافی بحث تمحیص کے بعد سماعت اگلے پیروار پر ملتوی ہوگئی۔ یاد رہے کہ ہر مقررہ تاریخ کا دن پیروار مقرر ہوتا رہا۔ دوسرے پیروار کو بھی سارا دن یہی بحث جاری رہی کہ اجازت نامہ قانونی ہے یا نہیں۔ تیسرے پیروار کے دن قریب آرہے تھے۔ سمجھ میں یہ بات نہ آرہی تھی کہ کیا کیا جائے۔ بہت سے دوستوں کا اصرار تھا کہ نیا وکیل کیا جائے' میرا اور چوہدری عطا محمد مرحوم کا خیال تھا کہ مقررہ وکیل ہی صحیح ہے۔

اسے کیا کہیئے؟ جمعہ کا دن تھا حضرت نباضِ قوم جیل میں تھے کہ ایک مجذوب جمعہ پڑھنے آئے۔ چند یوم قبل ان سے تعارف ہوا تھا۔ غالباً مولانا محمد عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ تقریر کررہے تھے۔ فقیر مسجد کی ڈیوڑھی میں کھڑا تھا' مجھ سے پوچھا "محمد صادق کیوں تقریر نہیں کرتے؟" ابھی میں خاموش تھا کہ یہ کہہ کر باہر نکل گئے کہ "محمد صادق جمعہ پڑھائیں گے تو پڑھیں گے"۔ اُن کے ساتھ ایک دو آدمی آتے تھے جن کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے۔ انہیں کے ساتھ واپس چلے گئے' جمعہ نہیں پڑھا۔ سننے میں آیا تھا کہ کسی معاملہ کے الزام میں انہیں گرفتار کرلیا گیا' جب سپرنٹنڈنٹ جیل خود جیل میں بند کرکے آتے تو یہ باہر گیٹ پر موجود ہوتے۔ دو تین مرتبہ ایسا ہوا تو اس نے ادب کے ساتھ کہا کہ "مجھے معاف کردیں آئندہ ہم آپ کو جیل بند نہیں کریں

گئے"۔ یہ بزرگ جن کے مہمان تھے انہیں ساتھ لے کر فقیر کی معیت میں حضرت نباضِ قوم کی ملاقات کیلئے جیل خانہ تشریف لے گئے۔ جب مولانا محمد عنایت اللہ صاحب (سانگلہ ہل والے) ملاقات والے برآمدہ میں آئے تو کسی نے آواز دی کہ "آ گئے ہیں" لیکن بزرگوں نے انہیں دیکھ کر کہا کہ "یہ نہیں"۔ لیکن جب علامہ ابوداؤد صاحب تشریف لائے تو کہنے لگے "ہاں ہاں! یہی ہیں" عرض کیا "آئیں ملاقات کر لیں"۔ کہنے لگے "بس دیکھنا ہی تھا کہ یہی ہیں" ہم اصرار کر کے آگے لے گئے تو ملاقات پر بھی یہی کہا کہ "بس آپ کو دیکھنا ہی تھا" یہاں یہ بات سوچنے اور غور کرنے کی ہے کہ حضرت موصوف کی ان بزرگوں سے پہلے کوئی ملاقات نہ تھی۔ انہیں دیکھ کر کیسے پہچان گئے کہ "یہی مولانا محمد صادق ہیں" جبکہ مولانا عنایت اللہ صاحب کو دیکھ کر کہا کہ "یہ نہیں......" ☆ ان حالات' واقعات و معاملات پر جتنا غور کریں بات یہی سمجھ میں آتی ہے کہ یہ سب کچھ روحانی طور پر رونما ہو رہا ہے اور حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی روحانیت کا مقام ہمیں معلوم ہو یا نہ ہو' کوئی تسلیم کرے یا نہ کرے' وہ خود اس طرح کا کوئی اظہار فرمائیں یا نہ فرمائیں' حقائق اس امر کی تصدیق کرتے رہیں گے کہ ان کی روحانی منازل ان امور کی بجا آوری سے ہی طے ہوتی رہیں۔ زیادہ غور کریں تو ایک سوال یہ ذہن میں آتا ہے کہ کیا انہیں علم ہوتا رہا کہ وہ روحانی منازل طے کر رہے ہیں۔ اس سوال کا جواب اثبات میں ہے اگرچہ خود انہوں نے نہ کبھی اقرار کیا' نہ کبھی اظہار کیا لیکن گہرے سکون و اطمینان کے ساتھ یہ منازل طے کرنا' کبھی کسی پریشانی کا اظہار نہ کرنا' کبھی بھی ہم سب ملنے والوں حتیٰ کہ راقم الحروف کو بھی یہ نہ پوچھا کہ کیس کا کیا بنا ہے؟ کیا عبوری ضمانت کیلئے

کوئی کوشش ہوئی ہے؟ وکلاء کیس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ مسجد کی انتظامیہ کوئی دلچسپی لے رہی ہے یا نہیں؟ اہل خانہ کا کیا حال ہے؟ انہیں کوئی پریشانی یا ضرورت تو نہیں؟ ہم نے ہمیشہ یہی دیکھا کہ ان کے چہرہ سے سکون قلب کی جھلکیاں اُمڈ رہی ہیں اور وہ ہر بار ہمیں پہلے سے زیادہ خندہ پیشانی سے ملتے ہیں۔ کبھی بھی کسی اضطراب تک کا اظہار نہیں کیا۔ اہالیان جیل ہمیں بتاتے کہ "مولانا ابوداؤد صاحب ہر وقت ہشاش بشاش رہتے ہیں' اذان دیتے ہیں' نماز با جماعت کی تبلیغ کرتے ہیں اور کئی قیدی ان کی پیاری پیاری طبیعت وسادگی اور اخلاق وسیرت کی وجہ سے اُن سے بہت مانوس ہو رہے ہیں اور اپنی اصلاح کر کے اپنی شرعی اخلاقی کمزوریاں دور کر رہے ہیں"۔ ❁ یاد رہے کہ جیل میں کبھی حضرت نباض قوم مدظلہ جماعت کراتے اور کبھی حضرت مولانا عنایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

❁ ملاقات کیلئے آنے والوں میں سے کیس اور ضمانت کی صورتحال مولانا محمد عنایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بڑے اضطراب کے ساتھ پوچھتے جبکہ حضرت نباض قوم مدظلہ ہمیشہ پُرسکون رہتے اور کسی تشویش واضطراب کا اظہار نہ فرماتے۔

کچھ خوف تھا چہرے پہ' نہ تشویش ذرا تھی
ہر ایک ادا اُس کی تسلیم و رضا تھی

ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو
تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

❁ اس جمعہ کے بعد پیر وار کو پھر تاریخ تھی' جب ہم ہائیکورٹ پہنچے تو خلاف توقع جج صاحب ہمارے وکیل کی بجائے سرکاری وکیل سے مخاطب ہوئے کہ "تم

بتاؤ کہ ہوم سیکرٹری نے اس مقدمہ کیلئے اجازت نامہ جاری کیا تھا" سرکاری وکیل کو اس اچانک سوال کی توقع نہ تھی بوکھلاہٹ میں بولا "جی ہاں جاری کیا تھا"۔ پوچھا "وہ اجازت نامہ کہاں ہے؟" کہا "فائل میں منسلک ہے"۔ کہا "ٹھیک ہے یہ بتاؤ اجازت نامہ کہاں ہے؟" کہا "یہ فائل میں لگا ہے؟" کہا "شاباش! یہ ہوم سیکرٹری کا ہے؟" کہا "جی ہاں، ہوم سیکرٹری کی مہر ہے" کہا "نہیں نام ہے نام پڑھا نہیں جاتا" ناراضگی سے کہا "پھر تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ یہ ہوم سیکرٹری کا اجازت نامہ ہے" صرف وہی مجاز تھا، اُسی نے جاری کیا، ہاں اُس کا نام کیا تھا۔ پڑھا نہیں جارہا، مہر لگی ہے؟" کہا "مہر نہیں ہے" کہا "پھر کیسے باور کیا جائے کہ یہ ہوم سیکرٹری نے ہی جاری کیا ہے؟"...... جب بار بار تکرار پر مسئلہ حل نہ ہوا تو جج صاحب نے پوچھا "کیوں نہ مولانا صاحب کو رہا کردیا جائے"۔ سرکاری وکیل نے گھبرا کر کہا کہ "مجھے مہلت دی جائے کہ میں اصل فائل میں تلاش کر کے صورتحال معلوم کروں"۔ جج صاحب نے ہمارے وکیل سے پوچھا کہ "کیا ان کو مہلت دی جائے؟" ہمارے وکیل نے کہا کہ "مولانا صاحب کو ضمانت پر رہا کر دیں اور انہیں چھان بین کی اجازت دے دیں" فقیر کے خیال میں ہمارے وکیل صاحب کو اصرار کرنا چاہیے تھا کہ جب مطلوبہ اجازت نامہ موجود نہیں تو ملزم کو غیر مشروط طور پر رہا کیا جائے مگر شاید ابھی قدرت کو کوئی اور کام لینا منظور تھا۔ ایسا نہ ہوا البتہ ضمانت پر رہا کردیا گیا۔ ہائیکورٹ سے آرڈر لے کر ہم واپس گوجرانوالہ چلے آئے اور اگلے دن رہائی عمل میں آئی۔ ہم شکریہ کے طور پر ان بزرگوں سے ملنے گئے۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

جہانِ عمل میں کچھ طاقتیں ایسی ہوتی ہیں جو اَن دیکھی طاقتیں ہوتی ہیں' بظاہر نظر نہیں آتیں مگر کسی نہ کسی طرح اُن کی کارکردگی دکھائی دے جاتی ہے۔ تیسری تاریخ پر جج صاحب کا رجحان بدل جانا سرکاری وکیل سے الجھنا اور مولانا صاحبان کی رہائی اور غیر مشروط رہائی پر آمادہ ہو جانا۔ اس حقیقت کی غمازی کرتا ہے کہ کوئی تیسری طاقت بھی کام کر رہی ہے جو عالم اسباب کی محتاج نہیں۔ اگرچہ یہ ظلم کی انتہا ہے کہ نا کردہ گناہ کو ایسے مقدمہ میں ماخوذ کیا گیا' جس کا کوئی سر پیر نہیں تھا۔ نہ قابل اعتراض تقریر ہوئی' نہ ہی اس کی رپورٹ صحیح تھی بلکہ رپورٹ بنانے والے نے رشوت لے کر اپنی مرضی کے قابل اعتراض فقرے لکھ لئے۔ یہ فقرے حضرت صاحب کی تقریر کا حصہ نہ تھے۔ یہ جملے وضع کیے گئے اور خود ساختہ جملوں پر کیس مرتب کیا گیا اور مرتب کرنے والوں کو ذرا خوف خدا محسوس نہ ہوا' جھوٹ تو جھوٹ ہی ہوتا ہے۔

قریب ہے یار روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

❁ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ مولانا صاحبان کی رہائی اسی تیسری طاقت کی کارکردگی کا حاصل تھی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہائیکورٹ میں جب دوبارہ سماعت شروع ہوئی تو آرڈیننس میں تبدیلی لائی جا چکی تھی اور اجازت نامہ بھی نیا تیار کر لیا گیا تھا۔ اب ہمارے باقی عذرات میں ایک عذر

یہ تھا کہ "بظاہر یہ دو فرقے نہیں، ایک فرقے کے دو حصے ہیں"۔ جج صاحب نے نئی سماعت میں سرکاری وکیل سے پوچھا کہ "تم کیا کہتے ہو؟"۔ اُس نے کہا کہ "مولوی صاحب ہال میں موجود ہیں، وہ کہہ دیں کہ ہم الگ الگ فرقہ نہیں، میں مان لوں گا"۔ جج صاحب نے کہا "مولوی صاحب کہتے ہیں میں نے کوئی جرم نہیں کیا، مانتے ہو......" سرکاری وکیل سے جواب نہ بنا۔ دو تین تاریخوں کے بعد ہائیکورٹ کے عبدالعزیز جج صاحب نے مورخہ ۵۹-۲-۲ کو حضرت شیرِ اہلسنّت مولانا محمد عنایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت نباضِ قوم مولانا ابوداؤد محمد صادق مدظلہ کو ضمانت پر رہا کر دیا۔

یادگار واقعہ: قارئین! مولانا ابوداؤد صاحب پر حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی عنایات کا مفصل بیان انشاء اللہ العزیز آپ آئندہ سطور میں ملاحظہ فرماتے رہیں گے، اس وقت مجھے یہ بتانا مقصود ہے کہ جب حضرت نباضِ قوم مدظلہ جیل میں تھے اور مقدمہ کی سماعت ہائیکورٹ میں ہو رہی تھی، سماعت کے روز پیروار حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے مرکزی دارالعلوم جامعہ رضویہ میں خصوصی طور پر محفلِ ذکر منعقد کی اور اُس دن تک علامہ ابوداؤد صاحب کی رہائی کی توقع بہت کم تھی۔ دورانِ محفل جب قصیدہ بردہ شریف پڑھا جا رہا تھا، ٹیلیفون کی گھنٹی بجی، حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ارشاد فرمایا کہ "عبدالقادر! ٹیلیفون سنو گوجرانوالہ سے آیا ہے اور ان شاء اللہ خوشخبری لایا ہے"۔ چنانچہ مولانا عبدالقادر کو گوجرانوالہ سے فقیر راقم الحروف نے بتایا کہ "الحمدللہ ضمانت منظور ہو گئی اور عدالت نے رہائی کے آرڈر جاری کر دیے ہیں"۔ مولانا نے الحمدللہ کہا اور بتایا کہ "حضرت

صاحب قبلہ نے ابھی مجھے فرمایا ہے کہ فون سنو' خوشخبری آئی ہے"۔ اس کے بعد مولانا نے فرطِ عقیدت سے حاضرین کو مبارک پیش کی اور حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سمیت سب حاضرین کے چہرے مسکراہٹ سے کھل اُٹھے اور خوشی سے آنکھیں نمناک ہو گئیں" فالحمد للہ علی ذالک۔ اس ناچیز کے خوشخبری سنانے پر حضرت محدث اعظم نے فرمایا "جس کا نام محمد حفیظ نیازی ہے' وہ کام کی مشین ہے" (یاد رہے کہ حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی نسبت کی برکت سے حضور محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ اس ناچیز راقم الحروف (نیازی) پر بھی بہت شفقت فرمایا کرتے تھے)

❁ رہائی کے بعد دوسری صبح جب حضرت نباضِ قوم مدظلہ لائلپور پہنچے تو حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ دورہ حدیث شریف پڑھا رہے تھے۔ (دوران دورہ شریف آپ احادیث مبارکہ اس انہماک سے پڑھا رہے ہوتے کہ آپ کو ادھر اُدھر کا احساس نہ ہوتا) حدیث شریف میں سرکار رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تبسم مبارک کا ذکر آیا تو آپ نے سامنے بیٹھے ہوئے طلباء سے فرمایا کہ "آپ بھی مسکرائیے...... سرکار کی سنت مبارک ہے...... مولانا! آپ بھی مسکرائیے ......"۔ ایسا کہتے کہتے اچانک بغل کی طرف دھیان گیا' علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب کو دیکھا تو بڑے پیار سے بغل میں لے کر فرمایا کہ "یہ تو موقع بھی مسکراہٹ کا ہے"۔

سنیوں کے شیر: جب حضرت شیر اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت نباضِ قوم مدظلہ جیل میں تھے تو ایک مرتبہ حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فقیر سے فرمایا کہ "یہ دونوں حضرات سنیوں کے شیر ہیں اور شیر ہی سلاخوں کے پیچھے رکھے جاتے ہیں"

❁ رہائی کے بعد حضور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس ناچیز کے نام ایک مکتوب میں فرمایا "عزیزم محمد حفیظ نیازی صاحب سلمہ، مدیر "رضائے مصطفےٰ" سلام مسنون۔ دعوات صالحہ! خیر و عافیت ! عزیزان مولانا مولوی ابوداؤد محمد صادق صاحب اور مولانا مولوی محمد عنایت اللہ صاحب کی رہائی کے سلسلہ میں ہمدردان ملت و احباب اہلسنّت کے مکتوبات مسرت آمیز مبارکباد پر مشتمل کثرت سے آ رہے ہیں، مولا عزوجل مکتوبات بھیجنے والوں کے دین و ایمان میں، علم نافع و عمل صالح میں اور مذہب حق کی اشاعت و تبلیغ میں ترقی عطا فرمائے اور سعادت دارین اور زیارت حرمین طیبین سے مشرف فرمائے اور مصائب و آلام و بلیات و آفات سے محفوظ فرمائے (آمین)۔ جن احباب نے خطوط بھیجے ہیں اور جن احباب نے اس سلسلہ میں ہمدردی کا اظہار کیا ہے سب کو سلام و دعا۔ ماشاء اللہ ان دونوں عزیزوں (مولانا محمد صادق صاحب و مولانا محمد عنایت اللہ صاحب سلمہما) نے مذہب اہلسنّت کی جو خدمت و تبلیغ و اشاعت کی ہے وہ ظاہر و باہر ہے، دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ ان دونوں کو اور آپ (عزیزم نیازی سلمہ) کو بھی خیر و برکت و رحمت و حفاظت سے با کرامت رکھے اور مذہب حق کی اشاعت کا مزید ذوق و شوق عطا فرمائے، آمین"۔ (فقیر ابوالفضل محمد سردار احمد غفرلہ۔ ۲ شعبان المعظم ۱۳۷۸ھ)

(ہفت روزہ "رضائے مصطفےٰ" ۱۱ شعبان ۱۳۷۸ھ)

اظہارِ تشکر: رہائی کے بعد حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت بیاض قوم مدظلہ کی طرف سے "رضائے مصطفےٰ" میں بدیں الفاظ "اظہار تشکر" شائع ہوا۔

"دورانِ مقدمہ اور مقدمہ کے فیصلہ کے بعد گرفتاری اور ضمانت پر رہائی کے متعلق احباب اہلسنّت و حضرات علمائے کرام کے ہمدردی و دلجوئی اور ایثار و شفقت بھرے بکثرت و مسلسل خطوط موصول ہو رہے ہیں' چونکہ فرداً فرداً ان سب کے جوابات ممکن نہیں' لہٰذا بذریعہ "رضائے مصطفےٰ" ہم ان سب کرم فرما حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ان کے ممنون ہیں کہ انہوں نے اس موقع پر ہماری دلجوئی فرمائی اور ہمیں دعاؤں سے نوازا' امید ہے کہ آئندہ بھی ہمیں دعاؤں میں فراموش نہیں کیا جائے گا۔ الفقیر محمد عنایت اللہ عفا اللہ عنہ (سانگلہ ہل)۔ الفقیر محمد صادق غفرلہٗ (گوجرانوالہ)﴾ (ہفت روزہ "رضائے مصطفےٰ" ۲۸ محرم ۱۳۷۸ھ)

شیرِ اہلسنّت کا مکتوبِ محبت: چونکہ حضرت شیرِ اہلسنّت مولانا محمد عنایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جیل میں حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی استقامت اور ثابت قدمی' تقویٰ و پرہیزگاری کا مشاہدہ کیا' سفر و حضر میں اکٹھے رہے اور سب سے بڑھ کر حضرت محدث اعظم کی بارگاہ میں مولانا ابوداؤد کا منفرد مقام دیکھا تو اس نسبت سے بھی حضرت شیرِ اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت موصوف سے بہت ہی زیادہ محبت ہو گئی' آپ کئی مرتبہ زینت المساجد گوجرانوالہ تشریف لائے اور اس کے علاوہ تقریر و تحریر میں بھی حضرت موصوف کی دینی و مسلکی خدمات کا اعتراف کرتے رہے' جس کی ایک جھلک آپ کے درج ذیل مکتوبِ محبت میں دیکھی جا سکتی ہے:

"بخدمت شریف' جناب' محترم' مکرم' شفیق' محسن و مجمع محاسن' حضرت' علامۂ فہامۂ قبلہ و کعبہ' مولانا' مولوی' حاجی ابوداؤد محمد صادق صاحب۔ بعد صد نیاز مندانہ سلام

مسنونہ کے عرض ہے کہ فقیر بفضلہٖ تعالیٰ ۷ اربیع الاوّل شریف بروز جمعرات حاضر خدمت اقدس ہو جائے گا...... سب احباب کو سلام۔ فقیر محمد عنایت اللہ' سگ شہنشاہِ اولیاء سرکار سیدی غوث اعظم غوث العالمین (از سانگلہ ہل)"

❁ دوران سماعت کیس کی پیروی وکیل عطاء اللہ سجاد صاحب نے کی جو بعد میں ہائیکورٹ میں جج کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ یہ بھی یاد رہے کہ جناب ڈاکٹر نسیم حسن شاہ صاحب نے سپریم کورٹ میں حضرت نباض قوم مدظلہ کے کیس کی پیروی کی اور سپریم کورٹ کے جسٹس بلکہ چیف جسٹس مقرر ہوئے' نیز جناب میاں نذیر اختر صاحب نے بھی ہمارے ایک کیس کی ہائیکورٹ میں پیروی کی اور وہ بھی ہائیکورٹ کے جج منتخب کیے گئے۔

ع...... ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد

❁ آج جب میں ان کیسوں خصوصاً 153-A کیس کو یاد کرتا ہوں یا اس کی فائل دیکھتا ہوں تو سخت تعجب ہوتا ہے کہ حضرت نباض قوم مدظلہ بار بار نا کردہ جرم میں ملوث کیے جاتے رہے تو کیوں؟ پھر ذہن یہ فیصلہ دیتا ہے کہ باری تعالیٰ کو ایسا ہی منظور تھا' یہ راستے ہیں بلندی درجات کے اور درجات ایسے ہی بلند نہیں ہو جاتے۔

ع...... کامیابی کیلئے قربانیاں مطلوب ہیں

اور ذہن' جسم' جان کی قربانیاں ہی حقیقی قربانیاں ہوتی ہیں۔ بظاہر ہم کتنے ہی بے گناہ کیوں نہ ہوں' جو قربانیاں دینا ہمارے ذمہ لکھا جا چکا ہے وہ دینا ہی ہوں گی اور حوصلہ سے دینا ہوں گی اور بلند حوصلگی ہی ہماری کامیابی کی دلیل بنے گی فاللہ خیر حافظا۔ وہ تیسری طاقت جو در پیش عالم اسباب میں شامل نہیں مگر اپنی کارکردگی

دکھائی ہے' تو پھر پتہ چلتا ہے کہ "قدرت کو یہی منظور تھا"۔ اس 153 الف کیس میں لوئر کورٹ میں جج عبدالرزاق نے پندرہ ماہ قید کی سزا سنائی چھ سو روپیہ جرمانہ بھی کیا۔ پہلی آزمائش میں ۷۷ یوم تقریباً اڑھائی ماہ جیل میں گزرے' پھر ضمانت پر سیشن کورٹ سے رہائی ہوئی' پھر دوسری مرتبہ گرفتاری کے بعد ۸۱ یوم بہاولپور جیل میں گزرنے کے بعد سپریم کورٹ سے ضمانت پر رہائی ہوئی۔ کچھ سرکاری طور پر ۵ ماہ کی تخفیف ہوئی تو باقی پھر ۵ ماہ رہ گئے۔ یعنی ۸۱+۸۱' اب سپریم کورٹ میں سماعت شروع ہوئی' سماعت کیلئے پانچ جج منتخب کئے گئے' پانچ گھنٹے بحث تمحیص جاری رہنے کے بعد یہ فیصلہ دیا گیا کہ مولانا صاحب کی بقیہ سزا کالعدم ہے وہ چھ سو روپے جرمانہ جمع کرادیں۔ ان اعداد و شمار سے واضح ہوتا ہے کہ کوئی تیسری طاقت روبہ عمل ہے۔

❁ الحمدللہ یہ تجویز فقیر راقم الحروف (محمد حفیظ نیازی) نے اس وقت اپنے وکیل سید نسیم حسن شاہ صاحب کو پیش کی' جب یہ زوردار بحث جاری تھی کہ "اہلسنت اور اہلحدیث الگ الگ فرقے ہیں یا نہیں؟" اس موقع پر اہلحدیث کہلانے والوں کی طرف سے عدالت میں ایک کتاب پیش کی گئی' جس میں انہوں نے یہ لکھا اور شائع کیا تھا کہ اہلحدیث ہی اصل میں اہلسنت ہیں۔ بحث کی طوالت سے غیر مسلم جج اُکتا چکے تھے اور دوسرے ججوں کو بات ختم کرنے پر زور دے رہے تھے' موضوع ایسا تھا کہ حل نہ ہو رہا تھا۔ فقیر نے اپنے وکیل سید نسیم حسن شاہ صاحب کو ایک چٹ دی کہ "اگر عدالت بقیہ سزا جواب صرف پانچ ماہ باقی رہ گئی ہے واپس لے لے جبکہ مولانا صاحب کی مسجد و مدرسہ و گھریلو ذمہ داریاں بھی متاثر ہو رہی ہیں تو ہم اپنی اپیل واپس لے لیتے ہیں' ڈاکٹر نسیم حسن شاہ صاحب مسکرائے مجھے بڑے پیار

سے دیکھا اور تجویز عدالت میں پیش کر دی جو فوری طور پر مان لی گئی اور کہا گیا کہ "جرمانہ کی رقم جمع کرا دی جائے" میں نے اپنے وکیل صاحب کو کہا "کرا دیں گے" اور مقدمہ خارج ہو گیا۔

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

جب ڈاکٹر نسیم حسن شاہ صاحب عدالت سے باہر تشریف لا رہے تھے تو احباب نے انہیں مبارک پیش کی' ڈاکٹر صاحب نے فرمایا "اس مبارک کے مستحق محمد حفیظ نیازی صاحب ہیں' انہوں نے کیس جیتا ہے" ہم سب نے عرض کیا "آپ کو بھی مبارک ہو' اصل استحقاق تو بہر حال آپ ہی کا ہے"۔ سپریم کورٹ میں یہ اپیل ۳۱ جولائی ۱۹۵۹ء کو داخل کی گئی۔ کیس اپیل نمبر ۱۸۲ مورخہ ۱۹۵۹ء کا ہے جبکہ اصل کیس نمبر ۱۰۰۳/۱۹۵۸ء ہے۔ حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی وکالت پر انہیں قدرت نے یہ اعزاز عطا فرمایا کہ وہ سپریم کورٹ کے جسٹس بلکہ چیف جسٹس مقرر ہوئے' ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ میں آپ کی وکالت انجام دینے والے وکلاء کو جج بننے کا اعزاز ملنا نیز دوران قید و بعد ازاں بھی آپ کا ثابت قدم رہنا دربار الوہیت و رسالت میں مقبولیت کی کتنی درخشاں دلیل ہے۔ فالحمد للّٰہ علٰی ذالك

بہاولپور جیل سے رہائی کی خبر "رضائے مصطفٰے" میں بدیں الفاظ شائع ہوئی:

"مولانا محمد صادق صاحب کی رہائی! ۲۶ ربیع الآخر ۳۰/ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک پانچ بجے شام ڈسٹرکٹ جیل بہاولپور سے حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کو رہا کر دیا گیا فالحمد للّٰہ علٰی ذالك۔ جب آپ جیل سے باہر

تشریف لائے تو بہاولپور اور گوجرانوالہ کے احباب نے آپ کا استقبال کیا (جو صبح سے آپ کے انتظار میں وہاں کھڑے تھے) اور آپ کو ہار پہنائے' ازاں بعد آپ کو جامع مسجد چشتیہ صابریہ میں لایا گیا اور رات کو اس مسجد میں خطیب مسجد حضرت مولانا قاری محمد حفیظ الرحمٰن صاحب کے زیر اہتمام ایک پُر کیف محفل میلاد شریف منعقد ہوئی' جس میں تلاوت ونعت خوانی کے بعد مولانا موصوف نے محبت وشان رسالت واتباع شریعت وسنت پر ایک مؤثر تقریر فرمائی اور گیارہ بجے شب صلوٰۃ و سلام اور دعائے خیر و تقسیم تبرک کے بعد محفل پاک کا اختتام ہوا' بعدازیں حضرت مولانا محمد صادق صاحب ساڑھے بارہ بجے شب سندھ ایکسپریس پر سوار ہو کر ہفتہ کو ۱۰ بجے صبح بخیر و عافیت گوجرانوالہ جلوہ فرما ہوئے' آپ کو دیکھ کر اہلسنّت کے بیقرار دلوں کو قرار آیا اور ہر سنی کے دل میں مسرت کا چراغ روشن ہو گیا۔ گوجرانوالہ کے احباب اہلسنّت نے انتہائی محبت وخلوص کے ساتھ آپ کا عظیم الشان استقبال کیا۔ اسٹیشن سے آپ احباب کے جلو میں زینت المساجد میں رونق افروز ہوئے اور نوافل پڑھنے کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھایا اور دعا خیر فرمائی۔ ڈسٹرکٹ جیل بہاولپور میں بھی آپ کا قیام تبلیغی لحاظ سے بہت مفید رہا' پابندی کے ساتھ پنجگانہ اذان ونماز باجماعت ادا ہوتی رہی اور آپ اپنے مواعظ وارشادات سے قیدیوں کو مستفیض فرماتے رہے۔ نیز اس دوران وہاں آپ نے قرآن مجید کے آٹھ سیپارے بھی حفظ کر لئے (ماشاء اللہ)۔ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریب پر رات اور دن میں دو محافل کا انعقاد ہوا اور قرآن پاک کے ختم ہوئے اور متعدد قیدیوں نے روزے رکھے فالحمد للہ علیٰ ذالک

یادرہے کہ اکیاسی (۸۱) دن (دوماہ انیس دن) کے بعد جیل سے آپ کی رہائی ہوئی ہے اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ اس سے قبل بھی آپ ڈسٹرکٹ جیل گوجرانوالہ میں اتنے ہی روز (اکیاسی دن) گرفتار رہ چکے تھے.....(ادارہ)

(ہفت روزہ "رضائے مصطفےٰ" ۴ جمادی الاولیٰ ۹۷ ۱۳ھ)

اظہارِ تشکر: اس کے بعد اگلے شمارہ میں حضرت نباض قوم مدظلہ کی طرف سے بدیں الفاظ اظہار تشکر شائع ہوا "فقیر کی گرفتاری پر جن علماء کرام واحباب اہلسنّت نے فقیر کے ساتھ ہمدردی وخلوص کا اظہار فرمایا' ڈسٹرکٹ جیل بہاولپور جا کر ملاقات فرمائی اور بذریعہ خطوط یاد فرمایا اور اب فقیر کی رہائی پر مسرت کا اظہار کیا اور خلوص و شفقت بھرے محبت نامے ارسال فرمائے' چونکہ فقیر شدید مصروفیات کے باعث فرداً فرداً ان کثیر التعداد حضرات کا شکریہ ادا کرنے اور مکتوبات کا جواب دینے سے قاصر ہے لہٰذا بذریعہ جریدۂ مبارکہ "رضائے مصطفےٰ" ان سب علماء کرام واحباب اہلسنّت کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہے کہ الٰہی!

؎ دلشاد بامراد رہیں مہرباں مرے ..... آباد حشر تک رہیں سب قدرداں مرے

المخلص: خادم اہلسنّت و جماعت ابوداؤد محمد صادق غفرلہٗ خطیب زینت المساجد گوجرانوالہ" (ہفت روزہ "رضائے مصطفےٰ" ۱۱ جمادی الاولیٰ ۹۷ ۱۳ھ)

محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی عنایات واحسانات

امام اہلسنّت' محدث اعظم پاکستان' شیخ الحدیث' سلطان العلماء حضرت مولانا علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی دیگر بے پناہ خدمات جلیلہ کے علاوہ آپ کا عالم اسلام پر احسان عظیم ہے کہ آپ نے حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کی صورت میں گلستان اہلسنّت کو وہ مہکتا ہوا پھول عطا فرمایا جس کی خوشبوئیں ماشاء اللہ چاردانگ عالم میں پھیلی ہوئی ہیں اوران شاء اللہ ہمیشہ پھیلی رہیں گی' جنہوں نے محفل اہلسنّت کو وہ روشن چراغ عطا فرمایا جس کی روشنی بدمذہبیت کے اندھیروں پر غالب آگئی اور جس کی لو بحمدہٖ تعالیٰ نہ کبھی مدھم ہوئی نہ ہوگی (ان شاء اللہ العزیز)' جو آکاش سنیت کے وہ آفتاب و ماہتاب ہیں کہ جن کی کرنیں راہ حق کو منور کئے ہوئے ہیں' جو مسلک اہلسنّت کی پاسبانی کے فرائض نصف صدی سے زائد عرصہ سے انجام دے رہے ہیں' جن کی حق بیانی' حق گوئی اور حقانیت وصداقت کے اپنے بیگانے معترف ہیں اور سچی بات کہنے سے کبھی بھی اور کسی بھی دور میں کوئی مصلحت انہیں باز نہ رکھ سکی' جو پوری دلیری اور دلجمعی سے معاشرہ کی اصلاح اور اُمت مسلمہ کو ان کی کھوئی ہوئی میراث شان و شوکت اسلام دلانے میں ہمہ وقت مصروف ہیں اور جمیع اہل اسلام کی عاقبت کی بہتری کیلئے شب وروز جہاد فرما رہے ہیں' جن کی شریعت مطہرہ وسنت مصطفوی کی بے مثال پیروی انفرادی شہرت کی حامل ہے' جن کی بے داغ عملی زندگی و علمی وتبلیغی خدمات کا ہمیشہ اعتراف کیا جاتا رہے گا ان شاء اللہ جو استقامت کا ایسا کوہ گران ہیں

کہ عوام الناس، صلحائے اُمت، علماء کرام اور مشائخ عظام میں یکساں مقبول ومحبوب ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ اُن کا سایہ عاطفت ہم سب پر قائم ودائم رکھے۔

(آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم)

یاد رہے کہ حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا مولانا ابوداؤد صاحب مدظلہ کے خدا و مصطفےٰ داد علم وفضل، زہد وتقویٰ، مجاہدانہ کارناموں، بے مثال خدمت دین و اشاعت مسلک اعلیٰ حضرت کے باعث آپ سے خصوصی قلبی وروحانی گہرا تعلق و لگاؤ تھا اور نباض قوم پر بے پناہ شفقت ومحبت فرماتے، امور خیر پر حوصلہ افزائی فرماتے اور عنایات کریمہ کا تو ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر موجزن تھا۔ ✿ کہتے ہیں کہ اگر اُستاد شفیق ہو اور شاگرد میں علم حاصل کرنے کی اہلیت ہو تو پھر شاگرد بہت کچھ حاصل کر لیتا ہے، اُستاد کی عظمتوں کے جلوے شاگرد کے اندازِ تبلیغ اور حسن عمل و کردار میں نظر آتے ہیں اور شاگرد اپنے اُستاد کی عظمتوں ورفعتوں کا جیتا جاگتا حوالہ بن جاتا ہے۔ اُستاد ہوں حضرت قبلہ محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ اور شاگرد ہوں علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ تو پھر کمی ہی کیا رہ جاتی تھی۔ حضرت نباض قوم مدظلہ نے حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے علم وعرفان کے خزانے لوٹ لئے، اپنا دامن علمی وروحانی جواہرات سے بھر لیا، جس کی وجہ سے آپ کی شخصیت کو ماشاء اللہ چار چاند لگ گئے۔ حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت بابرکت اور پاکیزہ تربیت نے آپ کے کردار کو صیقل کردیا اور تبلیغ دین کا مقدس فریضہ نرالی شان سے ادا کرنے کیلئے آپ کو نہایت شاندار طریقے سے تیار کردیا، اسی لئے علامہ ابوداؤد صاحب مدظلہ کو حضرت

محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا نائب خاص بھی کہا جاتا ہے۔

❁ میرے نزدیک حضرت محدث اعظم پاکستان نے اپنے اولین ومحبوب ترین خلیفہ مجاز کو اپنی شفقتوں محبتوں سے نواز کر ایک مثال قائم فرمادی کیونکہ آج تک عموماً یہی چلن ہے کہ مرید وشاگرد اپنے پیر واستاد کی توصیف لکھتے اور بیان کرتے ہیں لیکن حضرت محدث اعظم پاکستان کے اپنے مرید وشاگرد اور منظور نظر پر اتنے احسانات دیکھ کر زبان پر بے ساختہ جملہ جاری ہوجاتا ہے کہ:

؎ این سعادت بزور بازو نیست..... تانہ بخشد خدائے بخشندہ

محدثِ اعظم پاکستان کی بارگاہ میں مولانا ابوداؤد صاحب کے تقرب خاص کے بیان کیلئے تو دفتر درکار ہے اوراس موضوع پر علیحدہ مستقل ضخیم کتاب تیار ہوسکتی ہے یہاں پر تبرکاً چند جھلکیاں پیش کررہاہوں جو اس وقت میرے پیش نظر ہیں۔

قارئین! حضرت محدث اعظم پاکستان کا ذکر خیر ہی تو میرے سارے مضمون کی جان ہے کیونکہ آپ حضرت نباض قوم مدظلہ کے آقائے نعمت ''استاذ محترم'' مرشد گرامی' رہبر ورہنما اور محسن ومربی ہیں..... اس لئے ہم اپنے اس عظیم محسن کا جتنا بھی شکریہ ادا کریں وہ کم ہے کیونکہ من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ

تو آیئے! ''یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا'' کے روح پرور نظارے دیکھئے۔

❁ ''علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ امام اہلسنّت حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے ارشد خلفاء وکبیر العلماء میں سے ہیں اور (سب سے بڑا اعزاز یہ کہ) آپ ماشاء اللہ اس شرف میں منفرد ہیں کہ قبلہ محدث اعظم کے خلیفہ اول

وخلیفۂ بلا فصل ہیں......"(کتاب "محدث اعظم پاکستان کا عالمگیر فیضان")

❁ جگر گوشۂ محدث اعظم پاکستان صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم رضوی رحمۃ اللہ علیہ (بانی سنی اتحاد کونسل) نے (۷ جمادی الاولی ۱۴۳۲ھ بروز پیر شریف) مرکز اہلسنت زینت المساجد گوجرانوالہ میں "عرس حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ واستحکام پاکستان کانفرنس" کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا: "......صوفیٔ باصفا، عالم باعمل، پیر طریقت حضرت علامہ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ میرے والدِ بزرگوار حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے **خلیفۂ اعظم** ہیں"۔☆ ملن میرج ہال شیخوپورہ میں (۱۶ رجب المرجب ۱۴۳۲ھ/ ۱۹ جون ۲۰۱۱ء) حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی زیرِ صدارت جشن رضائے مصطفےٰ کی عظیم الشان تقریب سعید سے خطاب کرتے ہوئے حاجی محمد فضل کریم رضوی صاحب نے فرمایا: "......ایک مرتبہ کراچی میں علماء کی ایک میٹنگ میں دورانِ گفتگو ایک صاحب کہنے لگے کہ" میں حضرت علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب سے ملاقات کیلئے گوجرانوالہ حاضر ہوا ......آپ کی زیارت کر کے میرے دل نے گواہی دی کہ جس ہستی کے منظورِ نظر اتنے متقی و پرہیزگار ہیں اُس شخصیت (حضور محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ) کی عظمت و شان کا عالم کیا ہوگا؟" (سبحان اللہ)

☆ صاحبزادہ صاحب موصوف نے مزید کہا کہ "......مولیٰ کریم کے فضل و کرم، حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ عنایت اور والدِ بزرگوار (حضور محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ) کے فیضان سے تحدیث نعمت کے تحت میرا اعلان ہے: پورے مجمع میں سے کوئی بھی شخص کھڑا ہو کر بتا سکتا ہے کہ اس نے پوری زندگی کی علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب کی

طرف سے کوئی بھی کام خلاف شرع دیکھا ہو؟...... ہرگز نہیں......"

﴿کیونکہ بفضلہٖ تعالیٰ اس بات کا تو مدینہ منورہ سے بریلی شریف تک اقرار و اعتراف ہے کہ علم پر جس کا عمل ہے وہ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب ہیں﴾

❁ خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے چشم و چراغ، عالمی مبلغ اسلام حضرت علامہ پیر محمد توصیف رضا خاں بریلوی مدظلہ نے (۲۴ ذوالقعدہ ۱۴۲۳ھ بروز جمعۃ المبارک) جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم گوجرانوالہ کے ساٹھویں سالانہ جشن دستار فضیلت کی آخری نشست میں خطاب کرتے ہوئے حضرت نباضِ قوم علیہ پر حضور محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی عنایات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا"...... اگر اس محفل پاک میں محدث اعظم پاکستان کا ذکر نہ کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ انصاف کی بات نہیں۔ اس خطے میں، پورے پنجاب میں بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ پورے پاکستان میں حضور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے مسلک حق، مذہب مہذب، مسلک اہلسنّت و جماعت اور بالخصوص مسلک اعلیٰ حضرت کی جو خدمت فرمائی ہے یہ انہی کا حصہ تھا۔ اور اُن کے شاگرد نہ یہ کہ صرف پاکستان میں بلکہ میں نے دنیا کے بیشتر ممالک کا دورہ کیا حضور محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ وہاں مسلک اہلسنّت و جماعت اور بالخصوص مسلک اعلیٰ حضرت کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور آپ کے اس علاقے میں، آپ کے اس گوجرانوالہ میں حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ نے مسلک اعلیٰ حضرت کی جو خدمت فرمائی ہے، یہ محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے سچے جانشین ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور ان کو صحت و شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ان کا سایہ ہمارے

سروں پر تادیر قائم رکھے----- حضرت مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی روح کا تعلق حضور حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی روحانیت سے کرلیا' لائلپور کی سرزمین پر بیٹھ گئے ہیں' فیصل آباد کی سرزمین پر لیٹ گئے ہیں----- کشاں کشاں روح والے کھنچے چلے جارہے ہیں۔ مَیں اب کہنا چاہتا ہوں کہ محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی روحانیت سے حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق رضوی نے اپنی روح کا تعلق کرلیا ہے----- گوجرانوالہ میں بیٹھ گئے ہیں' کشاں کشاں روح والے کھنچے چلے آرہے ہیں (اسی دوران حضرت جانشینِ قوم مدظلہ العالی شدید نقاہت کے باوجود جب اسٹیج پر جلوہ افروز ہوئے تو علماؤ احبابِ اہلسنّت میں مسرت کی لہر دوڑ گئی' علامہ توصیف رضا بریلوی مدظلہ العالی نے حضرت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) آپ یہ نورانی چہرہ دیکھ رہے ہیں' یہ نورانی چہرے والے حضور محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب ہیں۔ جنہوں نے اس علاقے میں مسلک اہلسنّت وجماعت اور بالخصوص مسلک اعلیٰ حضرت کا پرچم لہرادیا' اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت مولانا ابوداؤد صاحب کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور ان کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے' آج کی اس بزم محبت میں حضرت مولانا محمد صادق صاحب کی تشریف آوری نے اس محفل میں چار چاند لگادیے ہیں۔ مَیں اکثر اپنی محفلوں میں حضرت کا ذکر کرتا رہتا ہوں کہ پاکستان کی سرزمین پر اگر کوئی متقی پرہیزگار عالم دین ہے تو وہ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب ہیں۔ آج حضرت بہت کمزور ہوگئے ہیں آپ تمامی حضرات دعا کیجئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت کو صحت وشفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اس لئے کہ ہر چالیس آدمیوں پر ایک اللہ کا

ولی موجود ہوتا ہے یہاں تو تعداد چالیس سے کہیں زیادہ تجاوز کر گئی ہے۔نا معلوم اس محفل پاک میں کون کون ولی بیٹھے ہیں۔اے مالک مولیٰ! اس محفل پاک میں جو تیرا برگزیدہ بندہ موجود ہو جو بحر معرفت کا غواث موجود ہو اگر تیرا کوئی پسندیدہ بندہ موجود ہو تو اُسی پسندیدہ بندے کے صدقہ میں مولانا محمد صادق صاحب کو صحت کاملہ وشفائے عاجلہ عطا فرما۔ان کا وجود اس علاقے کیلئے خیر و برکت کا باعث ہے۔بات یہ چل رہی تھی کہ روح کا مقام اور ہوتا ہے اور روحانیت کا مقام اور ہوتا ہے...... آپ دیکھیں کہ مولانا سردار احمد ایک ایف اے کے سٹوڈنٹ ہی تو تھے انہوں نے اپنی روح کا تعلق حضور حجۃ الاسلام کی روحانیت سے کر لیا۔مولانا محمد صادق روح والے ہیں فیصل آباد اپنا دل سادہ کاغذ کی مانند لے کر گئے تھے یہ دل جو ہے سادہ کاغذ ہوا کرتا ہے۔ایک مرتبہ سادے کاغذ پہ تم جو لکھ دو گے اسے مٹایا نہیں جا سکتا۔تو مولانا محمد صادق صاحب بھی اپنا دل سادے کاغذ کی مانند لے کر گئے۔ محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے پاس۔مولانا سردار احمد نے مولانا محمد صادق صاحب کے دل پر لکھ دیا **عشق مصطفےٰ** (صلی اللہ علیہ وسلم) تو آج اسی عشق مصطفےٰ کا کمال ہے گوجرانوالہ کی مسجد زینت المساجد میں آئے...... بیٹھ گئے ہیں۔روحیں کھنچی چلی آ رہی ہیں کیونکہ انہوں نے اپنی روح کا تعلق حضور محدث اعظم پاکستان کی رُوحانیت سے کر لیا تو لوگو! تم بھی اپنی روح کا تعلق اگر مولانا محمد صادق صاحب کی روحانیت سے کر لو گے تو بیٹھو گے یہاں مگر دیکھو گے کہاں کہاں...... روح کا مقام اور ہوتا ہے روحانیت کا مقام اور ہوتا ہے...... یہ آپ کا گوجرانوالہ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کی وساطت سے علمی شہر بن گیا ہے......"

❀ فیض یافتۂ محدث اعظم علامہ پیر سید حسین الدین شاہ صاحب (راولپنڈی) رقمطراز ہیں کہ "......ترجمان اہلسنّت' پاسبان مسلک رضا حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی زہد و تقویٰ میں اسلاف کی یادگار۔ فنا فی الرسول' شیخ الحدثین محدث اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کی روایات کے امین ہیں......"

❀ فیض یافتۂ محدث اعظم علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ (بہاولپور) لکھتے ہیں "حضرت علامہ الحاج مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ گلستان محدث اعظم پاکستان کے ایک چہکتے مہکتے پھول ہیں' فقیر بھی اسی باغ کا ایک تنکا ہے......علامہ ابوداؤد صاحب کی خدمات دینیہ میں اتنی ترقی ہوئی کہ نائب محدث اعظم پاکستان کا مرتبہ حاصل کرلیا......"

❀ فاضل جلیل علامہ سید محمد محفوظ الحق شاہ صاحب (بورے والا) کا بیان ہے "......حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی حضرت محدث اعظم کے ارشد تلامذہ اور اسعد خلفاء میں سے ہیں......"

❀ مفکر اسلام علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب مرکزی ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنّت پاکستان لکھتے ہیں "......علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ نے تعلیم و تحصیل علم کی تکمیل محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں فیصل آباد میں فرمائی۔ ان کے لکھنے' پڑھنے' بولنے اور سوچنے' ہر ایک پہلو پر استاد کا رنگ غالب اور گہرا ہے......"

❀ خطیب ملت علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی کراچی رقمطراز ہیں "......حضرت محدث اعظم پاکستان کے فیض یافتگان میں حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب اپنی مثال آپ ہیں......"

❁ شیخ الحدیث علامہ پیر سائیں غلام رسول قاسمی (سرگودھا) لکھتے ہیں

”یادگار اسلاف حضرت علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دینی حمیت و غیرت سے حظِ وافر پایا ہے......“

❁ فیض یافتہ محدث اعظم پاکستان علامہ محمد حسن علی رضوی میلسی اپنے ایک تاریخی مضمون میں نائب محدث اعظم پاکستان علامہ ابوداؤد صاحب کے مخالفین و حاسدین کا یوں ردّ فرماتے ہیں ”......مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب نہ تو فقیر کے پیر و مرشد ہیں' نہ استاد مگر ماشاء اللہ آپ ہم سب سے پہلے بلکہ بہت پہلے امام اہلسنّت سیدی مرشدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بیعت و خلافت کا اعزاز رکھتے ہیں اور بہت عرصہ انہیں حضرت ممدوح قدس سرہٗ کی صحبت و قرب' رفاقت و تربیت کا شرف بھی حاصل رہا ہے۔ ہم نے بچشم سر خود دیکھا اور بار بار دیکھا کہ امام اہلسنّت نائب اعلیٰ حضرت محدث اعظم پاکستان کی بارگاہ میں جو خصوصی قرب اور مقام علامہ ابوداؤد صاحب مدظلہ کا تھا' وہ کسی کا نہ تھا حالانکہ وہ ہم سب کیلئے ابر رحمت تھے۔ بیسیوں واقعات اس پر شاہد ہیں کہ محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں ان کا ایک منفرد اور خصوصی مقام و منصب تھا اور آپ مولانا ابوداؤد صاحب پر مذہب حق اہلسنّت و مسلک اعلیٰ حضرت کی بے لوث و بے مثال مجاہدانہ خدمات کے باعث بہت ہی ناز و اعتماد فرماتے تھے اور سب سے پہلے علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب ہی کو سلسلہ عالیہ کی اجازت و خلافت سے مشرف فرمایا تھا اور شجرہ شریف میں مولانا ابوداؤد صاحب کے متعلقین کیلئے خود حضرت محدث اعظم

پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر کا اضافہ فرمایا تھا کہ:

؎ زینت صدق و صفا سے کر مجھے آراستہ

مرشدی صادق محمد باصفا کے واسطے

❁ فیض یافتۂ محدث اعظم پاکستان، شیر خانیوال مولانا صوفی محمد عبدالحق رضوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے برادر اصغر نامور بزرگ نعت خواں صوفی محمد عبدالخالق رضوی (خانیوال) کا بیان ہے کہ: حضرت محدث اعظم اکثر فرمایا کرتے تھے کہ "میرے شاگردوں میں (منظور نظر) شاگرد مولانا محمد صادق ہیں اور مریدوں میں (مرکز توجہ) مرید مولانا محمد صادق ہیں"۔

❁ برادر طریقت الحاج رشید احمد چغتائی رحمۃ اللہ علیہ کی یادداشتوں میں سے چند اہم اقتباسات ملاحظہ فرمائیں ☆ "......حضرت نباض قوم مدظلہ کے بعض مخالفین نے حضرت محدث اعظم مولانا محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی گوجرانوالہ آمد کے موقع پر آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ "مولانا ابوداؤد کو نرم رویہ اختیار کرنے کی تلقین کریں"۔ حضرت محدث اعظم نے جواباً ارشاد فرمایا "میں نے اس وقت لائلپور (فیصل آباد) میں ڈیرے ڈالے جبکہ شہر میں ایک بھی سنی جامع مسجد نہ تھی، مخالفین اہلسنت کا رد اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے مسلک مبارک کی تبلیغ شروع کی، مخالفین نے مجھ پر قاتلانہ حملے کیے، کھانے میں زہر دینے کی کوشش کی، لیکن بفضلہ تعالیٰ فقیر کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی۔ میں نے کبھی بدمذہبوں کو معاف نہیں کیا تو میں کس طرح مولانا ابوداؤد صاحب کو کہہ سکتا ہوں کہ وہ بدمذہبوں کے ساتھ نرم رویہ اختیار کریں"، بالآخر یہ تمام حضرات مطمئن ہو کر مجلس سے اٹھے اور

آئندہ اس باب میں حضرت نباض قوم مدظلہ کی کبھی مخالفت نہ کی۔ ☆ حضرت سیدی شیخ الحدیث قبلہ لائلپوری علیہ الرحمۃ سرکار داتا علیہ الرحمۃ کے مزار عالی کی حاضری کیلئے لاہور تشریف لاتے اور بذریعہ خط مولانا ابوداؤد صاحب کو بھی مطلع فرماتے کہ "فلاں روز حاضری کا پروگرام ہے" لہٰذا حضرت نباض قوم مدظلہ بھی اسی روز حاضری کیلئے لاہور تشریف لے جاتے اور دوہری برکات سے مستفید ہوتے ایک تو حضور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار عالیہ کی حاضری دیتے اور وہ بھی اپنے آقائے نعمت کے جلو میں اور دوسرے اپنے شیخ کامل کی زیارت سے بھی مشرف ہوتے۔ ایک دفعہ بندہ کو بھی اپنے ساتھ لے گئے اور حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا ابوداؤد صاحب دامت برکاتہم عالیہ کے طفیل بندہ پر بھی بہت شفقت فرمائی۔ ☆ ایک مرتبہ حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ زینت المساجد میں داخل ہونے لگے تو جلی حروف میں تحریر کردہ الفاظ

"یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم"

پر نظر پڑی فرمایا "یہ الفاظ کسی اہل علم، اہل ادب نے لکھوائے ہیں ورنہ لوگ عموماً "یا محمد" لکھواتے ہیں"۔ عرض کیا گیا کہ "یہ آپ کے شاگرد خاص مولانا ابوداؤد صاحب نے ہی لکھوائے ہیں"۔ تو فرمایا "جبھی ایسا ہوا"۔

❁ ایک مرتبہ فقیر نے حضرت مولانا ابوداؤد صاحب سے بیعت کیلئے عرض کیا تو آپ زور دیتے کہ بیعت لائلپور (فیصل آباد) جا کر میرے آقائے نعمت محدث اعظم پاکستان کے دست حق پرست پر کریں، جب میں نے زیادہ اصرار کیا تو حضرت موصوف نے فرمایا "مجھے بیعت لینے کا اختیار نہیں ملا" اس صورتحال سے

مجھے بڑی مایوسی ہوئی اور روشنی کی صرف ایک کرن اور ایک امید تھی کہ حضور محدث اعظم کی خدمت میں براہ راست گذارش کی جائے' سو ایک عریضہ ان کی جناب میں ارسال کیا' چند ہی روز کے بعد حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا نوازش نامہ موصول ہوا جس میں تحریر تھا" ہم نے مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کو بیعت لینے کا اختیار دے دیا ہے' لہٰذا ان سے بیعت ہو جایئے" ابھی مجھے یہ خط ملا اسی وقت حضرت نباض قوم کا بلاوا آ گیا' حاضر خدمت ہوا تو ارشاد فرمایا" آج ہی بے شک بیعت ہو لیں" سو بروز جمعہ ۱۲ محرم ۱۳۷۵ھ کو بندہ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں حضرت نباض قوم کے دست حق پرست پر بیعت ہوا...... بیعت ہونے کے کچھ عرصہ بعد فیصل آباد (سابق لائل پور شریف) حاضر ہوا تو نماز مغرب کے بعد حضور سیدی شیخ الحدیث قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے یاد فرمایا' میرے حاضر ہونے پر فرمایا" کہ ہم کسی جگہ دعوت پر جا رہے ہیں آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں"۔ مجھے کیا عذر ہو سکتا تھا' تانگے میں اگلی سیٹ پر سرکار نے مجھے اپنے ساتھ ہی بٹھا لیا اور راستے میں ارشاد فرمایا کہ" آپ حضرات کو شجرہ شریف قادریہ رضویہ پڑھتے ہوئے کچھ کمی محسوس ہوتی ہوگی' آپ شجرہ مبارکہ کے آخر میں یہ شعر شامل کر لیں اور روزانہ پڑھا کریں ؎

زینت صدق و صفا سے کر مجھے آراستہ

مرشدی صادق محمد باصفا کے واسطے"

یہ شعر گوجرانوالہ آ کر حضرت نباض قوم مدظلہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا۔☆ ایک دفعہ حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ خانیوال' ملتان' بوریوالہ وغیرہ کے تبلیغی دورہ پر تشریف لے گئے' حضرت نباض قوم مدظلہ بھی ساتھ تھے اور جلسوں

میں حضرت محدث اعظم کے ساتھ تقریر فرماتے۔ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ جب لائلپور (فیصل آباد) واپس تشریف لے جانے لگے تو علاقہ کے احباب نے ان سے عرض کی کہ "مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کو کچھ دنوں کیلئے اجازت دے دیں" ...آپ نے اجازت مرحمت فرمائی اور بعد میں کئی دن تک حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی تقریریں ضلع ملتان کے قصبوں میں ہوتی رہیں۔ کچھ دنوں بعد میں میانوالی سے لائلپور حاضر ہوا اور حضرت سیدی قبلہ شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے مستفید ہوا' اس وقت کافی احباب حاضر خدمت تھے اور گذشتہ تبلیغی دورہ کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی۔ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ' حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی تقاریر اور انداز بیان سے بہت خوش تھے اور تعریفی کلمات سے یاد فرما رہے تھے۔

☆ حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ علاقہ تھل ضلع میانوالی تشریف لے گئے (میری سرکاری ڈیوٹی ان دنوں میانوالی شہر میں تھی' میں بھی وہاں پہنچ گیا' آپ کی زیارت اور تقریر سننے کی سعادت حاصل کی) وہاں پر دو علمائے کرام کو میں نے آپس میں یہ گفتگو کرتے ہوئے پایا کہ "سیدی قبلہ شیخ الحدیث' مولانا ابوداؤد صاحب سے ناراض ہیں"۔ میں نے یہ بات سنی تو بذریعہ خط حضرت نباضِ قوم مدظلہ کو مطلع کیا' آپ نے اپنے طور پر حضرت محدث اعظم پاکستان سے اس بارے میں تسلی کر لی کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ کچھ دنوں بعد میں خود لائلپور حاضر ہوا تو سیدی شیخ الحدیث قبلہ علیہ الرحمۃ نے مجھے فرمایا کہ "بعض حضرات مجھ سے جھوٹی باتیں منسوب کر کے میرے احباب اور میرے درمیان اختلافات پیدا کرنا چاہتے ہیں اور بے پر کی اڑاتے رہتے ہیں' وہ تو اچھا ہوا کہ مولانا محمد صادق صاحب نے

مجھ سے دریافت کر کے اطمینان کر لیا' ورنہ خواہ مخواہ کی غلط فہمی رہتی"۔ مزید فرمایا کہ "میں بھلا مولانا محمد صادق صاحب سے ناراض کیوں ہوں گا؟ انہوں نے گوجرانوالہ میں جس طرح دین کی خدمت کی ہے اور جس طرح سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے مسلک کی ترویج کی ہے' اس سے مجھے بے حد مسرت ہوئی ہے' میں مولانا موصوف سے بہت خوش ہوں' جس طرح "رضائے مصطفےٰ" پرچہ نکال کر سنیوں کو منظم اور مخالفوں کو دندان شکن شکستیں دی ہیں میرے دل سے مولانا محمد صادق صاحب کیلئے دعائیں نکلتی ہیں"۔ بار بار آپ یہی ارشاد فرماتے رہے کہ "میں مولانا محمد صادق صاحب سے بہت خوش ہوں' ناراض بالکل نہیں ہوں"۔ اور کھانا کھانے کے دوران بھی آپ مسلسل اپنے خلیفۂ اعظم مولانا ابوداؤد صاحب کی تعریفیں کرتے جاتے اور فرماتے کہ "میں ان سے بہت خوش ہوں' میں ان سے بہت خوش ہوں" اور اسی طرح کھانے کے آخر تک فرماتے رہے۔ ☆ بدعقیدہ لوگوں کے قائم کردہ مقدمات چل رہے تھے اور حضرت نباض قوم مدظلہ جیل میں تھے' مقدمہ کی سماعت مکمل ہو چکی تھی۔ میں حضور سیدی قبلہ شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ "حضرت! دعا فرمائیں مولیٰ تعالیٰ علامہ ابوداؤد صاحب کو کامیاب فرمائے"۔ آپ نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور رب تعالیٰ کے حضور عرض کی کہ "اے اللہ العالمین! حق کا بول بالا فرما اور جو حق پر ہیں اُن کی مدد فرما"۔ پھر مجھ سے ارشاد فرمایا کہ "مقدمات کا فیصلہ چاہے کچھ ہی کیوں نہ ہو مولانا محمد صادق صاحب کامیاب ہی ہیں' وہ جیل میں کسی اخلاقی جرم کی بناء پر نہیں گئے بلکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں کا رد کرنے اور سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے

مسلک مبارک کی تبلیغ کی پاداش میں جیل گئے ہیں اگر رہا ہو جائیں تو بھی کامیاب ہیں اور ہمارے دلوں کو ان کے رہا ہونے سے بے حد مسرت ہوگی اور اگر دنیا کی کورٹ نے انہیں قید کی سزا سنادی پھر بھی کامیاب ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی آزمائش ہوتی ہے اور ایسی قید و بند کی سزائیں بلندیٔ درجات کا باعث بنتی ہیں' ہاں البتہ ہمارے دلوں کو جدائی کا صدمہ سہنا پڑے گا وہ بہر صورت کامیاب ہیں"۔

☆ فاضل شہیر مولانا محمد احسن چشتی نظامی (صابووال تحصیل شاہ پور ضلع سرگودھا) کا بیان ہے کہ مجھے خواب میں حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "مولانا محمد صادق صاحب کو میرا سلام دینا"۔ حسن اتفاق سے اس کے چند دن بعد فقیر راقم الحروف (نیازی) نے ۶ صفر ۱۳۹۲ھ بروز بدھ بوقت صبح خواب دیکھا کہ "حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا محمد صادق صاحب کو جوڑا عطا فرمایا"۔

("رضائے مصطفےٰ" صفر ۱۳۹۲ھ)

تحدیث نعمت: محدث اعظم پاکستان کی بے پناہ عنایات اور آپ کی نظر فیض اثر کے کرشموں کا تذکرہ مبارکہ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ اپنی یادوں میں تحدیث نعمت کے طور پر تبرکاً یوں رقم فرماتے ہیں "......آقائے نعمت حضور محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کئی طلباء کو علم پڑھانے کے علاوہ انہیں مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ میں حاضری کی سہولت بہم پہنچائی اور ان کی شادی و نکاح کا اہتمام فرمایا۔ خود اس راقم الحروف پر بڑی شفقت و نوازش فرماتے۔ حج و زیارت کی سعادت سے مشرف ہونے کے موقع پر آپ نے بڑی حوصلہ افزائی فرمائی' روانگی سے قبل شاہی

مسجد میں تقریر کرائی اور آپ خود اور دیگر احباب سے امداد دلوائی اور جب فقیر حقیر ناچیز ضعیف (ابوداؤد محمد صادق) مع والدہ و ہمشیرہ حج و زیارت کی سعادت کے حصول کے بعد واپس ہوا تو لاہور ریلوے اسٹیشن پر آپ کو استقبال کیلئے موجود پایا پھر آپ نے فیصل آباد بلوایا' شاہی مسجد میں تقریر کرائی اور حرمین طیبین کی حاضری کے واقعات سن کر بڑی مسرت کا اظہار فرمایا' بعدازاں جب کچھ عرصہ بعد آپ گوجرانوالہ تشریف لائے اور مرکزی جامع مسجد زینت المساجد کے حجرہ کے متصل حصہ میں نعت خوانی شروع ہوئی اور یہ نعت شریف پڑھی گئی:

؎ عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ..... کہ سب جنتیں ہیں نثارِ مدینہ

تو آپ نے خصوصی توجہ فرما کر اس نعت شریف میں فی البدیہہ ان دو شعروں کا اضافہ فرمایا ؎

ہوئے جب سے حاضر ہیں روضہ پہ تیرے
جبھی سے ہیں صادقؔ نثارِ مدینہ
کبھی گردِ کعبہ، کبھی پیشِ روضہ
میں قربان مکہ نثارِ مدینہ

❁ مختلف اوقات میں مقدمات و گرفتاری کے موقع پر بھی آپ بڑی ہمدردی و خیر خواہی فرماتے رہے اور سنت نکاح کے موقع پر بھی جب فقیر (ابوداؤد محمد صادق) نے حضرت صاحب علیہ الرحمۃ سے عرض کیا تو حسب معمول از حد مہربانی فرماتے ہوئے نکاح خوانی کیلئے سیالکوٹ ساتھ تشریف لے گئے' بنفس نفیس نکاح پڑھایا اور گوجرانوالہ واپسی کے بعد دوسرے دن ولیمہ شریف کے بعد فیصل آباد

تشریف لے گئے۔ اتنا وقت عنایت فرمایا اور اتنی زحمت گوارا کی۔ ☆ گوجرانوالہ کی عظیم الشان، قدیم ترین، مشہور زمانہ، اسم بامسمّٰی، تاریخی مرکزی جامع مسجد زینت المساجد میں جب امام وخطیب کی ضرورت محسوس ہوئی تو انتظامیہ کے بزرگ رکن حاجی احمد دین صاحب مرحوم محدث اعظم علیہ الرحمۃ کی خدمت میں فیصل آباد حاضر ہوئے اور امام وخطیب کیلئے عرض کیا تو حضور نے فقیر کا انتخاب کیا اور گوجرانوالہ جانے کا حکم فرمایا اور انتظامیہ والوں کو اس ناچیز کے بارے میں فرمایا ''گوجرانوالہ کیلئے مولانا محمد صادق صاحب کو لے جائیں، ان شاء اللہ آپ لوگوں کو بہت کام دیں گے اور اللہ کریم ان سے دین کا بہت کام لے گا''۔ گوجرانوالہ تقریباً وہابیت زدہ علاقہ تھا اور یہاں گنتی کی دو تین سنی مساجد اور دو تین سنی علماء تھے۔ فقیر نے زینت المساجد میں حاضر ہو کر بفضلہٖ تعالیٰ امامت وخطابت اور درس قرآن اور کچھ نشر واشاعت کا سلسلہ شروع کر دیا اور آپ کی دعاؤں اور نظر انتخاب کی برکت سے سنی ماحول فروغ پایا، کچھ عرصہ بعد آپ کے دست مبارک سے گوجرانوالہ میں اہلسنّت کی اوّلین معیاری مرکزی درسگاہ جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کا قیام اور رسالہ ''رضائے مصطفٰے'' ومکتبہ رضائے مصطفٰے کا بھی اجراء ہو گیا، سینکڑوں سنی علماء اور مساجد و مدارس کا بھی اضافہ ہو گیا اور سارا شہر صلوٰۃ وسلام سے گونجنے لگا، فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔ ☆ قیام پاکستان کے بعد جب حضرت محدث اعظم گورداسپور (بھارت) سے پاکستان تشریف لائے اور ماہ شوال ۱۳۶۸ھ میں لائلپور (فیصل آباد) میں مرکزی دار العلوم جامعہ رضویہ مظہر اسلام قائم فرمایا تو آپ کے تشریف لانے کے ساتھ ہی فقیر بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر دورہ حدیث

شریف میں داخل ہو گیا اور بفضلہٖ تعالیٰ و بوسیلہ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء ۱۵ شعبان ۱۳۶۹ھ میں پہلے جلسہ دستار فضیلت پر اکابرین اُمت، بزرگان دین کے دست مبارک سے دستار و سند سے مشرف ہوا، فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ دستار فضیلت کے بعد حضور محدث اعظم علیہ الرحمۃ کے حکم سے فیصل آباد ہی میں ایک مسجد میں امامت اور ایک میں خطابت اور مرکزی دارالعلوم جامعہ رضویہ میں شوال ۱۳۶۹ھ میں تدریس کی خدمت اس ناچیز کے سپرد ہوئی۔ ☆ دوران دورہ حدیث شریف ایک مرتبہ راویان حدیث کی کنیتوں کا تذکرہ چھڑا اور حضرت صاحب علیہ الرحمۃ نے کنیتیں تقسیم فرمائیں تو فقیر کو "ابوداؤد" کنیت عطا ہوئی اور پھر مولیٰ تعالیٰ نے اس کی برکت سے ابوداؤد کو اسم بامسمّٰی بنادیا۔

کمالِ شفقت: مولانا محمد جلال الدین قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "محدث اعظم پاکستان" جلد ۱، ص ۲۵۰ پر رقمطراز ہیں کہ "مولانا ابوداؤد محمد صادق (گوجرانوالہ) آپ کے اجلہ تلامذہ میں سے ہیں۔ آپ کے مرید و خلیفہ مجاز بھی ہیں۔ ان کے نام حضور محدث اعظم کا ایک مکتوب ہے۔ "عزیزم محترم فاضل نوجوان سلمہ الرحمٰن۔ سلام مسنون۔ دعوات صالحہ، خیر و عافیت۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کو مخلوق کیلئے چشمہ فیوض و برکات بنائے، آمین ہفتہ کے روز دعوت کاٹن ملز میں تھی تانگہ پر واپس آ رہا تھا تو شجرہ میں آپ کے متعلق شعر کے اضافہ کرنے کا خیال آیا تو ذہن میں یہ آیا:

زینت صدق و صفا سے کر مجھے آراستہ
مرشدی صادق محمد باصفا کے واسطے

آپ کے مریدین اس شعر کو پڑھیں گے۔ والسلام والدعا: فقیر ابوالفضل محمد سردار احمد غفرلہٗ‘‘...... شجرہ میں شعر کا اضافہ حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق پر کمال شفقت ومحبت کی دلیل ہے‘‘۔ (حوالہ مذکورہ)

دُوسرا واقعہ: ایک مرتبہ مولانا محمد عنایت اللہ خطیب سانگلہ ہل اور مولانا ابوداؤد محمد صادق خطیب گوجرانوالہ ایک تقریر کے سلسلہ میں گرفتار کر لئے گئے‘ یہ دونوں حضرات گوجرانوالہ جیل میں تھے‘ ضمانت کیلئے ہائی کورٹ میں اپیل دائر تھی‘ تاریخ سماعت سے ایک دن پیشتر حضرت شیخ الحدیث (قدس سرہٗ) لاہور داتا دربار حاضر ہوئے‘ دربار کی ملحقہ مسجد میں کافی دیر تک نعت خوانی ہوتی رہی‘ نعت خوانی کے بعد آپ نے نہایت پراعتماد لہجہ میں یہ اشعار پڑھنا شروع کئے کہ: ۔

تمنا ہو پوری جو فرمائیں حضرت
کہ صادقؔ ‘عنایتؔ کو چھٹی ملی ہے
تیرے صادقؔ‘ عنایتؔ دوڑے آئیں
کرم تیرا اگر باذل ہو یا غوث

خدا تعالیٰ کی شان کہ صبح تاریخ تھی‘ اسی دن دونوں حضرات ضمانت پر رہا ہو گئے۔ یہ حضور غوث پاک اور حضور داتا گنج بخش (قدس سرہما) سے استغاثہ کی برکت تھی‘‘۔

(کتاب محدث اعظم پاکستان ص ۱۹۴)

☆ اسی طرح پہلی تحریک ختم نبوت کے دوران فقیر جب ملتان جیل میں قید کاٹ رہا تھا تو حضور محدث اعظم علیہ الرحمۃ نے کمال مہربانی فرماتے ہوئے مولانا

محمد بشیر رضوی مرحوم (رڈیالہ گوجرانوالہ) کو وہاں بھیج کر جیل میں ضروریات کی اشیاء پہنچا کر دستگیری فرمائی۔

☆ عارفوالہ ضلع ساہیوال میں ایک مرتبہ حضرت صاحب علیہ الرحمۃ کے زیر سایہ فقیر ایک جلسہ میں حاضر ہوا اور آپ سے پہلے فقیر نے خطاب کیا تو حضرت صاحب علیہ الرحمۃ نے فرمایا "آپ کا بیان لوگوں کے دلوں میں اتر رہا تھا" کیسی شفقت وعنایت تھی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

☆ آپ بے پناہ شفقت فرماتے ہوئے اکثر فرمایا کرتے تھے کہ "فقیر تو آپ (ابوداؤد) کو اپنے گھر کا ہی فرد سمجھتا ہے"۔☆ بحمدہٖ تعالیٰ متعدد مرتبہ آقائے نعمت کی معیت میں حضور داتا صاحب حاضری ہوئی اس کے علاوہ بھی کئی مرتبہ حضرت محدث اعظم کے ساتھ سفر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی' دوران سفر جب نماز باجماعت کا موقع پیش آتا تو آپ اس ادنیٰ غلام کو امامت کا حکم فرماتے۔

محدث اعظم پاکستان کے مکتوباتِ مبارکہ: فقیر کے نام آقائے نعمت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے چند مکتوبات گرامی کے اقتباسات ملاحظہ فرمائیں: "عزیز محترم مولانا مولوی حاجی صوفی ابوداؤد محمد صادق صاحب سلمہٗ! سلام مسنون۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کو مشائخ طریقت' بزرگان دین کے فیوض وبرکات سے نوازے اور چشمہ فیض بنائے آمین شجرہ میں اضافہ کا خیال ہوا تو ذہن میں یہ آیا۔

زینت صدق وصفا سے کر مجھے آراستہ
مرشدی صادق محمد باصفا کے واسطے

آپ کے مریدین اس شعر کو پڑھا کریں گے۔

والسلام والدعا: محمد سردار احمد۔ ۵ صفر ۱۳۷۴ھ"

✿ "مولیٰ تعالیٰ...... اعداءِ دین پر مظفر و منصور رکھے۔ بحمدہٖ تعالیٰ شہر گوجرانوالہ آپ نے فتح کرلیا' اب مضافات میں بھی جگہ جگہ کامیابی حاصل ہو (آمین)۔ نیک فال ہے کہ آپ اخبار (رضائے مصطفٰے) تیار کررہے ہیں' مولیٰ عزوجل قبولیت و فتح و نصرت عطا فرمائے' آمین۔ گوجرانوالہ و گرد و نواح میں آپ کی برکت سے سنیت کا بہت چرچا ہے۔ اہلسنّت کے جتنے اجلاس گوجرانوالہ میں ہو رہے ہیں' فقیر کے خیال میں یہاں کسی شہر میں نہیں ہو رہے"۔

(فقیر ابوالفضل محمد سردار احمد غفرلہٗ)

✿ ایک اور عزیز کے نام مکتوب گرامی میں فرمایا "معلوم ہوا تھا کہ بعض عزیز و احباب عزیزم مولانا حاجی محمد صادق صاحب سلمہٗ سے بیعت ہونا چاہتے ہیں' فقیر نے تو ان کو پہلے بھی اجازت دی تھی اور فقیر اب بھی ان کو علیٰ برکۃ اللّٰہ و علیٰ برکۃ رسولہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اجازت دیتا ہے کہ وہ ضرور بیعت کریں اور سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ کی توسیع و اشاعت کریں اور بحمدہٖ تعالیٰ و بطفیل حبیبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام عزیزم مولانا سلمہٗ میں بیعت کرنے کی شرائط پائی جاتی ہیں۔ مولانا عالم باعمل ہیں' ان کا سلسلہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے متصل ہے' اگر مولانا جیسے نیکوکار پرہیزگار صوفی منش عالم دین بیعت سے ہاتھ روکیں گے تو مذہب کو نقصان عظیم پہنچے گا"۔ (فقیر ابوالفضل محمد سردار احمد غفرلہٗ)

"رضائے مصطفےٰ" کی اشاعت کے آغاز پر تحریر فرمایا "سلام مسنون! دعوات صالحہ۔ کل داتا دربار حاضر ہوا 'رضائے مصطفےٰ کی اشاعت وقبولیت وترقی کے متعلق دعا کی' مولیٰ عزوجل قبول فرمائے۔ حق کہنے' حق سننے' حق لکھنے کی توفیق عطا فرمائے' آمین۔ والسلام والدعا:

فقیر ابوالفضل محمد سردار احمد غفرلہٗ ۱۰/رمضان ۱۳۷۶ھ بروز جمعرات

☆ "عزیز محترم ادعیہ صالحہ سلام مسنون! خیر و عافیت۔ "رضائے مصطفےٰ" ۲۳ شوال ۱۳۷۶ھ میں مولانا مولوی ابوالنور محمد بشیر کوٹلوی کی نظم (بڑی عزت خدا کے ہاں "رضائے مصطفےٰ" کی ہے) دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔ مولیٰ عزوجل "رضائے مصطفےٰ" کو ترقی وعروج وکامیابی عطا فرمائے۔

والسلام والدعا: فقیر ابوالفضل محمد سردار احمد غفرلہٗ"

☆ "رضائے مصطفےٰ" کے بارے میں آپ کے طویل تاثرات میں سے چند اقتباسات "...... جریدہ حمیدہ رضائے مصطفےٰ نے ماشاءاللہ مختصر عرصہ میں دین متین و مذہب مہذب اہلسنّت کی جو عظیم و مخلصانہ و مجاہدانہ نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں وہ واضح وظاہر ہیں۔ ضرورت ہے کہ دین کے ایسے خادم و مخلص مبلغ کی تبلیغ و خدمت کا دائرہ مزید وسیع کیا جائے تاکہ حق کی آواز زیادہ سے زیادہ پھیل سکے اور اہلسنّت وجماعت کا اس سے بھی بڑھ کر چرچا ہو ......" (فقیر ابوالفضل محمد سردار احمد غفرلہٗ) ☆ یاد رہے کہ کئی علماء و احباب نیا رسالہ' نیا اخبار جاری کرتے وقت آپ کا نام بطور سرپرستی لکھنے کی اجازت

طلب کرتے تو حضرت محدث اعظم علیہ الرحمۃ فرماتے "یہ بڑا ذمہ داری کا کام ہے' رضائے مصطفیٰ کی سرپرستی فقیر نے اس لئے قبول کی ہے کہ مولانا محمد صادق صاحب پر مجھے اعتماد ہے"۔ (بحوالہ رضائے مصطفیٰ رمضان ۱۴۱۸ھ)

پے در پے مسلسل اس نظرِ عنایت اور ان شفقتوں اور مہربانیوں کا کہاں تک بیان کیا جائے۔ یاد رہے کہ فقیر نہ تو کسی عالم دین کا صاحبزادہ ہے اور نہ ہی کوئی پیرزادہ' صرف آقائے نعمت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا ایک شاگرد اور خادم ہے اور جو کچھ ہے آپ کے فیضان صحبت و نظرِ عنایت و ادعیہ مبارکہ کی برکت و دولت ہے اور اسی وجہ سے علمائے کرام و برادرانِ اہلسنّت و احباب طریقت فقیر سے محبت فرماتے ہیں۔

؎ صادق میں غلام شیخ الحدیث ہوں
اک عاشق رسول کی صحبت پہ ناز ہے

آہ! ع ...... اب کہاں سے لائیں گے ایسا شفیق و مہربان

(خادم اہلسنّت' غلام محدث اعظم پاکستان' الفقیر ابوداؤد محمد صادق غفرلہٗ)

تاریخی یادداشت: حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی عنایات کے سلسلہ میں کتاب "مفتی اعظم کی شانِ عبقریت" سے چند اہم اقتباسات ملاحظہ فرمائیں۔ "پاکستان میں ایک بار غالباً ۱۹۶۱ء میں اہلسنّت کے مشہور و ممتاز رسالہ "رضائے مصطفیٰ" میں پاسبان مسلک اعلیٰ حضرت' فاضل محقق حضرت علامہ مولانا مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی مدظلہ کا ایک اہم فتویٰ چھپا تھا...... یہاں کے چند علماء نے اس فتویٰ سے اختلاف کیا تو محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار احمد

صاحب، مفسر قرآن شیخ الحدیث علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری، شیخ القرآن علامہ غلام علی اوکاڑوی، علامہ سید محمود احمد رضوی، فقیہ العصر مفتی محمد اعجاز ولی الرضوی (رحمۃ اللہ علیہم) وغیرہ علماء و مسلمہ مفتیان کرام سے تائید حاصل کر لی گئی، مگر دوسری طرف کے چند حضرات نے پھر بھی اختلاف کیا تو یہاں سے علامہ پیر سید مراتب علی شاہ صاحب (تلمیذ محدث اعظم پاکستان) بریلی شریف حاضر ہوئے اور اس پر (مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب کی تائید میں) فیصلہ کن شرعی فتویٰ حاصل کیا۔

(جب شاہ صاحب موصوف بریلی شریف پہنچے تو) سیدنا حضور مفتیٔ اعظم قبلہ کا قافلہ دارالخیر اجمیر شریف جا رہا تھا، حضور مفتیٔ اعظم قبلہ رحمۃ اللہ علیہ مولانا مراتب علی صاحب کو بھی اپنے ہمراہ اجمیر شریف لے گئے، جہاں پر رضوی منزل میں موجود اکابر علمائے اہلسنّت، مفتیان شریعت، حضور سیدنا برہان ملت جبل پوری، فاضل جلیل علامہ حسنین رضا خان صاحب، مجاہد ملت مولانا شاہ محمد حبیب الرحمٰن الٰہ آبادی، دھام نگری علیہ الرحمۃ اور بہت سے جید علماء نے حضرت علامہ مولانا مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب کے فتویٰ کی تائید و تصدیق فرمائی، جب سید مراتب علی شاہ صاحب یہ فتویٰ لے کر جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد واپس آئے، حضور سیدی محدث اعظم کو فتویٰ پیش کیا تو حضرت محدث اعظم پاکستان نے سرکار سیدنا مفتی اعظم قبلہ کے فتویٰ اور دستخط مبارک کو چوم کر آنکھوں سے لگایا اور فرمایا کہ

"مولانا محمد صادق صاحب کی عید ہو گئی......"

(بحوالہ کتاب "مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شانِ عبقریت"۔ صفحہ نمبر ۹، ۱۰)

فیض یافتہ محدث اعظم پاکستان' استاذ العلماء علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کیا "......حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب بیگانوں اور بعض اپنوں کی مخالفت کے باوجود اپنے پیرومرشد اور استاذِ محترم محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے مشن پر قائم رہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے انہیں نصف صدی سے زائد عرصہ خدمت دین کی سعادت نصیب فرمائی اور عزت بخشی......" ماہر رضویات ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں "......اہلسنّت و جماعت کے معروف ومشہور عالم حضرت علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی دارالعلوم منظر اسلام (بریلی شریف) اور دارالعلوم مظہر اسلام (فیصل آباد) کے فیض یافتہ ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ حضرت علامہ محمد شریف کوٹلوی اور تلمیذ رشید حضرت علامہ محمد سردار احمد (علیہم الرحمۃ) سے شرف تلمذ ہے بلکہ مؤخر الذکر سے بیعت بھی ہیں اور خلافت بھی حاصل ہے۔ یہی نسبتیں اُن کی شخصیت کے تعارف کیلئے کافی ہیں......" شرف ملت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "......پیکر صدق وصفا' جبل استقامت حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ اور خلیفہ خاص ہیں۔ اُن کی صلابت' حق گوئی اور استقامت کی ایک دنیا معترف ہے......" درود شریف کی مشہور کتاب "آبِ کوثر" کے مصنف' فیض یافتہ محدث اعظم پاکستان' علامہ مفتی محمد امین صاحب (فیصل آبادی) لکھتے ہیں "......حضرت علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب زید شرفہم' محب رسول سیدی وسندی محدث اعظم پاکستان مولانا ابوالفضل محمد سردار

احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے معتمد تلامذہ میں سے ہیں زادہ اللّٰہ فضلاً و کرماً (آمین)......" ❁ استاذ العلماء علامہ مفتی محمد مختار احمد درّانی (خانپور ضلع رحیم یار خاں) نے اپنے تاثرات میں لکھا"......سرمایۂ اہلسنّت حضرت علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ غیرت نبوی کے اعتبار سے آئینہ اعلیٰ حضرت اور نائب و مظہر محدث اعظم پاکستان ہیں......" ❁ فیض یافتہ محدث اعظم پاکستان علامہ ابوسعید محمد شریف رضوی (حافظ آباد) لکھتے ہیں"......ماشاءاللہ نباض قوم پاسبان مسلک رضا علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ ہی نائب محدث اعظم ہیں......" ❁ فاضل شہیر مفتی محمد سرفراز قادری (ڈیرہ اسماعیل خاں) یوں رقمطراز ہیں"......اگر محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے صحیح خدوخال کسی کو دیکھنے کا شوق ہو اور ان کے نائب و خلیفہ مجاز سے فیض جس کو درکار ہو تو وہ علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب ہی کے دامن سے وابستہ ہو جائے اور آپ ہی کی پیروی کرے......" ❁ استاذ العلماء مفتی محمد رحیم سکندری صاحب شیخ الحدیث جامعہ راشدیہ (پیر جو گوٹھ سندھ) کے طویل تاثرات میں سے چند اقتباسات"......

فضیلۃ الشیخ رأس المحدثین حضرت علامہ محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عمدۃ الافاضل میں جو اسمائے گرامی گنے جائیں گے اُن میں بقیۃ السلف' حجۃ الخلف' زبدۃ العلماء' عمدۃ الاتقیا' مقتدائے اہلسنّت حضرت علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہٗ و فیضتہٗ علینا کا اسم گرامی جگمگاتا نظر آئے گا......" ❁ ممتاز دانشور جناب قاضی مصطفےٰ کامل صاحب (لاہور) لکھتے ہیں"......یقیناً امام اہلسنّت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ جیسی عظیم علمی و روحانی ہستی کی توجہ اور

محدث اعظم پاکستان شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دعائیں حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کے شامل حال رہی ہیں۔محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے نصف صدی قبل آپ کے بارے میں اہل گوجرانوالہ سے جو یہ فرمایا تھا کہ "یہ (مولانا محمد صادق) آپ کو بہت کام دیں گے اور اللہ تعالیٰ ان سے دین و مسلک کا بہت کام لے گا" وہ سو فیصد درست ثابت ہوا......" ﴿﴾ علامہ شبیر احمد ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ (پتوکی) رقمطراز ہیں"......حضرت علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی اس دور میں میرے مرشد کریم امام اہلسنّت نائب امام احمد رضا سیدی مولائی حضرت محدث اعظم مولانا محمد سردار احمد صاحب قدس سرہٗ کی للکار و زندہ کرامت اور عطر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مہکار ہیں......" ﴿﴾ عظیم مذہبی سکالر ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی رحمۃ اللہ علیہ (ڈائریکٹر رضا اسلامک اکیڈمی بریلی شریف) کے طویل تاثرات میں سے چند جھلکیاں ملاحظہ فرمائیں"......حامیٔ سنن، ماحیٔ فتن، نازشِ اہلسنّت، مجاہد اسلام، خلیفۂ مجاز مفتی اعظم عالم اسلام، نائب محدث اعظم پاکستان، پیر طریقت، رہنمائے شریعت، عاشق مصطفےٰ و نیاز کیش امام احمد رضا، حضرت علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ (مرکزی امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان) کے تبلیغی اشتہارات کو تو سرکار مفتی اعظم عالم اسلام حضرت مولانا مصطفےٰ رضا خاں علیہ الرحمۃ والرضوان نے سراہا ہے، ان کی اشاعت کرائی ہے مفتی صاحب موصوف کی دینی خدمات کا حضرت قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین مدنی قدس سرہٗ نے اعتراف کیا ہے، حضور محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے ان پر فخر و ناز کیا ہے۔ ایسی قابل قدر اور عظیم شخصیت پر فقیر

کیا لکھے۔ بس جو کچھ لکھا ہے اس میں عقیدت بھی ہے اور حقیقت بھی......"

معلوم ہوا کہ اپنے مسلک پر شدت سے کاربند رہنے' حق گوئی و بیباکی اور تقویٰ و پرہیزگاری کی امتیازی شان حضرت نباضِ قوم مدظلہ کو اپنے اکابر بزرگان دین بالخصوص آقائے نعمت' دریائے رحمت' محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ورثہ میں ملی اور انہی کی پاکیزہ تربیت نے آپ کے علمی مقام کو نکھار بخشا۔

؎ کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضا
بول بالے میری سرکاروں کے

عطائے ربانی سے آپ کو لحن داؤدی و عشق رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بلندیاں حاصل ہوئیں۔

ع..... رضا یہ نعت نبی نے بلندیاں بخشیں

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے والہانہ لگاؤ نے آپ کو مومن صالح و صادق اور طبع کو طیب و طاہر کے مناصب جلیلہ سے نوازا۔

بزرگوں کی نسبت بڑی چیز ہے
خدا دے یہ دولت بڑی چیز ہے

☆ شب و روز مسلک حق کی پاسبانی نے آپ کو جو جولانیاں عطا کیں انہوں نے آپ کو یگانہ روزگار' عظمت شعار اور فاضل ذی وقار بنا دیا' جلد ہی آپ کے عالم باعمل ہونے کا شہرہ ہر سو پھیل گیا' مسائل لاینحل کے حل اور شرعی تقاضوں کو سمجھنے کیلئے آپ کی طرف اشارہ کیا جانے لگا' سنیت کے ارتقاء' بدمذہبیت کی تردید آپ کی

شخصیت کا جزولاینفک ہوگئی

نگاہ بلند' سخن دلنواز' جاں پُرسوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کیلئے

☆ جیسا کہ پہلے بیان ہوا گوجرانوالہ شہر اپنے مضافات سمیت آپ کی آمد سے قبل نجدیت کا گڑھ سمجھا جاتا تھا مگر بفضلہٖ تعالیٰ آپ کی آمد کے ساتھ آپ کی بے مثال کاوشوں سے سنیت و رضویت اور مسلک اعلیٰ حضرت کا مثالی مرکز بن گیا۔ شہر و مضافات درودو سلام کے نغمات سے گونجنے لگے' سنیت میں بیداری کی لہر دوڑ گئی اوراب ایک طرف یہ صورتحال ہے کہ:

گیا وقت جب تنہا تھا میں انجمن میں
یہاں اب میرے رازداں اور بھی ہیں

اوردوسری طرف

کیا خبر تھی انقلاب آسماں ہو جائے گا
دین باطل پائمال سنیاں ہو جائے گا

حق گوئی کی پاداش میں قید و بند کی صعوبتیں: ☆ آپ کی بے لوث کاوشوں سے مخالفین اہلسنّت کے ایوانوں میں کھلبلی مچ گئی اور وہ نہ صرف آپ کے درپئے آزار ہوئے بلکہ انہوں نے آپ کو معاذ اللہ گوجرانوالہ سے نکالنے کے ہتھکنڈے بھی استعمال کئے' پے درپے دل آزار پمفلٹ شائع کرکے آپ کی کردار کشی کی ناکام کوشش کی گئی...... خدمت دین وحق گوئی کی پاداش میں گوجرانوالہ' بہاولپور اور

میانوالی وغیرہ کی جیلوں میں آپ کو چھ مرتبہ قید و بند کی صعوبتیں پیش آئیں۔

پہلی مرتبہ: رجب المرجب ۲ے۱۳ھ/ مارچ ۱۹۵۳ء (۹۰ دن ملتان جیل)

دوسری مرتبہ: ۱۳ محرم الحرام ۸ے۱۳ھ/ ۳۱ جولائی ۱۹۵۸ء

تیسری مرتبہ: ۵ جمادی الاولی ۸ے۱۳ھ/ ۱۷ دسمبر ۱۹۵۸ء (۹۰ دن)

چوتھی مرتبہ: ۵ صفر ۹ے۱۳ھ/ ۱۱ اگست ۱۹۵۹ء (۶۷ دن بہاولپور جیل)

پانچویں مرتبہ: ۱۹ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۵ھ/ ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۵ء (۲۵ دن میانوالی جیل)

چھٹی مرتبہ: ۲۵ ربیع الآخر ۱۳۹۷ھ/ ۱۵ اپریل ۱۹۷۷ء (۱۱ دن گوجرانوالہ جیل)

☆ حضرت موصوف کی جیل کی زندگی کے بارے میں شاعرِ اہلسنت جناب عبدالقیوم طارق سلطانپوری کے طویل منظوم کلام میں سے ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں:

بہ آسانی بسر کر سکتا تھا زیست
مگر اُس نے چُنی راہِ عزیمت
نشانِ عظمتِ احمد رضا خاں
گلابِ گلشنِ سردارِ ملت
وہ ہے تصویرِ رعبِ فقرِ سردار
وہ ہے احمد رضا کا عکسِ جرأت
وہ بیباکی و حق گوئی کا پیکر
رکھے نادرِ حق اُس کو سلامت
نہ کمزوری دکھائی ابتلا میں
بڑھاپے میں جوانوں جیسی ہمت

یہ خوش بختی، بہ جرم نعرۂ حق
اُسے حاصل ہے اعزازِ اسارت
ریا و بے اصولی کی فضا میں
وجود اُس مردِ حق کا ہے غنیمت
وہ یک رنگی و بے لوثی کی تمثال
مہ اخلاص و جہد و استقامت

علاوہ ازیں حضرت نباضِ قوم مدظلہ کو پھانسی کوٹھڑی میں بند رکھا گیا، مقدمات بنوائے گئے، راشی افسروں کو رشوتیں دے کر آپ کو ہتھکڑی لگا کر بہاولپور اور میانوالی تک قیدی بنا کر طویل سفر کرائے گئے، مختلف جیلوں میں نظربندیاں عمل میں آئیں، جرمانہ تک کی نوبت پہنچی، شہر سے اخراج و قتل وغیرہ کی دھمکیاں بھی دی گئیں، حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کتاب لکھنے کے "جرم" میں آپ پر معاذ اللہ دہشت گردی کا جھوٹا مقدمہ بنایا گیا...... آپ کی قیادت میں رواں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مرکزی جلوس مبارک کو روک کر منکرینِ میلاد نے آپ کی ذات کو بالخصوص نشانہ بنا کر شدید خشت باری کی الغرض آپ کی دینی و مسلکی خدمات کے خلاف ہر طرح سے روڑے اٹکائے گئے، مگر سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے آپ کے پائے استقلال میں معمولی لغزش بھی نہ آئی، آپ کی سرگرمیوں میں اضافہ ہی ہوتا چلا گیا، مخالفین کی ظالمانہ کاروائیوں کے بالمقابل ادھر بمصداق

ع...... بڑھتا ہے یہاں ذوقِ جرم ہر سزا کے بعد

اور اُدھر
اسلام کے پودے کو قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی یہ اُبھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے

خدمت اسلام و سنیت نعرۂ رسالت' صلوٰۃ وسلام وجشن میلاد پاک و دیگر جماعتی و تبلیغی سرگرمیوں کا سلسلہ آپ کی قیادت میں بڑھتا ہی چلا گیا' شہر کے چوک چوک' بازار بازار' گلی گلی اہلسنّت کے زبردست اجلاس منعقد ہونے لگے' ہر طرف اہلسنّت کا بول بولا ہو گیا اور منکرین شانِ رسالت کا منہ کالا ہو گیا۔ سینکڑوں مساجد آپ کی مساعیٔ جمیلہ سے اہلسنّت کو واپس مل گئیں اور وہاں سنی بریلوی امام مقرر کیے گئے اور بقول شخصے:

ع...... رہرو ملتے گئے اور کارواں بنتا گیا

اور یہ بھی یاد رہے کہ آپ کی تشریف آوری سے قبل گوجرانوالہ میں اہلسنّت کی گنتی کی صرف دو تین مساجد تھیں...... نہ اہلسنّت کا کوئی مدرسہ تھا' نہ کتب خانہ' نہ رسالہ' نہ محافل و اجلاس کا کوئی اہتمام...... بعض سالوں میں ایسا بھی ہوا کہ عید میلاد النبی ﷺ کے مرکزی جلوس میں عوام اہلسنّت کے ساتھ علماء میں تنہا آپ شامل ہوئے...... پھر کرم بالائے کرم ہوا اور آپ کی مساعیٔ جمیلہ سے سنی رضوی انقلاب آیا اور فیض رضا کا دریا موجزن ہو گیا۔ روزنامہ جناح لاہور نے ۲۰ جنوری ۲۰۰۷ء کی اشاعت میں گوجرانوالہ کی جو بیورو رپورٹ شائع کی اس کے مطابق (اس وقت تمام فرقوں کی مساجد کے بالمقابل سب سے زیادہ)

"گوجرانوالہ میں بریلوی مسلک کی ۱۰۶۴ مساجد ہیں"

بحمدہٖ تعالیٰ و ببرکۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

؎ حاصل عمر نثار رہ یارے کردم
شادم از زندگی خویش کہ کارے کردم

قارئین! موسم بدلتے رہے' نشیب و فراز آتے رہے' گرم و سرد حالات سے سامنا ہوتا رہا' برق و باراں کی رُت بھی آتی جاتی رہی اور وسائل و مسائل کی آنکھ مچولی بھی جاری رہی لیکن یادگار اسلاف' جبل استقامت علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی مقدس زندگی کا یہی منظر رہا:

؎ ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مردِ درویش جس کو حق نے دیئے ہیں اندازِ خسروانہ

خصوصاً جب ۶۵ء میں آپ نے انتقال حرمت خون کا فتویٰ دیا تو بھی آپ کو جیل بھیج دیا گیا' غالب قیاس آرائیاں یہی تھیں کہ معاذ اللہ آپ کو تختہ دار پر لٹکا دیا جائے گا مگر کرامۃً ماشاء اللہ آپ نے ایک نہایت پُر وقار طریقہ سے رہائی پائی۔

ع...... جسے خدا رکھے' اُسے کون چکھے

آپ نے نہ صرف گوجرانوالہ بلکہ بفضلہٖ تعالیٰ پورے ملک و انٹرنیشنل سطح پر سنیت کے ڈنکے بجائے اور تبلیغ دین و سنیت ہی کے سلسلہ میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں اور پس دیوارِ زنداں مقدس جوانی کی راتیں گزار کر ثابت کر دیا کہ

ہم نے ہر دور میں تقدیس رسالت کیلئے
وقت کی تند ہواؤں سے بغاوت کی ہے
ہم نے بدلا ہے زمانے میں محبت کا مزاج
ہم نے ہر دل کو نئی راہ و نوا بخشی ہے

مرحلے بند و سلاسل کے کئی طے کر کے
چہرۂ دار و رسن کو بھی ضیاء بخشی ہے

قارئین! صرف رسمی ورواجی طور پر باتیں کرنا تو آسان کام ہے لیکن پتہ اُس وقت چلتا ہے جب عملی طور پر سردھڑ کی بازی لگادی جائے۔

پروفیسر فیض رسول فیضانؔ نے حضرت موصوف کے اس وصف کو یوں خراجِ تحسین پیش کیا:

زبانی دعوے آساں ہیں عمل دشوار ہے صاحب!
دکھائے ہمسری تو کر کے کوئی دوسرا ان کی

اندازہ فرمائیں: کہ آپ کی سرپرستی میں ''رضائے مصطفےٰ'' پر کیسے کیسے اتار چڑھاؤ آئے ہوں گے مگر ماشاء اللہ وہ پوری آب وتاب اور طنطنے کے ساتھ حق گوئی کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے' بقول مولانا محمد علی جوہر یہی توحید کا تقاضا اور اسلامی عزیمت کا نشان ہے۔

توحید تو یہ ہے کہ خدا بندے سے کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے

حضرت ناصؔر قوم مدظلہ کا پاکیزہ کردار ...... بزم ہو یا رزم آہنی عزم کا حامل رہا ہے' بے لاگ گفتار اور کمالِ جوش کردار آپ کی زندگی کا سرنامہ ہے۔ حوصلہ شکن حالات اور ہوشربا ماحول میں جس وقار اور جاندار کردار کے ساتھ آپ نصف صدی سے زائد طویل عرصہ سے علمی وروحانی فیضان تقسیم فرمارہے

ہیں وہ لائق صد تحسین ہے۔ اللھم زد فزد

آپ کی مساعیٔ جمیلہ پر کلام اقبال یوں شاہد ہے:

ع..... کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق

؎ اپنے بھی خفا مجھ سے بیگانے بھی ناخوش
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

☆ حضرت نباض قوم مدظلہ کی استقامت کی سب سے بڑی وجہ ان کا تعلق باعث تخلیق کائنات ﷺ کی کالی کالی اور پیاری پیاری زلفوں سے ہے اور بس......

ع...... سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ و نجف

اسی مبارک نسبت کی برکت ہے کہ مخالفین کی ریشہ دوانیوں زیادتیوں اور ظالمانہ کاروائیوں کے برعکس دیگر خدمات کے علاوہ حضرت کی استقامت نے رضائے مصطفٰے کی شمع کو بھی روشن رکھا ہوا ہے اور ان شاء اللہ یہ روشنی کبھی مدھم نہ ہونے پائے گی کیونکہ

؎ نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

حضرت موصوف نے اپنی تصانیف مبارکہ اور ''رضائے مصطفٰے'' میں حق بات ہر حال میں لکھتے ہوئے کبھی بھی کوئی جھجک محسوس نہیں کی اور نہ ہی کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ کی ہے اور نہ ہی کسی مخالف کو کبھی کوئی اہمیت دی ہے گویا وہ یوں فرماتے ہیں:

؎ تو ہو کے ترش رو مجھے گالی ہزار دے
یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے

☆حق گوئی میں آپ منفرد حیثیت کے حامل اور علامہ اقبال کے اس شعر کا صحیح مصداق ہیں:

؎ آئینِ جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

☆آپ جیسے مردانِ خدا کے بارے میں ہی کہا گیا ہے:۔

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی آن نئی شان
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان

☆بانئ قوم مدظلہ نے ہر دور میں ہر حال میں کلمۂ حق بلند کیا اور بحمدہٖ تعالیٰ کبھی بھی کسی جابر سے مرعوب نہ ہوئے چونکہ آپ کے پیشِ نظر صرف اور صرف رضائے خدا و رضائے مصطفیٰ (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم) ہے اور اسی کے پیشِ نظر آپ مسلسل شب و روز تبلیغِ دین میں مصروفِ عمل ہیں۔

؎ اسی کشمکش میں گزریں میری زندگی کی راتیں
کبھی سوز و ساز رومی، کبھی پیچ و تاب رازی

یہی وجہ ہے کہ:

؎ ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

حضرت بانئ قوم مدظلہ جو ذات واحد میں تحریک ...... اور مسلسل تحریک بن کر "چراغِ نور" سے عالمِ اسلام کو منور فرما رہے ہیں اور ان کا وجودِ مسعود بلاشبہ اہلسنت کیلئے باعثِ رحمت بھی ہے اور قابلِ صد عزت بھی (فالحمد للہ علیٰ ذالک)

رزم دم گفتگو گرم دم جستجو
رزم ہو یا بزم ' پاک دل و پاکباز

جیلوں سے ناقابل فراموش تاریخی مکتوبات:

حضرت نیاض قوم مدظلہ نے ہمہ وقت اصلاح اُمت کیلئے اپنی زندگی کو وقف رکھا ہوا ہے اور اس سلسلہ میں قید و بند وغیرہ کی صعوبتیں بھی آپ کی راہ میں کبھی رکاوٹ نہ بن سکیں...... اسی مناسبت سے حضرت موصوف کے چند اہم 'یادگار' ایمان افروز مکاتیب مبارکہ میں سے چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں جو آپ نے اپنی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا اور اپنے اس خادم (نیازی) کے نام مختلف جیلوں سے ارسال فرمائے۔ ان خطوط کا ایک ایک لفظ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے کیونکہ ان میں کوئی دنیوی باتیں نہیں بلکہ محض اللہ و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم) کی رضا پر راضی رہنے کی تلقین ہے...... بیشمار اسرار و رموز پوشیدہ ہیں' جیسا کہ پہلے مفصل بیان ہوا کہ جیل میں حضرت نیاض قوم مدظلہ بے خوف و خطر اور بغیر کسی تشویش کے معروف تبلیغ دین رہے اور بجائے خود پریشان ہونے کے' ہمیں صبر کی تلقین کی' جیل میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا' ایک مرتبہ ربیع الاوّل شریف کا مقدس مہینہ جیل میں آیا تو وہاں پر آپ نے بھرپور ایمان افروز محافل میلاد کا انعقاد کیا' جس سے حاضرین و قیدی بہت مستفیض ہوئے۔ دیگر اوراد و وظائف کے علاوہ 9 پارے بھی جیل ہی میں حفظ کر لئے' مجھ فقیر کو "رضائے مصطفےٰ" کے بارے میں مسلسل ہدایات جاری فرماتے رہے' حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی حسب سابق مسلسل توجہ شامل حال رہی'

حضرت غزالیٔ زماں علامہ احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ سمیت جید علماء و مشائخ نے جیل میں جا کر آپ سے ملاقاتیں کیں اور آپ کی مجاہدانہ دینی و مسلکی خدمات کو سراہا۔

والدہ ماجدہ کا تذکرۂ مبارکہ: قارئین! آپ کی معلومات کیلئے بتاتا چلوں کہ مولیٰ کریم کے فضل و کرم، حضور ﷺ کی نگاہ عنایت، بزرگان دین کے روحانی تصرف اور حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی شفقتوں کے ساتھ حضرت نباض قوم مدظلہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کا بھی آپ کی تعلیم و تربیت میں بہت حصہ ہے بلکہ انہی کی کوششوں سے آپ نے علم دین حاصل کیا۔ آپ کی والدہ ماجدہ سچی عاشق رسول اور سخی طبیعت کی مالک تھیں۔ علامہ ابوداؤد صاحب مدظلہ کا زہد و اتقا والدہ ہی کی عطا ہے...... تو آیئے والدہ ماجدہ کے بارے میں حضرت نباض قوم مدظلہ کی یادداشتوں میں سے چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں۔

"...... والدہ محترمہ کی یاد اُن کے کچھ حالات تحریر کرنے پر مائل کر رہی ہے اور میں اُن کے حالات صرف اس لئے تحریر نہیں کر رہا کہ وہ نسبی لحاظ سے میری والدہ تھیں اور بس۔ بلکہ اُن کے حالات تحریر اور یاد تازہ کرنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ ان کے ذکر میں دوسرے لوگوں خصوصاً مستورات کیلئے ایک درس عبرت و نصیحت ہے کیونکہ ان کے دل میں حضور ﷺ کی محبت، اسلام کا درد اور دین کا شغف تھا اور خدا کے فضل سے یہ صرف اُنہی کا جذبہ اور ہمت تھی جس نے میرا رُخ مذہب کی طرف موڑ دیا اور خدمت دین کی منزل تک پہنچنے میں میری دستگیری فرمائی۔ مولیٰ تعالیٰ بوسیلہ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء مجھے خلوص و نیک نیتی کے ساتھ خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ

توفیق عطا فرمائے' قبولیت سے نوازے اور اُسے اس ناچیز اور والدہ محترمہ کیلئے آخرت کی بھلائی وسرخروئی کا ذریعہ بنائے۔ آمین ﴿﴾ فقیر راقم الحروف (ابوداؤد محمد صادق) کے ننھیال سیالکوٹ شہر میں اور ددھیال کوٹلی لوہاراں مشرقی ضلع سیالکوٹ میں ہیں اور میری والدہ محترمہ سیالکوٹ کے ایک مستری یار محمد صاحب مرحوم کی صاحبزادی تھیں اور ماشاء اللہ یہ اُن کا کمال دینی جذبہ وخلوص تھا کہ انہوں نے برادری کے طعن وتمسخر' غربت اور ایک فرزند ہونے کے باوجود مجھے "تعلیم دین و خدمت دین" کیلئے وقف کر دیا' ورنہ اس دنیاوی ماحول و دور تعیش میں جبکہ کئی خاندانی مولویوں اور پیروں کے لڑکے اور لڑکیاں انگریزی تعلیم میں عروج حاصل کر رہی ہیں اور مولویت ودینداری کا قلادہ اُتار کر فرنگی تہذیب اور تعیش وفسق وفجور کی رَو میں بہہ رہی ہیں۔ ایک غیر مولوی خاندان کی خاتون سے اس کی کیا توقع ہوسکتی تھی کہ وہ اپنے ماحول وبرادری کے برعکس اپنے لڑکے کو "مولوی" اور "مسٹر" بناڈالے رحمہا اللّٰہ تعالٰی و غفر اللّٰہ لہا وجزاہا اللّٰہ تعالٰی خیر الجزاء۔ ولنعم ما قیل:۔

رضینا قسمة الجبار فینا لنا علم و للجہال مال

فان المال یفنی عن قریب وان العلم باق لا یزال

اخلاق: والدہ محترمہ بہت صابرو متحمل وبااخلاق اور غمگسار وخدمت گزار تھیں جو غریب ودکھیاری عورتوں اور پریشان حال خواتین کی بہت دلجوئی وخیر خواہی فرماتی تھیں اور جہاں تک ہوسکتا تھا' ایسے لوگوں کی خدمت وہمدردی فرماتی تھیں اور ایسی

عورتوں کا عموماً آپ کے پاس آنا جانا تھا اور آپ کی یہ بات مشہور تھی۔

مذہبی جذبہ: آپ نے ذکر و عبادت کیلئے مکان میں ایک الگ جگہ متعین فرمائی ہوئی تھی۔ جہاں عقیدۂ صحیحہ اہلسنّت و جماعت کے مطابق نماز و تلاوت اور اوراد و ظائف فرماتی تھیں۔ بعض اوقات عورتیں آپ کے پاس جمع ہوتیں تو آپ ان کو کوئی کتاب سناتیں' نصیحت فرماتیں اور سب کیلئے نہایت دردو سوز سے دعا فرماتیں اور جو رشتہ دار عزیز داڑھی منڈاتے یا لڑکیاں نماز و پردہ کی پرواہ نہ کرتیں' ان کے منہ پر ان کی شرعی برائی کی مذمت فرماتیں۔ بزرگان دین واللہ والوں سے آپ کو بڑی عقیدت و محبت تھی اور ان کی اسی سیرت کا یہ اثر تھا کہ مجھے بھی بزرگان دین و علماء کے ساتھ عقیدت و محبت اور ان کے مواعظ و تصانیف کی طرف بہت رغبت ہو گئی۔ یہاں تک کہ مولیٰ تعالیٰ نے خود علم دین کے حصول اور تقریر و تحریر سے خدمت دین کی توفیق میسر فرمائی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

دینی تربیت کا آغاز: مجھے یاد ہے کہ میری دینی تربیت کا آغاز اس طرح ہوا کہ میں تیسری جماعت میں پڑھتا تھا اور میرے ایک ہم جماعت قدرت اللہ صاحب اس وقت نماز پڑھا کرتے تھے' درآنحالیکہ میرا ابھی مسجد کے ساتھ رابطہ قائم نہیں ہوا تھا۔ ایک دن بعد دوپہر میں اور میرے "کلاس فیلو" سکول کا کام کر رہے تھے کہ اسی دوران وہ نماز پڑھنے کیلئے جانے لگے تو والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ "تو بھی اس کے ساتھ جا اور باقاعدہ نماز پڑھا کر"۔ میں نے اس بچپن کے انداز میں کچھ حیلہ بہانہ کیا لیکن والدہ محترمہ نے ایک نہ سنی اور بالاصرار مجھے ان کے ساتھ مسجد

میں بھیج دیا۔ مسجد میں آتے ہی وہ جھجک اور جھوٹی شرم جو ایسے مواقع پر عموماً لاحق ہوتی ہے دور ہوگئی۔ اللہ و رسول (جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم) کے احسان سے مسجد کے ساتھ دن بدن رابطہ بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ میں مستقل طور پر مسجد ہی کا ہو کر رہ گیا۔ مولیٰ تعالیٰ تادم آخرین بے لوث و پُر خلوص طور پر مسجد کی خدمات انجام دینے کی توفیق دے اور مسجد ہی کے زیر سایہ خاتمہ بالخیر نصیب فرمائے۔ آمین

آغاز تعلیم: مسجد سے تعارف اور سکول کی تھوڑی سی تعلیم کے بعد مسجد ہی میں نماز و قرآنِ پاک کی تعلیم کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ کچھ عرصہ بعد والد صاحب مرحوم (جن کا نام شاہ محمد تھا) کی ملازمت کے سلسلہ میں بریلی شریف حاضری ہوئی اور وہاں سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر جامعہ رضویہ منظر اسلام میں تقریباً چھ ماہ تعلیم قرآن کا سلسلہ جاری رہا۔ وہاں سے آنے کے بعد کچھ عرصہ فارغ و مختلف دنیاوی کاموں میں مصروف رہا لیکن دینی لگن بدستور قائم رہی تا آنکہ قدرت نے دستگیری فرمائی اور والدہ محترمہ نے دنیاوی ضروریات و فوائد سے قطع نظر مجھے دینی تعلیم کے حصول کیلئے خلیفہ اعلیٰ حضرت' فقیہ اعظم حضرت مولانا محمد شریف صاحب محدث کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں سپرد کر دیا۔ آپ نے کچھ عرصہ پڑھانے کے بعد مجھے جامعہ نقشبندیہ علی پور شریف میں حضور قبلہ عالم امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ محدث علی پوری کے زیر سایہ داخل کرا دیا۔ وہاں سے فنون کی کتابیں پڑھنے کے بعد لائل پور شریف میں محدث اعظم پاکستان حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دورۂ

حدیث شریف کیلئے حاضر ہوا۔ اس تمام مدت میں والدہ صاحبہ نے برادری و ماحول کے حوصلہ شکن رویہ اور طعن وتحقیر کے باوجود برابر میرا ساتھ دیا اور میرا حوصلہ بڑھایا اور خود ڈھال بن کر میری دینی تعلیم میں حرج واقع نہ ہونے دیا۔ یہاں تک کہ ۱۳۶۹ھ میں جامعہ رضویہ مظہر اسلام لائل پور کے پہلے سالانہ جلسہ میں اس ناچیز کو دستارِ فضیلت وسند فراغت سے مشرف فرمایا گیا۔ والدہ محترمہ اپنی آنکھوں سے یہ نظارہ دیکھنے کیلئے اس وقت خود لائلپور میں تشریف فرما تھیں اور اس دشوار وطویل اور حوصلہ شکن وکٹھن منزل سے بخیریت گزر جانے پر حمد وشکر الٰہی بجالا رہی تھیں۔

(رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا)

گوجرانوالہ میں آمد: تعلیم سے فراغت کے بعد لائلپور میں حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے میں جامعہ رضویہ میں تدریس، محلہ نانک پورہ میں خطابت اور محلہ گئوشالہ میں امامت کی خدمات انجام دے رہا تھا اور گئوشالہ ہی میں مسجد سے کچھ فاصلہ پر مکان تھا، جس میں میرے ساتھ والدہ صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا اور ہمشیرہ سلمہا قیام پذیر تھیں لیکن والدہ صاحبہ کو گئوشالہ کے ہندوانہ نام سے سخت نفرت تھی اور ساتھ ہی آپ کی دلی تمنا تھی کہ کاش مسجد سے بالکل متصل ہماری رہائش ہو۔ چنانچہ قدرت خداوندی نے گئوشالہ لائلپور سے محلہ اسلام آباد گوجرانوالہ مرکزی جامع مسجد زینت المساجد اور اس کی دیوار سے متصل سکونت کیلئے ہماری منتقلی کے اسباب مہیا فرمادیئے اور گوجرانوالہ کے احباب کے اصرار پر حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں لائلپور سے گوجرانوالہ روانہ فرمادیا۔ فللہ الحمد والمنۃ

عشقِ رسالت: والدہ محترمہ کو حضور سید عالم ﷺ سے بڑی ہی محبت تھی۔ بعض اوقات آپ نہایت محبت وسوز سے پڑھتی ہوئی سنائی دیتی تھیں

دیئے سبھی نے رنج پہ رنج مجھے
میرے مولا بلا لو مدینے مجھے

اور کبھی یوں فرماتی تھیں:

میں تے بلبل ہاں باغ مدینہ دی
میں کی کرنا گلزاراں نوں
میں تے باندی ہاں شاہ مدینہ دی
میں اگ لاواں درباراں نوں

﴿ضروری تشریح: مذکورہ بالا دو شعر جو بطور تمثیل لکھے گئے ہیں۔ ان اشعار میں کسی قسم کی ہجو نہیں ہے' صرف یہ بیان کیا گیا ہے کہ باغوں میں بہتر باغ' باغِ مدینہ ہے اور بادشاہوں کے درباروں سے بہتر دربار مدنی دربار ہے۔ باغِ مدینہ سے بہتر کوئی باغ نہیں' دربارِ مدینہ سے بہتر کوئی دربار نہیں۔ یہ دربار روحانی وجدانی نہیں بلکہ مروّجہ بادشاہوں کے درباروں کا تقابل ہے' اولیاء اللہ کے روحانی درباروں کی طرف اشارہ نہیں اور نہ ہی وہاں باندیاں ہوتی ہیں' "میں باندی ہاں شاہِ مدینہ دی" سے صورتحال واضح ہے﴾

زیارتِ حرمین: آپ کے اسی جذبہ محبت کا یہ نتیجہ تھا کہ آپ مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ کی زیارت وحاضری کیلئے بیتاب رہتی تھیں اور حج کے سفرناموں اور حاجیوں کی زبانی

حرمین طیبین کے حالات سن کر اپنے دل کو تسکین دیتی تھیں اور ہمیشہ اس سعادت کیلئے دعائیں مانگا کرتی تھیں۔ چنانچہ آپ کے اس جذبہ صحیحہ اور طلب صادق کا ثمرہ تھا کہ جب ۱۳۷۳ھ میں میں نے زیارت حرمین طیبین کیلئے والدہ محترمہ، ہمشیرہ سلمہا اور اپنی درخواست دی تو پہلے سال ہی درخواست منظور ہوگئی۔ قدرت نے دوسرے اسباب بھی مہیا فرمائے اور ہم تینوں "افرادخانہ" گوجرانوالہ سے "دیارِ حبیب" کیلئے روانہ ہوگئے اور حج وعمرہ کے علاوہ ۳۱ روز مدینہ منورہ میں حاضری رہی۔

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد ز پسِ پردۂ تقدیر پدید

علالت وانتقال: جسمانی طور پر آپ کی طبیعت ویسے ہی کچھ کمزور سی تھی۔ سفر حج کے موقع پر بھی آپ بہت کمزور تھیں لیکن قدرت نے بخیروخوبی یہ مبارک سفر طے کرایا اور جب منکرین عظمت وشان رسالت کے جواب میں عظمت وشان رسالت پر میری ایک تقریر کے سلسلہ میں ۱۳۷۷ھ سے ۱۳۸۱ھ تک ایک طویل مقدمہ وگرفتاریوں کا سلسلہ شروع ہوا تو طبعی طور پر اندر ہی اندر غم واندوہ کے باعث آپ کی صحت پر اس کا اور زیادہ اثر پڑا اور آپ کو انتہائی کمزوری ہوگئی جس کے باعث آپ کافی عرصہ صاحب فراش رہیں اور آپ کی دعاؤں سے جب ۱۹ ذوالحجہ ۱۳۸۱ھ کو سپریم کورٹ سے میری رہائی ہوئی تو اس کے صرف ایک ہفتہ بعد زینت المساجد کے زیر سایہ ۲۶ ذوالحجہ ۱۳۸۱ھ بروز جمعرات تقریباً ۹ بجے صبح آپ انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ○ اور نماز ظہر کے بعد گوجرانوالہ میں (جس کو آپ

نے اپنا "دینی وطن" قرار دیا ہوا تھا) آپ مدفون ہوئیں۔ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا)

(از: ابوداؤد محمد صادق غفرلہٗ)

جیل سے والدہ ماجدہ کے نام خطوط: قارئین! تو آیئے اب والدہ ماجدہ کے نام حضرت نباضِ قوم مدظلہ کے یادگار مکتوبات ملاحظہ فرمائیں:

﴿۱﴾ بخدمت محترمہ والدہ ماجدہ مدظلہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! ہم بفضلہٖ تعالیٰ بالکل خیر و عافیت سے ہیں...... اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور پیارے مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کی رحمت و برکت سے ہمیں یہاں بھی مختلف نعمتیں بکثرت پہنچتی اور ملتی رہتی ہیں اور مختلف مخلص احباب سے ملاقات بھی ہوتی رہتی ہے۔ امید ہے کہ ان کے ذریعہ آپ کو بھی ہماری خیریت کی خبر پہنچتی رہتی ہوگی اور آپ زیادہ متفکر نہیں ہوں گی اور زیادہ فکر ہونا بھی نہیں چاہیئے۔ دین کے خادموں کے حوصلے بہت بلند ہونے چاہئیں کیونکہ خدام دین و غلامان مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کیلئے قید و بند وغیرہ کی تکالیف کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ہمارے دینی بزرگوں' اماموں اور پیشواؤں کو اس سلسلہ میں جو آزمائشیں اور تکلیفیں پیش آئیں ان سے تاریخ بھری پڑی ہے۔ آج دنیا میں ہمارے سامنے روزانہ دنیادار لوگ دنیا کے سلسلہ میں مختلف تکلیفیں برداشت کرتے اور مصیبتیں جھیلتے ہیں تو اگر ہم پر اللہ و رسول (جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم) کے نام پر دین کے سلسلہ میں کوئی تکلیف سامنے آجائے تو اس میں زیادہ گھبرانے کی کیا ضرورت؟ ہمارا سب کچھ اللہ و رسول (جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم) کے نام پاک پر قربان ہے

؎ کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا' کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

مولیٰ تعالیٰ صبر و استقامت عطا فرمائے۔ اپنی رضا میں راضی رکھے اور قرب و قبولیت کے شرف سے مشرف فرمائے۔ بہرحال آپ فکر بالکل نہ کیا کریں اور سحری کے وقت دعا فرمائیں کہ مولیٰ تعالیٰ بحبیبہ المصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا ہماری خطائیں معاف فرمائے' مشکل آسان فرمائے اور دین پاک و مذہب مہذب اہلسنت و جماعت کا ہر طرح بول بالا فرمائے' آمین...... مولیٰ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور رسول پاک صاحب لولاک ﷺ کی رحمت و برکت ہمارے شامل حال ہو' آمین☆ یہاں پر بھی ماشاء اللہ وعظ و درس و دینی تعلیم کا شغل جاری ہے۔

فقط: خادم اہلسنّت و جماعت محمد صادق غفرلہٗ

قیدی بارک نمبر ۲' ڈسٹرکٹ جیل گوجرانوالہ

۱۹ جمادی الاولیٰ ۸۷ ۱۳ ھ بروز ایمان افروز دوشنبہ مبارکہ

﴿۲﴾ بخدمت والدہ ماجدہ مدظلہا۔ السلام علیکم کے بعد واضح ہو کہ آج مجھے گوجرانوالہ جیل سے بہاولپور جیل اور مولوی عنایت اللہ صاحب (سانگلہ ہل والوں) کو ملتان جیل بھیجا جا رہا ہے۔ جیل کے لحاظ سے جیسے گوجرانوالہ ہے ویسے ہی بہاولپور ہے' اس لئے فکر کی کوئی ضرورت نہیں۔ فکر کرنے سے خواہ مخواہ دل پریشان ہوتا ہے اور اجر میں کمی آتی ہے اور لوگوں پر برا اثر پڑتا ہے۔ جب پریشانی ہو واقعہ کربلا کو یاد کیا کریں اور یہ یاد رکھیں کہ ہماری یہ مصیبت دین و جناب مصطفےٰ حبیب خدا علیہ التحیۃ والثناء کی عظمت و شان کے سلسلہ میں ہے۔ اس میں یقیناً کوئی حکمت خداوندی ہے۔ شاید مولیٰ تعالیٰ اسے ہی ہماری نجات و گناہوں کی معافی کا ذریعہ بنا دے۔ دوسرا یہ خیال کیا کریں کہ کئی لوگوں کو دنیا کے سلسلہ میں ہم سے بھی

کئی گنا زیادہ مصیبت درپیش ہے۔ بہر حال فکر کوئی نہ کریں' اللہ ورسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم) کی یاد میں مشغول رہیں اور رضائے خدا ورضائے مصطفےٰ پر راضی رہیں۔ عزیزہ ہمشیرہ کو مزید تاکید ہے کہ نہایت بلند حوصلگی سے رہے اور والدہ کی خوب خدمت کرے اور کوئی ایسی سخت ورنجیدہ بات نہ کرے جس سے والدہ ماجدہ کو رنج پہنچے۔ آپ کیلئے بھی اللہ ورسول کافی ہیں اور ہمارا بھی اللہ ورسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم) حافظ وناصر ہے۔

فقط: محمد صادق غفرلہٗ (بروز ہفتہ)

﴿۳﴾ بخدمت والدہ محترمہ مدظلہا وعزیزہ ہمشیرہ سلمہا۔ السلام علیکم کے بعد واضح ہو کہ میں آپ کی دعاؤں سے بفضلہٖ تعالیٰ بالکل بخیریت وٹھیک ٹھاک ہوں' میرے متعلق فکر بالکل نہ کریں اور مجھے بخیریت اللہ ورسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم) کے سپرد سمجھیں...... عزیزہ کو واضح ہو کہ غلام رسول یا کسی اور بچے سے دو چار حرف لکھوا کر خط بھیجے کہ والدہ محترمہ کی صحت کیسی رہتی ہے اور میرے بعد وہ زیادہ کمزور تو نہیں ہو گئیں؟ میں نے آپ کو اللہ ورسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم) کے سپرد کر رکھا ہے' آپ بھی ایسا ہی کریں۔ بفضل خداوندی ورحمت مصطفوی سے امیدیں وابستہ ہیں ان شاء اللہ بہتری ہو گی۔ فقط: محمد صادق غفرلہٗ (از بہاولپور جیل)

﴿۴﴾ بخدمت والدہ محترمہ مدظلہا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! میں بفضل خدا ورحمت مصطفےٰ (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم) بخیریت ہوں۔ خدا کرے کہ آپ بھی بالکل خیریت سے ہوں اور فکر نہ فرماتی ہوں کیونکہ فکر کرنے سے کوئی تکلیف رفع نہیں ہوتی اور خواہ مخواہ طبیعت پر اثر پڑتا ہے مولیٰ تعالیٰ استقامت وصبر جمیل عطا فرمائے

اور اپنی رضا میں راضی رکھے اور مشکلات کو آسان فرمائے' آمین ☆ مولیٰ تعالیٰ خیریت رکھے تھوڑا سا جدائی کا معاملہ ہے' یہ کوئی ایسی بات نہیں' لوگ دنیا کمانے کیلئے کئی کئی سال اور سمندر پار کی جدائی اختیار کر لیتے ہیں اور یہ تو مولیٰ تعالیٰ قبول فرمائے' جناب یوسف علیہ السلام کی سنت کی ادائیگی میں' پیارے مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کی حمایت میں تھوڑی سی جدائی ہے اور اس میں بھی رحمت خداوندی کی امید و برکت مصطفوی کا انتظار ہے۔ جناب یعقوب و حضرت یوسف علیہما السلام کی جدائی تو یاد ہی ہے..... (فقط: محمد صادق غفرلہٗ)

﴿۵﴾ بخدمت والدہ محترمہ مدظلہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! آج عزیزان ملاقات کیلئے آئے' اُن کی زبانی خیریت معلوم ہوئی بفضلہٖ تعالیٰ و بکرم حبیبہٖ الاعلیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بھی بالکل خیریت سے ہوں' میرا کسی قسم کا کوئی فکر نہ کریں۔ مولیٰ تعالیٰ کے فضل سے خدمت گزار ساتھی مل گئے ہیں' رات کو باہر کھلی ہوا و ٹھنڈی فضا میں بستر جماتے ہیں' خدا و رسول (جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم) کے کرم کے سہارا و بھروسہ پر وقت گزر رہا ہے۔ میں نے اس سے پہلے بھی ایک خط لکھا تھا نامعلوم وہ وہاں کیوں نہیں پہنچا' بہرحال میرے خط وغیرہ کا کوئی انتظار و فکر نہ کیا کریں' مجھے اللہ و رسول (جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم) کے سپرد بالکل خیریت سے سمجھیں' یہاں سے خط بھیجنے کی دقت ہے' اپنی خیریت گاہے بگاہے بھجواتے رہیں۔ مولیٰ تعالیٰ و پیارے مصطفےٰ (جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے بھی اور میرے بھی حافظ و ناصر ہمارے لئے کافی ہیں۔ (فقط محمد صادق غفرلہٗ)

﴿۶﴾ بخدمت والدہ ماجدہ مدظلہا و عزیزہ سلمہا السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ! اپیل و

رہائی میں پے درپے تاخیر ہو رہی ہے۔ اچھا! مولیٰ تعالیٰ بحبیبہ الاعلیٰ علیہ التحیۃ والثناء انجام بخیر فرمائے اور کامیابی عطا فرمائے اور اہلسنّت کا بول بالا فرمائے' آمین ☆ زیادہ فکر کرنے اور گھبرانے کی کوئی بات نہیں' مولیٰ تعالیٰ ہمارے گناہ معاف فرمائے اور ہمیں اس آزمائش میں پورا اترنے کی توفیق مرحمت فرمائے' آمین ☆ باقی بفضلہٖ تعالیٰ و ببرکتہ حبیبہ الاعلیٰ علیہ التحیۃ والثناء خیریت ہے۔ سب کو سلام۔ خدا حافظ

(فقط: محمد صادق غفرلہٗ ۷ ارجب المرجب)

جیل سے فقیر کے نام خطوط: قارئین! والدہ ماجدہ کے نام ایمان افروز مکتوبات ملاحظہ فرمانے کے بعد اب اس فقیر راقم الحروف (نیازی) کے نام حضرت نباضِ قوم مدظلہ کے تاریخی مکاتیب مبارکہ سے مستفیض ہوں۔

﴿۱﴾ العزیز السعید نیازی صاحب زیدہمتہٗ سلام مسنون! اُمید کہ اس سے قبل بابو اللہ رکھا صاحب کے ملفوف میں آپ کو ایک مکتوب مل چکا ہوگا' جس میں مذکور تھا کہ اب آپ لوگ ضمانت کا خیال ترک کر دیں۔ یہ مکتوب اس کی تائید و تاکید کیلئے ہے۔ اُمید ہے کہ آپ حضرات بھی میری رائے سے اتفاق کریں گے اور توکلا علی المولیٰ تعالیٰ اب ضمانت کا اہتمام نہ کریں گے' مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے وسیلۂ جلیلہ سے کرم فرمائے تو کامیابی و وثوق کے ساتھ اب ایک ہی مرتبہ باہر آئیں تو موزوں ہے..... اور یہ بشرط صحت انشاء المولیٰ تعالیٰ اسی صورت میں ہے کہ اس وقت ''یہیں'' قیام ہو اور ضمانت کی صورت میں ایسا نہیں ہے' یہ ایک ضمنی مگر اہم بات ہے اگرچہ ہمارا اصل مقصد باعزت برأت ہے جس کے ہم فضل

خداوندی ورحمت مصطفوی سے امیدوار ہیں۔☆ والدہ محترمہ مدظلہا کو تسلی دیں اور ان سے اجازت لے کر اگر ضرورت ہو تو انہیں حسب سابق سنکارا یا شربت فولاد لا دیں نیز حکیم تجمل حسین صاحب سے دوالمسک بھی لا کر دیں۔ مولیٰ تعالیٰ بحبیبہٖ المصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور فتح و کامیابی مرحمت فرمائے۔ آمین ☆ سب احباب' پرسندگان کو سلام۔ اس خط کی وصولی کی اطلاع بواپسی ڈاک دیں ☆ بحمدہٖ تعالیٰ اب تک چھ پارے حفظ ہو چکے ہیں الـــلھـــم زد فـزد۔☆ فتح مساجد کے متعلق آپ کا مکتوب موصول ہو گیا' الحمدللہ۔ فقط خدا حافظ۔

(محمد صادق غفرلہٗ)

﴿۲﴾ العزیز السعید نیازی صاحب سلمہٗ۔ سلام مسنون! مزاج بخیر! آپ کا تار اور مکتوب و "رضائے مصطفیٰ" یکے بعد دیگرے موصول ہوئے۔ مولیٰ تعالیٰ بحبیبہ الاعلیٰ علیہ التحیۃ والثناء کامیاب فرمائے اور ضمانت کو باعزت برأت کا ذریعہ بنائے' آمین۔ میں بفضلہٖ تعالیٰ بالکل بخیریت ہوں۔ یہاں اب خنکی شروع ہو گئی ہے اور خوب معتدل موسم ہے اور اب تک فقیر کے نو "پاروں" کا حفظ مکمل ہو چکا ہے۔ الحمد للمولیٰ ☆ والدہ محترمہ و عزیزہ سلمہا کی خدمت میں میرا اسلام اور یہ مکتوب پیش کر دیں۔

کیا کرتے ہیں جو تبلیغ آزادی زمانے میں
وہ اکثر کاٹتے ہیں زندگانی قید خانے میں
خدا جانے محبت کے یہ کیا اسرار ہوتے ہیں
جو سر سجدوں میں جھکتے ہیں وہ زیب دار ہوتے ہیں

فقط خدا حافظ۔ ''قیدی گوشہ نشین'' محمد صادق غفرلہٗ از بہاولپور جیل، بروز جمعۃ المبارک

﴿۳﴾ العزیز الرشید محمد حفیظ سلمہ المولیٰ القدیر، سلام مسنون! بفضلہٖ تعالیٰ و ببرکۃ حبیبہ المصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء فقیر ہر طرح بخیریت ہے۔ خدا کرے کہ آپ سب احباب و حضرات بھی بخیریت ہوں۔ ☆ عزیزین ''سعیدین'' صوفی محمد اقبال و مولانا محمد عنایت اللہ صاحب و مرزا عمر بیگ صاحبان کے خطوط ملے اور آپ کے خطوط بھی موصول ہو رہے ہیں۔ جزاکم المولیٰ فی الدارین خیرا۔ ☆ رات ماہ نور و سرور ربیع الاوّل شریف کا نورانی چاند دیکھا، نا معلوم اس مرتبہ عید میلاد شریف کہاں اور کس حالت میں جلوہ دکھاتی ہے۔

حسبنا اللہ و نعم الوکیل، نعم المولیٰ و نعم النصیر

☆ ...... عزیزانِ طریقت، حاضرینِ مجلس، حضرات طلباء و مدرسین کرام، اہل صلوٰۃ و ارباب جمعہ و پرسان حال کی خدمت میں ہدیۂ سلام مسنون! ☆ ''ماہ طیبہ'' کی فائلوں میں سے ایک فائل میں فقیر کا ایک مضمون ''محفل میلاد کی برکت و اہمیت'' نقل شدہ موجود ہے، میرے خیال میں ''رضائے مصطفیٰ'' کے میلاد نمبر میں وہ ضرور شائع ہونا چاہیئے، گذشتہ سال بھی وہ رہ گیا تھا، نظر ثانی ضرور کر لیں، نیز ذیل کی خبر بھی میلاد نمبر میں حاشیہ کے ساتھ شائع ہو جائے تو اچھا ہے، میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں، بلکہ احباب و مخلصین کی دعاؤں کی ضرور توجہ و آگاہی ہوگی۔ ھو ھذا ''مسجد نمبر میں مولانا محمد عنایت اللہ صاحب (سانگلہ ہل والوں) کی ضمانت پر رہائی کی خبر پڑھ کر کئی حضرات نے دریافت فرمایا ہے کہ ''محمد صادق کہاں ہیں اور ان کے متعلق کیا ہوا ہے؟''۔ سو اطلاعاً گذارش ہے کہ ۲۱ جولائی کو ہائیکورٹ سے اپیل

مسترد ہونے کے بعد ۱۱/اگست کو موصوف کو گوجرانوالہ میں گرفتار کرلیا گیا اور اس کے چار روز بعد انہیں ڈسٹرکٹ جیل گوجرانوالہ سے ڈسٹرکٹ جیل بہاولپور میں منتقل کردیا گیا۔ چنانچہ وہ اس وقت وہیں ہیں...... حضرات علماء کرام مشائخ عظام واحباب اہلسنّت سے التماس ہے کہ موصوف کیلئے پُر خلوص دعائیں فرمائیں"۔ (ادارہ)

غزالیٔ زماں کی جیل میں تشریف آوری: ☆ حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی صاحب خود ملاقات کیلئے تشریف لائے تھے اور کافی مقدار میں ضروری اشیاء اپنے ساتھ لائے تھے۔ اب کسی چیز کی ضرورت اور آپ حضرات کے آنے کی حاجت نہیں جیسا کہ زبانی بھی کہا گیا تھا کہ مجھے کسی عزیز و ہمدرد کی تکلیف وخرچ کثیر وسفر طویل کی کوفت گوارہ نہیں اور چند منٹ کی ملاقات میں کوئی فائدہ بھی نہیں۔ لہٰذا حکماً آپ خود بھی نہ آئیں اور کسی اور عزیز کو بھی نہ آنے دیں۔ دعائیں اور خط وکتابت کا سلسلہ جاری رہنا چاہیئے۔

☆ والدہ محترمہ مدظلہا عزیزہ ہمشیرہ سلمہا کو سلام و مضمون واحد۔ فکر وگھبراہٹ کی ضرورت نہیں۔

؎ کیوں رضا مشکل سے ڈریئے جب نبی مشکل کشا ہو

(محمد صادق غفرلہٗ از بہاولپور جیل بروز اتوار)

﴿۲﴾ ؎ شمع چوں سر کٹایئے پردم نہ ماریئے
منزل ہزار سخت ہو ہمت نہ ہاریئے

العزیز السعید نیازی صاحب سلمہٗ سلام مسنون! فقیر بفضلہٖ تعالیٰ وبرکۃ المصطفیٰ

علیہ التحیۃ والثناء ہر طرح بخیریت ہے اور آپ سب کی خیریت کیلئے دست بدعا۔

☆ عزیز رشید و حافظ محمد بشیر صاحب ملاقات کیلئے تشریف لائے تھے اور...... احباب کے محبت نامے موصول ہوئے۔ جزاھم اللّٰہ خیر الجزاء۔ ☆ خوشی محمد صاحب نے لکھا کہ وہ پھر ملاقات کیلئے آئیں گے۔ خدارا ان کو آنے سے باز رکھئے اور بھی جو صاحبان آنا چاہیں ان کو بھی روکئے کیونکہ ایک تو آنے والے حضرات کے خرچ، تکلیف و سفر طویل کی مجھے کوفت محسوس ہوتی ہے اور دوسرا زیادہ ملاقاتیں فائدہ کی بجائے مضر ہیں۔ یہاں مہینہ میں ایک بار ملاقات کا دستور ہے۔ احباب سے کہئے صبر کریں، دعائیں جاری رکھیں، زندگی ہوئی تو انشاء المولیٰ تعالیٰ کھل کر ملاقاتیں ہوں گی...... ☆ زیادہ جلسوں میں شرکت کی بجائے آپ رضائے مصطفیٰ کے کام واپنے دینی امور پر زیادہ وقت صرف کریں۔ عزیزان طریقت، حضرات مدرسین وطلباء نمازی واہل جمعہ حاضرین واحباب پرسندگان کو ہدیہ سلام مسنون۔

☆ حضرت آقائے نعمت قبلہ شیخ الحدیث، محدث اعظم پاکستان مدظلہ کی خدمت میں بھی فقیر کا سلام ارسال کریں۔ ☆ والدہ ماجدہ مدظلہا وعزیزہ ہمشیرہ کو سلام کے بعد واضح ہو کہ میں بفضلہٖ تعالیٰ بالکل بخیریت ہوں، میرے متعلق کوئی فکر نہ کریں اور صبر ونماز وذکر خدا و مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء میں وقت گزاریں، انشاء المولیٰ تعالیٰ بہتر ہی ہوگا۔ نیز عزیزہ کو نماز مغرب یا عشاء کے بعد ستائیسویں پارے کی سورۃ واقعہ شریف ضرور روزانہ پڑھنی چاہیے۔ باقی سب کو سلام۔ حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل

یا رب تو کریمی و رسول تو کریم
صد شکر کہ ہستیم میاں دو کریم

عید میلاد شریف مبارک

(از: ابوداؤد محمد صادق، بہاولپور جیل، پیر شریف)

﴿۵﴾ العزیز السعید نیازی صاحب، سلام مسنون! فقیر بخیریت ہے خدا کرے کہ آپ سب بھی بخیریت ہوں، آمین۔ ذیل کی خبر خبروں کے کالم میں سب سے اول درج کریں یا کسی اور نمایاں جگہ پر۔

"ڈسٹرکٹ جیل بہاولپور میں ۱۱ ربیع الاول شریف کو بعد نماز عشاء بتقریب جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم محفل میلاد شریف منعقد ہوئی اور ۱۲ ربیع الاول شریف کو بعد نماز فجر قرآن خوانی ہوئی اور ختم قرآن مجید کے بعد پھر ایک اہم محفل میلاد شریف کا انعقاد ہوا۔ دونوں محفلوں میں ابوداؤد محمد صادق (خطیب زینت المساجد گوجرانوالہ، حال اسیر ڈسٹرکٹ جیل بہاولپور) نے نبی اکرم رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت، عظمت وشان، سیرت پاک اور اتباع شریعت وسنت پر مؤثر بیان کیا، جس سے حاضرین وقیدی ماشاء اللہ خوب محظوظ ومتاثر ومسرور ہوئے۔ دونوں محفلوں کا صلوٰۃ وسلام ودعائے خیر پر اختتام ہوا اور تبرک تقسیم کیا گیا فالحمد للہ علٰی ذالک"۔

☆ سب کو سلام فقط والسلام۔ محمد صادق غفرلہٗ بروز جمعۃ المبارک

﴿۶﴾ العزیز السعید نیازی صاحب سلمہٗ، سلام مسنون! مزاج بخیر! فقیر بفضلہٖ تعالیٰ بخیریت ہے، خدا کرے کہ آپ سب حضرات بھی بالکل خیریت سے ہوں۔ آپ کا ارسال کردہ ملفوف موصول ہو گیا۔ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی کا پڑھ کر بہت مسرت ہوئی اور آپ حضرات کی کوششوں پر حمد باری بجالایا۔

جزاکم المولیٰ فی الدارین خیرا۔

☆ مولانا مراتب علی شاہ صاحب ملاقات کیلئے آئے۔ نیز والدہ محترمہ مدظلہا کی طرف سے اور عزیزان...... کے خطوط موصول ہوئے۔

جزاهم المولیٰ خیر الجزاء

☆...... میرا خیال ہے کہ اب ضمانت کے خیال میں نہیں پڑنا چاہیئے۔ ☆ ہر بار لفافہ کا تکلف نہ کیا کریں۔

☆ سب احباب کو سلام۔ فقط حسبنا المولیٰ و رسولہ الاعلیٰ علیہ التحیة والثناء (محمد صادق غفرلہٗ)

﴿۷﴾ عزیزم نیازی صاحب سلمہٗ سلام مسنون! مزاج بخیر! محمد عبدالرشید کے ہاتھ آپ کا مکتوب موصول ہوا ...... باقی بفضلہٖ تعالیٰ میں بخیریت ہوں، کسی چیز کی ضرورت نہیں اور میرا یہی حکم ہے کہ کسی کو ملاقات کیلئے نہ آنے دیں۔ دعاؤں اور خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہنا چاہیئے۔ سب کو سلام۔

فقط: ابوداؤد محمد صادق غفرلہٗ (ربیع الاوّل ۹ ۱۳۷۹ھ / ستمبر ۱۹۵۹ء)

مسئلۂ خون: ستمبر ۱۹۶۵ء کی ۶ تاریخ کو بھارت نے پاکستان پر حملہ کر دیا۔ جہاں بھارت کے بے شمار فوجی مارے گئے وہاں پاکستانی افواج کے جوان و عوام بھی شہید و زخمی ہوئے۔ اس جنگ کے زخمیوں کیلئے خون دینے کی اپیل کی گئی تو خون دینے والوں کی ہسپتالوں میں لائنیں لگ گئیں۔ از روئے شریعت خون کا استعمال حرام ہے۔ اس فسادِ اُمت کے وقت شرعی مسئلہ کی اشاعت مشکل ترین مرحلہ بھی تھا اور ضروری

الامر بھی۔ مسئلہ شائع نہ کرنا حق چھپانے کے مترادف لگتا تھا اور مسئلہ شرعی کی اشاعت دہکتی آگ میں کودنے کے مترادف تھی۔ حضرت نباض قوم مدظلہ نے مشورہ کیلئے مولانا محمود احمد رضوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (مدیر "رضوان" لاہور) اور ان کے والد بزرگوار حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے رابطہ کیا۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ "مسئلہ یہی ہے کہ خون دینا لینا حرام ہے مگر حالات ایسے ہیں کہ مسئلہ شائع نہ کیا جائے"۔ حضرت نے مجھ سے پوچھا کہ "تمہارا کیا خیال ہے؟" فقیر نے عرض کیا کہ "فوجی حکومت ہے' مارشل لاء نافذ ہے' اگر شرعی مسئلہ کی عدم اشاعت حق چھپانے کے مترادف ہے تو مجھے یہ منظور ہے کہ مسئلہ شائع کر دیا جائے' اگرچہ اس کے نتیجہ میں فوجی جیپ مجھے بازار میں چلتے اٹھا لے جائے اور عرصہ تک میرے اہل خانہ کو پتہ نہ چلے کہ میں کہاں ہوں"۔ چنانچہ حضرت نباض قوم مدظلہ کے قلم سے قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ مسئلہ "رضائے مصطفٰے" کے شمارہ نمبر ۲۰، جلد نمبر ۷ (بابت ۷/ اکتوبر ۱۹۶۵ء، ص ۷) میں شائع ہو گیا' اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔

سوال: مودودی صاحب کی ایک تقریر اخبارات میں شائع ہوئی ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ "کسی مجاہد کیلئے خون دینا بھی جہاد میں شمار ہوگا"۔ (متعدد سائل)

الجواب: صدر ایوب کے مقابلہ میں عورت کی صدارت کی حمایت میں مودودی صاحب کا فتویٰ جس طرح باطل تھا' اسی طرح خون کے متعلق بھی ان کا فتویٰ غلط و خلاف شریعت ہے۔ جہاں تک جہاد کا تعلق ہے اس کی اہمیت اپنی جگہ واضح ہے اور جہاں تک ہو سکے ہر ممکن و شرعی طریقہ سے مجاہدین کی زیادہ سے زیادہ امداد بھی

ضروری ہے لیکن چونکہ ہم مسلمان ہیں' اس لئے جیسے اسلام میں جہاد کے احکام کا بیان ہے' ویسے ہی ہمارے لئے احکام حلال وحرام اور خون کا بھی مفصل بیان ہے۔

قرآن پاک میں ہے: "حرمت علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر وما اھل بہ لغیر اللہ ۔ یعنی حرام ہے تم پر مردار اور خون اور سؤر کا گوشت اور وہ کہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا"۔ (پارہ ۶، رکوع ۵)

حدیث پاک میں ہے: نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدواء الخبیث ۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خبیث و پلید دوا سے منع فرمایا۔ (ابوداؤد)

نیز فرمایا فتداووولاتداووا بحرام "پس دوا کرو اور حرام دوا استعمال نہ کرو"

(مشکوٰۃ شریف)

معلوم ہوا کہ بحکم قرآن و حدیث خون حرام و پلید ہے اور اس کے ساتھ دوا و علاج ممنوع و ناجائز ہے۔ از روئے شریعت مودودی کا "فتویٰ" اصول اسلام کے خلاف ہے' کسی مسلمان کیلئے حرام چیز کو حرام سمجھ کر بھی اس کا استعمال جائز نہیں' چہ جائیکہ اسے حلال و ثواب اور جہاد و عبادت قرار دیا جائے۔

(والعیاذ باللہ تعالیٰ!) واللہ ورسولہٗ اعلم

پھر کیا ہوا؟ گوجرانوالہ کے نجدیوں کی تو "عید" بن گئی۔ وہ ہمیں کسی نہ کسی طرح نقصان اور تکلیف پہنچانے کی تاک میں رہتے تھے۔ انہوں نے چوک نیائیں کے قریب ایک فوجی جیپ روک کر اس میں سوار کیپٹن کو پرچہ دکھایا اور

لعنۃ اللہ علی الکذبین

کا طوق اپنے گلے میں پہنتے ہوئے کہا "ہمارے شہر کے ایک مولوی محمد صادق صاحب بھارت کی ایجنٹی کرتے ہیں۔ جنگ کے دنوں میں جب ہوائی حملے ہوتے تھے تو یہ اپنی مسجد سے بھارتی طیاروں کو لائٹیں دکھاتے تھے اور اب اپنے ایک پرچہ میں یہ مسئلہ شائع کیا ہے کہ زخمی فوجیوں کو خون نہ دیا جائے' خون حرام ہے نیز انہوں نے اپنے خطبہ جمعہ میں کہا: ٹینکوں تلے آ کر مرنے والے حرام موت مرے"

﴿۵﴾ کیپٹن نے پرچہ لے لیا اور ڈی سی گوجرانوالہ کو بلا کر کہا کہ "تمہارے شہر میں ایسے مولوی رہتے ہیں' انہیں گرفتار کرواور سزا دو"۔ ڈی سی صاحب نے بوکھلاہٹ کا مظاہرہ کرتے ہوئے فوری طور پر زیر دفعہ ۳۲ (۱) ڈیفنس ایکٹ کے تحت حضرت نباضِ قوم مدظلہ اور فقیر راقم الحروف (نیازی) کی دو ماہ کی نظر بندی کا آرڈر جاری کر دیا اور دوسرے روز ۱۵/۱۰ اکتوبر ۱۹۶۵ء کو بعد نماز جمعہ ہمیں تھانہ سٹی میں بلا کر تانگہ پر جیل لے جا کر قید کر دیا گیا۔ میں نے پولیس انسپکٹر سے پوچھا کہ "آپ ہمیں کس جرم میں قید کر رہے ہیں اور کتنے عرصہ کیلئے؟" اس نے کہا "مارشل لاء ریگولیشن میں آپ کی سزا دو ماہ کی نظر بندی ہے"۔ وہ ہم دونوں کو جیل کے مین گیٹ کے اندر چھوڑ کر چلا گیا۔ جیل کے عملہ نے ہمیں پھانسی کوٹھڑیوں میں سے ایک میں مجھے بند کر دیا اور ساتھ والی کو چھوڑ کر تیسری میں حضرت نباضِ قوم مدظلہ کو بند کر دیا۔ پھانسی کوٹھڑیوں میں ان مجرموں کو رکھا جاتا ہے جنہیں عدالت نے پھانسی کی سزا سنا دی ہو ہمارا "جرم" ایسا تو نہیں تھا کہ ہم نے کسی کو (معاذ اللہ) قتل کر دیا ہو نہ ہی ہم خدا نخواستہ ارادہ قتل کی دفعہ میں پکڑے گئے تھے۔ ہماری یہ گرفتاری ڈیفنس ایکٹ ۳۲/۱ کے تحت ۱۵/۱۰ اکتوبر ۱۹۶۵ء کو عمل میں آئی۔

پھانسی کوٹھڑی جیل کی خطرناک ترین بارکیں ہوتی ہیں' اس کا بڑا گیٹ پھاٹک نما ہوتا ہے کہ آر پار کچھ نظر نہ آئے پھر چھوٹا سا صحن کراس کر کے کوٹھڑی آتی ہے' جس کا دروازہ موٹی موٹی سلاخوں سے بنا ہوتا ہے۔ کوٹھڑی کا احاطہ صرف اتنا ہوتا ہے کہ ایک آدمی آسانی سے سو سکے' ہوا کیلئے ایک سوراخ چھت کے قریب بنایا گیا ہے' جس سے تقریباً دس بجے دن سورج کی روشنی داخل ہوتی ہے۔ حوائج ضروریہ بھی اندر' کھانا پینا بھی اندر' باہر کی دنیا سے مکمل طور پر رابطہ منقطع...... کوئی بتلائے کہ ''جس جرم کی یہ سزا ہے وہ جرم کیا ہے؟'' ﴿﴾ سارے دن میں صرف ایک مرتبہ احاطہ کے نلکہ سے پینے کے پانی کیلئے کوٹھڑی سے باہر لایا جاتا اور پانی بھرنے کے بعد پھر بند کر دیا جاتا' دروازے کی سلاخوں سے کھانا دیا جاتا' جیل میں داخل کیے جاتے وقت گیٹ پر میری گھڑی اتروالی گئی اور جو معمولی سی ریزگاری پاس تھی وہ گیٹ پر جمع کر لی گئی۔ دوسرے روز ہمیں قیدیوں والے لباس پہنا دیئے گئے اور ذاتی کپڑے گیٹ والے کمرہ میں جمع کر دیئے گئے جو بعد میں ہمیں واپس کر دیئے گئے۔ تیسرے دن ہمارا ایک جیل کے عملہ کے رُکن کے ذریعہ گھر والوں سے رابطہ ہو گیا اور ہم نے پیغام بھیج کر گھر سے ایک دو برتن اور کپڑے منگوا لئے۔ چوتھے دن دس بجے کے قریب حضرت نباضِ قوم مدظلہ میری کوٹھڑی سے باہر آزاد کھڑے تھے۔ میں نے حیرانگی سے پوچھا ''کیا ہماری رہائی ہو گئی ہے؟''۔ فرمایا ''نہیں' تبادلہ ہوا ہے''۔ عرض کیا ''کہاں؟'' فرمایا ''غالباً میانوالی'' ﴿﴾ مجھے بہت صدمہ ہوا کہ کچھ نہ کچھ باہر والوں سے رابطہ ہوا تو گوجرانوالہ سے بھی نکالے جا رہے ہیں۔ دروازہ کھلا اور فقیر حضرت موصوف کے ہمراہ جیل کی ڈیوڑھی میں آ گیا۔ کپڑے اور

معمولی سا سامان تھیلے میں ڈال کر اُٹھا لیا۔ دروازہ پر ہمیں ہتھکڑیاں لگائی گئیں اور دو سپاہی ہمیں ساتھ لئے ریلوے اسٹیشن کی طرف بڑھے جیسے ہی ہم سڑک پر آئے آنے جانے والوں نے ہمیں دیکھ لیا اور چشم زدن میں ایک دنیا ریلوے اسٹیشن پر جمع ہو گئی۔ پلیٹ فارم پر آنے والوں میں جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کے طلباء کے ساتھ قاری محمد منیر احمد جماعتی (مرحوم) بھی تھے جو حضرت نباض قوم مدظلہ کے ساتھ دست بوسی کرتے وقت بے ساختہ رو پڑے۔ فقیر بھی آنسو ضبط نہ کر سکا مگر حضرت صاحب قبلہ مسکرا مسکرا کر جمع ہونے والوں کو دلاسا دیتے رہے۔ کچھ دیر بعد لاہور سے گاڑی آئی اور ہم اس پر سوار ہو کر لالہ موسیٰ روانہ ہو گئے۔ دوران سفر ہماری ایک ہاتھ کی ہتھکڑی اتار دی گئی اور دوسری مسلسل لگی رہی۔ ایک دن اور ایک رات گزر گئے۔ لالہ موسیٰ سے میانوالی کی گاڑی میں سفر جاری رہا۔ ❁ دوران سفر ایک سائل ہمارے کمرہ میں مانگنے آیا جو اس طرح صدا دے رہا تھا۔

قیدی ہو کے شام نوں چلیاں نے
ننگا جہاں دا کدی نہیں سی وال ہویا

حضرت نباض قوم مدظلہ نے مجھے توجہ دلائی کہ "ہم کس گنتی میں ہیں' ہماری کیا حیثیت ہے؟ جبکہ اہل بیت پاک کی بیبیوں کو قیدی بنایا گیا" ڈھارس تو بہت ہوئی مگر فقیر نے گرہ لگا دی۔

قیدی ہو کے میانوالی جا رہے نے
جرم جہاں دا کوئی نہیں ظاہر ہویا

پورا دن اور پوری رات گاڑی چلتی رہی اور دوسری رات تقریباً ۲ بجے ہم میانوالی جیل

کے مین گیٹ کے سامنے کھڑے تھے۔ گیٹ کھلا ہمیں اندر داخل کر دیا گیا۔ جیل کے عملہ نے ہمیں ایک ایسی بارک میں داخل کیا جہاں پہلے ہی تین قیدی موجود تھے۔

میانوالی جیل: گوجرانوالہ اپنا شہر تھا' میانوالی دور دراز کا علاقہ تھا مگر اس جیل میں نمایاں سہولتیں میسر آئیں۔ گوجرانوالہ میں ہمیں الگ الگ پھانسی کوٹھڑیوں میں رکھا گیا جبکہ میانوالی ایک کوٹھڑی میں ہم پانچ افراد تھے۔ گوجرانوالہ کی نسبت یہ کوٹھڑی فراخ اور ہوادار تھی۔ صبح آٹھ بجے ہمیں ناشتہ میں بھنے ہوئے چنے اور گڑ دیا جاتا جبکہ گوجرانوالہ میں خالی اُبلے ہوئے چنے ہی دیئے جاتے تھے۔ یہاں ہمیں آٹھ بجے سے بارہ بجے تک احاطہ جیل میں چلنے پھرنے کی آزادی تھی اور بیت الخلاء بھی بارکوں سے کافی فاصلہ پر بنائے گئے تھے۔ بارہ بجے سے ۲ بجے تک بند رکھنے کے بعد پھر کھول دیا جاتا اور پھر غروب آفتاب کے وقت بند کر دیا جاتا۔ جیل کے ساتھیوں سے میل جول تبادلہ خیال حال احوال کا سلسلہ جاری رہتا۔ نمازوں کی ادائیگی' وضو کی آسانی وغیرہ کافی ایسی سہولتیں میسر آئیں جو گوجرانوالہ میں نہ ملی تھیں۔ حضرت نباض قوم مدظلہ نے سورۃ الم نشرح کی آیات پڑھیں "ان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا بے شک تکلیف کے بعد راحت ہے"۔ فرمایا "تکلیف کا صیغہ واحد ہے اور راحت کا تثنیہ یعنی ایک تکلیف کے بعد دو راحتیں ہیں"۔ گوجرانوالہ سے میانوالی آنے کی تکلیف تو ہوئی مگر یہاں دو دو راحتیں میسر آئیں۔ یہاں کا کھانا بھی اچھا تھا۔ عموماً ماش کی ثابت دال اور ہفتہ میں ایک مرتبہ سبزی مگر جیل تو بہرحال جیل ہی ہے۔ ایک دن سبزی والی ڈش میں لقمہ لگانے لگے تو اس

میں بڑا سا سیاہ "بھونڈ" مرا ہوا نکلا۔ دل سخت خراب ہوا' اور اس دن یہ دو پہر کا کھانا ہم نے نہیں کھایا۔ ﴿﴾ ہماری بارک میں ہمیں قرآن مجید کا نسخہ بھی مہیا کر دیا گیا اور ہم باری باری تلاوت میں بھی مصروف رہتے۔

﴿﴾ "رضائے مصطفےٰ" کی برکت سے مجھے یاد آیا کہ میانوالی میں حضرت مولانا محمد فخر الدین گانگوی ایک مسجد کے خطیب و امام ہیں' جی چاہا کہ ان سے بھی رابطہ ہو جائے۔ چند یوم بعد ہماری بارک کے انچارج سے بات ہوئی انہوں نے بتایا کہ وہ مولانا صاحب کو جانتے ہیں اور ہمارا سلام انہیں پہنچا دیں گے۔ جوابی طور پر اُن کا بھی سلام آیا اور اس طرح یہاں بھی ہمارے جاننے والوں سے ہمارا رابطہ ہو گیا۔

﴿﴾ میانوالی جیل میں تبادلہ کئی سوالات کا باعث بنا۔ اوّل یہ کہ اس کی ضرورت کیا تھی؟ کیا مقصد یہ تھا کہ لواحقین ملاقات نہ کر سکیں یا یہ کہ ان کی زیر نگرانی جو دینی ادارے قائم ہیں وہ ان سے ہدایات نہ حاصل کر سکیں یا یہ کہ دینی مسلکی تقریبات کیلئے ان سے راہنمائی نہ لی جا سکے' یا یہ کہ وہ پابند سلاسل ہونے کے بعد اپنے احباب سے دور چلے جانے کی وجہ سے پریشان ہو کر آئندہ اپنی تبلیغی سرگرمیوں سے دستکش ہو جائیں..... نہیں' نہیں۔ ایسی سب سوچیں ان کی سوچ کو چھو بھی نہیں سکتیں' ان کی سوچ تو اعلیٰ و ارفع ہے۔ مخالفین معاندین جتنے بھی حربے استعمال کریں انہیں کبھی زیر نہیں کر سکتے۔

ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو
تلاطم خیز موجوں میں وہ گھبرایا نہیں کرتے

اُن کے میانوالی چلے جانے کے باوجود ان کے لواحقین کبھی پریشان نہیں ہوئے۔

جملہ اداروں نے اپنے اپنے نگران حضرات کی نگرانی میں اپنی خدمات جاری رکھیں بلکہ ان میں پہلے سے بھی زیادہ پختگی آ گئی۔ دینی تبلیغی مسلکی تقریبات شان و شوکت سے جاری رہیں اور بڑھ چڑھ کر کامیاب ہوتی رہیں۔ اہل خانہ کو کبھی کوئی پریشانی لاحق نہ ہوئی۔ رہا یہ کہ قدرتی طور پر ایسا کیوں ہوا؟ اس کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ جملہ متعلقین ناظمین' لواحقین کے جذبات خدمت دین میں توانائی آئی اور انہوں نے پہلے سے زیادہ توجہ کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں نبھائیں نیز یہ کہ ان کی اپنی روحانی منازل کے ارتقاء کا سبب بنا۔

غازی علم دین شہید سے مناسبت: میانوالی جیل وہ تاریخی جگہ ہے جہاں غازی علم دین شہید رحمۃ اللہ علیہ کو بھی رکھا گیا تھا۔ غازی علم دین شہید نے گستاخ رسول کو قتل کیا تھا اور علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ نے گستاخان رسول کے خلاف ساری زندگی جہاد فرمایا ہے۔ غازی علم دین شہید اللہ و رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دربار میں مقبول و منظور ہوئے اور حضرت جانباز قوم مدظلہ کو بھی رب کریم و رسول کریم (جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم) نے خدمت و اشاعت دین کی نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط مجاہدانہ سرگرمیوں سے سرفراز فرمایا۔ یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ غازی علم دین شہید اور مولانا ابوداؤد صاحب مدظلہ آپس میں ایک ہی برادری کے چشم و چراغ ہیں۔ عیسوی لحاظ سے غازی علم دین شہید دسمبر کے مہینہ میں پیدا ہوئے اور حضرت جانباز قوم مدظلہ بھی ماہ دسمبر ہی میں پیدا ہوئے اور پھر یہ کہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۲۹ء غازی علم دین شہید کی شہادت کے ایک ماہ بعد دسمبر ۱۹۲۹ء میں حضرت موصوف کی

سیالکوٹ میں پیدائش ہوئی..... گویا کہ قدرت کو شاید یہی منظور تھا کہ جہاں ایک غازی سے دنیا خالی ہو رہی ہے وہاں دوسرے مجاہد کو جگہ دی جا رہی ہے (سبحان اللّٰہ وبحمدہٖ سبحان اللّٰہ العظیم)' ایک اور مناسبت یہ بھی ہے کہ غازی علم دین کو ۳۱ راکتوبر ۱۹۲۹ء کو ساڑھے نو بجے شب سنٹرل جیل لاہور سے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس' دو سارجنٹ اور چار سپاہیوں کی حراست میں بذریعہ موٹر کار پہلے گوجرانوالہ بھیجا گیا اور وہاں سے ساڑھے بارہ بجے رات کی گاڑی میں میانوالی روانہ کیا گیا جبکہ علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب کو بھی اکتوبر ہی کے مہینہ میں گوجرانوالہ ریلوے اسٹیشن سے پولیس کی حراست میں میانوالی جیل پہنچایا گیا۔ (غازی علم دین شہید رحمۃ اللہ علیہ کے مزید حالات پڑھنے کیلئے کتاب "حیات محمد عامر چیمہ شہید رحمۃ اللہ علیہ" از: صاحبزادہ محمد داؤد رضوی' ۲۰ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر ادارہ رضائے مصطفٰے چوک دارالسلام سے طلب کریں) ❁ حضرت غازی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا جہاد ان کی شہادت پر منتج ہوا اور حضرت نباضِ قوم مدظلہ کا جہاد نہ صرف پاکستان بھر میں اندرون ملک بلکہ بیرونی ممالک' مڈل ایسٹ اور انگلینڈ و امریکہ وغیرہ کئی ممالک میں جاری و ساری ہے اور ان شاء اللّٰہ ہمیشہ ہمیشہ جاری و ساری رہے گا اور ہر دور میں پہلے سے کہیں زیادہ اس کا احاطہ بڑھتا ہی رہے گا' ان کی تبلیغ بھی وسعت پذیر ہوتی رہے گی اور ان کے چاہنے والوں میں بھی روز بروز اضافہ ہوتا رہے گا..... نہ صرف "رضائے مصطفٰے"' نہ صرف ان کی علمی و تحقیقی تصانیف مبارکہ' نہ صرف ان کے بڑے سائز کے لاجواب مقبول عام' مدلل و مفصل تبلیغی و تاریخی اشتہارات' نہ صرف ان کی آڈیو کیسٹیں' نہ صرف ان کے شاگردان

رشید (جن میں جید علماء و مشائخ شامل ہیں) ' نہ صرف ان کے مریدان باصفا' نہ صرف ان کے خلفائے کرام...... بلکہ ان کے حلقہ احباب کے تربیت یافتگان' ان کی زیرِ سرپرستی منعقد ہونے والے جلسوں اور محافل کے منتظمین و سامعین اپنے اپنے ادوار و اپنے اپنے علاقوں میں ان کا فیض جاری کئے ہوئے ہیں اور ان کا یہ فیض ان شاء اللہ العزیز ہمیشہ ہمیشہ جاری رہے گا۔

جیل میں بھی تبلیغ: میانوالی جیل میں سب سے بڑی سہولت یہ تھی کہ حضرت نباض قوم مدظلہ کی خدمت میں میری ہمہ وقت حاضری رہتی۔ فقیر اذان دیتا' حضرت جماعت کراتے اور مسلمان و غیر مسلم (ہندو' سکھ' عیسائی) جو یہاں قید تھے ہمارے شب و روز کے معمولات سے بہت متاثر تھے۔ مسلم غیر مسلم قیدیوں کو حضرت روزانہ تبلیغ فرماتے۔ کئی بے نماز مسلمان نمازی بن گئے اور وہ غیر مسلم جو اسی ایریا میں دیگر بارکوں میں محبوس تھے وہ اسلام قبول کرنے پر آمادہ ہو گئے ......﴿﴾ کافی سہولتوں کے باوجود یہ جیل بھی بہر حال جیل تھی۔ ۱۵/ اکتوبر ۱۹۶۵ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ ہمیں گرفتار کیا گیا تھا۔ باہر یا گھر والوں سے مکمل طور پر رابطہ منقطع تھا۔ تین دن گوجرانوالہ جیل کے بعد میانوالی جیل میں ۱۵ ایوم گزر چکے تھے۔ حضرت نباض قوم مدظلہ حسب سابق بحمدہٖ تعالیٰ بالکل ہشاش بشاش تھے۔ حضرت موصوف نے ایک صبح مجھے یہ خواب سنایا کہ ایک سفید رنگ کی کار سڑک پر خراب کھڑی ہے' جسے قریب کھڑے صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ٹھیک کر رہے ہیں۔ دوسری صبح یہ خواب سنایا کہ شیخ القرآن حضرت مولانا

محمد عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی سڑک پر ملاقات ہوئی ہے۔ تیسرے روز یہ خواب مبارک سنایا جو نماز فجر سے قبل انہوں نے دیکھا کہ "خواب میں مجھے ایک خط دیا گیا جو مدینہ منورہ سے آیا ہے' اس خط میں کچھ پیسے بھی ہیں اور لکھا ہے

"محمد صادق کا انتقال ہو گیا"

یہ خواب آپ نے ۸ نومبر ۱۹۶۵ء بروز پیر کے روز دیکھا۔ جیل میں بعض قیدی ساتھی کہا کرتے تھے کہ "آپ حضرات کو سزائے موت بھی دی جا سکتی ہے" لہٰذا آپ کے اس خواب سے پہلے تو میں ڈر گیا مگر جیسے ہی مجھے یاد آیا کہ یہ خط مدینہ منورہ سے آیا ہے تو اچانک مجھے بڑی قلبی راحت ہوئی کہ حضرت نباض قوم مدظلہ کا یہ خواب یقیناً کوئی بڑی خوشخبری ہے۔ حضرت صاحب یہ عجیب وغریب خواب سنا کر تسبیح پر وظیفہ پڑھنے لگے اور فقیر حسب معمول قرآن پاک کی تلاوت میں مصروف تھا کہ گیٹ سے باہر شور سنائی دیا۔

"مولویوں کی رہائی آگئی"...... "مولویوں کی رہائی آگئی"

ہم حیرانگی سے اِدھر اُدھر دیکھ رہے تھے اور دیگر ساتھی خوشیاں منا رہے تھے۔ تھوڑی دیر میں ساری بارکوں والے باہر جمع ہو گئے۔ مبارک' مبارک' مبارک کے آوازے بلند ہو رہے تھے۔ بعض حضرت نباض قوم مدظلہ کے ہاتھ چوم رہے تھے اور آبدیدہ ہو کر کہہ رہے تھے "ہمارے لئے بھی دعا کرنا' حضرت! ہمارے لئے بھی دعا فرمانا" آپ کے پاؤں کو ہاتھ لگا کر دعا کی درخواست کر رہے تھے۔

رہائی: کچھ دیر بعد جیل کا عملہ ہمیں لینے آ گیا۔ بارکوں سے باہر احاطہ جیل میں

ایک چبوترہ بنا ہوا ہے جہاں کاغذی کارروائی پوری کی جاتی ہے وہاں جب ہمیں میانوالی تا گوجرانوالہ ریل گاڑی کے ٹکٹ دیئے گئے تو حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے فرمایا ''نیازی صاحب! یہ ہے ''انتقال'' جو مدینہ منورہ کے خط میں لکھا تھا کہ جیل سے باہر منتقل کیا جانا اور میانوالی سے گوجرانوالہ منتقل ہونا''۔ میری آنکھیں جذبات تشکر سے آبدیدہ ہوگئیں فالحمد للہ علیٰ ذالك ﴿﴾ میرا خیال تھا کہ گوجرانوالہ سے احباب ہمیں لینے آئے ہوں گے مگر ایسا نہ تھا' لگتا تھا کہ گوجرانوالہ کے لوگوں کو ہماری رہائی کا علم نہیں۔ ریل گاڑی پچھلے پہر میانوالی ریلوے اسٹیشن سے روانہ ہونی تھی۔ عملہ جیل کے ایک رکن سے دوران قید رابطہ ہوا تھا' وہ جیل سے باہر ہی مل گئے' انہیں کہا کہ ''مولانا محمد فخر الدین صاحب گانگوی سے ملاقات کرا دیں''۔ وہ تانگہ پر بٹھا کر ان کے پاس لے گئے' بڑی پیاری ملاقات ہوئی' اور بوقت رخصت انہوں نے ہمیں کچھ روپے دیئے۔ مجھے بڑا اطمینان ہوا کہ اتنے لمبے سفر میں یہ زادراہ کام آئے گا' جب ہم واپس آئے تو رکن عملہ جیل نے کہا کہ ''میرا بچہ بیمار ہے' اُسے دم کر دیں''۔ چنانچہ اُن کے ساتھ اس کے گھر گئے' بچہ کو دم کرنے کے بعد حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے وہ روپے بچے کو دے دیئے' جس سے مجھے سخت مایوسی ہوئی۔ میرے پاس گرفتاری سے قبل کے ایک روپیہ چھ آنے ہی تھے اور سفر بہت لمبا تھا' اب ہم ریلوے اسٹیشن پر آگئے۔ ایک قلی سے پوچھا ''لالہ موسیٰ جانے والی ٹرین کون سے پلیٹ فارم پر آرہی ہے؟'' اُس کی نشاندہی پر اس پلیٹ فارم پر آکر ایک بنچ پر بیٹھ گئے۔ حضرت نباضِ قوم مدظلہ تھوڑی دیر چہل قدمی فرماتے رہے اور پلیٹ فارم پر موجود مردوں

عورتوں کو حسب معمول تبلیغ فرماتے رہے۔ گاڑی آئی اس میں سوار ہو کر ہم لالہ موسیٰ آگئے۔ ریلوے اسٹیشن سے معلوم ہوا کہ گوجرانوالہ جانے والی عام گاڑی رات ۹ بجے آئے گی جبکہ تھوڑی دیر میں آنے والی گاڑی ایکسپریس ہے۔ ہمارے پاس ٹکٹ تبدیل کرانے کیلئے پیسے نہیں تھے۔ حضرت نباض قوم مدظلہ ایک بنچ پر بیٹھ گئے اور میں ریلوے پلیٹ فارم کے آخر میں سگنل مین کے کمرہ کی طرف گیا تاکہ کوئی طریقہ معلوم کرسکوں۔ دروازہ پر پہنچا تو دیکھا کہ اندر آٹھ دس آدمی زوردار بحث کررہے تھے۔ ایک صاحب زور دے کر کہہ رہے تھے کہ "انہوں (ہم) نے صرف رسالے میں مسئلہ شائع کیا تھا کہ خون حرام ہے' باقی یہ باتیں کہ ٹیکوں کے نیچے آنے والے حرام موت مرے وغیرہ وغیرہ ان کے خلاف محض جھوٹا پراپیگنڈا ہے" میں حیران ہوا کہ ہم تو بیس یوم میانوالی جیل میں بھی رہ آئے ہیں مگر ہمارے متعلق یہ بحث نہ جانے کہاں کہاں جاری ہے جبکہ ہماری گرفتاری کو ۲۵ یوم گزر چکے ہیں۔ ◆ ایک صاحب جو قد کاٹھ سے بڑے معزز لگتے تھے اور ہماری حمایت میں گفتگو کررہے تھے دروازہ کے بالکل قریب بیٹھے تھے۔ میری طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا "آپ اس دن جب مولانا محمد صادق صاحب کو میانوالی لے جایا جارہا تھا ان کے ساتھ نہ تھے؟" میں نے کہا "میں بھی ساتھ تھا" انہوں نے پوچھا "پھر اب کیا ہوا ہے؟" میں نے کہا "ہمیں رہا کردیا گیا ہے" انہوں نے پوچھا "کیسے؟" میں نے کہا "پتہ نہیں"۔ پوچھا "مولانا صاحب کہاں ہیں؟" میں نے کہا "وہ سامنے بنچ پر بیٹھے ہیں" انہوں نے کہا "آپ کو کوئی پرابلم تو نہیں ہے؟" میں نے کہا "ہمیں جو ٹکٹ دیئے گئے یہ عام گاڑی کے ہیں انہیں

ایکسپریس کا بنوانا ہے" کہنے لگے "لائیے" فقیر نے کہا "ہمارے پاس پیسے نہیں" انہوں نے کہا "کوئی بات نہیں" انہوں نے اپنے پاس سے پیسے دے کر مجھے دونوں ٹکٹ بنوا دیئے۔ میں نے کہا "آپ کا شکریہ! مجھے اپنا ایڈریس دے دیں، گوجرانوالہ جا کر یہ رقم آپ کو منی آرڈر کر دوں گا"۔ اُن صاحب کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو گئیں اور کچھ کہے بغیر آبدیدہ ہو کر حضرت نباضِ قوم مدظلہ کو دیکھتے ہوئے دوسری طرف چلے گئے۔ میں نے کمرہ میں موجود دیگر حضرات سے ان کا تعارف معلوم کرنا چاہا تو انہوں نے کہا "ہم آپ کو صرف اتنا بتا سکتے ہیں کہ وہ یہاں ریلوے پولیس چوکی میں انچارج ہیں"۔

تاریخی استقبال و یادگار جلسہ: گاڑی آئی اور ہم اس میں سوار ہو کر گوجرانوالہ کیلئے روانہ ہو گئے۔ گاڑی سوا چار بجے سہ پہر گوجرانوالہ ریلوے اسٹیشن پر آ کر رُکی۔ مجھ سے حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے فرمایا "تم میرے پیچھے پیچھے چلتے آنا، ہم گلیوں میں سے ہو کر کسی کو پتہ لگے بغیر زینت المساجد میں پہنچ جائیں گے"۔ مگر یہاں (ماشاء اللہ) ایک جم غفیر ہمارے استقبال کیلئے ریلوے اسٹیشن پر موجود تھا، بڑا والہانہ استقبال ہوا، پھولوں کی پتیاں نچھاور کی گئیں، ہمیں جلوس کی شکل میں مرکز اہلسنّت جامع مسجد زینت المساجد لایا گیا، جہاں ایک بہت بڑا تاریخی جلسہ بن گیا۔ جب ہم زینت المساجد میں داخل ہونے سے قبل حضرت نباضِ قوم مدظلہ کے گھر کے آگے سے گزر رہے تھے، فقیر کی والدہ محترمہ (رحمۃ اللہ علیہا) اُن کے دروازہ کے باہر کھڑی تھیں، فقیر نے ان کے پاؤں چھوئے اور سلام

عرض کیا۔ انہوں نے پیار دیا اور مسکرا دیں۔

قارئین کرام! میانوالی کا واقعہ آپ نے ملاحظہ فرمایا' انتہائی خطرناک حالات میں مسئلہ حرمت خون کی اشاعت' گرفتاری' نظر بندی جیل ہتھکڑیوں میں جکڑ کر گوجرانوالہ سے میانوالی لے جایا جانا' پھانسی کوٹھڑیوں میں محبوس ہونا' دو ماہ کی نظر بندی کا ۲۵ یوم بعد واپس لیا جانا باعزت بریت و غیر مشروط رہائی' بارگاہ الوہیت و دربار مصطفوی (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم) میں حضرت نباض قوم مدظلہ کی مقبولیت کا کتنا بڑا سرٹیفیکیٹ ہے۔

علامہ بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کا مکتوبِ گرامی: ہمیں گوجرانوالہ آ کر بھی یہ پتہ نہ چل سکا کہ ہماری رہائی کے ظاہری اسباب کیا تھے؟ جب حضرت نباض قوم مدظلہ سابقہ ایام کی ڈاک دیکھ رہے تھے تو اس ڈاک میں سے ایک خط کراچی سے تحریک آزادی کے صف اوّل کے راہنما' مخدوم اہلسنّت حضرت مولانا علامہ محمد عبدالحامد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ (سابق صدر جمعیت علماء پاکستان) کا برآمد ہوا' جو انہوں نے حضرت نباض قوم مدظلہ کی اہلیہ محترمہ مدظلہا کے نام لکھا تھا' جس کے مطابق انہوں نے لاہور میں گورنر پنجاب امیر محمد خان سے ملاقات کے دوران اُس کی فرمائش پر کہ "میرے لائق کوئی خدمت؟" اُسے فرمایا تھا کہ "علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب ہمارے بڑے محبوب راہنما اور اہلسنّت و جماعت کے ممتاز عالم دین ہیں' جنہیں ڈی سی صاحب نے مودودی کے خلاف لکھنے کو کہا تھا' جب یہ مسئلہ اپنے میگزین میں شائع کیا کہ مودودی کا انتقال خون کے متعلق فتویٰ کہ "یہ بھی جہاد ہے کہ زخمیوں کیلئے خون دیا جائے غلط ہے' شرعاً خون لینا دینا ناجائز ہے" تو انہیں گرفتار کر کے نظر بند کر

دیا گیا ہے"۔ گورنر نے کہا کہ "میں آرڈر کر دیتا ہوں کہ انہیں رہا کر دیا جائے"۔ گورنر کا آرڈر صرف حضرت نباض قوم مدظلہ کے نام سے تھا مگر اللہ دتہ صاحب ہیڈ کلرک دفتر ڈی سی نے (جو میری چھٹی کلاس کے استاذ تھے) میرا نام بھی شامل کر کے آرڈر میانوالی بھیج دیا اور ہماری دونوں کی رہائی عمل میں آ گئی۔ (فالحمد للہ علیٰ ذالک)

قارئین! جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ دیگر اکابرین کی طرح حضرت علامہ محمد عبدالحامد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ بھی حضرت نباض قوم مدظلہ کی مسلکی خدمات کے معترف و قدردان تھے اور اسی کے پیش نظر ہی آپ نے لاہور تشریف لے جا کر گورنر پنجاب سے خصوصی طور پر ملاقات کے دوران اسے علامہ ابوداؤد صاحب کی رہائی کے متعلق ارشاد فرمایا اور اس نے فوری طور پر حضرت موصوف کی رہائی کا آرڈر جاری کر دیا...... یہ واقعہ علامہ بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کی حضرت نباض قوم مدظلہ پر بے حد اُنس و محبت کی دلیل ہے ☆ حضرت علامہ بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کا ضمناً ذکر آنے کے حوالہ سے آپ کی ضیافت طبع کیلئے مزید بتاتا چلوں کہ حضرت موصوف "رضائے مصطفیٰ" کے اوّلین قارئین میں سے تھے اور اس کی تحریروں کو سراہتے تھے۔ آپ کے ایک یادگار مکتوب گرامی کے چند اقتباسات درج ذیل ہیں جو آپ نے محرم الحرام ۱۳۸۲ھ کو حضرت نباض قوم مدظلہ کے نام تحریر فرمایا

"......"رضائے مصطفیٰ" اگرچہ کچھ زیادہ عرصہ نہیں نکلا مگر پھر بھی اس نے اپنے مضامین کی جامعیت اور حسن ترتیب کے لحاظ سے ایک مقام حاصل کر لیا ہے اسی وجہ سے جب تک وہ بند رہا ایک خلا پایا جاتا رہا۔ مقام مسرت ہے کہ آپ کی تحریکی ہمت وعزم نے پھر اس کا موقع مہیا کر دیا ہے کہ "رضائے مصطفیٰ" مسلک اہلسنت

کی زیادہ سے زیادہ خدمت انجام دیتا رہے' میری دعا ہے کہ ہمارا یہ پرچہ قوم میں زیادہ سے زیادہ کامیاب و ہر دل عزیز ہو۔ دعا گو: محمد عبدالحامد بدایونی......"

روحانی قوت: قارئین کرام! گزشتہ سطور میں جو بیان ہوا وہ تو ظاہری اسباب کا ریکارڈ تھا اب اُس روحانی قوت کا تذکرہ ملاحظہ فرما کر اپنے قلوب کو منور فرمائیں جو اس موقع پر بھی روبہ عمل تھی: رہائی کے دو تین روز بعد سیالکوٹ کی ایک مسلمہ روحانی شخصیت حضرت مولانا پیر سید عاشق حسین شاہ صاحب (ساکن رامتلائی سیالکوٹ) حضرت نباضِ قوم مدظلہ کو ملنے گوجرانوالہ تشریف لائے۔ میں انہیں جانتا تھا مگر وہ مجھے نہ پہچانتے تھے۔ انہوں نے بیان فرمایا کہ "میں نے چند یوم قبل خواب دیکھا کہ سلطان الاولیاء حضرت غوث اعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی رضی اللہ عنہ کی عدالت لگی ہے' جس میں آپ کو ایک ساتھی کے ساتھ پیش کیا گیا' اس حالت میں کہ دونوں کو ہتھکڑیاں لگی ہوئی ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو جلال آ گیا' فرمایا "ان کو کس نے گرفتار کیا ہے؟ فوراً ہتھکڑیاں اُتار کر انہیں رہا کیا جائے"۔ میرے دیکھتے ہی دیکھتے ہتھکڑیاں اُتر گئیں اور اس طرح سے اُسی وقت آپ دونوں کو رہا کر دیا گیا' جب میں صبح بیدار ہوا تو مجھے یقین تھا کہ آپ رہا کر دیئے گئے ہیں۔ پھر معلوم کرنے پر تصدیق ہو گئی کہ آپ واقعی رہا ہو گئے ہیں۔ میں نے شاہ صاحب موصوف سے پوچھا کہ "حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی کچہری میں حضرت نباضِ قوم مدظلہ کے ساتھ دوسرے کون تھے؟" انہوں نے مجھے غور سے دیکھا اور کہا "دوسرے آپ تھے"..... جبکہ میں ان کیلئے پہلے سے شناسا نہیں تھا'

خواب میں دیکھنے کے بعد اس طرح بیداری میں سرسری طور پر دیکھ کر پہچان جانا ان کے خواب کی سچائی کی بہت بڑی دلیل ہے۔ حضرت شاہ صاحب کا مبارک خواب اس مؤقف کی تائید ہے کہ حضرت نباض قوم مدظلہ نہ صرف بارگاہ ایزدی و مصطفوی (جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم) میں مقبول ہیں بلکہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے دربار میں بھی انہیں حضوری و مقبولیت حاصل ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

❁ میانوالی جیل سے رہائی کے چند یوم بعد سپرنٹنڈنٹ جیل میانوالی کی طرف سے دو منی آرڈر موصول ہوئے جن پر لکھا تھا کہ "ہنگامی حالات کی وجہ سے ہم جیل میں آپ کو "اے کلاس" مہیا نہ کر سکے' لہٰذا آپ کو عوضانہ بذریعہ منی آرڈر ارسال ہے"۔ اس طرح مدینہ منورہ کے خط میں جو رقم تھی وہ بھی ہمیں موصول ہو گئی جو خواب کی صداقت کی دلیل ہے۔ قارئین! غور فرمائیں مدینہ منورہ سے جو خط حضرت نباض قوم مدظلہ کو جیل کی آخری صبح خواب میں موصول ہوا' اس میں بھی یہ رقم موجود تھی اور لکھا تھا "محمد صادق کا انتقال ہو گیا" اور اسی دن انہیں میانوالی سے گوجرانوالہ اور جیل سے باہر منتقل کر دیا گیا۔ یہ ایسے تاریخی و روحانی حقائق ہیں کہ جن کے کسی جزو کی تردید نہ کی جا سکے۔ خواب کا معاملہ کبھی کسی کے اختیار میں نہیں ہوا۔ یہ عموماً من اللہ ہوتا ہے' قدرتی طور پر بعض مقبول بندوں کو اس پر مطلع کر دیا جاتا ہے' نہ صرف حضرت نباض قوم مدظلہ کو خواب کے ذریعہ یہ بتایا گیا کہ آج ان کی رہائی و میانوالی سے گوجرانوالہ منتقلی کا دن ہے بلکہ انہیں ابھی بتا دیا گیا کہ بعد میں منی آرڈر کے ذریعہ جو رقم موصول ہو گی وہ بھی یقیناً مدینہ منورہ کا فیض ہے۔

(فالحمد للہ علیٰ ذالک)

سبز رنگ کی برکت: یادرہے کہ جیل روانگی کے وقت آپ نے جو لباس پہنا ہوا تھا (وہ سبز قمیص اور سفید شلوار تھی) وہ رہائی کے بعد گھر واپسی بلکہ چند دن بعد تک بھی پہنے رکھا کیونکہ اس میں بھی ایک روحانی راز پوشیدہ تھا جس کا مجھے بعد میں علم ہوا' وہ یہ کہ جب آپ گھر پہنچے تو زوجہ محترمہ مدظلہا نے عرض کیا کہ "قمیص تبدیل کر لیں" آپ نے اُن سے فرمایا "دیکھیں! قمیص سبز رنگ کی ہے اور اس پر کسی جگہ کوئی داغ دھبہ نہیں ہے' سبز رنگ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کے گنبد شریف (گنبد خضریٰ) سے کیسی نسبت ہے کہ اس پر داغ دھبے نمایاں نہیں ہوتے" (اس کے بعد جمعہ شریف کے موقع پر بھی اسی موضوع پر بڑا ایمان افروز اور رقت آمیز بیان فرمایا) سبحان اللہ! جس رنگ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ہوگئی اس رنگ کی قدر و منزلت اُن کے دل میں موجزن ہے تو خود آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں اُن کے قلب کا کیا عالم ہوگا؟...... (یادرہے کہ حضرت موصوف عموماً دوست احباب اور ملاقات کیلئے آنے والوں کو تنبیہ فرمایا کرتے ہیں کہ "رنگدار شلوار بالخصوص سبز رنگ اور سیاہ رنگ کی شلوار استعمال نہ کریں' ہمیشہ سفید شلوار پہنیں")

◆ ایک مرتبہ مرکز اہلسنت جامع مسجد زینت المساجد (گوجرانوالہ) کی ڈیوڑھی کا فرش بن رہا تھا تو آپ نے مستری فضل حسین (مرحوم) سے فرمایا "فرش میں سبز رنگ استعمال نہ کریں یہ گنبد خضریٰ کا رنگ ہے"۔ مستری صاحب نے عرض کیا کہ "کئی پتے وغیرہ سبز رنگ کے گلیوں میں بکھرے ہوتے ہیں"۔ فرمایا "بکھرا ہونا اور بات ہے' بکھیرنا اور بات ہے' احتیاطاً اچھی ہوتی ہے' یہی ادب کا تقاضا ہے"۔

ع...... باادب بانصیب

❁ جب اس واقعہ پر غور کرتا ہوں کہ کس طرح ہماری رہائی عمل میں آئی؟ اور وہ کون سی طاقت تھی جس نے اس کا اہتمام بھی کیا اور اس سے حضرت نباض قوم مدظلہ کو مطلع بھی فرمایا تو نتیجہ اس طرح برآمد ہوتا ہے کہ مسئلہ شریعت کی اشاعت سے لے کر آخر تک جتنے بھی حالات درپیش آئے' وہ قدرت کی اس اَن دیکھی طاقت کی کارکردگی تھی جو عالم اسباب سے ورئی الوریٰ ہر لحظہ اپنی ڈیوٹی انجام دے رہی ہے۔ ہمارے لئے یہ محض ایک امتحان ہوتا ہے کہ ہم مصائب کی ظاہری دنیا میں کس قدر صبر اور شکر کرتے ہیں اور یہی صبر اور شکر ہمارے نامۂ اعمال کا حسن بن جاتا ہے اور ہمیں اس دنیا میں بھی مقبولیت سے نوازتا ہے اور آخرت کا بھی زادِ راہ بنتا ہے۔ حضرت نباض قوم مدظلہ کو آج عنداللہ وعندالرسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم) ہی نہیں عندالناس بھی جو مقبولیت' عزت' شہرت' ناموری اور دبدبہ حاصل ہے' یونہی حاصل نہیں ہو گیا بلکہ یہ مرتبہ ہزارہا قربانیوں کا حاصل ہے۔

ع...... یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا۔

ہر محاذ پر مجاہد ملت کا جہاد: قارئین! جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ نباض قوم' مجاہد ملت قبلہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ نے دلائل و براہین اور تقریر و تحریر کے ذریعہ جہاں ہر محاذ پر مخالفین اہلسنّت کے چھکے چھڑائے اور اُن کے گستاخانہ عقائد و نظریات کی نقاب کشائی کی...... وہاں الدین النصیحۃ کے تحت ہر مقام پر اپنوں کی بھی اصلاح کا فریضہ سرانجام دیا۔ (فجزاھم اللّٰہ تعالٰی احسن الجزاء)

آپ کی معلومات میں مزید اضافہ اور ریکارڈ کی درستگی کیلئے بتاتا چلوں کہ دیگر مسائل شرعیہ کی طرح مسئلہ خون کے ضمن میں مجوزین انتقال خون کے جواب میں قرآن و حدیث کی روشنی میں حضرت نباض قوم مدظلہ کے علمی و تحقیقی مقالہ جات مختلف رسائل میں بھی شائع ہوتے رہے...... "مشتے از خروارے" ایک اور تاریخی واقعہ ملاحظہ فرمائیں:

۱۴۰۶ھ میں ایک معروف مفتی صاحب نے اخباری بیان میں مروّجہ عطیہ چشم کو متعدد دلائل شرعی کی رو سے ناجائز قرار دیا اور پھر اپنے ہی قائم کردہ دلائل کے برعکس بضرورت جان بچانے کی قید لگا کر نہ صرف خون دینے بلکہ گردہ پھیپھڑا تک کو "جائز" کر ڈالا چنانچہ ان سے نظر ثانی کی اپیل کرتے ہوئے حضرت نباض قوم مدظلہ نے روزنامہ نوائے وقت و جنگ لاہور میں حسب ذیل بیان جاری فرمایا کہ "ایک طرف تو مفتی صاحب نے عطیہ چشم کو ناجائز قرار دیتے ہوئے اعضائے انسانی کو امانت خداوندی اور ان میں تصرف ممنوع کہا ہے اور دوسری طرف خون، گردہ، پھیپھڑا کے عطیہ کو جان بچانے کیلئے بضرورت جائز قرار دیا ہے۔ حالانکہ بحکم حدیث...... غذا کی طرح دوا میں بھی حرام چیزوں سے بچنا ضروری ہے اور خون کی حرمت و نجاست محتاج بیان نہیں۔ بحکم قرآنی تکریم انسانی کے تحت جسم انسانی سے انتفاع سراسر ناجائز ہے۔ فقہ اسلامی کی مشہور و معتبر کتاب بہار شریعت جلد ۱۴، صفحہ ۱۲۶ پر اسی مسئلہ کا خلاصہ بدیں الفاظ کیا گیا ہے کہ "انسان کے کسی جزو کو دوا کے طور پر استعمال کرنا بھی ناجائز ہے۔ حدیث میں ارشاد فرمایا کہ جو چیزیں حرام ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے شفا نہیں رکھی۔" لہٰذا جس بناء پر عطیہ چشم ناجائز ہے

اسی بناء پر خون کا استعمال بھی حرام اور گردہ پھیپھڑا وغیرہ اعضاء کا استعمال بھی ناروا ہے۔ آئندہ انسانی اعضاء کے کاروبار کے سدباب کیلئے بھی عطیہ چشم کے علاوہ خون اور انسانی جسم کی دیگر چیزوں کا استعمال بھی ممنوع قرار دیا جائے جہاں تک جان بچانے کا خیال ہے چونکہ یہ ایک موہوم و ظنی چیز ہے' لہٰذا اس کیلئے حرام قطعی کا استعمال جائز قرار نہیں دیا جا سکتا"۔ (پریس نوٹ)

ڈاکٹری تائید: حضرت نباضِ قوم مدظلہ کے مذکورہ بیان کی تائید میں ڈاکٹر حضرات کی تنظیم محمڈن میڈیکل اوپن یونیورسٹی لاہور نے قومی اخبارات (جنگ' نوائے وقت' مشرق وغیرہ) میں حسب ذیل نمایاں قیمتی اشتہارات شائع کرائے۔

"اسلامی ڈاکٹر جناب حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان کا اس فتویٰ پر شکریہ ادا کرتے ہیں جو انہوں نے خون و دیگر انسانی اعضاء کے عطیات کے ضمن میں شائع کرایا ہے۔ اسلامی معالجین کی کتاب قرآن حکیم کی واضح تائید ہے کہ خون کا استعمال ہر طرح ممنوع ہے کیونکہ خون فضلاء ہے اور یہ معالجین کا تجربہ ہے کہ خون وہ چکنائی ہوتی ہے جو حرارت کے تحت سرخ رنگ پکڑ لیتی ہے اوجھڑی میں خون نہیں ہوتا کیونکہ اوجھڑی سے حرارت منہ اور مقعد کے راستہ سے خارج ہوتی رہتی ہے۔ لہٰذا اوجھڑی غذا کے سلال (چکناہٹ) سے بنتی ہے' اسی طرح دماغ کی کھوپڑی میں بھی خون نہیں ہوتا کیونکہ دماغ سے حرارت ہفت اندام کے راستہ سے براہ راست خارج ہوتی رہتی ہے یعنی اوجھڑی اور دماغ میں حرارت مقام نہیں کرتی۔ کلیجی یعنی جگر میں حرارت کو براہ راست خارج ہونے کا راستہ نہیں ملتا اس لئے جگر میں حرارت مقام کرتی ہے اس لئے جگر کا رنگ سرخ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یونانی جگر کو روح کا مقام کہتے ہیں

کیونکہ یونانی معالجین نار یعنی حرارت کو باعث تخلیق کائنات شمار کرتے ہیں لیکن اسلامی معالج نور یعنی اس نطفہ کو روح شمار کرتے ہیں جو غذا کے سلال (چکناہٹ) سے حرارت خارج ہونے کے بعد ٹھنڈک کے زیر اثر ٹپکتا ہے۔ دونوں گروہان کے اپنے اپنے نظریات و تجربات ہیں جبکہ مسلمان معالجین کے مطابق یعنی قرآن الحکیم کے مطابق جنات اور انسان تخلیق پاتے ہیں ﴿﴾ یونانی معالجین کے نظریہ کے مطابق اربعہ عناصر یا جدید یونانی یعنی ایلوپیتھک حضرات کے مطابق دو عناصر مرکب ہو کر انسان پیدا ہوتا ہے لیکن اسلامی معالجین کے نظریہ کے مطابق حرارت کو خارج کرنے کے بعد انسان پیدا ہوتا ہے کیونکہ آدم اس دنیا میں (نار) حرارت کو ترک کرنے آیا ہے ﴿﴾ یہی وجہ ہے کہ یونانی معالجین کا خون سمیت انسانی اعضاء کے عطیات پر اتفاق ہے لیکن اسلامی معالجین کے نزدیک یہ غلط ہے۔ اس ضمن میں مزید یہ طبی ثبوت موجود ہے کہ خون جن رگوں میں بنتا ہے ان رگوں کو شریانیں اور خون جن رگوں سے خارج ہوتا ہے ان رگوں کو وریدیں کہا جاتا ہے یعنی ورید وہ رگ ہے جو لحم بناتی ہے اور شریان وہ تحریک ہے جو جسم بناتی ہے۔ عطیات خون و اعضاء کے ضمن میں مولانا صاحب مذکور کا فقط یہی اشارہ کافی ہے کہ سورہ کہف میں حضرت خضر علیہ السلام نے ایک بچہ کو فقط اس لئے ہلاک کر دیا کہ وہ بچہ اپنے مومن باپ کی بدنامی کا باعث نہ بنے۔ ﴿﴾ پھر عطیہ میں کسی کو نذر کیے گئے اعضاء کا یہ حلف لینا ممکن نہیں ہے کہ عطیہ وصول کرنے والا عطیہ کو فقط اسلام کی راہ ہی میں استعمال کرے گا۔ معالج ایسے اسلامی علماء کا شکریہ ادا کرتے ہیں"۔ (بحوالہ اشتہار روزنامہ جنگ لاہور ۸ نومبر ۱۹۸۵ء)

﴿﴾ مزید تفصیل کیلئے "رضائے مصطفےٰ" ربیع الآخر ۱۴۰۶ھ / دسمبر ۱۹۸۵ء ملاحظہ فرمائیں۔

عشقِ رسالت کے غلغلے اور عیدِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دھوم

؎ حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا کی دھوم
دم میں جب تک دم ہے ذکر اُن کا سناتے جائیں گے

نباضِ قوم مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ کی شخصیت کے جتنے بھی پہلو ہیں ان کا منبع عشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی ہے' اسی عشق رسول کا رنگ آپ کی شخصیت کے ہر گوشے پر غالب نظر آتا ہے' حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی محبت میں رقت اور درد و سوز کی کیفیات اور وارفتگی و شیفتگی میں اپنی مثال آپ ہیں' مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کا ذکر خیر آپ کی روحانی غذا ہے اور اس سلسلہ میں آپ کی (ماشاء اللہ) یہ نورانی کیفیت ہے:

؎ عشق نبی کا جب سے حاصل ہوا قرینہ
اک آنکھ میں ہے مکہ اک آنکھ میں مدینہ

بحمدہٖ تعالیٰ حضرت صاحب موصوف کی پاکیزہ زندگی کا ایک ایک لمحہ محبت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بسر ہو رہا ہے۔

؎ بود در جہاں ہر کسے را خیالے..... مرا از ہمہ خوش خیالے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

؎ زہے نصیب کہ ہر دم رہے خیال اُن کا
کہ اُس سے ارفع و اعلیٰ کوئی خیال نہیں

(صلی اللہ علیٰ محمد ...... صلی اللہ علیہ وسلم)

اور اسی مبارک نسبت ہی کی برکت سے آپ نے گوجرانوالہ تشریف لاتے ہی شبانہ روز محنتوں سے پیغامِ عشقِ رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دھوم مچادی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو

سوز و عشق کی رفعتوں سے شناسائی کرانے میں آپ کی خدمات جلیلہ کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا کیونکہ آپ کا یہ مقدس مشن ہے کہ

؎ میری زندگی کا مقصد تیرے دیں کی سرفرازی
میں اسی لئے مسلماں میں اسی لئے نمازی

اور اس سلسلہ میں بڑے بڑے طوفانوں کے سامنے سیسہ پلائی دیوار کی طرح مستحکم ہیں، آپ اپنی دلی کیفیات کا اظہار ان الفاظ میں فرماتے ہیں:

؎ یہی تمنا ہے میرے مولیٰ جہاں کو تیری لگن لگا دوں
سروں میں سودائے عشق بھر دوں دلوں کی بستی کو پھر بسا دوں

﴿﴾ میں نے اس سلسلہ میں کبھی بھی آپ کے ارادوں میں تبدیلی نہیں دیکھی، آپ جو کہتے ہیں ببانگ دہل کہہ دیتے ہیں۔

بقول شخصے: ع...... نقش وہ چھوڑ جسے زمانہ بھلا نہ سکے

"روحانی ڈائجسٹ" کا خراج عقیدت: اس سلسلہ میں کثیر الاشاعت ماہنامہ "روحانی ڈائجسٹ" (کراچی) کی خصوصی اشاعت سے اقتباس ملاحظہ فرمائیں "علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب کو جن حضرات نے بہت قریب سے دیکھا ہے وہ یہ جانتے ہیں کہ حضرت صاحب عاشق رسول، توحید و رسالت کے پروانہ، دربار مصطفٰے کے غلام، سرور عالم کے جانثار ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ ☆ قابل افتخار ہیں وہ لوگ جو عشق حضور میں سرشار ہیں...... اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ایک ادا اپنانا اپنا نصب العین سمجھتے ہیں۔ حضرت مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

سے اتنا زیادہ تعلق خاطر رکھتے ہیں کہ جب کبھی بازار یا کسی گلی سے گزرتے ہیں تو گلیوں اور سڑکوں سے کاغذ اٹھا لیتے ہیں کہ کسی کاغذ پر (نام اقدس نہ ہو) کوئی آیت نہ لکھی ہو ☆ عورتوں کی بے حیائی اور بے پردگی سے آپ کے چہرہ پر ناگواری اور پریشانی کے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں (اور بفضلہٖ تعالیٰ حتی الوسع کلمۂ شرعی کی تلقین کرتے ہیں) ☆ آپ نے زندگی میں کبھی فوٹو نہیں کھنچوایا کیونکہ شریعت میں اس کا جواز نہیں ملتا (اور آپ نے شریعت بنچ میں فوٹو کے خلاف رٹ بھی دائر کی، جس کی تفصیل آپ ان شاء اللہ حسب عنوان آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں گے)......

(شیخ محمد نعیم' ماہنامہ روحانی ڈائجسٹ کراچی ماہ مارچ ۱۹۸۰ء ص ۸۸)

مذکورہ خدا و مصطفےٰ داد صفات کی بناء پر آپ حق پرستوں کے دلوں میں بس گئے ہیں اور ان شاء اللہ ہمیشہ بسے ہی رہیں گے۔

انہیں دیکھ کر خوشی سے ہوئیں خندہ زن بہاریں
وہیں پھول مسکرائے وہ گزر گئے جہاں سے

حضرت کا یہ جذبۂ صادقہ ہے کہ:

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اُجالا کر دے

اور یہ سب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبتوں کی برکت ہے، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی دو جہاں کی بادشاہی سے بڑھ کر ہے۔

اُن کے جو غلام ہو گئے ...... وہ دنیا کے امام ہو گئے
نام لیوا اُن کے جو ہوئے ...... اُن کے اونچے نام ہو گئے

آج بحمدہٖ تعالیٰ و بیرکۃ رسولہٖ الاعلیٰ علیہ التحیۃ والثناء گوجرانوالہ کی سرزمین پر چمنستان سنیت کے جتنے بھی گل وگلزار ہیں' ان کی آبیاری میں حضرت موصوف کی خدمات جلیلہ کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ جب بھی کوئی مؤرخ گوجرانوالہ میں فروغ واشاعت اہلسنت و پیغام عشق رسالت کی تاریخ لکھنے بیٹھے گا تو وہ حضرت نباض قوم مدظلہ کی جدوجہد کے تذکرہ کے بغیر نامکمل ہی رہے گی۔

بقول شخصے:

ہم سے درویشوں کی اے اہل جہاں قدر کرو
ہم سے درویشوں کا تاریخ میں نام آتا ہے

ویسے تو حضرت صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے اعزازات' احسانات و مجاہدانہ دینی مسلکی وملی کارناموں کی ایک لمبی فہرست ہے جس کا کماحقہٗ بیان ممکن نہیں۔

ع......اس کی بلندیوں کی کوئی انتہاء نہیں

قارئین! ان بے شمار اعزازات وواقعات میں سے اس وقت گوجرانوالہ میں حضرت صاحب مدظلہ کی کاوشوں سے جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شان وشکوہ اور جاہ وجلال کے روح پرور نظاروں' ایمان افروز مظاہروں' کے نورانی تذکرہ کے سلسلہ میں جو یادیں میرے پیش نظر ہیں' ان سے تبرکا بطور نمونہ "مشتے از خروارے" آئندہ سطور میں ان شاء اللہ مفصل بیان کیا جائے گا...... ☆اس سے قبل حضرت نباض قوم مدظلہ کے ایک یادگار تاریخی مضمون کے چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں' جس میں آپ نے جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر گھر اور جلوس میلاد پاک جگہ جگہ شایان شان طریقے سے

منانے کی ترغیب کے سلسلہ میں درج ذیل ہدایات فرمائی ہیں:

"۱۲ ربیع الاوّل کو اللہ نے بڑا کرم فرمایا کہ ہمیں اپنا سب سے زیادہ پیارا رسول وحبیب عطا فرمایا اور آپ کا اُمتی و نیاز مند غلام بنایا

؎ شکر خدا محمدی ۔ ہم کو بنایا اُمتی (صلی اللہ علیہ وسلم)

اس شکر نعمت کے طور پر مسلمانوں کو چاہیئے کہ گھر گھر میں اس نعمت عظمیٰ کے شکر اور چرچاؤ مظاہرہ کیلئے حسب توفیق محفل میلاد شریف کا انعقاد کریں، اگرچہ زیادہ تکلفات واخراجات ولنگر وغیرہ کا انتظام نہ ہو سکے مگر شکر نعمت کیلئے میلاد منانے والے عاشقوں اور نیاز مندوں میں نام آ جانا چاہیئے اور محفل کا ناغہ نہ ہونا چاہیئے ۔ بقول شاعر

؎ جشن میلاد گھر گھر مناؤ سبھی..... آ گیا ہے ہمارا تمہارا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

بزرگانِ دین کے ارشادات کے مطابق جو مسلمان میلاد شریف منائے ان شاء اللہ اُسے سارا سال خیر و برکت حاصل ہو گی اور نحوست و بے برکتی دور ہو گی' بشرطیکہ رزق حلال و نیک کمائی ہو، گھر والے پنجگانہ نماز و شریعت کے پابند ہوں اور گھروں میں ٹیلی ویژن و فوٹو بازی وغیرہ کی لعنت و نحوست نہ ہو۔

ایک عاشق کے خواب کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ "جو لوگ میلاد شریف کی خوشی مناتے اور اس خوشی میں خرچ اخراجات کرتے ہیں' ان کے متعلق کیا ارشاد ہے"۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" **من فرح بنا فرحنا به** "یعنی "جسے ہماری خوشی ہے ہمیں اس کی خوشی ہے"۔ سبحان اللہ! جن غلاموں پر حضور خوش ہو جائیں اور نظر کرم فرما دیں تو دنیا و آخرت میں ان کو خیر و برکت کیوں نہ

حاصل ہو گی؟

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

جلوس مبارک: گھر گھر میں محفل میلاد و جشن میلاد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) منانے کے علاوہ شہر شہر، قریہ قریہ، قصبہ قصبہ، گاؤں گاؤں، جلوس مبارک نکالنے کا بھی اہتمام کیا جائے۔ جہاں جلوس پہلے سے نکالا جاتا ہے وہاں اور زیادہ اہتمام سے جلوس نکالا جائے اور جہاں پہلے جلوس مبارک نہیں نکالا جاتا وہاں ابھی سے تیاری و کوشش شروع کر دی جائے اور اجتماعی طور پر شکر نعمت و جشن میلاد مصطفےٰ کا چرچا و مظاہرہ کیا جائے۔ جب ہر گھر اور خاندان شادی بیاہ کے موقع پر ذاتی طور پر شان و شوکت سے براتوں کے جلوس نکالتے ہیں وہاں بحیثیت مسلمان و عاشقان رسول و غلامان مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہونے کی نسبت سے اجتماعی طور پر ایمانی روحانی خوشی منانے اور پیارے مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان و شوکت کے مظاہرہ کیلئے جلوس مبارک نکالنے میں کسی مسلمان کو کیا تردد و اختلاف ہو سکتا ہے؟ ایک عاشق نے اس موقع پر کیا خوب کہا ہے کہ

یوں تو سارے نبی محترم ہیں مگر سرورِ انبیاء تیری کیا بات ہے
رب نے دولہا بنایا تری ذات کو اور یہ سارا جہاں تیری بارات ہے

خبردار! جلوس مبارک میں کوئی شور شرابہ، ڈھول ڈھمکا، آتش بازی و فوٹو بازی و فلم سازی ہرگز ہرگز نہ ہو اگر کوئی جاہل اس قسم کی جاہلانہ و فاسقانہ کوشش کرے تو اسے سمجھا بجھا کر روک دیا جائے یا جلوس سے نکال دیا جائے۔ ہرگز جلوس مبارک کے

تقدس کے منافی کوئی خلاف شرع حرکت نہ کی جائے اور سارے جلوس میں یہ منظر دکھائی دے کہ:

مسلمانوں کے بچے بچیاں مسرور تھے سارے
گلی کوچے خدا کی حمد سے معمور تھے سارے
جلوس پاک کی سواری جس طرف سے ہو کے جاتی تھی
درود و نعت کے نغمات کی آواز آتی تھی

انتظامیہ کا مسئلہ: ہر جگہ کی بزم وانجمن جلوس مبارک سے پہلے مقامی انتظامیہ و پولیس و تھانہ سے رابطہ کرے اور انہیں تحریری طور پر جلوس کے پروگرام اور روٹ کے متعلق درخواست دے بلکہ جلوس میں شمولیت کی دعوت دے اور اگر کوئی افسر د باوردی شخص جلوس میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرے تو اس سے اعلیٰ سطح پر رابطہ قائم کر کے اجازت حاصل کی جائے۔ ❁ اگر گیٹ دروازے اور جھنڈیاں وغیرہ نہ بھی لگائی جاسکیں تو اس کے بغیر ہی جلوس کے راستہ کی صفائی کرا کے جلوس نکالا جائے اور کسی کو شکایت کا موقع نہ دیا جائے ماحول کو پُرامن رکھا جائے اور مثبت و مدلل بیان کیا جائے اور شر پسند عناصر پر کڑی نظر رکھی جائے۔ (خادم اہلسنت ابوداؤد محمد صادق)"

گوجرانوالہ میں جشن میلاد مصطفےٰ کس طرح منایا جاتا ہے؟

قارئین کرام! یاد رہے کہ ویسے تو سارا سال ہی حضرت نباض قوم مدظلہ کی سرپرستی میں تمام اسلامی تہوار انتہائی عقیدت واحترام سے منائے جاتے ہیں لیکن ماہ نور شہر سرور ربیع الاوّل شریف کی بہاروں اور نظاروں کا تو کہنا ہی کیا! (سبحان اللہ)

ع..... عید دیوانوں کی تو بارہ ربیع النور ہے

تو آیئے! حسب عنوان اشاعت دین کے تمام شعبوں' اداروں اور تبلیغی سلسلوں کے بانی وسرپرست اعلیٰ' یادگارِ اسلاف' حضرت العلام' برکۃ الزمان علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب زید مجدہٗ کی مساعی جمیلہ کا ولولہ انگیز بیان پڑھ کر اُن کی صحت کی بحالی ودرازیٔ عمر کیلئے پُرخلوص قلبی دعا فرمائیں' جنہوں نے عاشقان شان رسالت کے قلوب ذکر میلاد پاک کے نور سے معمور فرمادیئے۔

الٰہی سایۂ صادق سلامت تا قیامت رکھ
ضرورت ہے ابھی قوم و وطن کو بے بہا ان کی

اور آپ جیسی نابغہ روزگار شخصیات ہی کے بارے میں کہا گیا ہے کہ:

؎ غنچوں میں ہے تیری مہک' پھولوں میں ہے تیری جھلک
ہر سو ہیں افسانے تیرے' ہر گھر میں ہے تیری صدا

(ماشاء اللّٰہ' بارک اللّٰہ' الحمد للّٰہ)

استقبال ربیع الاوّل شریف: گوجرانوالہ میں ربیع الاوّل شریف کے مبارک چاند کے طلوع ہونے سے پہلے ہی جشن میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں اور جب چاند نظر آجاتا ہے تو پھر صلوٰۃ وسلام

؎ نبیوں کے سرور و امام تجھ پر درود اور سلام
پڑھتے ہیں مل کے ہم تمام تجھ پر درود اور سلام

پڑھ کر ربیع الاوّل شریف کا استقبال کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی مولیٰ کریم کے فضل وکرم' حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ عنایت' بزرگان دین کے روحانی تصرف

اور حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی برکت سے اہلسنّت کی تبلیغی جدوجہد اپنے جوبن پر پہنچ جاتی ہے۔

سوہنا آیا تے سج گئے گلیاں بازار: شہر کو دلہن کی طرح سجا دیا جاتا ہے' ہر طرف جشن کا سماں ہوتا ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کسی آنے والے (معزز و محترم) کا انتظار ہے اور یہ کیفیت ہوتی ہے:

؎ لب پہ صلِ علیٰ کے ترانے' اشک آنکھوں میں آئے ہوئے ہیں
یہ ہوا یہ فضا کہہ رہی ہے' آقا تشریف لائے ہوئے ہیں

استقبال ربیع الاوّل شریف کا پہلا جلسہ مرکز اہلسنّت جامع مسجد زینت المساجد میں منعقد ہوتا ہے اور اس کے بعد گوجرانوالہ کے گلی کوچے ذکر میلاد پاک کے تذکروں سے گونج اُٹھتے ہیں' اہل محبت کی طرف سے جلوس کی گزرگاہوں کو رنگا رنگ جھنڈیوں' برقی قمقموں اور آرائشی محرابوں سے آراستہ و پیراستہ کر دیا جاتا ہے اور ہر طرف سے ایک ہی صدا بلند ہو رہی ہوتی ہے۔

؎ عید نبوی کا زمانہ آ گیا
لب پہ خوشیوں کا ترانہ آ گیا
ہر ستارے میں بڑی ہے روشنی
ہر کلی کو مسکرانا آ گیا
نعرۂ صلِ علیٰ کی دھوم ہے
وجد میں سارا زمانہ آ گیا

❁ استقبال ربیع الاوّل شریف کے ضمن میں میلاد پاک کی برکت سے تحدیث نعمت کے طور پر عرض گزار ہوں کہ اہل محبت نے اہلسنّت و جماعت کے بین الاقوامی جریدہ حمیدہ ''رضائے مصطفیٰ'' گوجرانوالہ کے پچاس سال مکمل ہونے کی خوشی میں (ماہ محرم ۱۴۲۹ھ جنوری ۲۰۰۸ء تا ذوالحجہ ۱۴۲۹ھ دسمبر ۲۰۰۸ء) گولڈن جوبلی سال کے طور پر منایا اور اس سلسلہ میں ماشاءاللہ ملک گیر پچاس سالہ جشن رضائے مصطفیٰ کے پروگرام نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہوئے۔ مرکزی پروگرام مرکز اہلسنّت زینت المساجد و بھٹی میرج ہال گوجرانوالہ کے علاوہ سلطان الاولیاء حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں منعقد ہوا مذکورہ تینوں مرکزی پروگرام حضرت نباض قوم مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوئے جس میں علماء و مشائخ اور عوام اہلسنّت کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر موجزن تھا' دلوں سے ان کی حسین یاد بھلائے نہ بھلائی جاسکے گی اور ان کو ایسی تاریخی حیثیت حاصل ہوئی ہے جو ان شاء اللہ ذہنوں میں ہمیشہ تازہ رہے گی۔ (جس کی تفصیل ''رضائے مصطفیٰ'' ستمبر ۲۰۰۸ء / جنوری ۲۰۰۹ء / مارچ ۲۰۰۹ء میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے)

حسن اتفاق: ۲۶ فروری ۲۰۰۹ء بروز جمعرات' داتا دربار کمپلیکس ہال میں جشن رضائے مصطفیٰ کی تقریب سعید میلاد پاک کا چاند نظر آنے سے نور علیٰ نور ہوگئی (فالحمد للہ علیٰ ذالک)......تو اس موقع پر حضرت نباض قوم مدظلہ نے اپنے خطبہ صدارت میں سب حاضرین کو ماہ نور شہر سرور ربیع الاوّل شریف ۱۴۳۰ھ کی آمد کی مبارک دیتے ہوئے فرمایا کہ ''ماشاءاللہ چند گھنٹے قبل ربیع الاوّل شریف کا چاند

طلوع ہوا ہے' چنانچہ جشن رضائے مصطفیٰ کی برکت سے آج کا پروگرام جشن میلاد مصطفیٰ میں تبدیل ہو گیا ہے''۔

میلاد مصطفیٰ مناؤ' پیغام مصطفیٰ اپناؤ: حضرت موصوف نے اپنے خطاب میں حاضرین کو میلاد مصطفیٰ منانے کے ساتھ ساتھ پیغام مصطفیٰ اپنانے کی بھی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ: ہمارا یہ نعرہ ہونا چاہیئے اور اس نعرہ کو عام کرنا چاہیئے اور اشتہارات وغیرہ میں بھی لکھنا چاہیئے کہ ''مسلمانو! میلاد مصطفیٰ مناؤ' پیغام مصطفیٰ اپناؤ'' آپ کے خطاب عالی شان کے دوران حاضرین نے ہاتھ اُٹھا کر احکام شرع پر عمل کرنے کا عہد کیا۔ تقریب کے اختتام پر حضرت صاحب نے خود سلام پڑھایا' حاضرین و مخلصین و محبین اور ملک و قوم کی سلامتی کیلئے خصوصی دعا فرمائی۔

جشن میلاد گھر گھر مناؤ سبھی: بڑی بڑی میلاد مصطفیٰ کانفرنسز کا آغاز فرمانے کے علاوہ عاشقانِ مصطفیٰ (علیہ التحیۃ والثناء) کے گھروں میں محافل میلاد کے موجد بھی حضرت نباض قوم مدظلہ ہی ہیں کیونکہ گوجرانوالہ تشریف لاتے ہی آپ نے اپنے خدام و مریدین کے گھروں میں ایمان افروز محافل میلاد پاک کا شہر گیر سلسلہ شروع فرما دیا اور یہ نعرہ بلند فرمایا:

؎ جشن میلاد گھر گھر مناؤ سبھی...... آ گیا ہے ہمارا تمہارا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت موصوف تقریباً سبھی حضرات کے ہاں ہر سال شرکت فرماتے' کسی کے ہاں دوپہر کے وقت' کہیں بعد نماز ظہر' کسی کے ہاں عصر کے بعد اور پھر مغرب و عشاء کی نمازوں کے بعد بھی محافل پاک میں شرکت فرما کر اپنے عقیدت مندوں کے

گھروں کو ذکر محبوب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) سے منور فرماتے اور ظہور آفتاب رسالت و فرامین وسیرت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر موثر خطابات فرماتے اور اس سلسلہ میں آپ نے بے شمار طوفانی دورے بھی فرمائے۔ تھکاوٹ یا عدم الفرصتی اس سلسلہ میں بھی کبھی سدراہ نہ بن سکی۔

﴿٭﴾ آپ کی انتھک کوششوں سے اب ماشاء اللہ ہر سنی کے گھر میں محافل کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے اور تقریباً ہر گھر میں فاتحہ' نیاز شریف' پکوان اور ختم قرآن پاک کا وسیع پیمانے پر اہتمام ہوتا ہے اور جہاں پہلے کبھی محفل میلاد شریف منانے کا باقاعدہ پروگرام نہ ہوتا تھا وہاں بھی آغاز ہو گیا اور جہاں پہلے پروگرام ہوتے تھے وہاں پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر جشن میلاد مصطفےٰ منایا جانے لگا اور محافل پاک کا پُرشکوہ اہتمام کیا گیا۔ محافل میلاد کے بے حساب و بے شمار اشتہارات و اسٹیکرز شائع کیے گئے اور خوبصورت بینرز لگائے گئے' بے حساب ذکر میلاد و سیرت ہوا' بے حساب صلوٰۃ و سلام پڑھا گیا' بے حساب شربت و دودھ کی سبیلیں لگائی گئیں' بے حساب دیگیں پکائی گئیں' بے حساب شیرینی و تبرک تقسیم ہوا' بے حساب نان حلوہ تقسیم کیا گیا' اور وسیع پیمانے پر لنگر کھلایا گیا اور شان محبوبیت و شان محمدیت (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خوب خوب چرچا و مظاہرہ ہوا۔ محافل میلاد و جلوس پاک میں پھولوں کی بارش ہوتی رہی' عطر و خوشبو سے دل و دماغ مہک اٹھے اور شانِ رسالت کے مظاہرہ کیلئے آرائش و زیبائش و چراغاں نے نورانی سماں باندھ دیا اور حضرت موصوف کی برکت سے ماشاء اللہ یہ مبارک سلسلہ اب گوجرانوالہ شہر سے آگے بڑھ کر دور دراز سمتوں میں بھی پہنچ چکا ہے۔ (فالحمد للہ علیٰ ذالک)

یاد رہے کہ خود حضرت نباضِ قوم مدظلہ اپنے کاشانۂ مبارک پر بھی ماشاء اللہ ساٹھ برسوں سے مسلسل محفل میلاد پاک کا نورانی انعقاد فرماتے ہیں' یہ پیاری محفل پاک خصوصی طور پر وجد و کیف اور جذب و شوق کے حوالہ سے معروف ہے۔ متعدد مرتبہ یہی تجربہ ہوا کہ جو کیف و سرور اس محفل پاک میں پایا گیا وہ کہیں نظر نہ آیا۔ کہ خود حضرت صاحب مدظلہ کا گھر پھر آپ کی جلوہ گری' عشاق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے گلہائے عقیدت عجیب منظر پیش کرتے ہیں اور برادران اہلسنت گن گن کر دن گزارتے ہیں کہ کب حضرت صاحب کے گھر محفل میلاد کا انعقاد ہو اور ہم اپنے قلوب کو ذکر حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) سے منور کریں۔

شب ولادت باسعادت: گوجرانوالہ میں ۱۱ اور ۱۲ ربیع الاوّل شریف کی درمیانی شب (خاص شب ولادت باسعادت) کے مواقع بھی دیکھنے کے ہوتے ہیں۔ شہر بھر کی مساجد میں جلسہ ہائے میلاد کی خوب چہل پہل رہتی ہے۔ ہر مسجد میں برقی قمقموں کی سجاوٹ روشنی سے جگمگا اٹھتی ہے' بلند و بالا مینار قمقموں کی لپیٹ میں دلکش منظر پیش کر رہے ہوتے ہیں' جس کی معروف کالم نویس انتظار حسین صاحب نے "عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو منظر" کے عنوان کے تحت یوں منظر کشی کی ہے:

چراغاں: "کوچے اور بازار منور تھے۔ گہما گہمی تھی' چہل پہل تھی۔ ایسے بھی بازار تھے' جہاں مجمع ٹھسا ٹھس تھا' کاندھے سے کاندھا چھل رہا تھا' یہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بہار تھی۔ روشنیوں میں نہائے ہوئے آراستہ و پیراستہ بازاروں سے گزر کر ہم ایک خاموش کوچے میں پہنچے۔ یہاں نہ وہ بھیڑ بھاڑ تھی' نہ قمقموں کی افراط تھی' پھر بھی

رونق تھی ایک عمارت قمقموں کی جھالر سے منور تھی۔ دوسری عمارت کی اونچی منڈیر پر دیئے ٹمٹما رہے تھے۔ چراغاں کی روایتی صورت کہیں قریب سے آواز آ رہی تھی۔

یا نبی سلام علیک' یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک' صلوات اللّٰه علیک

دل نے کہا کہ یہ محفل میلاد شریف کی آواز ہے۔

محفل میلاد یا مولود شریف...... پہلے تو میلاد النبی کے موقع پر اسی تقریب کا زور ہوا کرتا تھا' چاندنی بچھی ہے' مسند پر میلاد خواں بیٹھے ہیں اور میلاد پڑھتے ہیں کچھ نثر کچھ نظم چھوٹی الائچیوں کی طشتری گردش میں ہے۔ گلاب پاش سے گلاب چھڑکا جا رہا ہے۔ لوبان سلگتا ہے' عطر ملا جاتا ہے (اور ماحول صلوٰۃ وسلام سے گونج اٹھتا ہے) مولود شریف میں وعظ کم ہوتا تھا اور محبت و عقیدت کا اظہار زیادہ ہوتا تھا۔ وہ محفل محض محفل وعظ نہیں' محفل عشق ہوتی تھی۔ میلاد اکبر سنتے سنتے کسی عقیدت مند کو حال آ گئی اور اس عالم سے کسی اور عالم میں پہنچ گیا'' (سبحان اللّٰہ! میلاد پاک کی محفل' شان محبوبیت اور عشق رسالت کا کیا کہنا)

پُرنور ہے زمانہ صبح شب ولادت: ۱۲ ربیع الاول شریف خصوصی طور پر بوقت صبح صادق ع ...... جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند

اذان فجر سے قبل ''صبح شب ولادت'' کی محفل پاک میں عشاق رسالت کثیر تعداد میں جمع ہو کر بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں نذرانہ صلوٰۃ وسلام پیش کرتے ہیں۔ مرکز اہلسنت زینت المساجد گوجرانوالہ میں حضرت موصوف بنفس نفیس درود وسلام کا نذرانہ بالخصوص درج ذیل اشعار مبارک پڑھ کر عشاق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مزید

جولانیوں سے نوازتے ہیں۔

ربیع الاوّل امیدوں کی دنیا ساتھ لے آیا
دعاؤں کی قبولیت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا
وہ دن آیا کہ پورے ہو گئے تورات کے وعدے
خدا نے آج ایفا کر دیئے ہر بات کے وعدے
خدا نے نا خدائی کی خود انسانی سفینے کی
کہ رحمت بن کے چھائی بارھویں شب اس مہینے کی
سلام اے آمنہ کے لال اے محبوب سبحانی
سلام اے فخر موجودات فخر نوع انسانی (الخ)

اور نماز باجماعت کے بعد انتہائی فرحت و سرور اور مبارکباد کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ رات بعد نماز عشاء کے مذکورہ پروگرام اور بوقت صبح صادق صلوٰۃ وسلام سے سارا شہر گونج رہا ہوتا ہے اور انوار و تجلیات کی بارش ہو رہی ہوتی ہے۔ بقول شاعر:

سحاب نور آ کر چھا گیا کے کی بستی پر
ہوئی پھولوں کی بارش ہر بلندی اور پستی پر

ہر طرف رونق اور چہل پہل دکھائی دے رہی ہے' عاشقان رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چہرے خوشیوں سے جگمگا رہے ہیں' جشن کا سماں ہے۔ کیوں نہ ہو؟

محمد مصطفےٰ صل علیٰ کی آج آمد ہے
حبیب کبریا صل علیٰ کی آج آمد ہے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

ہر طرف سے بارگاہ رسالت مآب میں گلہائے عقیدت پیش کئے جا رہے ہیں اور

یوں محسوس ہو رہا ہے کہ جیسے آسمان سے زمین تک نور کی بارش ہو رہی ہے۔

شایانِ شان: قارئین! عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مرکزی جلوس کے روح پرور نظاروں کے بیان سے قبل اس کے "پس منظر" کا تذکرہ کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے تاکہ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کی خوشی میں جلوس پاک کا شایان شان آغاز کرنے کی سعادت اللہ تعالیٰ نے کس خوش نصیب کے مقدر میں لکھی...... ☆ آئندہ سطور میں ذکر میلاد پاک کے نورانی بیان کے ساتھ ساتھ لفظ "**شایانِ شان**" کو خصوصی توجہ کے ساتھ بار بار پڑھیں تو اس میں بھی آپ کو روحانی لذت ملے گی۔

پس منظر: اگرچہ حضرت نباض قوم مدظلہ کی گوجرانوالہ آمد سے قبل بھی عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوس نکلتا تھا' لیکن اس میں میلاد پاک کے شایان شان کوئی خاص ولولہ و اجتماعیت نہ تھی...... یہ صورتحال دردمند عشاقانِ مصطفےٰ (علیہ التحیۃ والثناء) کو ہرگز گوارا نہ تھی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے پیارے محبوب' کائنات کی سب سے بڑی نعمت بلکہ تمام نعمتوں کی جان' باعث تخلیق دو جہان' سید الکل' ختم الرسل' نبی اکرم' رسول محترم' نور مجسم' شفیع معظم' سرور عالم' فخر آدم و بنی آدم' احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا **جشن** ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ارفع و اعلیٰ شان کے مطابق اس کا انعقاد نہ ہو (ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا بلکہ **شایانِ شان** جشن منایا جانا چاہیے)......

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم فرقان حمید میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت پاک وما ارسلنك الا رحمة للعالمين کہہ کر یا ایها الرسول کہہ کر یا ایها النبی کہہ

کر طٰہٰ و یٰس فرما کر یا ایھا المزمل اور یا ایھا المدثر کہہ کر بیان فرمائی ہے پھر کہیں والشمس وضحٰھا کا لقب ارشاد فرما کر آپ کے چہرۂ انور کی تحسین کی، واللیل اذا سجٰی کہہ کر آپ کی زلف عنبر بیز و طیب نشاں کا تذکرہ مبارکہ فرمایا، وانک لعلٰی خلق عظیم کا تاج پہنا کر آپ کے اخلاق عالیہ کی تعریف کی ......اور سب سے بڑی تعریف سب سے بڑا انعام سب سے بڑی فضیلت اور سب سے بڑی بزرگی ورفعنا لک ذکرک اوران اللّٰہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما فرما کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان کا بیان فرمایا (صلی اللّٰہ علیٰ محمد، صلی اللّٰہ علیہ وسلم) اور اسی سنت الٰہیہ کو انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنایا اور اپنے اپنے اوقات میں افضل الانبیاء امام المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گلہائے نعت نچھاور کئے:

لب داؤد پہ نغمے تیری زیبائی کے
دل ایوب و براہیم میں تیری تکریم

☆ اگر تمام درختوں کی قلمیں بن جائیں اور سمندر کا پانی سیاہی ہو جائے تو بھی حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پاک کا احاطہ نہیں ہو سکتا اور بالآخر یہی ہوگا کہ:

؎ زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے
تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

کیونکہ وہ ذات پاک "جو بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر" کے منصب عظمیٰ و جلیلہ پر فائز ہیں تو پھر جملہ خلائق میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جشن ولادت باسعادت سے بڑھ کر شایان شان اور کس کا جشن ہو سکتا ہے؟ (کسی کا نہیں) ☆ ایسی عظیم و جلیل ہستی جو

اللہ تعالیٰ کو سب سے بڑھ کر محبوب ہے اور جس کی خاطر یہ کائنات تخلیق ہوئی......

اس پیارے آقا و مولیٰ ﷺ کا جشن میلاد ہو اور شایان شان نہ ہو؟ یہ تو غلاموں' امتیوں کو ہرگز گوارا نہیں کیونکہ جب ہر گھر اور خاندان شادی وغیرہ کے مواقع پر ذاتی طور پر شان و شوکت سے براتوں کے جلوس نکالتے ہیں تو وہاں عاشقان مصطفےٰ (ﷺ) ہونے کی نسبت سے اجتماعی طور پر ایمانی و روحانی خوشی منانے اور حضور ﷺ کی عظمت و شوکت کے مظاہرہ و چرچا کیلئے باوقار اور شایان شان جلوس پاک نکالنے میں کسی غلام کو کیا تردد و اختلاف ہو سکتا ہے؟

قارئین! دنیا کے "چند روزہ" بادشاہوں کا تصور اپنے ذہنوں میں لا کر یہی طرح غور فرمائیں کہ اگر ان (بادشاہوں) کی سالگرہ کا دن ہو اور وی آئی پی سطح پر ان کے "برتھ ڈے" کا اہتمام نہ ہو تو کیا بادشاہ اپنی رعایا سے خوش ہوگا؟ (ہرگز نہیں) اور اسی طرح اگر کسی دنیوی بادشاہ نے کہیں "دورہ" پر جانا ہو تو اس کے "پروٹوکول" کے تقاضوں کے مطابق اس کو "ویلکم" نہ کیا جائے تو وہ کیا سوچے گا؟ (ایسی اور بھی متعدد مثالیں ہیں)

وہ بھی دیکھا' یہ بھی دیکھ: مذکورہ بالا مختصر حقائق کے بعد توجہ فرمائیں...... محبوب رب جلیل ﷺ جو خدا تعالیٰ کی ساری خدائی کے شہنشاہ ہیں۔ اس بات کی پنجابی زبان میں کیا خوب ترجمانی کی گئی ہے کہ

خدا دی خدائی اے ...... نبی دی بادشاہی اے

اور جن کا دونوں جہان میں راج ہے۔ بقول شاعر

ے اے زندہ نبی مختار نبی
اے نبیوں کے سرتاج نبی
دنیا میں بھی تیری شاہی ہے
عقبیٰ میں بھی تیرا راج نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

اور جن کی یہ شان ہے کہ :

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنا دیا
دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ و اختیار میں

اور جس حبیب رب جلیل صلی اللہ علیہ وسلم کے نعل پاک کا یہ مقام ہے کہ:

ے جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

المختصر دنیا کے تمام شہنشاہ اور ان کے تاج' جن کے نعل پاک کی دھول پر قربان کیے جاسکتے ہیں:

ے اگر ہاتھ آئے مجھے تاج شاہی
تیری کفش پاء پر نثارا کروں میں

تو ایسی عظمت و شان والے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کا جشن ہو اور شایان شان نہ ہو؟ یہ بات غلامان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کے منافی ہے۔

ع..... ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ

معلوم ہوا حبیب کبریا احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خوشی کا جلوس مبارک بھی ان کی بلند و بالا عظمت کے شایان شان ہونا چاہیے' کیونکہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی نعمت بلکہ نعمت عظمیٰ و نعمت کبریٰ ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ میں آپ کا ایک نام نعمۃ اللّٰہ ہے اور قرآن پاک میں بھی آپ کو نعمۃ اللّٰہ فرمایا گیا ہے..... تو ایک طرف آپ کا نعمۃ اللّٰہ ہونا اور دوسری طرف سورۃ والضحیٰ شریف میں ارشاد خداوندی ہے: واما بنعمة ربك فحدث (اور اپنے رب کی نعمت کا چرچا کرو)..... تو اس بیان و فرمان خداوندی کی روشنی میں جشن میلاد پاک شایان شان طریقہ سے منانا روز روشن کی طرح واضح ہو گیا ہے کیونکہ جلوس میلاد پاک کا مقصد ہی محض اس نعمت خداوندی کا چرچا و حصول برکت ہے اور واقعۃً چونکہ آپ نعمت عظمیٰ اور نعمت کبریٰ یعنی خدا تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہیں تو اس لئے آپ کا سب سے بڑھ چڑھ کر شایان شان چرچا ہوتا ہے اور ایسا چرچا ہونا بھی چاہیئے۔ ❁ حکیم الامت مفسر قرآن مفتی احمد یار خاں نعیمی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی مضمون کو بڑے عام فہم و دلنشین انداز میں بیان کیا ہے کہ:

حبیب حق ہیں خدا کی نعمت، بنعمة ربك فحدث
یہ فرمان مولا پر عمل ہے، جو بزم مولد سجا رہے ہیں

مزید فرماتے ہیں اور کیا خوب فرماتے ہیں کہ:

زمانہ بھر کا یہ قاعدہ ہے کہ جس کا کھانا اسی کا گانا
تو نعمتیں جن کی کھا رہے ہیں، انہی کے ہم گیت گا رہے ہیں
شب ولادت میں سب مسلماں نہ کیوں کریں جان و مال قرباں
ابولہب جیسے سخت کافر خوشی میں جب فیض پا رہے ہیں

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاوّل
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں
نصیب چمکے ہیں فرشیوں کے کہ عرش کے چاند آ رہے ہیں
جھلک سے جن کی فلک ہے روشن وہ شمس تشریف لا رہے ہیں

(صلی اللہ علیٰ محمد ...... صلی اللہ علیہ وسلم)

آمدم بر سر مطلب: گوجرانوالہ پر ایک ایسا وقت بھی گزرا ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ کا یوم ولادت باسعادت منانا' آپ کی عظمت وشان کا مظاہرہ کرنا اور ذکر پاک کا چرچا کرنا بدعت وشرک قرار دیا جاتا تھا اور اس عقیدہ کے مطابق علی الاعلان یہ کہا جارہا تھا کہ:

بہت نذائے رسول خدا میں شاغل ہیں
یہ مشرکوں کی علامت ہے محفل میلاد

(معاذ اللہ' استغفر اللہ)

مذکورہ صورتحال پر دردمند عشاقان رسول ﷺ کے دل بہت بے چین تھے اور ان کی یہ دیرینہ خواہش اور پُرخلوص قلبی دعا تھی کہ: اے مالک ومولیٰ! اپنا کوئی بندۂ خاص اور اپنے حبیب پاک ﷺ کا کوئی ایسا سچا غلام وعاشق صادق ومرد مجاہد ہمارے درمیان بھیج تا کہ وہ گوجرانوالہ آکر تیرے پیارے حبیب کریم ﷺ کی تشریف آوری کے احسان کے شکریے کے طور پر حضور علیہ السلام کی عظمت وشوکت کا چرچا کرنے کیلئے آپ ﷺ کے جشن میلاد کی دھومیں مچادے اور گوجرانوالہ کی اس

پیاسی زمین کو عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے جاموں سے سیراب فرمائے۔

بالآخر: خالق کائنات، مالک ارض وسماء اللہ رب العزت جل جلالہ وعم نوالہ نے اپنے حبیب کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی دیرینہ آرزوؤں اور دعاؤں کو شرف قبولیت سے مشرف فرما کر ان کا ثمرہ عطا فرمایا اور

سرزمین گوجرانوالہ کا مقدر جاگ اُٹھا: جب خدا تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک جاری اور چرچا قائم رکھنے کیلئے منکرین کی مخالفانہ "تحریک" کے مقابلہ کیلئے اس سرزمین پر اپنا ایک بندہ اور اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام (مولانا محمد صادق) کھڑا فرما دیا...... جس کی جلوہ گری سے گلشن سنیت میں بہار آ گئی، جس نے عشق و محبت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے نشہ میں سرشار ہو کر منکرین میلاد کے مقابلہ میں امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی میں ان کا یہ نعرہ حق بلند فرمایا کہ:

> حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم
> مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے
> خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضاؔ
> دم میں جب تک دم ہے ذکر اُن کا سناتے جائیں گے

اس نعرہ حق: میں ایسی حقانیت اور خلوص وجذبۂ صادقہ کارفرما تھا کہ اس کی گونج ساری دنیا میں سنائی دی اور تھوڑے ہی عرصہ بعد جہان نے دیکھ لیا کہ میلاد پاک کے خلاف شرک وبدعت کے نام نہاد بے بنیاد اور ناجائز فتوؤں کی آواز اس مرد مجاہد کے نعرہ حق کی گونج میں دب گئی اور آج گوجرانوالہ میں ماشاء اللہ ہر طرف اس کی فتح

وکامیابی اور غلبہ وحقانیت کا شہرہ ہے اور مسلمان اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے روز بروز بڑھ چڑھ کر اپنے آقا و مولیٰ (علیہ التحیۃ والثناء) کی پیدائش کی دھوم میں مچا رہے ہیں اور اس (آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کی تشریف آوری کے موقع پر جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی جوش وخروش، باوقار اور **شایان شان** طریقہ سے منا کر اس کی عظمت وشوکت کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور اس مرد مجاہد و عاشق جانثار کے حضور خراجِ عقیدت پیش کر رہے ہیں:۔

اک محب کبریا حضرت ابوداؤد ہیں
عاشق خیر الوریٰ حضرت ابوداؤد ہیں
ملت اسلامیہ دائم کرے گی ان پہ ناز
افتخار اس قوم کا حضرت ابوداؤد ہیں
قادر مطلق عطا ان کو کرے عمرِ خضر
بے کسوں کا آسرا حضرت ابوداؤد ہیں

تاریخی فتح: اس تاریخی فتح پر حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خلیفۂ اوّل و نائب خاص علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب کے نام اپنے مکتوب محبت میں فرمایا "...... بحمدہٖ تعالیٰ شہر گوجرانوالہ آپ نے فتح کرلیا اب مضافات میں بھی جگہ جگہ کامیابی حاصل ہو آمین ..... گوجرانوالہ اور اس کے گرد و نواح میں آپ کی برکت سے سنیت کا بہت چرچا ہے اہلسنت کے جتنے اجلاس گوجرانوالہ میں ہو رہے ہیں فقیر کے خیال میں یہاں کسی شہر میں نہیں ہو رہے۔ (فقیر ابوالفضل محمد سردار احمد)"

☆ حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت نباض قوم مدظلہ کی گوجرانوالہ آمد کے کچھ عرصہ بعد عظیم الشان میلاد مصطفیٰ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا "...... پہلے تو گوجرانوالہ میں اہلسنّت کی مساجد واپنے مقامات پر جو اجلاس منعقد ہوتے تھے، مخالفین ان میں بھی رخنہ اندازی کی کوشش کرتے تھے مگر اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب کی آمد کے بعد شہر کی کایا ہی پلٹ گئی ہے اور اس طرح برسرعام اہلسنّت کے عظیم اجتماعات ہو رہے ہیں......"

☆ نیز علامہ ابوداؤد صاحب مدظلہ سے ایک ملاقات کے دوران حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "آپ نے تو گوجرانوالہ میں اسلام کا چرچا فرما دیا ہے اور ماشاء اللہ خوب کام کیا ہے"۔

ہوتا ہے جادہ پیما اب کارواں ہمارا: قارئین! حضرت نباض قوم مدظلہ کی گوجرانوالہ تشریف آوری سے قبل کے حالات پیش نظر رکھ کر اُن کے برعکس موجودہ صورتحال کو سامنے رکھتے ہوئے آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مرکزی جلوس مبارک میں جو تنظیم، رونق، جذبہ، ولولہ اور روحانیت حضرت موصوف کی آمد سے پیدا ہوئی وہ پہلے کبھی نہ دیکھی گئی تھی...... اور یہ حضرت ہی کا سنہری کارنامہ ہے کہ گوجرانوالہ شہر میں جشن آمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انتہائی جوش وخروش اور عقیدت واحترام کے ساتھ شایان شان طریقہ سے منایا جاتا ہے اور اس مبارک روز نہ صرف ایک روح پرور منظر نظر آتا ہے بلکہ ہر سال پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر ایک تاریخ ساز جلوس مبارک دیکھنے کو ملتا ہے، جس سے ایک عجب نورانی سماں پیدا

ہو جاتا ہے۔ جلوس پاک کا باوقار شایان شان طریقہ کار، جس کا حضرت موصوف نے آغاز فرمایا، اس کی ماشاء اللہ ہر سمت دھوم مچ گئی، دھاک بیٹھ گئی، سکہ جم گیا اور مخالف نظریہ باطلہ ملیامیٹ ہو گیا اور عشاق رسول ﷺ کے قلب و روح پر بھرپور انداز میں نور افشانیاں فرمانے کا سہرا حضرت نباض قوم مدظلہ کے سر انور پر سج گیا۔ (فالحمد للہ علیٰ ذالک)

❁ انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں تو آیئے اپنے پیارے آقا و مولیٰ ﷺ کے جلوسِ میلادِ پاک کے **شایان شان**، روح پرور مناظر سے اپنے قلوب کو تسکین پہنچائیں

مرکزی جلوس مبارک: ۱۲ ربیع الاوّل شریف کو تقریباً آٹھ بجے صبح شہر بھر کے محلوں اور علاقوں کے جلوس مرکزی جلوس میں شرکت کیلئے جوق در جوق شیرانوالہ باغ روانہ ہوتے ہیں، ہر طرف نعت و ثناء اور درود و سلام کے نغمات بلند ہو رہے ہوتے ہیں ...... اسی نورانی منظر کے پیش نظر روزنامہ نوائے وقت لاہور (۱۷۔۷۔۱۹۹۸ء) نے اپنی خصوصی رپورٹ میں لکھا کہ "گوجرانوالہ کے غلامانِ محمد مصطفےٰ ﷺ بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نذرانہ عقیدت پیش کرنے کیلئے کسی سے پیچھے نہیں رہتے"۔

یاد رہے کہ آغاز میں حضرت نباض قوم مدظلہ کے حکم پر جلوس پاک کے انتظام کی ذمہ داریاں نبھانے کی سعادت بھی جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان کے حصہ ہی میں آئی، جماعت کے رضا کاران جلوس کے آغاز سے لے کر اختتام تک برابر انتظام میں مشغول رہتے، اس وقت یہ صورتحال تھی کہ

؎ اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر

(بحمدہٖ تعالیٰ) لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا

میلاد پاک کی برکت اور حضرت موصوف کے خلوص کی وجہ سے ماشاء اللہ اب جماعت رضائے مصطفےٰ کے ساتھ اصحاب ایمان کی تمام تنظیمیں بھی ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر جلوس میں شریک ہوتی ہیں۔

☆ جلوس پاک کی روانگی سے قبل شیرانوالہ باغ میں نعت خوانی و تقاریر ہوتی ہیں اور پھر ۹ بجے ماشاء اللہ اسلامیان گوجرانوالہ کا سب سے بڑا مرکزی جلوس حسب روایت بزرگ عالم و روحانی پیشوا قبلہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی قیادت میں روانہ ہوتا ہے۔

؎ نگاہ بلند، سخن دل نواز، جاں پُرسوز

یہی ہے رختِ سفر میر کارواں کیلئے

اس موقع پر پُرشکوہ جلوس کی شان و شوکت دیدنی ہوتی ہے اور منظر کچھ یوں ہوتا ہے

؎ رحمتوں برکتوں کی ہے برسات

ہو رہا ہے سکون دل محسوس

سائبان کرم کے نیچے ہے

جشن میلاد مصطفےٰ کا جلوس

سنی تنظیموں کے رضا کار خوبصورت وردیوں میں ملبوس ہو کر جس نظم و ضبط اور احسن طریقہ سے جلوس کے نظام کو کنٹرول کرتے ہیں وہ نہایت ہی قابل تحسین ہے۔

☆ جلوس آگے بڑھا تو قریبی محلوں اور علاقوں والے بھی شامل ہونے لگے.....

آہستہ آہستہ یہ کیفیت ہو گئی کہ ماشاء اللہ تا حد نگاہ شمع رسالت کے پروانے دکھائی دینے لگے' دلوں میں جذبے مچل رہے ہیں' نگاہوں میں شوق اور زبانوں پر درود و سلام ہے' جلوس کے شرکاء اونٹوں' گھوڑوں' گڈوں' ٹرالیوں اور سوزوکی وغیرہ ویگنوں پر سوار ہیں۔ جلوس کے آگے عربی لباس میں ملبوس افراد اونٹوں پر سوار نعرۂ ہائے تکبیر و رسالت بلند کر رہے ہیں۔ راستے خوشنما جھنڈیوں' محرابوں' دلآویز بینروں اور خوشی کے کتبوں کے ذریعہ نہایت خوبصورت و شاندار سجے ہوئے ہیں۔ اللہ ھو کا ورد ہو رہا ہے' اسوۂ حسنہ کے نغمات گونج رہے ہیں' گنبد خضریٰ کے نقشہ والے مقدس پرچم لہرائے جا رہے ہیں' خوشی کے ترانے گونج رہے ہیں اور جہات ستہ سے ایک ہی آواز آ رہی ہے:

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

پُرعظمت سواریوں' خوش الحان نعت خوانوں باوقار علمائے کرام' ذی شعور عشاق رسول پر مشتمل یہ جلوس پاک جب پہلے سے سجے ہوئے راستوں میں روانہ ہوا ہے تو اس پُرشکوہ جلوس کا دبدبہ اور بڑھ گیا ہے۔ شرکائے جلوس والہانہ انداز میں نعت خوانی کرتے جا رہے ہیں۔ راستوں میں عشاق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کا استقبال کر رہے ہیں۔ استقبالیہ دروازے' پُرکشش رنگ برنگ جھنڈیاں' بینر اور آرائش کی دیگر چیزیں..... اتنا پیارا سماں بندھا ہوا ہے کہ جس کا احاطہ الفاظ میں ممکن نہیں رہا۔ علماء اہلسنت کی تقاریر کے دوران گوجرانوالہ کے در و دیوار نعرہ ہائے تکبیر و رسالت

اسلام زندہ باد' جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ باد' عظمت وشان رسالت زندہ باد' اہلسنّت اہل جنت کے روح پرور نعروں سے گونج رہے ہیں اور نوجوان بچے بوڑھے سب آقا و مولیٰ حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد سے معمور و مسرور ہیں۔ گاڑیوں پر سپیکر نصب کر کے بے شمار علماء و مشائخ جلوس میں شریک ہیں' جماعت رضائے مصطفےٰ و دیگر تنظیموں کے کارکن سپیکر والی گاڑیوں کے درمیان فاصلہ برقرار رکھے ہوئے ہیں تاکہ آوازیں گڈمڈ نہ ہوں۔ (یاد رہے کہ علمائے کرام کو منتخب چوکوں پر تقاریر کے موضوعات بھی رقعوں کے ذریعہ حضرت نباض قوم مدظلہ ہی تجویز فرماتے' پیغام رسائی کا یہ فریضہ جماعت رضائے مصطفےٰ کے کارکنوں کے ساتھ دیگر سنی تنظیموں کے نوجوان انجام دیتے) ☆ جلوس آگے بڑھ رہا ہے راستے میں لوگوں نے دودھ' مشروبات وغیرہ کی بے شمار سبیلیں لگا رکھی ہیں' منوں کے حساب سے مٹھائی تقسیم کی جا رہی ہے' لاکھوں کی تعداد میں دورویہ کھڑے عشاق نعرۂ تکبیر اللہ اکبر' نعرۂ رسالت یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)' سیدی مرشدی یا نبی یا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)' غلام ہیں غلام ہیں رسول کے غلام ہیں' غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے' جو ہو نہ عشق مصطفےٰ تو زندگی فضول ہے' خدا کرے قبول ہو ہمارا عشق مصطفےٰ' ہمارا عشق مصطفےٰ خدا کرے قبول ہو' نبی کا جھنڈا اونچا رہے گا' نبی کا میلاد ہوتا رہے گا' آمد مصطفےٰ مرحبا مرحبا' پتی پتی پھول پھول یارسول یارسول (صلی اللہ علیہ وسلم)' گھر گھر نور نور یارسول یارسول (صلی اللہ علیہ وسلم)' آ گیا بھئی آ گیا کملی والا آ گیا' چھا گیا بھئی چھا گیا کملی والا چھا گیا' سرکار کی آمد مرحبا' سردار کی آمد مرحبا..... کے فلک شگاف نعروں سے شرکائے جلوس کا استقبال کر رہے ہیں اور ہر ایک کی زبان پر یہی ترانہ ہے۔

یوں تو سارے نبی محترم ہیں مگر
سرور انبیاء تیری کیا بات ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)
رب نے دولہا بنایا تیری ذات کو
اور یہ سارا جہاں تیری بارات ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ اب دوپہر ہو چکی ہے' جلوس پاک اپنے مقررہ راستوں سے خراماں گزرتا ہوا اپنی آخری منزل ''میلاد مصطفےٰ چوک'' پہنچ چکا ہے یہاں پر انجمن جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اراکین نے بڑے والہانہ انداز میں جلوس پاک کا استقبال کیا اور ہر سمت سے درود و سلام کے گجرے پیش کرنے کے بعد حضرت صاحب اجتماعی و اختتامی دعا فرماتے ہیں اور یوں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مرکزی جلوس ہمیشہ اہل اسلام کے دلوں پر گہرے نقوش چھوڑتا ہوا بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوتا ہے۔

میلاد مصطفےٰ چوک: یہ وہ مقام ہے جہاں حضرت نباض قوم مدظلہ کی کوششوں سے سالہا سال سے جلوس کے اختتام پر اور رات کو عظیم الشان محفل منعقد ہوتی ہے جس میں علماء و مشائخ اور ارباب دانش حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور اُسوۂ حسنہ پر روشنی ڈالتے ہیں' جس کے شہر پر دور رس اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس چوک کو اب سرکاری طور پر بھی ''چوک میلاد مصطفےٰ'' کا نام دے دیا گیا ہے' چوک کے ایک کونے پر ایک نہایت خوبصورت اور جاذب نظر مینار بنایا گیا ہے جس پر اسمائے حسنیٰ کندہ کیے گئے ہیں اور جلی حروف میں ''چوک میلاد مصطفےٰ'' لکھا گیا ہے۔

روشنیوں کا شہر: عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے والہانہ عقیدت کے ساتھ جلوس پاک کا

جشن منایا ہے اور جیسے ہی رات ہوئی ہے گوجرانوالہ شہر روشنیوں کا شہر بن گیا ہے۔(فالحمدللہ علیٰ ذالک)

بارانِ رحمت کے دوران رحمۃ للعالمین کا جلوسِ میلادِ پاک

حضرت نباضِ قوم مدظلہ کے یہ معمولات مبارکہ ایسے ہیں کہ جو آندھی ہو' طوفان ہو' بارش ہو...... چاہے کچھ بھی ہو باقاعدگی کے ساتھ منعقد ہوتے ہیں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ جلوس میلاد پاک کے موقع پر تیز بارش تھی اور بازار پانی سے بھرے ہوئے تھے لیکن عشاق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کی قیادت میں حسب سابق نہایت عقیدت واحترام اور جوش وجذبہ کے ساتھ جلوس مبارک میں اختتام تک شامل رہے۔ اس سلسلہ میں دو واقعات اس وقت میرے پیش نظر ہیں۔

پہلا واقعہ: ہفت روزہ "رضائے مصطفےٰ" ۱۸ ربیع الاوّل ۸ ۱۳۷ھ کی رپورٹ کے مطابق "۱۱ اور ۱۲ ربیع الاوّل شریف کی درمیانی شب زینت المساجد وگوجرانوالہ کی دیگر مساجد میں محفل میلاد شریف کا انعقاد ہوا' زینت المساجد میں مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب نے نبی اکرم رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت پر مفصل و جامع بیان فرمایا اور سوا بارہ بجے شب صلوٰۃ وسلام پر محفل کا اختتام ہوا' پھر اذان فجر سے پیشتر نہایت پُرکیف سماں میں درود تاج شریف' قصیدہ بردہ شریف اور ولادت باسعادت کے متعلق گلہائے درود وسلام کا نذرانہ بارگاہ رسالت مآب علیہ التحیۃ والتسلیمات میں پیش کیا گیا اور دعائے خیر کے بعد شیرینی تقسیم ہوئی ☆ بارہ ربیع الاوّل شریف کو صبح ساڑھے آٹھ بجے جلوس کا پروگرام تھا اگرچہ اس سے قبل ہی

موسلا دھار بارش شروع ہو گئی تھی تاہم یہ بارش عاشقان رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اہلسنت و جماعت کے مخلصانہ جذبات وحرارت ایمانی کو سرد نہ کر سکی اور وہ مسلسل بارش میں پیدل' گھوڑوں' تانگوں اور بیل گاڑیوں پر گھروں سے نکل کھڑے ہوئے اور اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں محو اور عشق میں سرشار ہو کر کیچڑ اور پانی میں چلتے اور ذکر رسول پاک و نعرہ ہائے تکبیر و رسالت سے گلیوں' بازاروں کو معمور کرتے رہے۔ جلوس کی گزرگاہوں کو زندہ دلانِ گوجرانوالہ نے جھنڈیوں اور دروازوں سے خوب آراستہ کیا ہوا تھا۔ تانگوں پر لاوڈ اسپیکر نسب تھے جن سے نعت پاک و علمائے اہلسنّت کی ایمان افروز تقاریر و مواعظ نشر ہو رہے تھے۔ سڑک کے کناروں' چوکوں اور مکانوں پر جلوس کے استقبال کیلئے عوام کا ہجوم تھا' بہت سے چہرے مسرت سے دمک رہے تھے' بہت سی آنکھوں سے محبت کا طوفان آنسوؤں کی صورت میں اُمنڈ رہا تھا' نعرہ ہائے تحسین و سبحان اللہ و ماشاء اللہ بلند ہو رہے تھے اور اس جشن کی تاب نہ لا کر بعض چہروں پر اعتقادی بیماری' خباثت قلبی و سوئے بختی کے باعث سیاہی چھا رہی تھی۔

کسی دل میں اس سے لٹک رہی
کسی دل میں اس سے کھٹک رہی
نہیں ان کے جلوے میں یکرہی
کہیں پھول ہے کہیں خار ہے

مسلسل بارش کے باوجود اپنے مقررہ راستوں سے ہوتا ہوا یہ عظیم الشان جلوس پروگرام کے مطابق ۲ بجے فضل فروٹ مارکیٹ پہنچا (اب جلوس کا اختتام میلاد

مصطفےٰ چوک پر ہوتا ہے) جہاں زوردار بارش میں ایک مختصر سے جلسہ کے بعد بارگاہ مصطفوی میں صلوٰۃ وسلام پیش کیا گیا اور دعائے خیر پر اختتام ہوا' یہ عظیم الشان جلوس ہر لحاظ سے کامیاب رہا اس کے رقت آمیز و مؤثر' پُر کیف و روح پرور نظارے ہمیشہ یاد رہیں گے۔ (نامہ نگار)"

دوسرا واقعہ: ماہنامہ "رضائے مصطفےٰ" (ربیع الآخر ۱۴۱۷ھ) میں "بارانِ رحمت کے دوران رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوس میلاد مبارک" کے عنوان کے تحت بدیں الفاظ شائع ہوا:

"۱۲ ربیع الاول (۱۴۱۷ھ/۲۹ جولائی ۱۹۹۶ء) بروز پیر ملک بھر میں جشن عید میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نہایت تزک واحتشام سے منایا گیا اور فرمان الٰہی وللاخرۃ خیر لك من الاولی (اور بے شک پچھلی گھڑی آپ کیلئے پہلی سے بہتر ہے) کے مطابق پہلے سے بڑھ کر صاحب میلاد نبی پاک کی عظمت وشان کا اظہار ہوا......
ویسے تو ہر سال ۱۲ ربیع الاول کا دن ایک یادگار حیثیت رکھتا ہے' لیکن امسال ۱۲ ربیع الاول کو ایک تاریخی اور خصوصی منظر دیکھنے میں آیا' جب عشاقانِ رسول نے گوجرانوالہ میں موسلا دھار بارش کے باوجود جلوس میلاد النبی میں شرکت کی۔ منکرین میلاد اپنی "ابلیسی غلط فہمی" میں مبتلا تھے کہ آج بارش کی وجہ سے "جلوس میلاد" نہیں نکلے گا لیکن

ع ..... "اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے"

کے مصداق غلامانِ مصطفےٰ (علیہ التحیۃ والثناء) تاریخ میں محبت وعشق رسول کا ایک

نیا باب رقم کر رہے تھے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

گوجرانوالہ میں چند دن پہلے موسم خوب گرم رہا۔ ۱۱ ربیع الاوّل بروز اتوار نماز فجر کے وقت خوب بارش ہوئی مگر ظہر کے وقت مطلع تقریباً صاف ہو گیا اور اہلسنّت کی انجمنیں اور بزمیں خوشی خوشی جلوس میلاد کی تیاریوں میں مصروف ہو گئیں۔ ❁ بعد نماز عشاء شب ولادت (بارھویں رات) کی مناسبت سے مساجد اہلسنّت میں چراغاں ہوا اور محافل میلاد کا انعقاد ہوا اور نورِ مصطفیٰ کی روشنی سے گلیاں بازار جگمگا اُٹھے اور پھر ۱۲ ربیع الاوّل کو صبح صادق خاص ولادت پاک کے وقت اہلسنّت کی مساجد

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند

اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

اور "خوشی ہے آمنہ کے لال کے تشریف لانے کی"

جیسے مقدس نغمات سے گونج رہی تھیں، جس کے بعد "بوندا باندی" کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا۔ ❁ گوجرانوالہ میں مرکزی جلوس کی روانگی کا وقت آٹھ بجے مقرر تھا اور شرکاء نے آٹھ بجے تک شیرانوالہ باغ پہنچنا تھا۔ چنانچہ تقریباً ساڑھے سات بجے مرکزی جامع مسجد زینت المساجد سے شیرانوالہ باغ جانے کیلئے جلوس روانہ ہوا۔ ادھر شرکاء جلوس قدم بڑھا رہے تھے اور ادھر بارش کا سلسلہ تیز ہو رہا تھا۔ گلیوں کو ذکر میلاد سے فیضیاب کر کے جب شرکاء جلوس چوک دارالسلام پہنچے تو پانی کھڑا تھا اور سڑکیں بارش کی وجہ سے ندی نالوں کا منظر پیش کر رہی تھیں۔ بہرحال جلوس میلاد موسلا دھار بارش میں سڑکوں پر رواں دواں ہو گیا۔ شیرانوالہ

باغ پہنچ کر مختصر افتتاحی محفل میلاد ہوئی اور طے شدہ پروگرام کے مطابق بانیٔ جلوس، عاشق مدینہ، مجاہد ملت مولانا الحاج مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب (امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان) کی قیادت میں گاڑیوں کے باوجود جلوس پیدل روانہ ہوا جبکہ سروں پر چھتریاں بھی نہ تھیں۔

عجیب پُر کیف منظر تھا اور موسلادھار بارش ہو رہی تھی، نیچے گھٹنے گھٹنے پانی تھا، جوتے بھیگ رہے تھے، کپڑے شرابور ہو رہے تھے اور چھوٹے بڑے بوڑھے نوجوان علماء و عوام اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر میلاد سے محظوظ و سرشار ہو رہے تھے۔

سبحان اللہ۔ الحمد للہ"

❖ بارانِ رحمت کے ضمن میں آپ کی ضیافت طبع کیلئے بتاتا چلوں کہ ۱۳۸۷ھ میں جب حضرت شیر اہلسنّت علامہ محمد عنایت اللہ صاحب (سانگلہ ہل) اور مخدوم اہلسنّت علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب بہاولپور جیل سے رہا ہوئے تو آپ کے استقبال کے موقع پر بھی بارانِ رحمت کا نزول ہوا، جس کی ایک جھلک "رضائے مصطفےٰ" کی رپورٹ سے ملاحظہ فرمائیں۔

"...... جب گوجرانوالہ میں شیر اہلسنّت مولانا محمد عنایت اللہ صاحب اور فخر اہلسنّت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کی رہائی کی اطلاع پہنچی تو سارے شہر میں مسرت کی لہر دوڑ گئی ...... جب علمائے کرام دروازۂ جیل سے باہر تشریف لائے تو احباب کے جم غفیر نے اُن کا استقبال کیا اور بارش و کیچڑ کے باوجود بصورت جلوس زینت المساجد گوجرانوالہ میں لائے۔ مولانا صاحبان پر آسمان کی بارش کے ساتھ ساتھ پھولوں اور پیسوں کی بھی بارش ہو رہی تھی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک"

(ہفت روزہ رضائے مصطفےٰ ۱۴ شعبان ۱۳۸۷ھ)

جشنِ بہاراں: یاد رہے کہ یکم شعبان ۱۴۲۹ھ کو حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی زیرِ صدارت جب مرکزِ اہلسنّت زینت المساجد گوجرانوالہ میں پچاس سالہ جشن رضائے مصطفیٰ منایا گیا تو اس موقع پر بھی بارانِ رحمت کا نزول ہوا...... اس موقع پر مسجد کے وسیع و عریض صحن، برآمدہ، ہال، گیلریوں، چھتوں اور ملحقہ گلیوں، بازاروں میں عاشقانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر موجزن تھا اور سامعین کے ذوق وشوق کا یہ عالم تھا کہ پروگرام کے دوران شدید بارش کے باوجود بھی مجمع قائم رہا، کوئی شخص بھی مجمع سے نہ اٹھا، نہ گیا بلکہ آخر وقت تک لوگ ہمہ تن گوش بیٹھے رہے اور موسلا دھار بارش میں بھیگنے کے باوجود سامعین نے عجیب وغریب دلچسپی کا مظاہرہ کیا حالانکہ شدید بارش کی وجہ سے مجمع منتشر ہو جانا چاہیے تھا مگر بارانِ رحمت نچھاور ہوتی رہی اور شمعِ رسالت کے پروانوں کے جوش وخروش میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ (سبحان اللہ) ☆ یہ ایمان افروز روح پرور نورانی وروحانی منظر دیکھ کر ہر کوئی مسرور و دلشاد تھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک...... معروف صحافی ڈاکٹر محمد عبدالرحمٰن شاہد کی رپورٹ کے مطابق "...... اس موقع پر اندرونی و بیرونی ممالک سے آئے ہوئے جید علماء کرام نے "رضائے مصطفیٰ" کو کامیابی سے ہمکنار کرنے پر حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کے قابلِ رشک کردار کو خوب سراہا اور زبردست خراجِ تحسین پیش کیا...... مولانا سید شبیر حسین شاہ صاحب حافظ آبادی کی تقریر شروع ہوئی تو بارانِ رحمت شروع ہوگئی میرے ذہن میں خیال آیا کہ اب عوام اور شاہ صاحب اپنے اپنے گھروں میں لوٹ جائیں گے لیکن جب موصوف نے اپنے

مخصوص لب ولہجہ میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی نعت کا ایک مشہور شعر

؎ خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

ترنم کے ساتھ بار بار پڑھا تو شرکائے محفل پر وجد طاری ہو گیا۔ ماحول ایک پُر کیف اور روح پرور نظارے میں ڈھل گیا' یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے آج کی شب بارش کے ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے انوار وتجلیات کی برسات' برسا رہا ہو۔ ساون کے مہینے میں "رضائے مصطفیٰ" کا پچاس سالہ جشن' جشن بہاراں کا روپ اختیار کر گیا۔ ایک طرف مولانا سید شبیر حسین شاہ صاحب حافظ آبادی کا خوبصورت لب ولہجہ لوگوں کے دل موہ رہا تھا تو دوسری جانب حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کی موجودگی میں بے پناہ عقیدت ومحبت سے عوام دیوانہ وار جھوم رہے تھے جبکہ تیسرے نمبر پر موسم بھی انتہائی خوشگوار ہو گیا تھا۔ "گولڈن جوبلی" تقریب کا اختتام

؎ خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

اور درود وسلام بحضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا"۔

قارئین! جشن میلاد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بہاروں کا ذکر کرتے کرتے جب بارانِ رحمت کے نزول کا تذکرہ آیا تو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کی برکت سے اس کی بھی آپ بیتی بن گئی' چونکہ یہ تذکرہ مبارکہ بھی تحدیثِ نعمت کے شکریے کے طور پر تھا اس لئے اس سے صرفِ نظر نہ ہو سکا اور یہ نورانی مواد بھی احاطۂ تحریر میں آ گیا۔ (فالحمد للہ علی ذالک)

مرکزی جلوس کی انفرادیت: بحمدہٖ تعالیٰ حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی قیادت میں نکلنے والا عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مرکزی جلوس مبارک شریعت وسنت کی پاسداری میں بھی منفرد حیثیت کا حامل ہوتا ہے۔ بطورِ نمونہ دو واقعات ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۱﴾ ۱۳۸۳ھ دورانِ جلوس ایک بازار میں جلوس کے استقبال کیلئے ایک دروازہ بنا ہوا تھا، جس پر مختلف لیڈروں کی متعدد تصاویر آویزاں تھیں (افسوس کہ اب تو بعض شہروں میں اشتہارات پر کئی مولویوں، پیروں اور نعت خوانوں کی تصاویر بھی شائع ہونے لگیں ہیں) جب حضرت نباضِ قوم مدظلہ کا تانگہ وہاں پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ ''تصویر شرعاً ویسے ہی سخت ممنوع وحرام ہے اور خصوصاً آج جبکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت باسعادت کا جشن منایا جارہا ہے، تصاویر کی نمائش کرنا بہت ہی زیادہ بُرا وناپسندیدہ ہے لہٰذا جب تک ان تصاویر کو نہ اُتارا جائے ہم اس دروازہ سے نہیں گزریں گے'' چنانچہ آپ کے ارشاد پر فوراً تصاویر کو اُتار دیا گیا اور اس کے بعد آپ دروازہ سے گزرے۔ جلوس کے اختتام پر دعا سے قبل آپ نے ایک مختصر و جامع تقریر میں فرمایا کہ ''مسلمانوں نے اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں آج عقیدت ومحبت کا جو ایمان افروز وروح پرور مظاہرہ کیا ہے، یہ جلسہ وجلوس تک محدود نہیں ہونا چاہیئے اور اسے صرف ایک ہنگامی ووقتی چیز نہیں سمجھنا چاہیئے بلکہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عقیدت ومحبت کا جذبہ ہمیشہ اپنی زندگی پر غالب رکھنا چاہیئے اور آج کے اس مقدس دن میں یہ عہد کرنا چاہیئے کہ ہم حضور علیہ السلام کی تعلیمات مقدسہ اور آپ کے لائے ہوئے پیغام پر نہ صرف خود عمل کریں گے بلکہ اسے تمام دنیا میں

پھیلانے کیلئے اپنی تمام کوششوں، قوتوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں گے اور ہر وہ چیز جو اسلام و شریعت و سنت کے خلاف ہوگی، اس سے پوری طرح اجتناب کریں گے"۔ ایک مرتبہ دورانِ جلوس ایسا بھی ہوا کہ چند نوجوان ایک بیل گاڑی سجا کر لے آئے اور اس پر ڈھول طبلے بجانے لگے، رضا کاروں نے انہیں منع کیا تو وہ فساد کرنے پر اتر آئے، رضا کاروں نے حضرت تاجِ قوم مدظلہٗ کو مطلع کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ "کارکنان اپنی جمعیت اکٹھی کریں اور اس بیل گاڑی کو سختی سے نکال باہر کریں"۔ سو اسی طرح کیا گیا، بیل گاڑی کو نہ صرف نکال دیا گیا بلکہ انہیں انتباہ کیا گیا کہ "اگر آگے کسی مقام پر انہوں نے پھر جلوس میں شامل ہونے کی کوشش کی تو انہیں سزا دی جائے گی"۔

ضروری ہدایات: اسی طرح جلوس پاک میں ہر قسم کی خلافِ شرع چیزوں سے آپ ہمیشہ منع فرماتے ہیں بلکہ جلوس کے اشتہار میں بھی "ضروری ہدایات" کے تحت اس پر عمل کا بدیں الفاظ حکم فرماتے ہیں۔

☆ یہ جلوس مبارک خالص مذہبی اور روحانی ہے، لہٰذا اس میں کسی قسم کی سیاسی و دنیاوی نمائش نہ کی جائے اور کسی سیاسی پارٹی کا جھنڈا، نعرہ اور کتبہ و فوٹو وغیرہ کا ہرگز استعمال نہ کیا جائے۔ ☆ جلوس مبارک کی گزرگاہوں کو آراستہ فرما کر سبیلیں اور سایہ کا انتظام کر کے جذبۂ عقیدت کا مظاہرہ کریں اور ناسمجھ و غیر ذمہ دار بچوں کو گلیوں بازاروں میں چندہ مانگنے سے روکیں۔ ☆ میلاد شریف کی خوشی میں مساجد و مکانات اور محافل میلاد میں مناسب طریقہ سے روشنی کریں لیکن بازاروں اور

چوکوں میں محض نمائش کے طور پر روشنی کا اہتمام کر کے میلہ و تماشہ کی صورت نہ بننے دیں۔☆ عورتوں کو گھروں سے نکلنے اور بازاروں میں جھمگھٹا کرنے سے پوری طرح باز رکھیں اور بے حیائی و بے پردگی کو روکنے کی خاص کوشش کریں۔☆ جلوس پاک میں سگریٹ پینے' ننگے سر رہنے' انگریزی لباس پہننے اور ویڈیو فلم بنانے سے اجتناب کریں نیز ہر قسم کی غیر شرعی و غیر اخلاقی حرکات کی روک تھام کریں۔☆ شور و غل ریکارڈنگ وغیرہ ہرگز نہ ہونے دیں اور پہاڑیوں وغیرہ پر رقم ضائع کرنے کی بجائے محفل میلاد اور صدقہ و خیرات کا اہتمام کریں۔☆ جلوس مبارک میں بینڈ باجہ' فوٹو بازی اور چمٹا وغیرہ ہرگز شامل نہ ہونے دیں۔

آج ہے یوم ولادت دل میں ہے یادِ نبی
اے مسلمانو مناؤ !عید میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وسلم)
(المشتہر: جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان' گوجرانوالہ)

منکرین میلاد کا پتھراؤ: قارئین! جیسا کہ آپ نے گزشتہ صفحات میں ملاحظہ فرمایا کہ ربیع الاوّل شریف ۱۳۸۷ھ کو گوجرانوالہ میں منکرین میلاد نے جلوس مبارک کو اپنے چوک نیائیں والی مسجد کے سامنے روک لیا اور شدید خشت باری شروع کر دی چونکہ ان کا اصل ہدف بانیٔ جلوس علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب ہی تھے اس لئے آپ کے تانگہ کو خشت باری و پتھراؤ کا نشانہ بنایا گیا' جس سے آپ کے ساتھ تانگہ میں بیٹھے ہوئے دیگر حضرات کو بھی شدید چوٹیں آئیں' کوچوان اور اس کا گھوڑا بھی شدید زخمی ہوئے' تانگہ کو بھی نقصان پہنچا لیکن مولیٰ تعالیٰ نے اپنے

فضل وکرم اور اپنے پیارے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے میلاد پاک کی برکت سے حضرت موصوف کو اس شدید حملہ سے بال بال بچا کر مخالفین کی آرزوؤں کو خاک میں ملا دیا' اگرچہ مخالفین نے اپنے پروگرام کے مطابق حضرت نباض قوم مدظلہ کے شدید زخمی بلکہ (معاذ اللہ) شہید ہونے کی افواہ اڑا دی مگر وہ جھوٹی ثابت ہوئی اور وہابیوں کے اس حملہ سے شہر میں غم وغصہ کی شدید لہر دوڑ گئی اور اس واقعہ کے خلاف پرزور احتجاج کیا گیا۔

اظہار تشکر: اس موقع پر حضرت نباض قوم مدظلہ نے "رضائے مصطفٰے" میں درج ذیل پیغام جاری فرمایا۔

"گوجرانوالہ میں عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس پاک پر وہابیوں کے حملہ کی خبر سن کر جن حضرات نے اس ناچیز (ابوداؤد محمد صادق) سے محبت وہمدردی کا اظہار فرمایا اور طلب خیریت کیلئے محبت نامے ارسال کئے ہیں فقیر ان سب کا مشکور و بارگاہ رب العزت میں ان کیلئے دعا گو ہے۔

دلشاد بامراد رہیں مہرباں میرے
آباد حشر تک رہیں سب قدرداں میرے

نیز سب احباب کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صدقہ سے بفضلہٖ تعالٰی فقیر ظالموں کے حملہ سے قدرتی طور پر بالکل محفوظ رہا اور کوئی زخم وغیرہ نہیں آیا۔ اور دیگر زخمی ہونے والے دوست احباب بھی تقریباً سبھی صحت یاب ہو چکے ہیں۔ تحقیقات کا سلسلہ شروع ہے تمام احباب وحضرات وعلماء اہلسنت وجماعت کی

کامیابی کیلئے پُرخلوص دعائیں جاری رکھیں۔

(خادم اہلسنّت وجماعت الفقیر ابوداؤد محمد صادق غفرلہٗ)"

اس واقعہ کے ضمن میں ریکارڈ کی درستگی کیلئے مزید تاریخی معلومات درج ذیل ہیں

﴿﴾ یاد رہے کہ جس سال گوجرانوالہ میں "اہلحدیث حضرات" نے جلوسِ مبارک پر حملہ کیا تو اسی سال دہلی میں "ہندوؤں" نے بھی عید میلاد النبی ﷺ کے جلوسِ پاک پر حملہ کیا تھا (معاذ اللہ استغفر اللہ) تو اس سلسلہ میں پندرہ روزہ "رضائے مصطفےٰ" (۲۸ ربیع الاوّل ۱۳۸۷ھ) میں اس کی مفصل رپورٹ "دہلی میں ہندوؤں اور گوجرانوالہ میں وہابیوں کا جلوس مبارک پر حملہ" کے عنوان کے تحت شائع ہوئی۔

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے: منکرینِ جشنِ میلاد نے گوجرانوالہ میں جلوسِ پُرانوار پر حملہ کرنے کے بعد عاشقانِ شانِ رسالت کے جذبات کو مزید بھڑکانے اور ان کے زخموں پر نمک چھڑکنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے اپنے رسائل ...... میں اہلسنّت پر الزام تراشیوں کی بوچھاڑ کر دی، چنانچہ اہلسنّت کے بین الاقوامی محبوب ترجمان "رضائے مصطفےٰ" نے ان کی بروقت گرفت کر کے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دیا اور دلائل کے ساتھ ثابت کیا کہ:

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

قارئین "رضائے مصطفےٰ" اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ "رضائے مصطفےٰ" کا پہلے دن سے اعلان ہے کہ "لوگو! گالی گولی سے بچو، دلیل و تہذیب کے ساتھ بات

کرو اور سنو' چنانچہ ریکارڈ کی درستگی کیلئے "رضائے مصطفٰے" کے اُس لاجواب تاریخی مضمون میں سے چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں۔

"عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک موقع پر گوجرانوالہ میں کانگرسی وہابیوں نے جس شرانگیزی...... اور ظلم وستم کا مظاہرہ کیا ہے' وہی کچھ کم نہیں تھا کہ اب انہوں نے اپنے رسائل (الاعتصام' المنبر لائلپور' تنظیم اہلحدیث وغیرہ) میں کذب وبہتان کا طوفان برپا کر دیا ہے' بالخصوص غیر مقلدین کی غزنوی پارٹی کے ترجمان "الاعتصام" نے بدزبانی وکذب بیانی کا بیڑا اٹھالیا ہے' ایسے موقع پر جبکہ وطن عزیز میں اسرائیلی وبھارتی جارحیت کے مقابلہ میں زیادہ سے زیادہ نظم وضبط اور امن وسکون کی ضرورت ہے' کانگرسی وہابیوں کی یہ مہم نہایت شرمناک ہے......

"الاعتصام" جیسے بدزبان ترجمان کو ہم منہ نہیں لگانا چاہتے تھے لیکن چونکہ الاعتصام نے ایک طرف عدالت کو غلط تاثر دینے کی کوشش کی ہے اور دوسری طرف رائے عامہ کو گمراہ کرنا چاہا ہے' اس لئے مجبوراً ہمیں الاعتصام کی بدزبانی وکذب بیانی کی طرف متوجہ ہونا پڑا تاکہ ایک طرف عدالت کے سامنے صحیح حقائق آسکیں اور دوسری طرف عوام گمراہ ہونے سے بچ سکیں......

مولانا محمد صادق صاحب: "الاعتصام" (۲۱ ربیع الاول کی اشاعت میں) رقمطراز ہے کہ "......بات یہیں تک نہیں رُکی' بلکہ عید میلاد النبی کا جلوس نکال کر جامع اہلحدیث چوک نیائیں کے سامنے لاکر کھڑا کر دیا گیا اور جماعت اہلحدیث اور اس کے رہنماؤں کے خلاف مغلظات بکنے شروع کر دیئے۔ عوام حکام ضلع افسران

پولیس نے ہر چند جلوس کو آگے گزرنے کے لئے کہا لیکن مولوی محمد صادق بریلوی جو اس جلوس کی قیادت کر رہے تھے۔ انہوں نے کسی کی نہ سنی اور اعلان کیا کہ "میں تو یہیں شہید ہوں گا" جماعت اہلحدیث کے افراد نے انہیں بذریعہ لاؤڈ اسپیکر ہر چند سمجھانے کی کوشش کی کہ وہ اس طرح مغلظات نہ کہیں اور جلوس کو آگے لے جائیں' لیکن ان کے اصرار نے بالآخر پولیس کو عملی کاروائی کرنے پر مجبور کیا۔ یہ عاشقانِ رسول کا گروہ اپنی محبت کا اظہار اس طرح کر رہا تھا کہ ان کے غنڈہ عنصر نے ننگا ناچنا شروع کر دیا پھر اس بپھرے ہوئے حواس باختہ انسان نما درندوں نے جماعت اہلحدیث کے ایک نوجوان کو چاقو مار کر زخمی کر دیا اور فضا کو مزید مشتعل کر دیا"۔ (الاعتصام)

"رضائے مصطفےٰ": معلوم نہیں یہ جھوٹی کہانی ادارہ الاعتصام نے از خود تیار کی ہے یا کسی شیطان نے انہیں القا کی ہے کیونکہ حقائق کے ساتھ اس کا قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ اصل تفصیلات وہی ہیں جو شمارہ ہذا کے صفحہ نمبر ۵ پر دی گئی ہیں اور ان کو درج ہی اسی لئے کیا گیا ہے کہ نہ عدالت کو الاعتصام کی تقریر پُر تزویر سے غلط تاثر ہو اور نہ ہی عوام اس کی جھوٹی کہانی سے گمراہ ہوں۔

اللہ اکبر! یہ نام نہاد موحدین و مدعیان عمل بالحدیث کذب بیانی میں کتنے ماہر و دلیر ہیں کہ نہ انہیں کوئی شرم لاحق ہوتی ہے اور نہ خوف خدا دامنگیر ہوتا ہے۔

(والعیاذ باللہ تعالیٰ)

بہر حال: جلوس چوک نیائیں کے سامنے کھڑا نہیں کیا گیا بلکہ وہابیوں نے سوچی سمجھی سکیم کے مطابق خود جلوس کی روانگی میں رکاوٹ کھڑی کی اور پھر اس پر پتھراؤ

کیا۔ ☆ نام نہاد اہلحدیث اور اس کے کسی رہنما کو "مغلظات" نہیں کہے گئے' بالخصوص حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب نے قطعاً ایسا کوئی کلمہ نہیں کہا' البتہ وہابیوں کی طرف سے لاؤڈ اسپیکر میں ضرور مغلظات بکے گئے۔ ☆ غیر مقلدین نے لاؤڈ اسپیکر مولانا محمد صادق صاحب کو سمجھانے کیلئے نہیں لگایا بلکہ مولانا کا تانگہ سامنے آتے ہی از خود لاؤڈ اسپیکر لگا کر اشتعال انگیزی و دلآزاری کا مظاہرہ کیا۔

☆ پولیس نے ہر چند جلوس کو آگے گزرنے کیلئے کیا کہنا تھا' خود جلوس کی طرف سے پولیس کی خدمت میں متعدد دفعہ عرض کیا گیا کہ "وہابیوں کا شور بند کرایا جائے اور جلوس کیلئے راستہ بنایا جائے"' لیکن پولیس نے اس سلسلہ میں کوئی خاص اقدام نہیں کیا' اسی لئے وہابی غنڈوں کی حوصلہ افزائی ہوئی' ورنہ اگر ڈپٹی کمشنر صاحب کی طرح تدبر سے کام لے کر پولیس شروع ہی میں لاؤڈ اسپیکر اتروا کر جلوس کیلئے راستہ بنانے میں تعاون کرتی تو شاید ناخوشگوار صورتحال پیدا نہ ہوتی۔

☆ مولانا محمد صادق صاحب نے ہرگز یہ نہیں کہا کہ "میں یہیں شہید ہوں گا" اور نہ ہی یہ کہنے کا کوئی موقع تھا کیونکہ نہ چوک نیائیں کوئی شہادت گاہ یا میدان کارزار تھا اور نہ ہی اس سال کوئی نئی بات تھی کہ وہاں ایسا کہا جاتا۔ البتہ وہابیوں کا یہ ارادہ ضرور تھا کہ مولانا کو شہید کر دیتے جیسا کہ انہوں نے خاص طور پر مولانا کو پتھراؤ کا نشانہ بنایا اور آپ کے شہید ہونے کی افواہ اڑائی۔ مولانا محمد صادق صاحب نے بفضلہ تعالیٰ آخر وقت تک نہایت بلند حوصلگی کے ساتھ جلوس کو پر امن رکھا' اگر مولانا موصوف اس قسم کی کوئی اشتعال انگیز بات کرتے تو پھر اس عظیم جلوس کے مقابلہ میں مٹھی بھر وہابیوں کی کوئی پیش نہ جا سکتی تھی مگر چونکہ جلوس کے قائد اپنی ذمہ

داری وامن وقانون کے تقاضوں کو جانتے تھے اور ان کے پیش نظر کوئی ایسا ویسا پروگرام نہیں تھا اس لئے انہوں نے اپنی طرف سے جلوس کو بالکل بے قابو نہیں ہونے دیا۔☆ جلوس میں شامل حضرات میں نہ غنڈہ عنصر تھا اور نہ ہی کسی نے ننگا ناچنا شروع کیا' یہ سب سے بدترین اور انتہائی شرمناک جھوٹ ہے اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے' کیا مدیر الاعتصام اور مولوی اسماعیل امیر جمعیت اہلحدیث خانہ خدا میں کلام خدا کو سر پر رکھ کر حلفاً ان باتوں کی شہادت دے سکتے ہیں؟☆ غنڈہ عنصر جلوس میں نہیں ناچ رہا تھا بلکہ امیر جمعیت اہلحدیث کی جامع اہلحدیث سے جلوس والوں پر پتھراؤ کر رہا تھا۔ الاعتصام کو خواہ مخواہ غلط فہمی ہوئی ہے اور اس نے اپنی جماعت کی غنڈہ گردی کو اہل جلوس پر چسپاں کرنے کی ناکام کوشش کی ہے مگر اس کے باوجود

صداقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

☆ اہلحدیث نوجوان کو چاقو لگنے کے افسانہ کو بھی "الاعتصام" کے اپنے ہی الفاظ جھوٹ اور غلط ثابت کر رہے ہیں۔ خدا کیلئے کوئی عقلمند اور انصاف پسند شخص بتائے کہ اگر بقول "الاعتصام" "جلوس میں بپھرے ہوئے حواس باختہ انسان نما درندے" ہوتے تو کیا وہ ایک ہی شخص کو چاقو مارنے پر اکتفا کرتے؟ نہیں' ہرگز نہیں ...... کسی خردماغ بدمزاج اور ہٹ دھرم کے سوا نہ کوئی یہ بات کہہ سکتا ہے اور نہ ہی اسے تسلیم کر سکتا ہے۔ یہاں بھی حقیقت وہی ہے کہ جلوس پرامن تحمل مزاج اور بردبار انسانوں اور شمع رسالت کے پروانوں پر مشتمل تھا اور بپھرے ہوئے حواس باختہ

انسان نما...... درندے جامع ''اہلحدیث'' سے پتھراؤ کر رہے تھے، جن سے کوئی ایک شخص نہیں بلکہ بیسیوں بچے بوڑھے اور نوجوان زخمی ہو گئے اور ان بے گناہوں کا مقدس خون وہابیوں کی بربریت اور ان کے مظالم و درندگی کا عنوان بن گیا۔

قریب ہے یارو! روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستین کا

مزید تفصیل کیلئے ہفت روزہ رضائے مصطفیٰ (۱۳ ربیع الآخر ۱۳۸۷ھ / ۲۲ جولائی ۱۹۶۷ء) ملاحظہ فرمائیں۔

تائید غیبی: تاریخ گواہ ہے کہ عاشقان رسول (سنی حنفی بریلوی) ہمیشہ سے پُرامن ہیں کیونکہ ان کا مسلک امن و سلامتی کا پیغام دیتا ہے اور ان کے اکابرین نے پاکستان بنایا ہے اور وہی اس کی حفاظت کرنا جانتے ہیں اور اسی کے پیش نظر...... جب منکرین میلاد نے پُرامن جلوس پاک پر حملہ کیا تھا تو اس وقت بھی اہلسنت و جماعت نے مثالی صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا لیکن دوسری طرف

تو مشو مغرور بر حلم خدا...... دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

کے مصداق منکرین میلاد کا عبرتناک انجام فرما کر اللہ تبارک و تعالیٰ نے عاشقان رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تائید غیبی فرمائی اور دنیا پر واضح فرما دیا:

اے حبیب خدا جو تمہارا نہیں
حق نے فرما دیا وہ ہمارا نہیں
اپنے محبوب کی ادنیٰ توہین بھی
خالق دو جہاں کو گوارا نہیں (صلی اللہ علیہ وسلم)

جیسا کہ آپ پہلے ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ جس سال یہ معاملہ درپیش آیا تو مولوی اسماعیل صاحب (امیر جمعیت اہلحدیث) نے جلسہ و جمعہ کے اجتماع میں بڑے غرور کے ساتھ اعلان کیا کہ "اگر آئندہ سال بریلویوں کا جلوس اس راستہ سے گزرا تو ہماری لاشوں پر سے گزرے گا"۔

رب تعالیٰ کی قدرت کہ آئندہ سال جلوس میلاد پاک سے قبل ہی مولوی صاحب مذکور پر اپنے گھر میں بیٹھے بٹھائے فالج کا حملہ ہوا اور وہ اس وقت چائے پی رہے تھے جوان کے کپڑوں پر گر گئی، روح پرواز کر گئی اور اُن کی مسجد کے گرداگرد شہر میں زوردار گھن گرج کے ساتھ زبردست ژالہ باری ہوئی، جسے کہتے ہیں "گڑا پڑا" اور عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل ہی وہ اپنی لاش لے کر قبر کے اندھیروں میں جا چھپے اور جلوس پاک ماشاء اللہ پہلے سے بھی زیادہ جاہ و جلال اور جوش و خروش کے ساتھ رواں دواں ہوا اور بحمدہٖ تعالیٰ ہمیشہ کیلئے رواں دواں ہے۔

علاوہ ازیں جو لوگ میلاد پاک کے جلوس پر خشت باری کرنے میں پیش پیش تھے وہ تمام کے تمام بھی عبرت کا نشان بن گئے کیونکہ انہوں نے عاشقانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کر کے درحقیقت (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ سے "اعلانِ جنگ" کیا اور جن لوگوں نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کی خوشی کو معاذ اللہ "غمی" میں بدلنے کی ناکام کوشش کی، اللہ تعالیٰ نے اُن کو ہمیشہ کیلئے نشانِ عبرت بنا دیا............اے کاش!

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اُسے منظور بڑھانا تیرا

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

جلوسِ میلاد کے منکرین کا عبرتناک انجام: تو آیئے ''فاعتبروا یا اولی الابصار'' کے تحت (جلوس پاک پر خشت باری کرنے میں جو پیش پیش تھے) ان کے عبرتناک انجام کی مزید ایک جھلک ملاحظہ کریں۔

(معاذ اللہ استغفرا للہ العیاذ باللہ)

☆ عصمت اللہ پہلوان: بایاں گھٹنا ٹوٹ گیا۔ ☆ خسرہ کھوکھر: طویل بیماری سے نڈھال ہو گیا۔ دکان میں پچاس ہزار کا نقصان۔ ☆ نذیر پہلوان: دماغ کی نالی پھٹنے سے مر گیا۔ ☆ عبدالمجید: سائیکل ایکسیڈنٹ میں دونوں بازو ٹوٹ گئے۔ ☆ شفیع (عرف شفو جلاہ): ہارٹ اٹیک ہوا اور اچانک پچپن سال کی عمر میں لاولد مرا۔ ☆ سعید بھٹے والا: بیوی اور ماں اچانک مر گئیں۔

ظلم کر نہ ظالم تو پچھتائے گا...... سدا نام اللہ کا رہ جائے گا

یا رسول اللہ ﷺ کی کثرت کیجئے: منکرین میلاد کی طرف سے گوجرانوالہ کے مذکورہ حملہ کے بعد اگلے سال حکام کے دباؤ کے باوجود حضرت جانشینِ قوم مدظلہ نے جلوس کا راستہ تبدیل کرنے سے انکار فرما دیا، لیکن ان کا یہ مطالبہ منظور کر لیا کہ منکرین میلاد کی مسجد کے سامنے علماء کرام کی تقاریر نہیں ہوں گی، جلوس رکے بغیر گزرتا چلا جائے گا۔ اس جلوس کے موقع پر بھی عشاقانِ رسول ﷺ کا جوش و ولولہ دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا حضرت صاحب موصوف نے ایک مشہور

نعت شریف جس کا شعر ہے: "مجھے اس خوابِ غفلت سے جگا دو یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)" کی سینکڑوں کی تعداد میں فوٹو کاپیاں کروا لیں اور جماعت رضائے مصطفیٰ کے کارکنان کے ذریعہ جلوس میں شریک تمام علماء تک پہنچا دیں اور مشورہ ارشاد فرمایا کہ "مخالفین کی مسجد کے قریبی ڈھلوان سے یہ نعت شریف پڑھنی شروع کر دیں اور چوک نیائیں تک متواتر پڑھتے رہیں"...... تو اب ہر سنی عالم و عامی اُس مسجد کے سامنے سے یہ رقت آمیز و روح پرور نعت شریف بآواز بلند پڑھتا ہوا گزر رہا ہے اور نعت شریف کے شعروں میں یا رسول اللہ...... یا رسول اللہ...... یا رسول اللہ کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں اور ان الفاظ مبارکہ کی خوب تکرار ہو رہی ہے، جس سے منکرین میلاد کو بہت شرمندگی ہوئی کہ جس کام کو رکوانا چاہتے تھے وہ اتنی بدنامی اُٹھانے کے باوجود پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر ذوق و شوق اور زور سے ہو رہا ہے اور مسجد کے سامنے سارے جلوس میں **یا رسول اللہ** (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صدائیں گونج رہی ہیں...... لہٰذا اگلے سال یہ پابندی بھی ختم ہو گئی اور علمائے کرام کی تقاریر کا سلسلہ حسب سابق جاری ہو گیا۔ **یا رسول اللہ**

ورفعنا لك ذكرك کا ہے سایہ تجھ پر

بول بالا ہے تیرا ذکر ہے اونچا تیرا (صلی اللہ علیہ وسلم)

یاد رہے کہ ایک مرتبہ سرکاری طور پر حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی تقاریر پر پابندی تھی لیکن جلوس میں آپ کی موجودگی نے ہی ماشاء اللہ ایک روح پرور کیفیت بنا رکھی تھی۔ اب جوں جوں وقت گزرتا جا رہا ہے آپ کی قیادت میں جلوس مبارک کی رونق و شان و دبدبہ میں دن دگنی رات چوگنی ترقی ہو رہی ہے اور ہر سال پہلے سے کہیں

زیادہ تعداد ہوتی ہے۔ (فالحمدللہ علیٰ ذالک)......اور کیوں نہ ہو؟

صدائیں درودوں کی آتی رہیں گی
جنہیں سن کے دل شاد ہوتا رہے گا
خدا اہل سنت کو آباد رکھے
محمد کا میلاد ہوتا رہے گا
(صلی اللہ علیٰ محمد ...... صلی اللہ علیہ وسلم)

درود تاج وقصیدہ بردہ شریف کی صدائیں: ذکرِ میلادِ پاک کے ساتھ ساتھ درود تاج شریف اور قصیدہ بردہ شریف کو گوجرانوالہ کے عوام میں متعارف کرانے والے بھی حضرت نباضِ قوم دامت برکاتہم العالیہ ہی ہیں۔ آپ کی تشریف آوری سے قبل اہالیان گوجرانوالہ کوان مبارک صداؤں سے کچھ تعارف نہ تھا' آپ نے ان نورانی اوراد کی عظمت وشان پر مفصل روشنی ڈالنے کے علاوہ جب اپنے مخصوص رقت آمیز عشق ومحبت سے بھرپور انداز میں قصیدہ بردہ شریف اور درود تاج پڑھنا شروع فرمایا تو ایک عالم وارفتہ ہو گیا' جب آپ پڑھتے تو ایسا محسوس ہوتا کہ انوار وتجلیات کی برسات ہو رہی ہے۔ عربی زبان ہونے کے باوجود اکثر احباب کو یہ مبارک کلمات یاد ہو گئے' جب سب حضرات مل کر پڑھتے تو ایک عجیب روح پرور کیفیت پیدا ہو جاتی' کئی حضرات نے خوابوں میں دیکھا کہ حضور پُرنور ﷺ اپنے غلام (حضرت نباضِ قوم مدظلہ) کے درود تاج وقصیدہ بردہ شریف پڑھنے کو بہت پسند فرماتے ہیں (فالحمدللہ علیٰ ذالک) ﴿﴾ اسی طرح ماہِ نور شہرِ سرور

ربیع الاوّل شریف اور ماہِ ذیشان رمضان المبارک کے مقدس لمحات میں جب اذان فجر سے قبل حضرت نباض قوم مدظلہ قصیدہ بردہ شریف پڑھتے تو اس مجلس میں اُس وقت دیگر احباب بھی کثیر تعداد میں شریک ہو جاتے اور جب قصیدہ مبارکہ کے دیگر اشعار کے بعد بیک آواز ۔

مولای صل وسلم دائما ابدا ...... علی حبیبك خیر الخلق کلھم

پڑھتے تو اُس وقت عجیب سماں ہوتا اور سننے والوں پر رقت طاری ہو جاتی' ماشاءاللہ سارا ماہ مبارک خوب گزرتا' مولیٰ تعالیٰ اسی ذوق وشوق اور محبت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ہم سب کو ہمیشہ سرفراز فرمائے' آمین

یونہی: حضرت نباض قوم مدظلہ نے زینت المساجد گوجرانوالہ میں اذان اور جماعت کے درمیانی وقفہ میں لاؤڈ اسپیکر پر صلوٰۃ وسلام پڑھانا شروع کیا تو سارے شہر میں دیکھتے ہی دیکھتے درود وسلام کی صدائیں گونجنے لگیں' جس وقت سارے شہر میں ایک ساتھ صلوٰۃ وسلام کی مقدس آوازیں بلند ہوتی ہیں تو اہل محبت کے دل باغ باغ ہو جاتے ہیں اور اُن کی زبانوں سے حضرت نباض قوم مدظلہ کے لئے دعائیں جاری ہو جاتی ہیں اور اہل عداوت کے سینوں پر سانپ لوٹنے لگتے ہیں۔

بہارِ عقیدت کی مقبولیت: برادر طریقت الحاج رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے''...... جامعہ رضویہ مظہر اسلام لائل پور شریف (فیصل آباد) کے سالانہ جلسہ میں حضرت نباض قوم مدظلہ نہ صرف خود شرکت فرماتے بلکہ اپنے احباب کو بھی تلقین فرماتے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس سنی رضوی جشن میں شرکت کریں۔

گوجرانوالہ کے حضرات کے قیام کیلئے علیحدہ جگہ متعین کر دی جاتی جس سال حیدر آباد کے معروف شاعر حضرت مولانا اختر الحامدی رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ حضرت کے مشہور زمانہ سلام شریف:

"مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام"

پر اپنی تضمین "بہارِ عقیدت" مکمل کر لی اور حضرت نباض قوم مدظلہ کے حکم پر مکتبہ رضائے مصطفیٰ نے اسے شائع کر دیا۔ (قارئین! یاد رہے کہ "بہارِ عقیدت" پر تقریظ بھی حضرت نباض قوم مدظلہ نے ہی رقم فرمائی ہے) اُس سال سالانہ جلسہ فیصل آباد میں حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت نباض قوم مدظلہ کو سلام شریف پڑھانے کا حکم دیا۔

❖ حضرت نباض قوم مدظلہ نے یہی سلام تضمین (یعنی بہار عقیدت) کے ساتھ پڑھنا شروع کیا...... دور و نزدیک سے آئے ہوئے سنیوں کا عظیم اجتماع، پھر سرکار شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر علماء و مشائخ کی جلوہ گری، رات کی بھیگی ساعتیں اور پھر حضرت نباض قوم مدظلہ کا اپنی مثال آپ پڑھنے کا انداز، سب عناصر مل کر ایک عجیب کیف و سرور انگیز منظر بنا چکے تھے۔ بلا مبالغہ یہ ایک ایسا منظر تھا جسے الفاظ بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ مختصر یہ کہ ہر دل سرکار اعظم علیہ التحیۃ والتسلیم کی محبت میں تڑپ رہا تھا۔ آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور مجمع پرنور ہی نور برس رہا تھا، جب دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے گئے تو ہر زبان حضرت نباض قوم مدظلہ کی درازیٔ عمر و بلندیٔ درجات کیلئے مصروف دعا تھی اور جب حضرت نباض قوم مدظلہ نے ارشاد فرمایا کہ

"یہ پوری تضمین بہارِ عقیدت کے نام سے شائع ہو چکی ہے اور اس وقت باہر سٹالوں پر دستیاب ہے" تو عوام "بہارِ عقیدت" کو حاصل کرنے کیلئے دیوانہ وار دوڑ پڑے۔ سٹالوں پر منظر یہ تھا کہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کیلئے اہلِ عقیدت ٹوٹے پڑتے تھے، دیکھتے ہی دیکھتے کتاب ختم ہو گئی۔ ﴿ ﴾ اسی رات کے آخری حصے میں، میں کمرے سے باہر نکلا تو حضور سیدی قبلہ شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے کمرہ مبارک سے نعت شریف کی آواز سنائی دی، میں نے دروازے کی اوٹ سے دیکھا کہ علماء کرام کا اجتماع ہے، حضرت شیخ الحدیث صدر نشین تھے، میں نے فوراً حضرت نباضِ قوم مدظلہ اور جناب نیازی صاحب کو مطلع کیا۔ آپ بھی تشریف لے آئے اور اس مبارک محفل میں شریک ہو گئے۔ سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا نعتیہ کلام پڑھا جا رہا تھا اور حاضرین کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں"۔

انوارِ عقیدت کی محبوبیت: قارئین! حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے جہاں دیگر بے شمار کارِ خیر کے مبارک سلسلے شروع فرمائے، وہاں میلادِ پاک کی مناسبت سے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کا مقبول زمانہ کلام:

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

بھی روزانہ فجر کے وقت اپنے مخصوص انداز میں پڑھنا آپ کا معمول تھا اور اس روح پرور منظر کا بھی الفاظ میں بیان ممکن نہیں۔

☆ یاد رہے کہ جس طرح سلام رضا پر حضرت اختر الحامدی رحمۃ اللہ علیہ نے

"بہارِ عقیدت" کے عنوان سے تضمین لکھی وہاں اس "قصیدہ نور" پر بھی دلکش تضمین "انوارِ عقیدت" کے نام سے لکھ کر عاشقانِ رسول (ﷺ) کی روحانی تسکین کا سامان مہیا فرمایا اور اس پیاری کتاب کو بھی ادارہ رضائے مصطفےٰ نے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی۔ قارئین! آپ کی ضیافت طبع کیلئے ضمناً عرض کیے دیتا ہوں کہ شاعر بزم رسالت حضرت سید محمد مرغوب احمد صاحب اختر الحامدی الرضوی رحمۃ اللہ علیہ (حیدر آباد) کو بھی حضرت نباضِ قوم مدظلہ سے بے پناہ عقیدت و محبت تھی، جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے اپنی اس روح پرور کتاب انوار عقیدت کا انتساب ہی حضرت نباضِ قوم مدظلہ کے نام درج ذیل الفاظ میں فرمایا:

انتساب: میرے مخدوم و محترم حضرت علامہ الحاج مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی (گوجرانوالہ) کے نام...... جو اس دورِ ادبار و الحاد میں بھی سنیت و مسلک اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی شمع پورے عزم و حوصلے کے ساتھ روشن فرمائے ہوئے ہیں۔

ع...... گر قبول افتد زہے عز و شرف

نیاز مند: اختر الحامدی الرضوی (مورخہ ۱۵ ربیع النور ۱۳۹۲ھ بروز شنبہ ۲ بجے شب)

مقتدا، پیشوا: علاوہ ازیں نظم کی صورت میں بھی درج ذیل اشعار لکھ کر کوزے میں دریا بند فرما دیا۔

مقتدا پیشوا ابوداؤد — مرحبا مرحبا ابوداؤد
ابرِ جود و سخا ابوداؤد — اہلِ فضل و عطا ابوداؤد
کیا قلم ہے تیرا ابوداؤد — فیضِ کلکِ رضا ابوداؤد
تو محافظ رضا کے مسلک کا — تیرا حافظ خدا ابوداؤد

تو ہے "تابندۂ فیض" کانِ رضا گوہر بے بہا ابوداؤد

مفتی و مولوی و علامہ اللہ اللہ ہے کیا ابوداؤد

حشر میں ہوں گے زیرِ ظلِ رضا اختر بے نوا، ابوداؤد

☆ "رضائے مصطفےٰ" کے بارے میں نظم ونثر کی صورت میں آپ کے تاثرات کے بیان کیلئے تو دفتر درکار ہے..... ان میں سے تبرکاً ملاحظہ فرمائیں

یادگار اعلیٰ حضرت ہے "رضائے مصطفےٰ"

ترجمان اہل سنت ہے "رضائے مصطفےٰ"

حضرت سردار احمد کی نگاہ لطف سے

صادق و صدق صداقت ہے "رضائے مصطفےٰ"

موم کر ڈالے ابوداؤد تو نے سخت دل

اک تیری شانِ کرامت ہے "رضائے مصطفےٰ"

اے "رضائے مصطفےٰ" تو مصطفےٰ کی ہے رضا

تجھ سے اختر کو محبت ہے "رضائے مصطفےٰ"

☆ ایک اور مقام پر یوں اظہار محبت فرمایا:

شرح احکامِ رسالت ہے "رضائے مصطفےٰ"

مفتیِ قرآن و سنت ہے "رضائے مصطفےٰ"

یادگارِ حضرتِ علامۂ شیخ الحدیث

عشقِ صادق کی صداقت ہے "رضائے مصطفےٰ"

اس پہ قربان اہلسنت کیوں نہ ہوں دیوانہ وار

وقت کی، اختر ضرورت ہے "رضائے مصطفےٰ"

میلاد ہمارا جیت گیا: جاننے والے جانتے ہیں اور دیکھنے والوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ۱۹۷۷ء (بھٹو کے دور) میں جب بھٹو صاحب کے خلاف قومی اتحاد کی تحریک چل رہی تھی، جس کے صدر دیوبندی مفتی محمود تھے اور اس قومی اتحاد نے بھی جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے کی اپیل کی تھی تو اس موقع پر چوک میلاد مصطفےٰ گوجرانوالہ میں حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ نے اعلان فرمایا تھا کہ قومی اتحاد کی اس اپیل سے ثابت ہو گیا کہ کوئی جیتے یا نہ جیتے مگر یہ ثابت ہو گیا کہ "میلاد ہمارا جیت گیا" اس موقع پر مولانا موصوف نے یہ اشعار سنا کر میلاد شریف منانے والوں کے جوش و خروش کو گرما دیا کہ ؎

جیت گیا بھئی جیت گیا، میلاد ہمارا جیت گیا
ہار گیا بھئی ہار گیا، میلاد کا منکر ہار گیا
چھا گیا بھئی چھا گیا، شاہ بریلی چھا گیا
جیت گیا بھئی جیت گیا، مسلک رضوی جیت گیا

بہرحال دیوبندی مفتی اور قومی اتحاد کی تحریک نے بھی ثابت کر دیا کہ میلاد منانا حق اور سچ ہے اور کیوں نہ ہو جبکہ چاروں طرف یہ منظر دکھائی دے رہا ہے، جس کی مفسر قرآن مفتی احمد یار خاں رحمۃ اللہ علیہ نے یوں منظر کشی کی

ع ..... سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

اور صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کیا خوب فرمایا ہے کہ:

جب کرتے ہیں کس پہ کچھ ستم
کیوں ہو کسی کو رنج و غم

مولد مصطفےٰ کی ہم
عید اگر منائیں تو (صلی اللہ علیہ وسلم)

جیل میں محافلِ میلاد کا انعقاد: جیلوں میں بھی حضرت موصوف کا قیام تبلیغی لحاظ سے بہت مفید رہا..... جیسا کہ آپ نے پہلے ملاحظہ فرمایا کہ ۱۳۷۹ھ میں جب کلمہ حق کہنے کی پاداش میں آپ بہاولپور جیل میں تھے تو اس دوران بھی ربیع الاوّل شریف کا مبارک مہینہ تشریف لایا تو وہاں پر دیگر معمولات خیر کی طرح آپ نے میلاد پاک کی خوشی میں عظیم الشان محافل پاک کا انعقاد کیا اور قرآن خوانی کرائی اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت پر جامع خطابات فرمائے، جس سے قیدی و دیگر سامعین حضرات خوب محظوظ و متاثر ہوئے اور ان محافل پاک کے اختتام پر آپ نے صلوٰۃ وسلام پڑھایا اور دعائے خیر فرمائی اور میلاد پاک کا تبرک بھی وسیع پیمانے پر تقسیم کرایا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

برکاتِ میلادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم: قارئین! ویسے تو اہلسنّت و جماعت کے بین الاقوامی محبوب ترجمان "رضائے مصطفےٰ" کی مجاہدانہ دینی و ملی خدمات کا تذکرہ تحدیث نعمت کے طور پر حسب عنوان "آئندہ صفحات میں بھی آپ ملاحظہ فرماتے ہی رہیں گے لیکن چونکہ

بحمدہٖ تعالیٰ "رضائے مصطفےٰ" کی اشاعت کا آغاز بھی جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی **برکات** کا نتیجہ ہے تو پیارے قارئین "ماضی کے جھروکوں" سے اپنی معلومات میں مزید اضافہ فرمائیں۔

پہلا منظر:......ہفت روزہ "رضائے مصطفٰے" کی اشاعت کا چھٹا مہینہ شروع ہو گیا ہے۔ یہ مہینہ ماہِ نور شہر سرور ربیع الاوّل شریف کا مہینہ ہے۔ اہلسنّت نے پورے اعزاز و احترام کے ساتھ اس ماہ مبارک کا استقبال کیا ہے' حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی خوشی میں جا بجا محافل میلاد منعقد کی جا رہی ہیں اور جلوس پاک نکالے جا رہے ہیں......ایک وہ وقت تھا کہ مخالفین اہلسنّت (بقول خود) اپنے علاقوں سے آ کر محلہ اسلام آباد (جو خالص سنیوں کا محلہ تھا) میں منعقدہ اہلسنّت کے جلسے اُلٹ دیا کرتے تھے مگر اب کہ حضرت نباض قوم مدظلہ کی آمد سے حق غالب آ چکا ہے' باطل مغلوب و پریشان ہے اور بحمدہٖ تعالیٰ گوجرانوالہ کے ہر اہم علاقہ و چوک میں روزانہ پُر شکوہ محافل میلاد منعقد ہو رہی ہیں۔ ہر سال کی طرح امسال بھی بارہ ربیع الاوّل شریف کی پُر کیف صبح کو "جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند" ان پُر نور ساعتوں میں مرکز اہلسنّت زینت المساجد و دیگر مساجد اہلسنّت میں سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور نذرانہ صلوٰۃ و سلام پیش کیا جا رہا ہے پھر مقررہ وقت پر باغ جناح سے حسب روایت حضرت نباض قوم مدظلہ کی قیادت میں عظیم الشان جلوس عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوا ہے تو اس کا نظارہ اور شان و شوکت قابل دید ہے جس کا بیان الفاظ میں ممکن نہیں......اور اس وقت یہ نورانی منظر ہے کہ

ہر سُو چرچا ہے خیر الوریٰ کا
جشن میلاد ہے مصطفٰے کا
نور ہے یہ حبیب خدا کا
راستے جگمگائے ہوئے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم)

دوسرا منظر: ہفت روزہ ''رضائے مصطفیٰ'' کی جلد اوّل کے ۲۸ ویں شمارہ بابت ۲۳ ربیع الاوّل میں جشن عید میلاد النبی ﷺ کی ملک گیر رپورٹیں جب اہتمام کے ساتھ شائع ہوئی ہیں تو مخالفین اہلسنت میں ایک مرتبہ پھر کھلبلی مچ گئی ہے اور انہوں نے اہلسنت کے خلاف پھر میٹنگیں شروع کر دی ہیں جس کی پنجابی زبان میں اس طرح عکاسی شائع ہوئی ہے۔

دوجے فرقے پئے تھاں تھاں کرن میٹنگ 'فرقہ سنیاں دا کی سنائی جاندا
ایہہ کی بنائی جاندا

اہلسنت دا ہر علماء ویکھو 'کیڈا نبی دا شان ودہائی جاندا
ایہہ کی بنائی جاندا

لیکے یارہویں والے دا ناں ویکھو 'کھانا پینا ساڈا بھلائی جاندا
ایہہ کی بنائی جاندا

تھاں تھاں میلاد کرائی جاندا ' جگہ جگہ ختم دوائی جاندا
ایہہ کی بنائی جاندا

منکرین جشن میلاد کے اخبارات و رسائل ایسے بوکھلائے اور انہیں تقاریب عید میلاد النبی ﷺ سے ایسی تکلیف پہنچی کہ انہوں نے معمولات اہلسنت کو شرک اور نعرۂ رسالت یا رسول اللہ لگانے والے عشاق مصطفیٰ مسلمانوں کو مشرک قرار دے دیا۔ مخالفین اہلسنت کے تقریباً سبھی رسائل نے خصوصاً الاعتصام و اہلحدیث وغیرہ نے یوم میلاد النبی ﷺ کے لنگر اور سبیلوں کو مثل سؤر حرام لکھا (معاذ اللہ) ماہنامہ ''صحیفہ اہلحدیث'' کراچی نے لکھا:

بظاہر عید میلاد النبی وجہ محبت ہے
مگر یہ یاد رکھیں اصل میں شرک و بدعت ہے
تمہارے یہ چراغاں یہ جلوس و جشن یہ جلسے
بلاشک یہ ہیں سب بدعات اور جہل و ضلالت ہے

(معاذ اللہ، استغفر اللہ، العیاذ باللہ)

مخالفین کو قدرتی طمانچہ: اس موقع پر بھی تائید ایزدی کا مظاہرہ یوں ہوا کہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ شرک و بدعت اور یا رسول اللہ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہنے والوں کو مشرک گرداننے اور لکھ کر اپنے پرچوں میں شائع کرنے والوں کے قلم کی ابھی سیاہی بھی خشک نہ ہوئی ہوگی کہ ۲۸ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ کے اخبارات میں نہایت اہتمام سے یہ خبر شائع ہوئی کہ "بمبئی بازار کراچی میں ہزاروں افراد نے ایک ایسے بینگن کی زیارت کی جس پر نہایت واضح الفاظ میں "یا اللہ اور یا محمد" تحریر ہے" قلم قدرت سے بینگن کے اندر "یا محمد" لکھے جانے پر وہابیوں کے پاس کیا "فتویٰ" ہے؟

☆ ماہنامہ "صحیفہ اہلحدیث" کو تو قدرت کی طرف سے اس طمانچہ پر کوئی عبرت ہونا چاہیے تھی یا پھر چلو بھر پانی میں ڈوب مرنا چاہیئے تھا۔

☆ اسی سلسلہ میں "رضائے مصطفےٰ" میں سلطان الواعظین ابوالنور مولانا محمد بشیر صاحب کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ رباعی بھی شائع ہوئی:

اِدھر نعرہ رسالت کا لگے حق حق لگانے تم
اُدھر ہونے لگے ہوش و حواس اہل باطل گم
جو اس نعرہ سے جلتے ہیں انہیں جلنے دو مرنے دو
سناؤ آیۂ قرآں انہیں موتو بغیظکم

دوسرا شرمناک طمانچہ: اسی ماہ نور ربیع الاوّل شریف کے "رضائے مصطفےٰ" کی اشاعتوں میں بھارتی صدر راجندر پرشاد کی دارالعلوم دیوبند یاترا کی مفصل رپورٹ ماہنامہ "تجلی" دیوبند اور ماہنامہ "دارالعلوم" دیوبند کے حوالہ سے مسلسل چار اشاعتوں میں شائع ہوئی۔ "رضائے مصطفےٰ" نے لکھا کہ "پچھلے سال (۱۹۵۶ء) میں سعودی نجدیوں نے بھارتی وزیراعظم پنڈت نہرو کو نجد بلایا اور "مرحبا نہرو رسول السلام" کے نعرے لگاتے ہوئے عورتوں سمیت اس کا استقبال کیا (تفصیل کیلئے حضرت نباض قوم مدظلہ کی لاجواب کتاب "تاریخی حقائق" ملاحظہ فرمائیں) اور اس سال ۱۹۵۷ء میں بھارتی وہابی دیوبندیوں نے بھارتی صدر راجندر پرشاد کو دیوبند بلایا۔ اس کی آمد کا جشن منایا اور میلاد شریف کی تقریب و جھنڈیوں اور دروازوں کی آرائش کو بدعت و شرک قرار دینے والوں نے "اصلی"۔ "نسلی"۔ "وطنی" کافر مشرک کا اپنے دارالعلوم دیوبند میں پرتپاک خیر مقدم و استقبال کیا' اس سے مصافحہ کیا' اسے ہار پہنائے ریلوے اسٹیشن سے دارالعلوم تک (۳-۴ فرلانگ) کے راستہ کو خوشنما دروازوں اور رنگ برنگی جھنڈیوں سے آراستہ کیا۔ دارالعلوم کے طلباء کو دو رویہ قطاروں میں کھڑا کر کے زندہ باد کے استقبالی نعرے لگوائے۔ قومی ترانہ (بھارتی) پڑھوایا اور تعظیمی قیام و احترام سے سنا' پھر تلاوت و قرأت کے بعد گلزار دہلوی و انور صابری نے منظوم جذبات عقیدت پیش کئے۔ دیوبندی شاعر انور صابری نے کافر مشرک نجس گاندھی کو "باپو شہید" قرار دے دیا (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) بھارتی صدر کے ساتھ مولوی مدنی و مہتمم مدرسہ دارالعلوم

دیوبند نے کھانا کھایا' اس کے ہاتھ سے چائے پی اور ایک ہزار روپیہ چندہ لیا۔ یہ ہے نام نہاد موحدین و علمبرداران توحید کی مشرک نوازی و کافر دوستی کی کہانی ان کی اپنی زبانی' جس کی ایک جھلک ہم نے بڑے اختصار کے ساتھ پیش کی ہے' مکمل اور دلچسپ تفصیل اگست ستمبر کے ماہنامہ "تجلی دیوبند" اور ماہنامہ "دارالعلوم" دیوبند کے ستمبر کے پرچوں میں شائع ہو چکی ہے"۔ ❖ ہفت روزہ "رضائے مصطفےٰ" کی جلد اوّل کے شمارہ نمبر ۲۵، ۲۶ اور ۲۷، ۲۸ میں یہ مفصل رپورٹ شائع کی گئی مگر کسی پاکستانی یا بھارتی دیوبندی یا وہابی اخبار یا رسالہ کو اس کی تردید یا تاویل کی ہمت نہ ہوئی۔

تاریخی دستاویز: حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی مجاہدانہ تحریری خدمات میں سے جشن میلاد النبی ﷺ کے چرچا و مظاہرہ اور شان و شوکت کے سلسلہ میں درج ذیل علمی و تحقیقی کتب اور لاجواب مقبول عام تبلیغی اشتہارات بھی تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتے ہیں۔

نورانی حقائق: حضرت صاحب موصوف کی ایک مدلل و مفصل تاریخی کتاب ہے' جس میں حضور اکرم نور مجسم سید عالم ﷺ کے ظہور نور' ولادت باسعادت اور محفل میلاد و جلوس مبارک کی تحقیق نہایت تفصیل سے پیش کی گئی ہے اور ایسے تحقیقی الزامی اور تاریخی دلائل و حوالہ جات کا ذخیرہ جمع کیا گیا ہے جو کسی اور جگہ دستیاب نہیں ہوگا' الغرض اپنی نوعیت کی یہ واحد اور لاجواب کتاب اہل علم و عشاق کیلئے ایک ایمان افروز و روح پرور معلومات افزا تحفہ ہے اور مخالفین اہلسنت و منکرین میلاد کے ردّ میں ایک زبردست مجموعہ ہے' جس کے سامنے انہیں مجال دم زدن نہیں۔

جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ناجائز کیوں؟ اور جلوس اہلحدیث و جشن دیوبند کا جواز کیوں؟: اس خوبصورت کتابچہ میں حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے ناقابل تردید حقائق و دلائل کی روشنی میں جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت بیان فرمانے کے علاوہ جشن اہلحدیث و دیوبند کی تفصیل بیان کر کے منکرین عید میلاد و جلوس پاک سے سوال کیا ہے کہ "جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ناجائز کیوں؟ اور جشن اہلحدیث و دیوبند کا جواز کیوں؟ ـ یہ خوبصورت و مدلل اور دلچسپ و تحقیقی کتابچہ اپنوں بیگانوں کیلئے قابل مطالعہ، دعوت انصاف اور اس موضوع پر حرف آخر ہے۔

مقبولیت: یاد رہے کہ حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی دیگر تصانیف کی طرح مذکورہ کتابچہ کو بھی عوام و خواص میں بے حد مقبولیت حاصل ہوئی ...... اور اس کتاب کی ماشاءاللہ بیس ہزار سے زائد اشاعت ہو چکی ہے اور مسلسل اس کی مانگ میں اضافہ ہو رہا ہے کیونکہ بحمدہٖ تعالیٰ حضرت موصوف نے جس موضوع پر بھی قلم اٹھایا، تحقیق کا حق ادا فرما دیا، علم و عرفان کے دریا بہا دیئے، اسی لئے مولیٰ کریم کے فضل و کرم اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہِ عنایت سے اکابر بزرگانِ دین نے بھی آپ کی خوب حوصلہ افزائی فرمائی اور دعاؤں سے نوازا۔ (فالحمد للہ علیٰ ذالک)

نور والا، غیب دان، حاضر و ناظر، مختارِ کل نبی صلی اللہ علیہ وسلم: اس خوبصورت ولاجواب کتابچہ میں حضرت صاحب موصوف نے دریا کو کوزے میں بند فرما دیا ہے......

☆ یاد رہے کہ ویسے تو مخالفین اہلسنت و منکرین شانِ رسالت سے اس کتابچہ کا کوئی تحریری جواب نہ بن پڑا لیکن ۲۰۰۷ء میں انہوں نے اس مبارک کتابچہ پر

معاذ اللہ "دہشت گردی" کا مقدمہ درج کرا دیا...... اس سلسلہ میں حضرت نباض قوم مدظلہ ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۸ھ ۲۹ مئی ۲۰۰۷ء کو جب عدالت تشریف لے گئے تو دہشت گردی عدالت کے متعلقہ جج صاحب نے آپ کے پہنچتے ہی ضمانت کنفرم کردی اور اس بات کا اظہار کیا کہ "مذکورہ کتاب میں کوئی فرقہ وارانہ ونفرت آمیز مواد نہیں" حضرت موصوف جب عدالت سے باہر تشریف لائے تو فضاء تکبیر و رسالت' مذہب حق اہلسنّت وجماعت زندہ باد' اہلسنّت اہل جنت' جیوے جیوے مرشد جیوے اور سیرت صادق صورت صادق ابوداؤد محمد صادق جیسے ولولہ انگیز نعروں سے گونج اٹھی اور اہلسنّت کی حقانیت کا خوب چرچاؤ مظاہرہ ہوا۔ اس تاریخی موقع پر علماؤ مشائخ اور عوام اہلسنّت کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر موجزن تھا اور ان کا جذبہ دیدنی تھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ (نوٹ: مذکورہ واقعہ کی تفصیل ان شاء اللہ حسب عنوان آئندہ صفحات میں بیان کی جائے گی)

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیق واہمیت کا بیان: اس خوبصورت اشتہار میں حضرت نباض قوم مدظلہ نے ارشاد خداوندی' رحمت کی خوشی' یوم ولادت کی اہمیت' لفظ عید کی تحقیق' صحابہ کا فتویٰ' قرآن کی تائید' محدثین کا بیان' مفسرین کا اعلان' بارہ ربیع الاوّل پر اجماع اُمت' واقعہ ابولہب' دوسروں کی زبان سے...... جیسے عنوانات کے تحت جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیق واہمیت کا بڑا ایمان افروز بیان فرمایا ہے۔

نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت کا نورانی بیان: اس لاجواب مدلل ومفصل اشتہار میں قرآن وحدیث کی روشنی میں ناقابل تردید حقائق بیان فرما کر ثابت کیا گیا ہے کہ:

ق گیسو ہ دہن ی ابرو آنکھیں ع ص

کھیعص ان کا ہے چہرہ نور کا

(صلی اللہ علیٰ محمد' صلی اللہ علیہ وسلم)

عجائبات ولادت باسعادت: اس خوبصورت کتاب کو حضرت نباض قوم مدظلہ کے خصوصی حکم پر آپ کے فیض یافتہ مرید و شاگرد مولانا محمد سرور قادری رضوی گوندلوی نے ترتیب دیا ہے' جس میں حضور ﷺ کے نورانی نسب نامہ' میلاد رسول ﷺ تاریخ کے آئینہ میں' نور مصطفیٰ ﷺ والدین مصطفیٰ ﷺ ولادت باسعادت کی خوشیاں' معجزات کا ظہور' بچپن مصطفیٰ ﷺ میلاد منانے کا ثبوت' ولادتِ مصطفیٰ ﷺ کے روح پرور اور حسین مناظر کا مدلل و مفصل بیان' ثبوت میلاد پر مخالفین کی کتب کے حوالہ جات اور واقعات میلاد پاک بڑے پیارے انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔

شہید میلاد مصطفیٰ ﷺ: نامناسب ہوگا اگر ذکر میلاد پاک کے ضمن میں فقیر راقم الحروف ایک ایسی عظیم شخصیت کا تذکرہ نہ کرنے کہ جنہوں نے اپنے شب و روز میلاد مصطفیٰ ﷺ کے پروگراموں کیلئے وقف کر رکھے تھے اور ان مبارک پروگراموں کی ابتداء ہی میں (۴ ربیع الاول ۱۴۱۵ھ / ۱۳ اگست ۱۹۹۴ء کو) انہوں نے موضع نیئوال ضلع قصور میں نماز ظہر باجماعت ادا کی' پہلے مسجد کی صفائی کی اور اذان بھی خود کہی اور بعد نماز میلاد پاک و نورانیت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے موضوع پر ایمان افروز خطاب فرمایا اور نماز عصر باجماعت ادا کر کے ٹھینگ موڑ جلسہ میلاد مصطفیٰ ﷺ میں خطاب فرمانے کیلئے

روانہ ہوئے...... تو ابھی آپ کی گاڑی نینوال سے باہر نکلی ہی تھی کہ ریلوے پھاٹک کے قریب کماد میں چھپے ہوئے منکرین میلاد "اہلحدیثوں" نے آپ کو شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ○ گویا کہ میلاد مصطفےٰ کے مقدس مہینہ میں عاشق مصطفےٰ منصب شہادت پر فائز ہو گئے۔

شہید ملت اسلامیہ کی ہے یاد سینے میں
شہادت اُن کو راس آئی نبی کے اس مہینے میں

میری مراد...... عاشق مصطفےٰ، غلام غوث الوریٰ، محب اولیاء، نقیب فکر رضا، شہید ملت اسلامیہ، فیض یافتہ پاسبان مسلک رضا، شیر اسلام، شمشیر بے نیام، فخر اہلسنّت، مجاہد ملت، فدائے رضویت، گل گلستان صادق، حضرت مولانا علامہ الحاج ابوالحامد **محمد اکرم رضوی** (نوراللہ مرقدہٗ) کی ذات گرامی ہے۔

مہینہ تب بھی تھا ربیع الاوّل کا
جب ایک روز اچانک ہی وہ شہید ہوئے
غلام حضرت صادق کے تھے دل و جان سے
شہید ہو کے مکرم وہ کچھ مزید ہوئے

بفضلہ تعالیٰ سوادِ اعظم اہلسنّت میں مبلغین وواعظین اور خطباء ومقررین کی کمی نہیں لیکن شہید میلادِ مصطفےٰ میں جو اخلاص ومحبت وتبلیغ دین کیلئے جذبۂ صادقہ اور اخلاص وایثار تھا وہ کم مقررین میں ہوگا۔ علامہ شہید اپنے ہم عصر خطباء ومقررین میں اپنی مثال آپ تھے اور آج کل کے خطباء ومقررین کیلئے رضوی شہید کا تذکرہ مبارکہ مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ بلاشبہ وہ اخلاص ومروّت اور وفا وحیاء کے پیکر

حسین تھے......اس سلسلہ میں علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک یادگار خطاب میں کیا خوب فرمایا ہے کہ "......علامہ محمد اکرم رضوی رحمۃ اللہ علیہ اہلسنت کیلئے سرمایۂ افتخار تھے' اصل میں یہ ان کی تعلیم وتربیت کا اثر تھا کہ ان کی رگ رگ میں عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھا' دل میں نور تھا اور عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع روشن تھی' یہ نورانی تعلیم وتربیت انہوں نے فخر اہلسنّت شیخ طریقت حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب سے حاصل کی تھی' یہ ان کی برکت تھی......"

وہ پیر و کار تھے قبلہ ابوداؤد صادق کے
جبھی تو باصداقت حضرتِ علامہ رضوی تھے

دیدارِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم: علامہ رضوی شہید رحمۃ اللہ علیہ عاشق رسول تھے...... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر خیر کرتے کرتے خود بھی روتے اور لوگوں کو بھی رُلا دیتے اور جب بھی کسی عاشق سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت پاک سنتے تو محبت میں اشک بار ہو جاتے' اُن کا یہی سچا جذبہ رنگ لایا کہ جس کی بدولت انہیں خواب میں تو بارہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا اور بیداری میں بھی ایک مرتبہ یہ عظیم المرتبت شرف حاصل ہو گیا اور کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ (اسی عشق ومحبت کی بدولت) آپ کو بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے "مجاہد ملت" کا لقب بھی عطا فرمایا گیا (فالحمد للہ علیٰ ذالک) ،جس کی تفصیل علامہ رضوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے پیرومرشد حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی کتاب "سوانح شہید اہلسنّت" میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

بھرا تھا عشق اپنا مصطفیٰ نے اس کے سینے میں
سراپا عشق تھا' ایمان تھا' عرفان تھا رضوی

پیر خانے سے وابستگی: کے سلسلہ میں صاحبزادہ محمد عطاء الرحمٰن رضوی رقمطراز ہیں "علامہ رضوی شہید رحمۃ اللہ علیہ' سرمایۂ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی کے کامل مرید تھے' اُٹھتے بیٹھتے مرشد کامل کی عظمت و عنایت کا اعتراف کرتے رہتے تھے' مرکز اہلسنّت زینت المساجد (گوجرانوالہ) میں ہونے والے جلسوں میں حاضری دیتے تو خود کو خطیب پاکستان کہنے نہ دیتے بلکہ سگ دربار رضویت کہلانے پر اصرار کرتے' اکثر بغیر دعوت ہی جلسہ میں حاضر ہو جاتے' خود راقم الحروف نے دیکھا کہ کبھی تو جلسہ میں تلاوت کرتے' کبھی نعت شریف پڑھتے' حکم ہوتا تو بیان بھی کرتے' کبھی نقیب محفل کی ذمہ داری ان کے سپرد ہوتی۔ ان کی یہی نیازمندی اور فرمانبرداری تھی جس کی بدولت حضرت صاحب نے ان کو اپنا بیٹا بنایا ہوا تھا۔ ان کی وجہ سے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کو بھی بڑا فروغ ملا۔ کئی برادران طریقت سے جب بیعت ہونے کا سبب پوچھا تو انہوں نے رضوی صاحب سے متاثر ہو کر یا ان کے ترغیب دینے پر حضرت صاحب سے بیعت ہونے کا ذکر کیا"۔

ابوداؤد نے اس کو بنایا عاشق صادق
صداقت کا حسیں اس دور میں عنوان تھا رضوی

گویا کہ رضوی شہید رحمۃ اللہ علیہ "فنا فی الشیخ" کے منصب پر فائز تھے اور جہاں اُن کو

حضرت نباضِ قوم مدظلہ کا شاگردِ خاص و مرید صادق ہونے کا اعزاز حاصل ہے وہاں ان کو یہ شرف بھی نصیب ہوا کہ ان کا نکاح بھی اُن کے پیر و مرشد نے پڑھایا اور اُن کی اپنے شیخ کامل سے اسی والہانہ عقیدت و محبت ہی کا نظارہ تھا کہ شہادت کے بعد اُن کا جنازہ مبارکہ اپنے آقائے نعمت (حضرت نباضِ قوم مدظلہ) کے دفتر کے دروازہ کے سامنے رکھ کر اُٹھایا گیا تو اس بات کا عملی مظاہرہ و مشاہدہ ہو گیا کہ

؎ عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے
اور کوچۂ محبوب سے ذرا گھوم کے نکلے

بعد ازاں علامہ رضوی شہید کا تاریخی جنازہ اُن کے محسن و مربی علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ نے پڑھایا' جس میں جید علماء و مشائخ کے علاوہ ہزاروں عشاقِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے شرکت کی سعادت حاصل کی اور رضوی شہید اس شرف میں بھی منفرد ہیں کہ اُن کے پیر و مرشد اپنے مرید باوفا کا عرس مبارک ہر سال منا کر اُن کی عظمت و شان کو مزید اُجاگر فرماتے ہیں...... کیونکہ حضرت صاحب مدظلہ نے رضوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے والد محترم سے خصوصی طور پر مانگ کر لیا تھا اور پھر ان کی ایسی تربیت فرمائی کہ علامہ رضوی شہید عالمی شہرت یافتہ خطیب و مناظر و عالم باعمل بن گئے۔ اپنے مرید پر بے حد شفقت و نوازش فرماتے ہوئے حضرت نباضِ قوم مدظلہ رقمطراز ہیں: "...... میرے نہایت ہی عزیز و قریب روحانی فرزند' باحیاؤ باوفا' مجاہد ملت' محبوب اہلسنت' عالم باعمل' شیر اسلام' عاشق رسول و شہید فی سبیل اللہ مولانا صوفی محمد اکرم رضوی رحمۃ اللہ علیہ کو قدرت نے خوفِ خدا' عشقِ مصطفےٰ' دردِ دین و جذبۂ تبلیغ' استقلال و خلوص بفضلہٖ تعالیٰ تمام علماء و خطباء کی نسبت بہت زیادہ

عطا کیا تھا۔ فقیر (ابوداؤد محمد صادق) نے مرحوم کو خدمت دین کیلئے ان کے والد صاحب (حاجی محمد بشیر بٹ) سے مانگ کرلیا تھا جب انہوں نے مولانا مرحوم کو کسی دنیاوی کاروبار میں مشغول کرنے کا ارادہ کیا تو فقیر نے مولانا مرحوم کے والد سے کہا کہ "خداتعالیٰ نے آپ کو اور بھی فرزند عطا کئے ہیں' جو دنیاوی کاروبار کیلئے کافی ہیں' لہٰذا محمد اکرم کو علم دین پڑھنے اور خدمت دین کرنے کیلئے ہمیں دے دیں اور اسے فی سبیل اللہ وقف کردیں"۔ خدا ان کا بھلا کرے کہ انہوں نے فقیر کی بات مان لی اور اپنا یہ ہونہار بیٹا ہمیں دے دیا' جسے مولیٰ تعالیٰ نے بہت جلد اپنے ہم جماعت طلباء و پھر علماء و خطباء میں بہت ممتاز و قابل رشک مقام عطا فرمایا' یہاں تک کہ وہ اپنے خلوص و جذبۂ عشق اور نیکوکاری و حق گوئی کی بناء پر آسمان علم و خطابت پر آفتاب و مہتاب بن کر چمکنے لگا اور جہالت و ضلالت کی ظلمتوں کے پردے چاک کرنے لگا...... وہ فیض رضا سے مالا مال ہوگیا اور اس نسبتِ رضوی کی اتنی شہرت ہوئی کہ "سنی رضوی بریلوی" علماء کرام میں وہ پہلے عالم و خطیب ہیں کہ "رضوی" جن کے نام کا جزو بن گیا ہے اور انہیں بین الاقوامی اور دائمی طور پر مولانا محمد اکرم رضوی' محمد اکرم رضوی اور اکرم رضوی کے نام سے شہرت دوام حاصل ہوئی ہے۔

؎ ایں سعادت بزور بازو نیست...... تانہ بخشد خدائے بخشندہ

(خادم اہلسنت ابوداؤد محمد صادق)"

الختصر: علامہ رضوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی خوش قسمتی و سعادت مندی ہے کہ جب بھی ربیع الاوّل شریف کا مبارک مہینہ تشریف لائے گا تو میلاد پاک کی برکت سے شہید

میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد بھی ہمیشہ تازہ ہوتی رہے گی کیونکہ

آفتاب رضویت تابندہ تھا' تابندہ ہے
سن لیں اعداء آج بھی' اکرم رضوی زندہ ہے

جب تک سورج چاند رہے گا' رضوی تیرا نام رہے گا

دورِ پُرفتن میں سنت پر عمل کی اہمیت و کیفیت کے بارے میں "براہین صادق" سے ماخوذ چند اقتباسات درج ذیل ہیں۔

سنت سے وابستگی: مخبرِ صادق' نبی غیب دان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿﴾ "میرے بعد تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ بکثرت اختلافات دیکھے گا' پس ایسے وقت میں تم میری سنت اور میرے راشدین و مہدیین خلفاء کی سنت لازم پکڑو' اس پر قائم رہو اور اسے مضبوطی سے تھامو اور (میری سنت و میرے خلفاء کی سنت و طریقہ کے خلاف) نئی نئی باتوں سے بچو کیونکہ (سنت و اصلِ شرعی کے خلاف) ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر ایسی بدعت گمراہی کا باعث ہے"۔ (مشکوٰۃ شریف)

بوقت فسادِ سنت کا ثواب: "میرے بعد جو میری مردہ سنت کو زندہ کرے جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے ان کے ثواب میں کمی کیے بغیر اس سنت کے زندہ کرنے والے کو ان سب کے برابر ثواب ملے گا"۔ (ترمذی شریف) ﴿﴾ "جس نے میری سنت زندہ کی تحقیق اس نے مجھے زندہ کیا اور جس نے مجھے زندہ کیا۔ وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا"۔ (شفاء شریف)

﴿﴾ "جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ

سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا"۔(ترمذی)

"اُمت میں بوقت بدعت وفساد جو میری سنت پر عمل کرے گا اُسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا"۔(شفاء شریف)

"جس نے میری اقتداء و پیروی کی وہ میرا ہے اور جس نے میری سنت سے روگردانی کی وہ میرا نہیں ہے"۔(شفاء شریف)

"سنت پر عمل بدعت سے بہتر ہے اور سنت کے ساتھ تھوڑا عمل بدعت کے ساتھ زیادہ عمل سے بہتر ہے"۔(شفاء و احمد)

انتباہ: "یقیناً لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں میری سنت پرانی ہو جائے گی اور بدعتیں نئی نئی ہوں گی جو اُس وقت میری سنت کی اتباع کرے گا غریب و تنہا رہ جائے گا اور جو لوگوں کی بدعتوں کی اتباع کرے گا اس کے ساتھ پچاس اور اُس سے زیادہ لوگوں کا جتھا ہوگا"۔صحابہ نے عرض کی "اس زمانہ میں سنت کے پیروکار کس طرح ہوں گے؟" فرمایا "جس طرح نمک پانی میں پگھلتا ہے (فتنوں کے زور و بدعتوں کے شور سے) اس طرح اُن کے قلوب پگھلیں گے"۔عرض کیا "اس دور میں وہ کس طرح زندہ رہیں گے؟" فرمایا "جیسے کپڑا سرکہ میں" عرض کیا "یارسول اللہ! وہ اپنے دین کو کس طرح محفوظ رکھیں گے؟" فرمایا "جیسے ہاتھ میں آگ کا انگارا، اگر تم اسے گرادو تو بجھ جائے گا اور اگر ہاتھ میں رکھو اور مٹھی بند کرلو تو ہاتھ جلے گا"۔(تفسیر روح البیان)

سوچئے کیا یہ وہی وقت تو نہیں آگیا؟

(مزید تفصیل کیلئے کتاب مستطاب "براہین صادق" کا مطالعہ فرمائیں)

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ کا ایک ایک لفظ بغور پڑھیں' بار بار پڑھیں اور فرمودات مصطفوی (ﷺ) کی روشنی میں اپنے ایمان وضمیر کے ساتھ فیصلہ فرمائیں کہ عصرِ حاضر میں

☆ جس شخصیت نے اپنی پاکیزہ زندگی کا ایک ایک لمحہ دین مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی سرفرازی کیلئے وقف کر دیا۔

اک محبِ کبریا حضرت ابوداؤد ہیں
عاشقِ خیر الوریٰ حضرت ابوداؤد ہیں

☆ جس کے دروس قرآن وحدیث سے بلاشبہ لاکھوں حضرات مستفید ہوئے اور مسلسل ہورہے ہیں۔

ملتِ اسلامیہ دائم کرے گی ان پہ ناز
افتخار اس قوم کا حضرت ابوداؤد ہیں

☆ جس کی زبانِ پُر تاثیر سے متاثر ہو کر لاکھوں قلوب واذہان دین متین کی حقانیت کی جانب مائل ہوئے اور سینکڑوں بے عمل' شراب خور وغیرہ اپنی حرام وخبیث عادات کو چھوڑ کر صوم وصلوٰۃ کے پابند ہو گئے' کئی بے عملوں نے سنت رسول عربی (ﷺ) سے اپنے چہروں کو مزین کر لیا اور بے شمار اوباشوں' قمار بازوں' بے نمازوں نے اپنی اپنی عادات بد سے توبہ کر لی۔

دولتِ عرفانِ حق کے ہیں وہ اک تقسیم کار
معرفت کی انتہا حضرت ابوداؤد ہیں

☆جس نے ہر دور میں، ہر حال میں کلمہ حق بلند فرمایا اور حق بات کہنے میں حاکم ومحکوم، محسن وغیر محسن اور اپنے وبیگانے کسی کی رعایت نہ کی اور بحمدہٖ تعالیٰ کبھی بھی کسی جابر سے مرعوب نہ ہوئے۔ گویا کہ وہ فرماتے ہیں:

ع..... کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق

؎ اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں، بیگانے بھی ناخوش
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

☆جس کے نزدیک مصلحت نام کی کوئی چیز نہیں اور جس کا قلم حقیقت رقم امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کے فیضان کرم سے بدیں الفاظ اعلان فرما رہا ہے کہ:

؎ کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

☆جس کا ظاہر وباطن بحمدہٖ تعالیٰ پاک وصاف ہے۔

؎ صادق ملت نبی کے دین کی ہیں آبرو
استقامت کو ملا انہی سے استحکام ہے

☆جس نے سنی مخالف تحریکوں کا مقابلہ کر کے لاکھوں مسلمانوں کو ان کی گمراہی کے گڑھے سے نکالا اور منکرین شان رسالت پر ایسی کاری ضرب لگائی کہ مخالفین بھی اُسے تسلیم کرتے ہیں۔

؎ مفتیٔ دیں، رہبر حق، ایک عالم باعمل
حق پسند ہر کوئی اُن کا بندۂ بے دام ہے

☆جس نے گستاخوں کے طوفانوں میں حبیب خدا احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کے عشق و محبت کی شمع مسلمانوں کے دلوں میں روشن رکھی۔

؎ کام ہے احقاق حق' ابطال باطل سے انہیں
اس لئے مرعوب ان سے ہر خیال خام ہے

☆ جس نے شریعت و طریقت کے رموز سے آگاہی کے بعد خدا تعالیٰ کے ذکر پاک اور مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد پاک میں پچھلی رات جو کمائی اسے اپنی دعاؤں کے ذریعے ملت اسلامیہ میں تقسیم فرمادیا۔

؎ وہ رضا جوئے خدا و مصطفیٰ
کی کبھی اُس نے نہ فکرِ این و آں

☆ جس کے فیض یافتگان میں بڑے بڑے علماء' بڑے بڑے مشائخ' بڑے بڑے مدرسین' بڑے بڑے مفتیان کرام' بڑے بڑے مفسرین' بڑے بڑے مفکرین' بڑے بڑے مناظرین' بڑے بڑے خطباء' بڑے بڑے صوفیاء اور بڑے بڑے صلحائے قوم شامل ہیں' جو اپنے محسن و مربی (حضرت نباض قوم مدظلہ) کا فیضان پاکستان کے گوشے گوشے تک ہی نہیں بلکہ دوسرے ممالک تک بھی پہنچا رہے ہیں۔

؎ ساٹھ سالوں سے ہے جاری خدمتِ دینِ مبیں
مرحبا اعزاز ان کا لائق اکرام ہے

☆ جس کا پیغامِ صادق پوری دنیا میں "رضائے مصطفیٰ" کی صورت میں گونج رہا ہے۔

؎ زمانے بھر میں شہرت کیوں نہ پھیلے جابجا ان کی
حیاتی وقف ہے بہر رضائے مصطفیٰ ان کی

☆ جس کو دنیا بھر کے اہلسنّت نے خراج تحسین پیش کیا۔

مسلک حق اہلسنّت کے ہیں یہ روحِ رواں
ان کی خدمات جلیلہ ہیں مسلّم بے گماں

☆ جس کے اہلسنّت وجماعت پر احسانات کے پیشِ نظر اسلامیانِ پاکستان اسے ہدیہ سپاس پیش کرتے ہیں۔

ظلمتوں میں وہ منارہ نور کا
اک بلندی پستیوں کے درمیاں
چشمہ فیض اس نے جو جاری کیا
صبح محشر تک رہے یا رب رواں

☆ جس کے بارے میں امام اہلسنّت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "......آپ کی برکت سے سنیت کا بہت چرچا ہے......" جبکہ قطب مدینہ خلیفہ اعلیٰ حضرت قبلہ مولانا محمد ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور حکیم الامت مفسر قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "مولانا محمد صادق بڑے تقوے والا بزرگ ہے......"۔

یہ عشق مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا حق نے بخشا ہے صلہ ان کو
اکابر اور اصاغر سارے کرتے ہیں حیا ان کی

☆ جس نے منکرین شان رسالت کی "اکثریت" والے شہر میں تشریف لا کر پرچم شانِ رسالت بلند فرمایا اور گوجرانوالہ میں محافل میلاد، جلوس پاک اور نعرہ رسالت کی گونج بھی جس کے وجود مسعود سے ہے۔

اک غنیمت ان کا سایہ اک سعادت ہے وجود
ذات ان کی میرے رب کا اک حسین انعام ہے

☆ جس نے گوجرانوالہ بیٹھ کر ساری دنیا کو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جام بھر بھر کے پلائے اور مسلک رضا کے ڈنکے بجا دیئے۔

آج ہے ہر سمت اُس کا تذکرہ
آج ہر جانب ہے اس کی داستاں

المختصر: جس کی نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط مجاہدانہ تبلیغی، دینی، مسلکی، تعمیری اور تقریری وتحریری زبردست عملی خدمات کے اپنے و بیگانے سب ہی معترف ہیں۔ (فالحمد للہ علیٰ ذالک)

ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء

تو غور فرمائیں: مذکورہ بالا ناقابل تردید حقائق کی روشنی میں عہد حاضر میں اُس مردِ مجاہد (حضرت نباضِ قوم مدظلہ) کے نامۂ اعمال میں ان نیکیوں کا پلڑا کتنا بھاری ہوگا اور (بحمدہٖ تعالیٰ و ببرکۃ رسولہ الاعلیٰ علیہ التحیۃ والثناء) اُنہیں کتنے سو شہیدوں کے ثواب سے نوازا جائے گا۔

(سبحان اللہ و بحمدہٖ سبحان اللہ العظیم)

اپنے کرم کا جب وہ صدقہ نکالتے ہیں
ہموں کو پالتے ہیں اور ایسا ہی پالتے ہیں

مزید دعا فرمائیں کہ: مولیٰ کریم اپنے پیارے حبیب کریم (علیہ التحیۃ والتسلیم) کے وسیلہ جلیلہ سے تبلیغ واشاعت دین کے تمام شعبوں، اداروں اور دینی وتبلیغی سلسلوں کے بانی وسرپرست اعلیٰ حضرت نباضِ قوم کو صحت وتندرستی کے ساتھ عمر طولانی، قلم و کلام میں مزید جولانی، ہمت وطاقت میں فراوانی اور اپنوں بیگانوں کے شر سے

محفوظ رہنے کیلئے سایہ ربانی عطا فرمائے' نیز آپ کی شفقتوں' محبتوں کا گھنا سایہ ہمارے سروں پر دائم و قائم رکھے' آپ کی سرپرستی میں گلشن "رضائے مصطفےٰ" سدا بہار رہے اور اہلسنت کا چمن آپ کے دم قدم سے ہمیشہ مہکتا رہے۔

اے خدایا اُن کو دے جملہ عوارض سے نجات
ظلِ شفقت ہم کو ان کا چاہیئے ہر گام ہے

عمرت دراز باد تا دورِ مشتری
ماازتو برخوریم و تو از عمر برخوری

میکدہ تیرا ساقی سلامت رہے
مئے کشی کا یہی دور چلتا رہے

آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم

ع ...... ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

اور ان بے پناہ خدمات کے صلہ میں حضرت موصوف پر مزید کیا کیا عطائیں ہوئیں؟...... چند جھلکیاں ملاحظہ فرمائیں۔

عطائے الٰہی: کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ مولیٰ کریم نے حضرت بانیٔ قوم مدظلہ کو اپنے فضل و کرم سے "فنا فی الرسول" کے ارفع و اعلیٰ مقام پر فائز فرما کر مرجع خلق بنا دیا۔ مولیٰ تعالیٰ نے گوجرانوالہ جیسے بدعقیدہ لوگوں کے گڑھ کو ذکر میلاد رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صداؤں سے مزین کر کے فتح کرنے اور نعرہ رسالت کے ڈنکے بجانے کیلئے آپ کو منتخب فرمایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک

کے تصدق سے نصف صدی سے زائد عرصہ گزر جانے کے باوجود کلمۂ حق کہنے اور عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈنکے بجانے میں آپ کے پائے ثبات میں کبھی لغزش نہیں آئی۔ آپ ایسے مردِ مجاہد ہیں کہ جنہوں نے دنیا کی آرائشوں کو اپنے جوتے کی نوک پر رکھ دیا اور اپنا تعلق صرف اور صرف رضائے خدا اور رضائے مصطفیٰ (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم) سے جوڑ لیا۔ ہزاروں مصائب کے باوجود بحمدہٖ تعالیٰ آپ کی وفا شعاریوں میں کبھی کوئی کمی نہیں آئی۔ آپ نے دین مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے تحفظ کی خاطر اپنے لئے سنگلاخ راستہ اختیار کیا اور اس راہ میں قید و بند اور پھانسی کوٹھڑی وغیرہ کے امتحانوں کا آپ نے ہمیشہ خندہ پیشانی سے سامنا کیا۔ فقیر راقم الحروف (نیازی) اپنی طالب علمی کے زمانہ سے ہی حضرت صاحب کا نیاز مند ہے آپ کے ساتھ خلوت و جلوت میں ہفتوں سے مہینوں تک گزارنے کی سعادت حاصل ہے (فالحمد للہ علیٰ ذالک)...... مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میں نے آپ کی زبان مبارک سے کبھی کوئی غیر شرعی بات سنی ہو...... ☆ ہر محفل کا چراغ بننا اور ہر طبقے میں نیک نام کہلانا کون پسند نہیں کرتا؟ لیکن یہ حضرت ہی کا خاصہ ہے کہ انہوں نے رضائے خدا اور رضائے مصطفیٰ (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم) کی خاطر کسی (اپنے یا بیگانے) کے خفا ہونے کی کبھی پرواہ نہیں کی اور نہ ہی کسی کی مخالفت سے آزردہ ہوئے بلکہ خدا و مصطفیٰ (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم) کی رضا حاصل کر کے سرخرو ہوئے۔

ع...... راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہے

اور اسی عطائے خداوندی نے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق ہونے کا مرتبہ عطا فرمایا اور پھر اسی نسبت کی برکت سے مولیٰ کریم نے حضرت نیاضِ قوم مدظلہٗ کو

بڑے بڑے جید علماء و مشائخ کے ممدوح اور اہل کمال بزرگوں کے محبوب اور مرجع خلق ہونے کی بلندیاں عطا فرمائیں اور پھر حضور ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے عطائے الٰہی نے آپ کو اسمِ بامسمّٰی بنادیا۔ آپ پر عطائے الٰہی و استقامت فی الدین کے بارے میں پروفیسر فیض رسول فیضان نے کیا خوب خراجِ تحسین پیش کیا۔

آندھیوں نے تو کی لاکھ کوشش مگر
اب بھی شاداب و تازہ ہے باغ آپ کا
کتنی پھونکوں کی یلغار کے باوجود
آج بھی جل رہا ہے چراغ آپ کا

(فالحمد للہ علیٰ ذالک)

عطائے مصطفوی: عطائے الٰہی کی برکت سے آپ پر عطائے مصطفوی کی برسات ہونے لگی..... بے شمار عنایات میں سے آپ پر یہ کرم نوازی ہوئی کہ آپ کو رحمۃ للعالمین ﷺ کے جسم اطہر کے موئے مبارک کا تبرک بھی بطورِ انعام حاصل ہو گیا جسکی برکت سے ماشاء اللہ آپ کی شخصیت میں مزید نکھار آ گیا۔ اس عنایت کریمہ کے بارے میں حضرت نباضِ قوم مدظلہ رقمطراز ہیں کہ "۱۴۱۰ھ فقیر (ابوداؤد محمد صادق) کراچی حاضر ہوا تو وہاں پر حضور مفتی اعظم عالم اسلام، شہزادہ اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ مصطفےٰ رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ڈاکٹر معین الدین صاحب کے پاس حضور سید عالم ﷺ کے موئے مبارک کا جو عظیم تبرک ہے رضائے مصطفےٰ کی خدمات کے باعث انہوں نے اس میں سے تبرک عطا فرمایا۔

(فالحمد للہ علیٰ ذالک) نیز (کراچی قیام کے دوران) خاندان رضویت کے بزرگ حضرت مولانا پیر محمد شوکت حسن خاں قادری رضوی نوری مدظلہ بکمال شفقت فقیر کی قیام گاہ پر تشریف لائے اور سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پُر انوار کی چادر مبارک کا تبرک عطا کرتے ہوئے فرمایا کہ "مجھے عرس اعلیٰ حضرت کے موقع پر (بریلی شریف میں) جب یہ چادر عنایت ہوئی تو میں نے اُسی وقت ارادہ کیا تھا کہ یہ تبرک آپ (ابوداؤد) کو پیش کروں گا' اس لئے کہ آپ رضائے مصطفےٰ کے ذریعے مذہب اہلسنّت و مسلک اعلیٰ حضرت کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں" مولیٰ تعالیٰ قبول فرمائے اور مزید توفیق عطا فرمائے (آمین) اور ان حضرات و دیگر احباب کے حسن ظن کا اہل و مصداق بنائے اور ان کی نیک توقعات پر پورا اترنا نصیب کرے' آمین" (ابوداؤد محمد صادق)

(ماہنامہ رضائے مصطفےٰ رجب المرجب ۱۴۲۱ھ)

حالت بیداری میں اعلیٰ حضرت کی جلوہ گری: شیخ محمد عبدالرزاق کا بیان ہے کہ: بتاریخ ۲۰ شعبان المعظم ۱۳۹۵ھ بروز جمعۃ المبارک فقیر بعد نماز مغرب گھر گیا' فرش پر چادر بچھائی اور کھانا شروع کر دیا۔ ابھی چند ہی لقمے کھائے تھے کہ ایک نورانی شکل بہت نحیف کمزور بزرگ' قد میانہ' داڑھی مبارک سفید اور چند بال کالے سر پر نسواری رنگ کا عمامہ شریف باندھے ہوئے تشریف لائے اور کہا "عبدالرزاق! السلام علیکم!" میں نے وعلیکم السلام کہہ کر عرض کیا کہ "کھانا تناول فرمائیں" ۔ فرمایا "بارک اللہ! آپ کو کچھ چاہیے؟" میں نے عرض کیا کہ "اللہ تعالیٰ

نے آپ کی دعاؤں سے بہت کچھ دیا ہے' حضرت! آپ کا اسم شریف کیا ہے؟"
فرمایا "میرا نام احمد رضا ہے' میرے (روحانی) بیٹے کو میرا سلام کہنا"۔ میں نے
عرض کیا "حضرت! کون سے بیٹے؟" فرمایا "محمد صادق" عرض کیا "حضور!
محمد صادق کون ہیں؟" فرمایا "جو زینت المساجد میں خطیب ہیں' ابوداؤد محمد صادق'
انہیں میرا سلام کہنا اور ان کا ساتھ نہ چھوڑنا' ان شاء اللہ قیامت کے دن ذریعہ
نجات ہوگا"...... پھر آپ کھڑے ہوئے' سلام فرمایا' میں نے آپ کے نورانی ہاتھوں کا
بوسہ لیا اور آپ میری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے۔ **حالت بیداری** میں اپنا
یہ چشم دید واقعہ فقیر نے بالکل صحیح الفاظ میں لکھنے کی کوشش کی ہے' اس کے باوجود اگر کوئی
کوتاہی ہوئی ہو تو مولیٰ تعالیٰ معاف فرمائے' آمین (واللہ ورسولہ اعلم)

دوست دشمن کی تھی کچھ نہ ہم کو خبر
تو نے ظاہر کیا شاہ احمد رضا
دودھ کا دودھ پانی کا پانی کیا
کس نے تیرے سوا شاہ احمد رضا

محبِ صادق شیخ محمد عبدالرزاق محلہ فاروق گنج گوجرانوالہ۔
(حال مقیم فیصل آباد)...... (بحوالہ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ صفر المظفر ۱۳۹۶ھ)

ای مناسبت سے مفتیٔ اعظم متحدہ عرب امارات' علامۂ زمان' محقق دوران'
فیض یافتۂ نباضِ قوم' مفتی محمد عباس رضوی صاحب رقمطراز ہیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ فاما بنعمۃ ربك فحدث

عاشق رسول حاجی محمد یوسف صاحب (دھوراجی، انڈیا) مجھ فقیر کو اکثر فرمایا کرتے ہیں کہ "اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں چھوڑا، نہ بھولے۔ آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت کو نہ چھوڑیں گے، نہ بھولیں گے اور محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد صاحب نے اعلیٰ حضرت کو نہ چھوڑا، نہ بھولے۔ اعلیٰ حضرت محدث اعظم کو نہ چھوڑیں گے، نہ بھولیں گے اور آپ (محمد عباس رضوی) کے پیر و مرشد حضرت علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی نے حضرت محدث اعظم کو نہ چھوڑا، نہ بھولے۔ حضرت محدث اعظم قیامت میں مولانا محمد صادق صاحب قادری رضوی کو نہ چھوڑیں گے، نہ بھولیں گے اور (مجھ کو فرمایا) آپ نے ان بزرگوں کو نہ چھوڑا، نہ بھولے۔ یہ آپ کو قیامت میں نہ چھوڑیں گے، نہ بھولیں گے بلکہ یقیناً اپنے ساتھ جنت میں لے کر جائیں گے، الحمد للہ رب العالمین"۔

﴿﴾ دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہماری یہ نسبتیں قائم رکھے۔

آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم۔ (راقم: محمد عباس رضوی)

قارئین! حضرت نیاضِ قوم مدظلہ پر عطائے الٰہی و عطائے مصطفوی (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم) کے اجمالی تذکرہ کے بعد آئیے اب ان سے حاصل ہونے والی برکات کے فیضان سے مزید ایمان افروز و روح پرور واقعات ملاحظہ کریں۔

فتنہ تصویر: فوٹو بازی کے فتنہ کے متعلق اور اس کے استیصال کیلئے حضرت نیاض

قوم مدظلہ نے جو جہاد فرمایا وہ بھی منفرد و مثالی نوعیت کا ہے' بفضلہٖ تعالیٰ رضائے مصطفےٰ کی فائلیں آپ کے گراں قدر مضامین سے بھری پڑی ہیں۔ علاوہ ازیں اس اہم موضوع پر آپ نے علمی و تحقیقی کتب اور لاجواب تاریخی اشتہارات بھی شائع فرمائے

فوٹو بازی سے شدید نفرت:

قارئین! آپ کی ضیافت طبع کیلئے پہلے چند جھلکیاں پیش کی جاتی ہیں (ان شاء اللہ حسب عنوان آئندہ سطور میں مفصل بیان ہوگا)۔ ☆ حضرت نباض قوم مدظلہ اس شرف میں منفرد ہیں کہ آپ نے آج تک شناختی کارڈ نہیں بنوایا اور شناختی کارڈ میں تصویر کے لزوم کے خلاف آپ نے شریعت کورٹ' ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں قانونی جدوجہد فرمائی...... نہ شناختی کارڈ بنوایا اور نہ ہی پاسپورٹ ☆ آپ نے (اپنی تشریف آوری پر) ایوانِ صدر اور گورنر ہاؤس وغیرہ میں بھی کیمرے بند کروا دیئے۔ ☆ جب آپ نے قومی اسمبلی کے الیکشن میں حصہ لیا تو بھی بحمدہٖ تعالیٰ آپ تصویر کی علت سے محفوظ رہے۔ ☆ آپ نے حج شریف بھی بغیر تصویر کے کیا...... ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۵ء میں (تقریباً تین ماہ) حرمین طیبین حاضری کا شرف حاصل کیا تو اُس وقت فوٹو بازی کی پابندی نہیں تھی۔ ضیاء الحق کے دور میں ایک صاحب نے کویت سے حضرت نباض قوم مدظلہ کو حج کرنے کیلئے ڈرافٹ بھیجا' چونکہ اب شناختی کارڈ اور پاسپورٹ پر فوٹو لگوانا ضروری ہو چکا تھا چنانچہ ایک وفاقی وزیر کی وساطت سے صدر ضیاء الحق سے رابطہ کیا گیا تو ضیاء صاحب نے خصوصی طور پر سعودی سفیر سے اس سلسلہ میں بات کی' تو جب اسلام کے "ٹھیکیداران" سعودی حکمرانوں نے فوٹو کے بغیر حج کرنے کی اجازت نہ دی تو حضرت موصوف نے یہ ڈرافٹ

شکریہ کے ساتھ واپس بھیج دیا (تفصیل آئندہ سطور میں ان شاء اللہ) ☆ بے نظیر کے دور حکومت میں بے نظیر کے ایک قریبی ساتھی نے حضرت صاحب سے رابطہ کیا کہ آپ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سے ملاقات کرلیں تو بغیر تصویر حج کیلئے روانگی ہوسکتی ہے تو آپ نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتے ہوئے انتہائی استقامت کے ساتھ جواب ارشاد فرمایا کہ "مجھے دین کی حدیں توڑنے والوں کی وساطت سے سفر حج پر جانا منظور نہیں" (خدا کرے کہ شناختی کارڈ و پاسپورٹ پر فوٹو کا سلسلہ مفقود ہو اور حضرت صاحب کی پھر حرمین طیبین حاضری ہو آمین) ☆ حضرت نباضِ قوم مدظلہ ہمیشہ علماء و مشائخ کو بھی تصویر کی علت سے محفوظ رہنے کے متعلق کلمہ حق بیان فرماتے رہتے ہیں اور علماء و مشائخ بھی آپ کے خلوص کو ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں...... متعدد واقعات میں سے مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کا یادگار واقعہ اس وقت میرے پیش نظر ہے۔ ایک مجلس میں (حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی موجودگی میں) علامہ نورانی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے خوشگوار موڈ میں یہ انکشاف کیا کہ "جن دنوں شناختی کارڈ پر عورت کی تصویر لگانے یا نہ لگانے کی بحث جاری تھی، اخباری نمائندوں نے اس سلسلہ میں مجھ سے سوال کیا تو اُس وقت فوری طور پر مجھے آپ (مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب) کا خیال آ گیا کہ کہیں میرے جواب پر آپ کی طرف سے گرفت نہ ہو جائے، چنانچہ اخباری نمائندوں کو میں نے ٹال دیا" ☆ فوٹو بازی کے حوالہ سے حضرت نباضِ قوم کے پسندیدہ اشعار جو آپ کے موقف کے ترجمان ہیں:

بت پرستی دینِ احمد میں کہیں آئی نہیں
اس لئے تصویر اپنی ہم نے کھنچوائی نہیں

ے ہم اُمتی ہیں اپنے رسول کریم کے
جو کچھ انہیں پسند ہے وہ ہے ہمیں پسند
اُن عاشقوں کا میں ہوں اک ادنیٰ نیازمند
جن کو میرے حضور کی ہے ہر ادا پسند

ے جو سیکھا ہے سب کو سکھاتے چلو
دیئے سے دیئے کو جلاتے چلو

ے دین و دنیا میں تمہیں مقصود گر آرام ہے
اُن کا دامن تھام لو جن کا محمد نام ہے

ے اگر جنت میں جانے کا ارادہ ہے تمامی کا
گلے میں پہن لو پٹہ محمد کی غلامی کا (ﷺ)

ے زلف دوتا سرکار میں دل کو پھنسایئے
جس رنگ میں سرکار ہیں وہ رنگ لایئے

(قارئین! مسئلہ تصویر کے متعلق ذیل میں حسب عنوان مفصل بیان کیا جاتا ہے...... آیئے! ملاحظہ فرمائیں)

شناختی کارڈ: فوٹو بازی کے سلسلہ میں سب سے بڑا مسئلہ شناختی کارڈ پر تصویر کے لزوم سے پیدا ہوا ایک روز اخبارات میں یہ اشتہار شائع کرایا گیا کہ "جو شخص شناختی کارڈ نہیں بنوائے گا اُسے قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں"۔ فقیر نے حضرت کی اجازت سے ایک مطبوعہ فارم پر ان کی طرف سے رجسٹریشن آفیسر کو

درخواست دی۔ آفیسر نے کہا اس درخواست پر تصویر بھی لگائیں، میں نے کہا بغیر تصویر شناختی کارڈ نہیں بن سکتا۔ اُس نے کہا نہیں۔ میں نے کہا لکھ دیں۔ اُس نے درخواست پر لکھ دیا کہ ''بغیر تصویر چسپاں کئے شناختی کارڈ نہیں بن سکتا''

میں اسے لے کر لاہور ہائیکورٹ گیا اور جناب میاں نذیر اختر صاحب وکیل کے ذریعہ شریعت کورٹ میں اپیل دائر کی کہ شناختی کارڈ نہ بنوائیں تو سزا کے مستوجب ہوتے ہیں اور بنوانے کیلئے تصویر بنوائیں تو آخرت میں مستحق سزا ٹھہریں گے۔ شریعت کورٹ نے یہ اپیل مسترد کرتے ہوئے اپنے فیصلہ میں لکھا کہ تصویر شرعاً وہ حرام ہے جو پرستش کی نیت سے بنائی گئی ہو، حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب نے شریعت کورٹ کے اس فیصلہ کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی اور یہ مؤقف اختیار کیا کہ شریعت کورٹ کا فیصلہ قرآن وسنت کا تقاضا پورا نہیں کرتا اور یہ کہ قرآن وحدیث کی رُو سے ہر ذی روح کی چاہے وہ انسان ہو یا حیوان یا کوئی پرندہ تصویر بنانا حرام ہے اور مصورین کو سخت عذاب دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا اس میں جان ڈالو اور وہ نہ ڈال سکیں گے۔

مسئلہ ہذا کے بارے میں ۸/ اکتوبر ۱۹۸۰ء کے قومی اخبارات کے درج ذیل اقتباسات بھی یادگار دستاویز کی حیثیت رکھتے ہیں۔

روزنامہ ''نوائے وقت لاہور'': ''لاہور۔ ۷/ اکتوبر وفاقی شرعی عدالت نے شناختی کارڈ پر تصویر لگانے کے بارے میں گوجرانوالہ کے مولانا ابوداؤد محمد صادق کی رٹ درخواست کی سماعت مکمل کر لی ہے اور فیصلہ محفوظ رکھا ہے، درخواست گزار نے

موقف اختیار کیا ہے کہ "تصویر اتروانا اور بنانا شریعت کے منافی ہے" اور استدعا کی ہے کہ "عدالت عالیہ اس سلسلے میں حکم صادر کرے"۔ درخواست دہندہ...... عالم دین اور خطیب ہیں انہوں نے حکومت کو درخواست دی تھی کہ "انہیں شناختی کارڈ پر تصویر لگانے سے مستثنیٰ قرار دیا جائے' کیونکہ وہ کوئی ایسا کام نہیں کر سکتے جو حدیث کی رو سے منع ہو" لیکن حکومت کی طرف سے انہیں جواب موصول ہوا کہ "انہیں کارڈ پر تصویر لگانے کے قانون سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا جا سکتا"۔ انہوں نے کہا ہے کہ "وہ شناختی کارڈ بنانے کیلئے تیار ہیں' لیکن اس پر تصویر لگانے کیلئے تیار نہیں؛ اس لئے متعلقہ قانون کی اس شرط کو غیر اسلامی قرار دیا جائے"۔ ان کے وکیل میاں نذیر اختر نے اس سلسلے میں مختلف مکاتب فکر کے علماء کی تصانیف اور احادیث کے حوالے پیش کئے اور کہا کہ "اگر تصویر بنانا ختم ہو جائے تو معاشرہ سے بہت سی برائیاں ختم ہو سکتی ہیں"۔ ان کے دلائل مکمل ہونے پر عدالت عالیہ نے فیصلہ محفوظ رکھا"۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور۔ ۸/اکتوبر ۱۹۸۰ء)

روزنامہ "جنگ" پنڈی: "لاہور ۷/اکتوبر فیڈرل شریعت کورٹ نے آج تصویر کشی کی شرعی حیثیت متعین کرنے سے متعلق ایک درخواست کی سماعت مکمل کر کے اس پر اپنا فیصلہ محفوظ رکھا ہے۔ یہ درخواست گوجرانوالہ کے مولانا ابوداؤد محمد صادق کی طرف سے دائر کی گئی تھی۔ درخواست میں نیشنل رجسٹریشن ایکٹ کی دفعہ ۲ مع شیڈول نمبر ایک بشمول فارم الف کو چیلنج کیا گیا تھا' جس میں کہا گیا ہے کہ "شناختی کارڈ بنوانے کیلئے یہ فارم اس وقت تک قابل قبول نہیں ہوگا' جب تک اس پر

درخواست گزار کی تصویر چسپاں نہیں کی جائے گی' درخواست میں کہا گیا ہے کہ "درخواست دہندہ تصویر کشی کو شرعاً حرام سمجھتا ہے اور وہ اسے اپنے خطبات اور تقاریر میں بھی حرام قرار دیتا رہا ہے' اس نے اپنا شناختی کارڈ بنوانے کیلئے درخواست دائر کی اور مقررہ فارم پر تصویر چسپاں نہ کی تو اس کا شناختی کارڈ بنانے سے انکار کر دیا گیا"۔ درخواست دہندہ نے حکومت سے ایک درخواست کے ذریعہ استدعا کی کہ "اسے تصویر بنوانے سے مستثنیٰ قرار دے دیا جائے" مگر وہ درخواست خارج کر دی گئی' جس کے بعد درخواست دہندہ نے فیڈرل شریعت کورٹ سے رجوع کیا ہے۔ فاضل شریعت کورٹ نے آج درخواست کی سماعت کے دوران درخواست دہندہ کے وکیل میاں نذیر اختر کے دلائل سنے' انہوں نے یہ موقف اختیار کیا کہ "تصویر کھینچنا شرعاً حرام ہے' حدیث میں تصویر کو بالوضاحت حرام قرار دیتے ہوئے مصور کیلئے سخت عذاب کی وعید کی گئی ہے"۔ اس مضمون کی تقریباً ۱۸ احادیث موجود ہیں' جن میں ذی روح کی تصویر بنانے کی ممانعت کی گئی ہے اور مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر اس بات پر متفق ہیں۔ میاں نذیر اختر نے اپنے موقف کی تائید میں مولانا مودودی کی تفہیم القرآن' مفتی اعظم سعودی عرب شیخ عبدالعزیز بن باز کی جانب سے ایک استفسار کے جواب اور مولانا احمد رضا خان کے ایک رسالہ کے حوالے پیش کئے"۔ (روزنامہ جنگ راولپنڈی ۱۸/۱ اکتوبر ۱۹۸۰ء)

◈ ۱۵/۱ اکتوبر ۱۹۸۲ء کے اخبارات میں یہ خبر اس طرح شائع ہوئی۔ سپریم کورٹ کے اسپیشل شریعت اپیلانٹ بنچ نے ممتاز عالم دین مولانا ابوداؤد محمد صادق کی شریعت اپیل کی پانچ روزہ سماعت مکمل کر لی ہے اور فیصلہ محفوظ رکھا ہے۔

مولانا ابوداؤد نے اپنی اپیل میں شناختی کارڈ میں تصویر کی پابندی کے قانون کو چیلنج کیا ہے اور کہا ہے کہ ''ذی روح کی تصویر سازی قرآن وسنت کے منافی ہے''۔

واقعات کے مطابق حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق نے رجسٹریشن آفس گوجرانوالہ میں درخواست دی کہ ''تصویر کی حرمت کی وجہ سے میرا شناختی کارڈ بغیر تصویر کے جاری کیا جائے''۔ اُن کی یہ درخواست مسترد کر دی گئی، جس کے خلاف انہوں نے شریعت کورٹ میں اپیل کر دی۔ ❁ شریعت کورٹ نے یہ اپیل مسترد کرتے ہوئے اپنے فیصلہ میں لکھا کہ ''تصویر شرعاً وہ حرام ہے جو پرستش کی نیت سے بنائی گئی ہو''۔ مولانا ابوداؤد نے اس فیصلہ کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی اور یہ مؤقف اختیار کیا کہ ''شریعت کورٹ کا فیصلہ قرآن وسنت کا تقاضا پورا نہیں کرتا اور یہ کہ قرآن وحدیث کی رو سے ہر ذی روح کی چاہے وہ انسان ہو یا حیوان یا کوئی پرندہ تصویر بنانا حرام ہے اور مصورین کو سخت عذاب دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا اس میں جان ڈالو اور وہ نہ ڈال سکیں گے''۔

سپریم کورٹ میں مولانا ابوداؤد کی اپیل کی سماعت کیلئے پانچ ججوں پر مشتمل خصوصی شریعت اپیلانٹ بنچ تشکیل دیا گیا جو جسٹس محمد افضل ظلہ، جسٹس پیر کرم شاہ، مسٹر جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ (جو بعد میں چیف جسٹس سپریم کورٹ مقرر ہوئے)، مسٹر جسٹس شفیع الرحمٰن اور جسٹس تقی عثمانی پر مشتمل تھا۔ ❁ ۹ر اکتوبر ۱۹۸۲ء کو اس خصوصی بنچ کے سامنے مولانا ابوداؤد اپیلانٹ کی طرف سے میاں نذیر اختر نے اپنے دلائل کا آغاز کرتے ہوئے اپیل کا پورا پس منظر بیان کیا اور عدالت کو بتایا کہ ''

ملکی قانون کی رو سے شناختی کارڈ نہ بنوانا لائق تعزیر ہے جبکہ باتصویر شناختی کارڈ بنوانا آخرت میں عذاب کا موجب ہے"۔ میاں نذیر اختر کے دلائل مسلسل تین روز جاری رہے اور اس دوران عدالت میں اور کوئی کام نہیں ہوا۔ میاں نذیر اختر نے قرآنِ کریم سے اُن آیات کا حوالہ دیا' جن کے مطابق "رسول اللہ ﷺ کو اُمت پر حاکم بنا کر بھیجا گیا ہے اور اُمت کیلئے ستھری چیزوں کو حلال اور بُری چیزوں کو حرام کرنے کا اختیار دیا گیا ہے"۔ ❁ قرآن پاک کی آیات مبارکہ کے حوالہ کے بعد میاں نذیر اختر ایڈووکیٹ نے احادیث کی متعدد کتب بخاری' مسلم' ترمذی' ابن ماجہ' نسائی وغیرہ سے کثیر احادیث بیان کیں' جن کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے تصویر کو فی نفسہٖ مطلقاً حرام قرار دیا ہے۔ احادیث کے بعد صحابہ کرام علیہم الرضوان کے تعامل' تابعین و تبع تابعین' علماء و آئمہ متقدمین کے اقوال و افکار سے مسئلہ زیر بحث میں تصویر کی حرمت پر دلائل دیئے۔ میاں نذیر اختر نے ایک مصری مفکر ابوسیف الحمامی کی تصنیف "النهضة الاصلاحیه" کا ایک اقتباس بھی پڑھا' جس میں موصوف نے پُرزور الفاظ میں کیمرہ سے بنائی گئی ذی روح کی تصویر کو قلمی تصویر سے کہیں زیادہ اشد گناہ کا باعث بیان کیا تھا۔ ایڈووکیٹ موصوف نے عدالت کے سامنے زمانہ حال کے علماء کے متفقہ فتاویٰ بھی پیش کئے' جن میں مولانا احمد رضا خاں بریلوی' مفتی احمد یار خاں نعیمی' مفتی محمد شفیع دیوبندی' ابوالاعلیٰ مودودی' ابوالکلام آزاد' مولانا فیض احمد اویسی قابل ذکر ہیں۔ چند ایک فقہاء و محدثین میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی' ملا علی قاری وغیرہم کی تحریرات بھی تائید میں پیش کی گئیں۔

❁ بحث کے چوتھے روز سرکاری وکیل سید ریاض الحسن گیلانی نے اپنے دلائل کا

آغاز کرتے ہوئے کہا کہ "تصویر اسلام میں مکروہ تنزیہی ہے"۔

اس قول کی تائید میں انہوں نے ایک مصری مفکر کی تحریر پیش کی اس مرحلہ پر عدالت میں چند ایسی مطبوعہ مصر با تصویر کتب پیش کی گئیں جن پر حضرت آدم علیہ السلام، حضرت حوا، حضرت یونس علیہ السلام و دیگر بزرگان دین کی فرضی تصویریں بنی ہوئی تھیں، سرکاری وکیل و مشیر حضرات نے ایسے لٹریچر کی اشاعت کو افسوسناک عمل قرار دیا۔ عدالت کی مدد کیلئے ڈاکٹر عبدالواحد ھیلی پوتہ ڈائریکٹر ادارہ تحقیقات اسلامی، ڈاکٹر مجیب الرحمٰن پروفیسر پشاور یونیورسٹی اور اہل تشیع سے ڈاکٹر سبط حسن کو معاون و مشیر مقرر کیا گیا تھا۔ سماعت کے پانچویں روز ان حضرات نے بھی اپنی بحث مکمل کر لی۔ ڈاکٹر عبدالواحد ھیلی پوتہ نے کہا "تصویر اسلام میں ناپسندیدہ ہے اور کسی دیندار شخص کو تصویر بنوانے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا"۔ ڈاکٹر مجیب الرحمٰن نے کہا "چند حدود و قیود کے ساتھ تصویر کی اجازت تو ہو سکتی ہے مگر خلاصہ یہی ہے کہ اسلام میں تصویر کی ممانعت ہے"۔ ڈاکٹر سبط حسن نے یہ موقف اختیار کیا کہ "اسلام میں تصویر کی جو کیمرہ سے بنائی گئی ہو گنجائش کی صورت ہے، اگرچہ یہ فعل ناپسندیدہ ہے"۔ بحث کے آخر میں اپیلانٹ مولانا ابوداؤد محمد صادق کی طرف سے میاں نذیر اختر ایڈووکیٹ نے اپنے اختتامی دلائل میں کہا کہ "سرکاری وکیل و مشیر حضرات کی طرف سے جو دلائل پیش کیے گئے ہیں وہ بنی ہوئی تصویر کے استعمال سے متعلق ہیں، تصویر بنانے یا بنوانے کی اسلام میں کوئی گنجائش نہ ہے"۔

سپریم کورٹ نے اپیل کی سماعت مکمل ہونے کے بعد بیس یوم کے اندر تحریری دلائل طلب کیے ہیں اور فیصلہ محفوظ رکھا ہے"۔

یاد رہے کہ بحث کے چوتھے روز سرکاری وکیل سید ریاض الحسن گیلانی نے اپنے دلائل کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ "تصویر اسلام میں مکروہ تنزیہی ہے"۔ چیف جسٹس جناب محمد افضل ظلہ نے پوچھا کہ "مکروہ تنزیہی کیا ہوتا ہے؟" میاں نذیر اختر صاحب نے کہا "جس سے رسول اللہ ﷺ نے شفقتاً منع فرمادیا ہو" جناب محمد افضل ظلہ نے سرکاری وکیل سے پوچھا یہ بتاؤ کہ "جو امتی سانس لینے سے پہلے یہ سوچتا ہو کہ مجھے سانس بھی اُس طریقہ سے لینا چاہیئے' جیسے رسول اللہ ﷺ نے لیا وہ یہ کیسے گوارا کرے گا کہ وہ کام کرے جس سے رسول اللہ ﷺ نے شفقتاً ہی سہی منع فرمادیا ہو"۔

سرکاری وکیل کے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہ تھا' مگر جسٹس تقی عثمانی نے اُس سے پوچھا کہ "تصویر سازی کا مکروہ تنزیہی ہونا کہاں لکھا ہے؟" سرکاری وکیل نے کہا: یہ مشکوٰۃ شریف میں لکھا ہے کہ "بعض نے کہا مکروہ تحریمی ہے اور بعض نے مکروہ تنزیہی"۔ تقی عثمانی نے کہا "مسٹر! آپ عدالت کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں یا آپ کو حدیث پڑھنا نہیں آتا' یہ حدیث کی کتاب "مشکوٰۃ" جس کا آپ حوالہ دے رہے ہیں اُس میں لکھا ہے۔

"باب دیواروں پر کپڑا چڑھانے کے بیان میں"

جسے بعض نے مکروہ تحریمی اور بعض نے مکروہ تنزیہی قرار دیا۔ اس سے تصویر سازی کا کیا تعلق ہے"۔ سرکاری وکیل کے پاس اس سوال کا بھی کوئی جواب نہ تھا۔ اُس نے اپنے قول کی تائید میں ایک مصری مفکر کی تحریر پیش کی۔ اس مرحلہ پر میاں نذیر اختر صاحب نے عدالت میں چند باتصویر کتابچے جو مصر کے مطبوعہ تھے' پیش

کیے۔ جن پر حضرت آدم و حضرت حوا اور حضرت یونس علیہم السلام و دیگر بزرگان دین کی فرضی تصاویر بنی ہوئی تھیں۔ سرکاری وکیل و مشیر حضرات نے ایسے لٹریچر کی اشاعت کو افسوسناک عمل قرار دیا۔

◆ اس شریعت اپیل نمبر ۶/۱ ۱۹۸۱ء کی بعنوان

"مولانا ابوداؤد محمد صادق بنام رجسٹریشن آفیسر" رجسٹریشن آفس لاہور وغیرہ......

جو تحریری بحث آپ کے وکیل جناب میاں نذیر اختر صاحب (جو بعد میں ہائیکورٹ کے جج منتخب ہوئے) نے مرتب کی۔ بڑے سائز کے ۲۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں فقیر نے حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی ہدایات کے مطابق اُن سے عملی تعاون کیا۔ یہ بحث مکمل طور پر محفوظ ہے، جس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے۔

عنوان "مولانا ابوداؤد محمد صادق بنام رجسٹریشن آفیسر" رجسٹریشن آفس لاہور وغیرہ۔ ◆ اپیل عنوان بالا میں اپیلانٹ نے شریعت کورٹ کے فیصلہ مورخہ ۸۰-۱۲-۳۱ کو چیلنج کیا ہے۔ اپیلانٹ نے شریعت کورٹ میں "نیشنل رجسٹریشن ایکٹ مجریہ ۱۹۷۳ء کی اُن دفعات کو خلاف اسلام ہونے کی بناء پر چیلنج کیا تھا، جن کے تحت ہر شہری کیلئے رجسٹریشن کروانا ضروری ہے اور مردوں کیلئے اپنی درخواست پر تصویر لگانے کی پابندی ہے۔

ایکٹ مذکورہ کی دفعہ ۴ ذیلی دفعہ ۲ کے تحت شناختی کارڈ کیلئے مقررہ فارم پر درخواست پیش کرنا ہوتی ہے، جس میں ایک کالم "تصویر" کی بابت ہے۔ مقررہ جگہ پر مردوں کو اپنی تصویر لگانا پڑتی ہے۔ بغیر تصویر کے درخواست قبول نہیں کی جاتی۔

اپیلانٹ نے بغیر تصویر کے فارم پُر کر کے دیا جو دفتر نے وصول کرنے سے انکار کر دیا اور فارم پر لکھ دیا کہ "بغیر تصویر شناختی کارڈ نہیں بن سکتا" جسے بنیاد بنا کر درخواست گزار حضرت نباض قوم مدظلہ نے شریعت کورٹ میں اپیل دائر کی، جسے مسترد کر دیا گیا۔ (تفصیل پہلے ذکر کی جا چکی ہے)

اس تحریری بحث کے آخر میں خلاصۂ احوال یوں بیان کیا گیا ہے کہ "تصویر بنانے بنوانے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف ناپسند فرمایا بلکہ اس پر اظہار ناراضگی و وعید بیان فرما کر اسے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے حرام قرار دے دیا ہے۔ اب اس میں جتنی بھی تاویلیں کی جائیں کوئی تاویل بھی اس وعید کو ختم نہیں کر سکتی، لہٰذا جو مسلمان اپنے آقا و مولیٰ کی ارشاد فرمودہ احادیث کی پیروی میں اور خدا تعالیٰ کے حکم "اطیعوا الرسول" کی فرمانبرداری میں تصویر سازی کے گناہ میں بالواسطہ یا بلاواسطہ مبتلا ہونے سے بچنا چاہتا ہے، اُسے اس امر پر نہ مجبور کیا جانا چاہیئے کہ وہ ضرور ہی یہ گناہ کرے اور نہ ہی اُسے اس گناہ (شناختی کارڈ میں تصویر لگانے) سے بچنے کی پاداش میں سزا دی جانی چاہیئے جبکہ اپیلانٹ کی طرح وہ ایک دینی شخصیت کا حامل باثر اور محب وطن ہو تو اُسے مستثنیٰ کیا جانا نہایت ضروری ہے۔ ﴿۲﴾ مملکت کے آئین کی بنیاد کتاب و سنت پر رکھی گئی ہے اور مملکت کا سرکاری مذہب اسلام قرار دیا گیا ہے تو جو عالم دین کتاب و سنت کی پیروی میں کسی گناہ سے بچنا چاہتا ہے اُسے زبردستی اس گناہ میں ملوث کرنا اور شناختی کارڈ میں تصویر کی پابندی جیسے حکم کی رُو سے اُسے قابل سزا قرار دینا، ریاست کے آئین کی روح کی توہین ہے۔ علاوہ ازیں دستور کی دفعہ ۲۲۷ ذیلی دفعہ (۱) میں یہ وضاحت کر دی گئی ہے کہ پرسنل لاء کے سلسلہ میں

قرآن وسنت سے مراد قرآن وسنت کی وہ تعبیر ہے جو مسلمانوں کا کوئی فرقہ خود کرتا ہے۔ اس دفعہ کے مطابق مسئلہ زیر بحث میں مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تعبیر کو درست تسلیم کیا جائے۔

اپیل: آخر میں درخواست گزار معروض ہے کہ قرآن وسنت کی روشنی میں تصویر کی حرمت کے پیش نظر شناختی کارڈ میں تصویر کے لزوم کو خلاف اسلام قرار دیا جائے۔

(دستخط (مع مہر) میاں نذیر اختر ایڈووکیٹ' نمبر ا مزنگ روڈ لاہور)

۱۶ مئی ۱۹۸۶ء کو یہ اپیل مسترد کر دی گئی اور پانچوں جج نے علیحدہ علیحدہ فیصلوں میں ایک جیسا مؤقف قرار دیا جو پی ایل ڈی کی والیوم نمبر ۸، ۹ بابت اگست وستمبر ۱۹۸۶ء کی اشاعت میں ۱۰۷ صفحات پر مشتمل شائع ہوا ہے' جو حضرت نباض قوم مدظلہ کی عنداللہ مقبولیت کی روشن علامت ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

شریعت بنچ سپریم کورٹ میں حرمت تصویر کی صدائے بازگشت

۲۰۰۱ء کے ماہنامہ رضائے مصطفےٰ میں مذکورہ بالا عنوان کے تحت درج ذیل مضمون شائع ہوا کہ "شریعت بنچ سپریم کورٹ آف پاکستان کے "عدالتی فیصلے" کے نام سے ایک کتاب دیکھنے میں آئی ہے جو دیوبندی مکتب فکر کے مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی کی طرف سے ادارہ اسلامیات لاہور نے شائع کی ہے اور اس میں بحیثیت جسٹس شریعت بنچ ان کے عدالتی فیصلے شائع کیے گئے ہیں' جن میں نمبر ۲ فیصلہ تصویر ہے جو حضرت نباض قوم علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ کی طرف سے تصویری شناختی کارڈ کے اسلام کے خلاف ہونے کی بنیاد پر چیلنج کے جواب میں لکھا اور شائع کیا گیا

ہے اگر چہ شریعت بنچ نے تصویری شناختی کارڈ کے متعلق اپیل کنندہ کی درخواست کو منظور نہیں کیا لیکن الحمد اللہ اس رٹ کے دائر کرنے کے باعث فیصلہ ہذا میں تصویر کے حرام وشدید گناہ ہونے کا مسئلہ مدلل و مفصل طور پر مضبوط و مستحکم اور سپریم کورٹ کی دستاویز و ریکارڈ میں محفوظ ہو گیا اور اس طرح وفاقی شرعی عدالت کے تصویر کو جائز قرار دینے کا فیصلہ منسوخ و کالعدم قرار دے دیا گیا' فالحمد للہ علیٰ ذالک......

اقتباسات: مذکورہ "عدالتی فیصلہ" کے بعض اقتباسات درج ذیل ہیں۔ ﴿۱﴾ فوٹو بازی میں ملوث اہل اسلام وعلماء ومشائخ فوٹو بازی کی حرمت وممانعت کے شرعی دلائل بغور پڑھیں' اللہ سے ڈریں اور اس گناہ کبیرہ سے دامن داغدار نہ کریں۔ ﴿۲﴾ اپیل کنندہ نے دستور پاکستان کی دفعہ ۲۰۳ کے تحت وفاقی شرعی عدالت میں رجسٹریشن ایکٹ ۱۹۷۳ء کو اسلامی احکام کے خلاف ہونے کی بنیاد پر چیلنج کیا تھا' اس ایکٹ کے تحت پاکستان کے ہر شہری کیلئے ضروری ہے کہ وہ حکومت پاکستان کے پاس اپنے آپ کو رجسٹر کرا کر ایک شناختی کارڈ حاصل کرے' جس پر اس کی تصویر چسپاں ہو' اپیل کنندہ کا کہنا یہ تھا کہ جاندار اشیاء کی تصویر بنانا اسلامی احکام کے تحت ناجائز ہے' اس لئے شناختی کارڈ پر تصویر لگانے کی پابندی اسلامی احکام کے خلاف ہے' اور اس بنیاد پر اس قانون کو کالعدم قرار دیا جائے" وفاقی شرعی عدالت" نے اپنے فیصلے مورخہ ۳-۱۲-۱۹۸۰ء کے تحت اپیل کنندہ کی یہ درخواست خارج کر دی اور یہ قرار دیا کہ تصویر سازی بذات خود حرام نہیں ہے تاوقتیکہ اس کو ناجائز مقصد کا ذریعہ نہ بنایا جائے' اپیل کنندہ نے وفاقی شرعی عدالت کے اس فیصلے

کے خلاف یہ اپیل دائر کی ہے۔

اپیل کنندہ کا یہ اعتراض اس حد تک درست ہے کہ وفاقی شرعی عدالت نے اس فیصلے میں تصویر کو مطلق اور غیر مشروط طور پر جائز قرار دے دیا ہے' حالانکہ سنت کے واضح احکام کے تحت بلا ضرورت تصویر سازی اور تصویر کا استعمال جائز نہیں' چنانچہ اس بارے میں وفاقی شرعی عدالت کے اس موقف سے اتفاق نہیں کرتا۔

احادیث مبارکہ: تصویر و فوٹو بازی کی حرمت و ممانعت کی چودہ احادیث مبارکہ ترتیب وار نقل کر کے لکھا ہے کہ مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے بلا شبہ اس کے سوا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا کہ نبی کریم ﷺ نے تصویر بنانے اور رکھنے کو ناجائز قرار دیا ہے اس پر سخت وعیدیں (سزا و عذاب) ارشاد فرمائی ہیں اور پورے اہتمام کے ساتھ ان کو مٹانے کا حکم دیا ہے" (کتاب عدالتی فیصلے ۱۱۴)

صحابہ کرام عدالتی فیصلہ میں احادیث کثیرہ صریحہ اوران کا نتیجہ نقل کرنے کے بعد مسئلہ تصویر کی حرمت و ممانعت کی مزید تائید و تقویت اور ان پر عمل درآمد کیلئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور فقہاء مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم کے افعال و اقوال مبارکہ سے بھی استدلال کیا گیا ہے"۔

(مزید تفصیل کیلئے ماہنامہ رضائے مصطفےٰ اگست ۲۰۰۱ء کا مطالعہ فرمائیں)

تاریخی یادداشت: ۱۹۷۳ء میں جب حکومتِ وقت نے شناختی کارڈ پر تصویر لگانا لازمی قرار دیا تو اس خلافِ شرع "قانون" کے خلاف حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے "رضائے مصطفےٰ" کے ذریعے بروقت کلمۂ حق بلند فرما کر بحمدہٖ تعالیٰ اپنی

انفرادیت قائم رکھی۔

☆ قارئین! تو آیئے اس تاریخی مضمون سے اپنی معلومات میں مزید اضافہ کریں:

شناختی کارڈ، تنسیخ یا ترمیم

(کم از کم شرعی عذر رکھنے والوں کو اس معصیت پر مجبور نہ کیا جائے)

''حکومت کی شناختی کارڈ کی سکیم کی دینی و دنیاوی قباحتوں پر مذہبی و سیاسی طور پر مختلف حلقوں اور جماعتوں کی طرف سے کافی احتجاج و تبصرہ ہو چکا ہے مگر افسوس کہ بعض اور اہم معاملات کی طرح ''عوامی حکومت'' نے اس عوامی احتجاج کو بھی کوئی اہمیت نہیں دی، اس لئے اس امر پر پریشانی اپنی جگہ برقرار ہے اور ہم حکومت سے پھر یہ مطالبہ کرنے پر مجبور ہیں کہ وہ شناختی کارڈ کے خلاف احتجاج پر وسعت نظر سے غور فرمائے اور اس قانون کو منسوخ کیا جائے یا کم از کم اس میں یہ ترمیم کی جائے کہ جو مذہبی شخصیت، عالم دین یا کوئی دیندار شخص شرعی عذر کی بناء پر شناختی کارڈ میں تصویر کی معصیت سے بچنا چاہے تو اسے اس سلسلہ میں مجبور نہ کیا جائے۔ یہی نہیں بلکہ حج کے سلسلہ میں بھی یہ استثنا کیا جائے اور بغیر تصویر شناختی سرٹیفکیٹ پر اکتفا کیا جائے بلکہ اللہ توفیق دے تو نوٹوں اور ٹکٹوں پر بھی تصویر کو ممنوع قرار دے دیا جائے۔ یہ ایک تحقیقی و واضح امر ہے کہ شریعت محمدیہ و احکام اسلامیہ کی رو سے تصویر بنانا بنوانا اور اعزاز و اہتمام سے رکھنا سخت حرام و گناہ ہے، لہٰذا ارباب حکومت اگر خود اس قباحت میں ملوث ہیں تو وہ دوسروں کو تو اس گناہ پر مجبور نہ کریں۔ یہ بڑی ستم ظریفی ہے کہ جمہوریہ اسلامیہ پاکستان میں اسلام کو پاکستان کا سرکاری

مذہب قرار دینے اور کتاب وسنت کے مطابق قانون سازی واسلامی زندگی کے مطابق اقدامات کی ضمانت دینے کے باوجود ایک سراسر خلافِ شرع قانون بنایا جائے اور اسے بزور طاقت مسلط کیا جائے اگر نیکی کیلئے کوئی ایسی پابندی نہیں تو گناہ پر جبر کیوں ہے؟"

(خادم اہلسنّت: ابوداؤد محمد صادق)

(ماہنامہ رضائے مصطفےٰ رجب المرجب ۱۳۹۳ھ/ اگست ۱۹۷۳ء)

اکابر ومعاصر علماء ومشائخ کی تائید: شناختی کارڈ پر تصویر کے لزوم کے خلاف اکابر ومعاصر جید علماء ومشائخ نے بھی حضرت نباضِ قوم مدظلہ العالی کے اعلانِ حق وفتویٰ مبارکہ کی تائید فرمائی، جس کی تفصیل "رضائے مصطفےٰ" میں بدیں الفاظ شائع ہوئی:

- احادیث صحیحہ کی بناء پر تصویر شرعاً حرام ہے۔
- شناختی کارڈ پر تصویر کو لازمی قرار دینا مداخلت فی الدین ہے۔
- کم از کم تصویر کو ناجائز سمجھنے والوں کو مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

علماء دین کا حکومت سے ایک اہم مطالبہ

"شناختی کارڈ پر مردوں کیلئے تصویر کو لازمی قرار دینا اور خلاف ورزی کو مستوجب سزا قرار دینا ہماری نظر میں مداخلت فی الدین کے مترادف ہے۔ اگر حکومت شناختی کارڈ کو ضروری سمجھتی ہے تو کم از کم ان اشخاص کو شناختی کارڈ پر تصویر لگانے سے مستثنیٰ قرار دیا جائے جو شرعاً تصویر کو ناجائز سمجھتے ہیں کیونکہ حرمت تصویر صدہا احادیث صحیحہ سے واضح وثابت ہے ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت مذہبی امور میں مداخلت

نہیں کرے گی اور کسی کو شریعت کی خلاف ورزی پر مجبور نہیں کرے گی"۔

(دستخط علماء اعلام)

(استاذ العلماء علامہ مولانا) ابوالبرکات سید احمد قادری (رحمۃ اللہ علیہ) امیر مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور (بحر العلوم سلطان المدرسین مولانا علامہ) عطاء محمد چشتی گولڑوی (رحمۃ اللہ علیہ) صدر مدرس جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال (فخر العلماء مولانا علامہ) غلام رسول رضوی (رحمۃ اللہ علیہ) شیخ الحدیث مرکزی دارالعلوم جامعہ رضویہ فیصل آباد (مولانا مفتی) محمد حسین نعیمی (رحمۃ اللہ علیہ) رکن اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان (مولانا علامہ) سید محمود احمد رضوی (رحمۃ اللہ علیہ) لاہور (مولانا) سید محمد علی رضوی (رحمۃ اللہ علیہ) حیدر آباد (شیخ القرآن مولانا علامہ) غلام علی اوکاڑوی (رحمۃ اللہ علیہ) (مولانا مفتی) اعجاز ولی (رحمۃ اللہ علیہ) قائم مقام صدر جمعیۃ علماء پاکستان (مولانا) سید خلیل احمد قادری (رحمۃ اللہ علیہ) مسجد وزیر خاں لاہور (مولانا مفتی) عزیز احمد لاہور (مولانا) غلام رسول سعیدی (استاذ العلماء مولانا مفتی) محمد عبدالقیوم ہزاروی (رحمۃ اللہ علیہ) لاہور (مولانا مفتی) محمد شفیع (رحمۃ اللہ علیہ) کامونکی (مولانا مفتی) محمد عبدالشکور ہزاروی (رحمۃ اللہ علیہ) وزیر آباد (شیخ الحدیث مولانا حافظ) محمد عالم (رحمۃ اللہ علیہ) سیالکوٹ (مولانا) سید عبدالقادر جیلانی راولپنڈی (مولانا مفتی) محمد مختار احمد نعیمی (رحمۃ اللہ علیہ) گجرات (مولانا) قاضی محمد مظفر اقبال (ابن مفتی غلام جان صاحب خلیفہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہما) لاہور (مولانا) غلام فرید ہزاروی (مرحوم) گوجرانوالہ وغیرہم.....

نوٹ: جہاں تک بندہ کو معلوم ہے تمام فرقے تصویر کو مطلقاً جائز نہیں مانتے اور پھر بڑی افسوسناک یہ بات ہے کہ جو چیز شرعاً حرام ہے اس کے ارتکاب پر مسلمانوں کو مجبور کیا جا رہا ہے اور حد یہ ہے کہ حکومت کی طرف سے اعلان کیا جا رہا ہے کہ جو اس حرام کا ارتکاب نہیں کرے گا وہ مجرم ہے اور (قید و جرمانہ کی) دوہری سزا کا مستحق ہے حالانکہ موجودہ حکومت اُٹھتے بیٹھتے احکامِ شرع کی پابندی پر زور دے رہی ہے۔ تمام مسلمانوں پر عموماً اور علماءِ اہلسنت پر خصوصاً فرض ہے کہ شناختی کارڈ پر تصویر کو لازمی قرار دینے کے خلاف سخت احتجاج کریں۔ فقیر عطا محمد چشتی بندیالوی (رحمۃ اللہ علیہ)

☆ (مزید تفصیل کیلئے ماہنامہ "رضائے مصطفٰے" شوال المکرم ۱۳۹۸ھ کا مطالعہ فرمائیں، علاوہ ازیں ذوالحجہ ۱۳۹۲ھ اور ذوالقعدہ ۱۳۹۳ھ کے شمارے بھی اس سلسلہ میں قابل دید ہیں)

علماء کو تنبیہ: قارئین! جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ فوٹو بازی کے ردّ کے سلسلہ میں حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے تقریر و تحریر کے علاوہ علماء و مشائخ کو بھی اس برائی کے ذریعہ سے بچنے کی ہر ممکن تحریک چلائی اور اس سلسلہ میں آپ کے متعدد علمی و تحقیقی مقالات بھی شائع ہوئے۔ "رضائے مصطفٰے" میں فوٹو بازی کے متعلق وقتاً فوقتاً جو کلمہ حق بیان کیا جاتا ہے اُس کے آغاز میں فتاویٰ رضویہ کی روشنی میں درج ذیل بدیں الفاظ تنبیہ کی جاتی ہے۔

اے علماء و مشائخ اور عوام اہل اسلام سنو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

☆ سود کھانے کھلانے والے کی طرح فوٹو گرافری پر بھی لعنت فرمائی ہے

☆اور فرمایا"جس گھر میں کتا اور تصویر ہو وہاں ملائکہ رحمت داخل نہیں ہوتے"۔

☆"اعزاز و اہتمام سے تصویر بنانا بنوانا اور رکھنا شرعاً حرام ہے"۔

(اور اس کے نیچے لکھا جاتا ہے)

"دورِ حاضر کے فتنۂ شدیدہ' گناہ کبیرہ اور بے حیائی و بے پردگی کے ذریعۂ عظیمہ......فوٹو بازی کا سیلاب اور بفضلہٖ تعالیٰ"رضائے مصطفےٰ"کا اُس کے خلاف جہاد" کے عنوان کے تحت حضرت نباض قوم مدظلہ کے مقالات شائع ہوتے رہتے ہیں......☆اس کے علاوہ تصویر سازی کے شوقین حضرات کے بارے میں آپ اکثر فرمایا کرتے ہیں:

"فوٹو بازی' رب نہیں راضی"

"فوٹو بازی نے' مت کیوں ماری"

قومی دلیر: ہفت روزہ"قومی دلیر"بشیر صحرائی کی ادارت میں چھپتا تھا۔ ریل بازار گوجرانوالہ میں اس کا دفتر تھا۔ بشیر صحرائی سے اکثر علیک سلیک رہتی تھی۔ وہ شکل صورت میں بڑے لحیم شحیم اور موٹے تازے تھے۔ قومی دلیر کے دفتر کے دو کارکن زینت المساجد میں آئے اور حضرت نباض قوم مدظلہ سے عرض کیا کہ"قومی دلیر" میں ہم گوجرانوالہ کی مشہور شخصیات کا تعارف چھاپ رہے ہیں۔ آپ بھی اپنی تصویر اور انٹرویو برائے اشاعت مہیا کریں۔ حضرت نباض قوم مدظلہ نے فرمایا "تصویر سازی اسلام میں جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔ باقی معلومات جو آپ کو درکار ہیں نوٹ کر لیں اور تصویر مسجد کی بنا لیں' وہ متفق ہو گئے اور مسجد کی تصویر اور دیگر

معلومات حاصل کر کے چلے گئے۔ قومی دلیر کی اشاعت ۶ / اپریل ۱۹۷۹ء میں صفحہ ۲۴ پر زینت المساجد کی عالیشان عمارت اور بیرونی دروازہ کی تصاویر بہت اہتمام کے ساتھ شائع کیں اور انٹرویو اس طرح شائع کیا:

مولانا ابوداؤد محمد صادق (مہتمم) مدرسہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم گوجرانوالہ

مولانا صاحب جمعیت علمائے پاکستان شہر گوجرانوالہ کے سرپرست' امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان' خطیب مرکزی جامع مسجد زینت المساجد' خازن جماعت اہلسنت' نگران اعلیٰ ماہنامہ رضائے مصطفےٰ اور مہتمم جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم ہیں...... اتنی ڈھیر ساری ذمہ داریاں اور مولانا صاحب کا اکہرا جسم......!

حیرت اس بات کی ہے کہ تقریر میں' تحریر میں اور تبلیغ میں مصروفیاتِ بے شمار کے باوجود اپنا ثانی نہیں رکھتے' (اخباری تعاون کی شرط نہیں) تبلیغ میں ایک لاکھ کے قریب ۲۲۳ عنوانات پر مشتمل پوسٹرز چھپوا کر تبلیغی مراکز میں پہنچائے۔ تصانیف میں نورانی حقائق' روحانی حقائق' تاریخی حقائق' مودودی حقائق' دیوبندی حقائق' نذرانۂ عقیدت (غیر مسلم شعرا کا منتخب نعتیہ کلام)' شاہ احمد نورانی' کرنل قذافی' تحقیق اہلحدیث نمایاں ہیں۔

چند معروف تلامذہ: مولانا صاحب کا مدرسہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم (۱۹۵۵ء سے) جاری ہے۔ متعدد حضرات درس نظامی' حفظ اور ترجمہ و ناظرہ کی تعلیم سے فارغ ہو کر ملک کے کونے کونے میں مذہب کی اشاعت میں معروف ہیں۔ ان میں چند معروف شاگردان یہ ہیں۔

☆ مولانا محمد سعید احمد مجددی ☆ مولانا خالد حسن مجددی ☆ مولانا صداقت علی فیضی ☆ مولانا عبدالجلیل ☆ مولانا محمد اکرم رضوی ☆ سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی۔۔۔۔۔ ﴿﴾ مدرسہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کا افتتاح شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فیصل آبادی نے کیا۔ اس وقت درس نظامی اور حفظ کے (ماشاء اللہ سینکڑوں) بچے زیر تعلیم ہیں۔ یہ طلباء بیرونی ہیں، جن کے تمام اخراجات درسگاہ ہذا کے ذمے ہیں۔ ۱۷ اساتذہ ہیں۔ درس گاہ دو عمارتوں پر مشتمل ہے۔ ضلع بھر میں بریلوی مکتبہ فکر کی یہ بہت بڑی درسگاہ ہے۔ ﴿﴾ مولانا صاحب نے ابتدائی تعلیم سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب کوٹلوی (رحمۃ اللہ علیہ) کے والد ماجد فقیہ اعظم مولانا محمد شریف صاحب رحمۃ اللہ علیہ (محدث کوٹلوی) سے حاصل کی۔ درس نظامی کی تکمیل جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد سے کی۔ درس نظامی کی کچھ کتابیں علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ (میں حضرت امیر ملت محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ) کے مدرسہ حنفیہ نقشبندیہ سے بھی پڑھیں۔

(بحوالہ ہفت روزہ "قومی دلیر" گوجرانوالہ)

شرف ملت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں کہ: ایک دفعہ مرکزی مجلس رضا لاہور کی میٹنگ میں یہ مسئلہ پیش آیا کہ "پاسبان مسلک رضا حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو یوم رضا میں تشریف لانے کی دعوت دی گئی تھی تو انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ آپ کے جلسے میں تصویریں بنائی جاتی ہیں" (حالانکہ وہ بعض اوقات اپنے ذوق کے تحت دعوت کے

بغیر تشریف لاتے اور مجمع میں بیٹھ کر پروگرام سنتے اور واپس چلے جاتے تھے) بعض اراکین نے کہا کہ "چھوڑو جی! وہ نہیں آتے تو نہ آئیں" مگر مجلس رضا کے صدر حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا "انہوں نے شریعت کا ایک مسئلہ آپ کے سامنے پیش کیا ہے' آپ کہتے ہیں انہیں رہنے دو' کیا تم کافر ہونا چاہتے ہو؟ آئندہ تمہاری مرضی انہیں بلانا یا نہ بلانا لیکن اس دفعہ وہ ضرور آئیں گے اور تصویریں نہیں بنائی جائیں گی"۔

❁ "رضائے مصطفےٰ" رجب المرجب ۱۳۹۹ھ میں بندیال شریف سے حافظ محمد شرف الدین صاحب کا مکتوب "نعرۂ حق" کے عنوان کے تحت بدیں الفاظ شائع ہوا:

بزم رضا دارالعلوم مظہریہ امدادیہ بندیال کے صدر جناب محمد شوکت القادری نے فخر اہلسنّت عالم باعمل علامہ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کو مسلک حقہ اہلسنّت و جماعت کی شاندار خدمات پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ "مولانا اس پُرفتن دور میں مردِ حق اور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنّت مجدد ملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کا ایک نمونہ ہیں' انہوں نے کسی دور میں حق بات کہنے سے گریز نہیں کیا۔ بزم رضا کے صدر ان کی اس بات سے بہت متاثر ہوئے جو انہوں نے "میلاد مصطفےٰ کانفرنس" مصطفےٰ آباد (رائیونڈ) میں کہی تھی کہ انہوں نے شناختی کارڈ کیلئے تصویر کی پابندی پر حکومت کے خلاف رٹ دائر کی۔ بزم کے صدر نے بزم رضا کے ایک اجلاس میں اپنی تمام سابقہ تصویریں پھاڑتے ہوئے کہا کہ "اسلام میں تصویر سازی کی کوئی گنجائش نہیں ہے' اس کی یہی وجہ ہے کہ

اسلام بُت ساز نہیں بُت شکن ہے ہمارے پیغمبر فخر موجودات نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ نے کبھی کوئی تصویر نہیں بنوائی حالانکہ اس وقت ایک سے ایک اچھے مصور کی کوئی کمی نہ تھی۔ اسی طرح خلفائے راشدین نے بھی کبھی کوئی تصویر نہیں بنوائی۔ دوسرے خلفاء اور ائمہ مجتہدین بھی تصویر کشی اور مجسمہ سازی کے خلاف رہے اور تصویر کی حرمت پر احادیث معتبرہ ثابت ہیں"۔

شیخ القرآن: قارئین! مسئلہ تصویر کے ضمن میں یاد آیا کہ شیخ القرآن حضرت علامہ غلام علی اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ بھی حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی مسلکی خدمات کے معترف تھے اور آپ اکثر خوش طبعی میں فرمایا کرتے تھے کہ "جس طرح علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب فوٹو بازی وغیرہ کے خلاف برسر عام حق گوئی و بیباکی کا مظاہرہ فرماتے ہیں ہم ایسا نہیں کر سکتے" ☆ اپنی وفات سے سات آٹھ ماہ قبل حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت نباضِ قوم مدظلہ کو فون کیا اور فرمانے لگے کہ "میرا وہی مؤقف ہے جو آپ کا مؤقف ہے" بعض علماء کے حالات کی رو میں بہہ جانے اور سنت طریقہ کو ترک کر دینے پر اظہار افسوس کرتے ہوئے فرمانے لگے کہ "میں نماز جمعہ میں اذان ثانی خارج مسجد کہلواتا ہوں' نماز میں لاؤڈ اسپیکر استعمال نہیں کرتا اور فوٹو بازی سے بھی جہاں تک ہو سکے بچتا ہوں"۔ (یاد رہے کہ اس موقع پر حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ نے بعض دیگر اہم امور پر بھی حضرت نباضِ قوم مدظلہ کے ساتھ تبادلہ خیال فرمایا تھا)

جگر گوشہ محدث اعظم پاکستان حضرت صاحبزادہ غازی محمد فضل احمد رضا

قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ (جن کا ۱۴ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ میں انتقال ہوا) کے ختم قل شریف کے موقع پر اکابر علماء و مشائخ کا بہت بڑا اجتماع ہوا' اس موقع پر بفضلہٖ تعالیٰ اعلانِ حق کا بھی ایک تاریخی مظاہرہ ہوا' اور وہ اس طرح کہ مرکزی سنی رضوی جامع مسجد فیصل آباد میں ختم شریف کے عظیم اجتماع میں جب فوٹو بازی و ویڈیو فلم کا مروجہ سلسلہ شروع ہوا تو خلیفۂ اوّل و نائب محدث اعظم پاکستان' حضرت نباض قوم مدظلہ سے برداشت نہ ہو سکا اور آپ یہ سوچ کر بہت متفکر ہوئے کہ آستانہ محدث اعظم پاکستان پر یہ خلافِ شرع منظر دیکھ کر لوگ دلیل و جواز بنالیں گے اور اپنے اپنے مقام پر جا کر اس بات کی تشہیر کریں گے کہ جب ایسے مرکزی آستانہ واس عظیم خانہ خدا میں فوٹو بازی و فلم سازی ہو سکتی ہے تو ہمارے ہاں ایسا کیوں نہیں ہو سکتا؟ چنانچہ آپ بے تاب ہو کر اُٹھے اور بلند آواز سے پکارا کہ "یہ خلافِ شرع اور مسلک محدث اعظم پاکستان کے خلاف سلسلہ بند کیوں نہیں کیا جاتا' لوگ یہاں سے کیا حوالہ لے کر جائیں گے' یہاں تو سارا فیضان بریلی شریف کا ہے اور وہاں سے فوٹو بازی و ویڈیو فلم کے خلاف ضخیم کتابیں شائع ہو چکی ہیں پھر اس سلسلہ کو روکا کیوں نہیں جاتا؟" ﴿﴾ اس پر کہا گیا کہ "آپ تشریف رکھیں اور اپنے وقت پر بیان فرمائیں" ۔ آپ نے فرمایا "مجھے بٹھایا جاتا ہے تو اس فوٹو و فلم بنانے والے کو کیوں نہیں نکالا جاتا" ۔ الحمد للہ اس پر تکبیر و رسالت اور فیضان محدث اعظم پائندہ باد کے نعرے بلند ہوئے اور ویڈیو بنانے والا بھی چلتا بنا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اسی طرح ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء میں حضرت محدث اعظم پاکستان کے سالانہ عرس

مبارک کے موقع پر چونکہ گورنر پنجاب شاہد حامد بھی شریک محفل ہوئے' اس لئے فوٹو گرافر جب آلاتِ مصوری سے مسلح ہو کر فوٹو بازی کا سلسلہ شروع کرنے لگے تو بفیضانِ محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ آپ کے منظورِ نظر علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب نے اُٹھ کر متنبہ فرمایا کہ "یہ خلافِ شرع سلسلہ فوراً بند کر دیں...... "اس پر دیگر علماء و مشائخ و احبابِ اہلسنّت نے بھی ہمنوائی کی اور بفضلہٖ تعالیٰ یہ سلسلہ روک دیا گیا۔ الحمد للہ

❁ ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء اور ۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء میں جب حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے حدیث پاک کے مطابق شرعی ضابطہ پورا کرتے ہوئے ۳۰ روزے مکمل کر کے عید الفطر پڑھائی تو ماشاء اللہ اس کی گونج پورے ملک میں سنائی دی' جہاں میں دھومیں مچ گئیں' ہر جگہ یہ مسئلہ زیرِ بحث رہا اور حق سچ موقف کا خوب بول بالا ہوا' چنانچہ ان مواقع پر تمام قومی اخبارات نے نمایاں طور پر اس مسئلے کو کوریج دی۔ دوست احباب سے معلوم ہوا کہ ٹیلی ویژن چینلز میں بھی اس خبر کا خوب چرچا ہوا...... ٹی وی چینلز اور اخبارات وغیرہ کے نمائندگان جب مرکزِ اہلسنّت زینت المساجد گوجرانوالہ میں مقتدائے اہلسنّت مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب کے پاس حاضر ہوئے تو اس سلسلہ میں انٹرویوز کئے جبکہ بعض نمائندگان نے فوٹو لینے کے متعلق کہا تو حضرت صاحب نے ان سے فرمایا کہ "شریعت محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حکم کے مطابق بحمدہٖ تعالیٰ فقیر نے آج تک فوٹو نہیں بنوایا' حتیٰ کہ شناختی کارڈ بھی نہیں بنوایا اور حرمین طیبین میں بھی بغیر تصویر کے حاضری دی...... "تو اس بات سے میڈیا کے نمائندگان بہت متاثر ہوئے اور آپ کو خراجِ تحسین پیش کیا...... (قارئین! اس واقعہ کی مزید تفصیل

ان شاءاللہ حسبِ عنوان آئندہ صفحات میں پیش کی جائے گی)

باتصویر مولوی: ۱۹۸۸ء کے ایک اخبار نے لکھا کہ "اسلام میں تصویر بنانا جائز نہیں ہے اور صرف عورت ہی کی تصویر ناجائز نہیں بلکہ مولویوں سمیت سب کی تصویر ناجائز ہے مگر آج کل کئی مولوی اور پیر فیشن کی رو میں بہہ کر نہ صرف تصویر بلکہ اپنی ویڈیو فلم بنوا کر نفسانی تسکین حاصل کرتے ہیں اور شرعی حکم کی مطلقاً کوئی پرواہ نہیں کرتے"۔ (اخباری مراسلہ)

بے تصویر عالم: "......لیکن مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب نے آج تک نہ تصویر کھنچوائی ہے اور نہ ہی شناختی کارڈ بنوایا ہے"

(روزنامہ جنگ لاہور ۸ جولائی ۱۹۸۸ء)

ولولہ انگیز تاریخی نظموں کا تسلسل اور ردِّ تصویر: جب بھی کسی کانفرنس یا اجلاس وغیرہ میں حضرت نباضِ قوم مدظلہ تشریف لے جاتے ہیں تو اگر خدانخواستہ وہاں مووی و تصویر سازی کا پروگرام ہو تو آپ کیمرہ بازی بند کرا کے خطاب فرماتے ہیں اور اس کے خلاف کلمہ حق بلند کرتے ہیں اس وقت میرے پیشِ نظر وہ چند کانفرنسیں ہیں کہ جن کو اہلسنّت و جماعت میں تاریخی حیثیت حاصل ہوئی ہے۔ ان کانفرنسوں میں بھی آپ نے خصوصی خطابات فرمائے اور اہلسنّت کی بیداری کیلئے تاریخی نظمیں سنائیں جو بہت مقبولِ عام ہوئیں۔ ان تمام مواقع پر بھی حسبِ سابق آپ نے اپنے خطاب کے موقع پر کیمرے بند کروا دیئے اور آپ کے بیان سے قبل باقاعدہ طور پر اسٹیج سے اعلان کیا گیا کہ "خبردار! کوئی فوٹو گرافر حضرت

صاحب کی تصویر نہ کھینچے"۔ بلکہ حضرت نباض قوم مدظلہ نے اپنے خطاب کے دوران فرمایا "ویسے تو کسی کا بھی فوٹو نہیں ہونا چاہیے بہر حال میں کمزور سا آدمی ہوں' اس لئے فوٹو گرافر حضرات مجھے اپنے "حملوں" سے محفوظ رکھیں......"۔ قارئین! آپ کی ضیافت طبع کیلئے تاریخی نظموں کی چند جھلکیاں درج ذیل ہیں۔

☆ جون ۱۹۷۰ء کل پاکستان سنی کانفرنس دارالسلام ٹوبہ میں حضرت نباض قوم مدظلہ نے یہ تاریخی نظم پڑھی کہ:

؎ جاگ اُٹھے ہیں اہلسنّت گونج اُٹھا یہ نعرہ ہے
دُور ہٹو اے دشمن ملت! پاکستان ہمارا ہے

☆ اگست ۱۹۷۲ء میں عظیم الشان تحفظ اسلام کانفرنس اوکاڑہ میں علماء حق اہلسنّت و جماعت کے نام آپ کے پیغام کا عنوان تھا:

"اللہ کے رسول کے منبر کے وارثو!"

☆ اگست ۱۹۷۴ء مرکز اہلسنّت زینت المساجد گوجرانوالہ میں عظیم الشان تاجدار ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی' جس کے خطبۂ صدارت میں آپ نے درج ذیل ایمان افروز باطل سوز نظم ارشاد فرمائی:

؎ ختم نبوت زندہ باد......مرزائیت مردہ باد

(یاد رہے کہ مرکز اہلسنّت زینت المساجد گوجرانوالہ میں حضرت صاحب مدظلہ کی موجودگی میں بحمدہٖ تعالیٰ آج تک کوئی فوٹو گرافر اپنے ناپاک "عزائم" میں کامیاب نہ ہو سکا۔ مولیٰ کریم ہمیشہ حفاظت و استقامت عطا فرمائے اور نظر بد سے بچائے' آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم)

☆ اکتوبر ۱۹۷۶ء میں کل پاکستان سنی کانفرنس ملتان میں آپ کی یادگار نظم کا عنوان تھا:

؎ سنی ہے تو جماعت اہلسنّت میں آ...... اھلاً سھلاً مرحبا مرحبا

☆ مارچ ۱۹۷۹ء میں کل پاکستان میلاد مصطفیٰ کانفرنس مصطفیٰ آباد (رائیونڈ) میں آپ نے درج ذیل ایمان افروز پنجابی نظم سنائی:

؎ ۲۶،۲۵ نوں رائیونڈ جاناں ایں...... اوہنوں مصطفیٰ آباد بنانا ایں!!

☆ یکم دو اپریل ۲۰۰۰ء کو دوروزہ عالمی سنی کانفرنس ملتان کی آخری نشست میں حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے اپنے خطاب کے موقع پر یہ روح پرور ایمان افروز اشعار پڑھے:

؎ یہ بزم پُرانوار ہے یہ کیسا وقت ہے
ہستی پہ اک نکھار ہے یہ کیسا وقت ہے
ہر سنی اب بیدار ہے یہ کیسا وقت ہے
سنیت پہ اک بہار ہے یہ کیسا وقت ہے

(قارئین! حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی دلنشین آواز میں مذکورہ بالا تاریخی نظموں کی آڈیو کیسٹ رضوی کیسٹ ہاؤس ادارہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ سے حاصل کی جاسکتی ہے)

"اہلحدیث" فوٹو گرافر سے مکالمہ: قصداً عادتاً ننگے سر نماز پڑھنے کا نہ کوئی مسئلہ ہے نہ کسی حدیث میں ننگے سر نماز پڑھنے کا حکم۔ البتہ یہ روایت ضرور ہے جسے "اہلحدیثوں" کے ممدوح بزرگ امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے "کشف الغمہ" میں نقل کیا ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے امر فرمایا کہ "سر ڈھانپ کر نماز پڑھیں، عمامہ کے ساتھ یا ٹوپی کے ساتھ اور آپ ننگے سر نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے"۔ ﴿﴾ مگر نامعلوم اہلحدیثوں کو ننگے سر نماز پڑھنے کی ضد کیوں ہے؟...... ۱۸ ذوالقعدہ ۱۴۱۸ء

کو لاہور "ڈیوس روڈ" پر برلب سڑک ایک مسجد میں حضرت نباض قوم مدظلہ کی اقتداء میں نماز عصر پڑھنے کا اتفاق ہوا' وہاں ایک "اہلحدیث" فوٹو گرافر بھی نماز پڑھ رہا تھا۔ ننگے سر پتلون پوش رفع یدین کرتے ہوئے اُس کی نماز سے فراغت کے بعد حضرت صاحب موصوف نے فرمایا "اگر نماز کیلئے چند منٹ ٹوپی پہن لیں تو کیا حرج ہے؟

فوٹوگرافر: ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا ثابت نہیں۔

نباض قوم: کیا آپ کا داڑھی منڈانا ثابت ہے؟

فوٹوگرافر: جب اللہ کی مرضی ہوئی داڑھی رکھ لوں گا۔

نباض قوم: اللہ کی مرضی ہے تو اس نے داڑھی پیدا فرمائی ہے اور اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول کا حکم فرمایا ہے۔ آپ نے ڈبل زیادتی کی ہے' ایک تو داڑھی منڈانے کا جرم وگناہ اور دوسرا رب پر افتراء کہ داڑھی رکھنے کیلئے ابھی اس کی مرضی نہیں ہوئی اور داڑھی منڈانا مرضی سے ہے (استغفر اللہ) اور لباس (پتلون) بھی آپ نے انگریزی پہنا ہے۔

فوٹوگرافر: لباس جیسا چاہو پہنو۔

نباض قوم: مگر حدیث میں تو یہود و نصاریٰ کی مشابہت کی ممانعت ہے اور تم "اہلحدیث" کہلاتے ہو۔

❖ نیز آپ نے کیمرہ بھی کندھے پر لٹکایا ہوا ہے جبکہ حدیث پاک میں فوٹو

بازی کی ممانعت اور اس پر لعنت ہے۔

فوٹوگرافر: یہ میرا پیشہ ہے۔

نباض قوم: مگر مسلمان کیلئے تو حلال و حرام پیشہ میں امتیاز ہونا چاہیئے' ورنہ تو طوائفیں بھی "پیشہ" کرتی کراتی ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

فوٹوگرافر: آپ نے بھی تو تصویر بنوائی اور شناختی کارڈ پر لگوائی ہے۔

نباض قوم: یہ آپ نے جھوٹ کہا ہے۔ الحمدللہ نہ شناختی کارڈ ہے' نہ ہی تصویر بنوائی ہے' خدا تعالیٰ کے فضل سے وقت گزر رہا ہے' آئندہ بھی وہ حافظ و ناصر ہے۔

فوٹوگرافر: آپ نے حج تو کیا ہوگا اور اس وقت تصویر بنوائی ہوگی؟

نباض قوم: یہ بھی آپ کی غلط بیانی ہے۔ الحمدللہ مجھے ۱۹۵ء میں حج و زیارت کی سعادت نصیب ہوئی اور بغیر تصویر حج و زیارت سے مشرف ہوا۔

فوٹوگرافر: مصر کے علماء نے تصویر کو جائز قرار دیا ہے۔

نباض قوم: آپ مصر کیوں پہنچ گئے ہیں' کیا پاکستان میں آپ کو علماء نظر نہیں آتے کہ جن سے مسئلہ دریافت کیا جائے۔ جب آپ "اہلحدیث" کہلاتے ہیں تو "اہلحدیث" علماء سے یہ مسئلہ کیوں نہیں حل کراتے؟

فوٹوگرافر: علماء تو خود تصاویر اتروا تے ہیں؟

نباض قوم: جو "اہلحدیث" علماء تصاویر اترواتے ہیں پھر وہ "اہلحدیث" تو نہ

ہوئے ''تارک حدیث'' ہوئے۔ الحمدللہ ہم نے تو تصویر نہیں بنوائی۔ آئندہ بھی خدا تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے محفوظ رکھے' آمین۔

فوٹو گرافر: آپ کے سنی علماء بھی تو فوٹو اترواتے ہیں۔

نباضِ قوم: جو بھی ایسا کرتا ہے غلط کرتا ہے اور گنہگار ہوتا ہے لیکن اگر کوئی سنی تصویر نہ اتروائے تو آپ کے نزدیک وہ بدعتی ہے' لہٰذا آپ ان کی مثال دینے کی بجائے اپنے ''اہلحدیث'' علماء کی فکر کریں اور اپنے آپ کو اور اُن کو فوٹو بازی کی بدعت سے بچائیں' جب آپ ''ثبوت'' کے بغیر کوئی کام نہیں کرتے تو جس تصویر کی ممانعت کا ثبوت موجود ہے اُس کی خلاف ورزی کیوں کرتے ہیں؟

(اس پر ''اہلحدیث'' فوٹو گرافر لاجواب ہو گیا...... مذکورہ واقعہ کی تفصیل ماہنامہ رضائے مصطفےٰ ذوالحجہ ۱۴۱۸ھ میں بھی شائع ہوئی)

حکمرانوں کے سامنے کلمۂ حق وصداقت: ''بہترین جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے''...... اس فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں بھی الحمدللہ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمتوں کے صدقہ اور بزرگان دین کی دعاؤں کی برکت سے ہر دور میں اصلاحِ معاشرہ کیلئے مخلصانہ اور جاندار کوششیں فرمائیں اور اس مقصد کیلئے برسر اقتدار طبقہ کو حتی الوسع کلمہ حق پہنچایا اور اصلاح احوال کیلئے جہاں تک ممکن تھا اقدامات کیے۔ آپ نے مثبت تنقید واصلاحی موقف ہر جگہ بیان کرنا اپنی پاکیزہ زندگی کا معمول بنا رکھا ہے اور آپ اہل علم کی طرف سے حکمرانوں کے ساتھ

ملاقاتوں کو ناجائز نہیں سمجھتے کیونکہ یہ کوئی "شجرِ ممنوعہ" نہیں ہے لیکن بعض حکمرانوں سے قصداً ملاقات نہ فرمائی کیونکہ وہ لوگ معاذ اللہ شراب پینے کے عادی تھے اس لئے آپ کے نزدیک اُن سے ملاقات ملک وقوم کیلئے سود مند نہیں تھی اور آپ کو طبعی طور پر حرام فعل کے مرتکب سے علیک سلیک گوارا نہیں...... البتہ صدر ضیاء الحق اور صدر محمد رفیق تارڑ وغیرہ سے آپ کی ملاقاتیں ہوئیں' جبکہ صدر محمد ایوب خان اور نواب آف کالا باغ سے بھی آپ کی ملاقات طے ہو چکی تھی مگر آپ اپنی علالتِ طبع کی وجہ سے تشریف نہ لے جا سکے' تاہم اپنے جذبات اُن تک پہنچانے کیلئے آپ نے اپنے اس خادم (راقم الحروف نیازی) کو بھیج دیا۔ علاوہ ازیں مختلف اوقات میں متعدد وفاقی وصوبائی وزراء وغیرہ نے بھی حضرت صاحب کی کئی ملاقاتیں ہوئیں اور آپ نے انہیں ہمیشہ اسلامی حدود وقیود اور نظامِ مصطفےٰ (ﷺ) رائج کرنے کیلئے خصوصی عملی اقدامات کیلئے زبانی وتحریری طور پر توجہ دلائی اور آپ کی ان ملاقاتوں کے اچھے اثرات بھی کئی دفعہ سامنے آئے' فالحمد للہ علیٰ ذالک......

صدر ضیاء الحق سے ملاقات: قارئین! ضیاء الحق سے ملاقات کے دوران آپ نے تحریری طور پر فوجی حکومت کو بڑی جرأت کے ساتھ جو مطالبہ فرمایا تھا' وہ آپ کی ضیافتِ طبع کیلئے درج ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

گذارش ہے کہ اسلام کی تبلیغ فرمانا جس قدر باعثِ فرحت اور قابلِ داد ہے' اسی قدر اسلام پر عمل کی ضرورت اور آخرت کی جوابدہی بہت زیادہ ہے اور چونکہ چند

روزہ زندگی، مستقبل اور حالات کا کوئی علم و اعتبار نہیں، اس لئے آپ اپنی کوشش کو مزید آگے بڑھائیں اور اسلام کے قسط وار جزوی نفاذ کی بجائے مکمل اسلامی نظام کا عملی نفاذ فرما کر دنیا و آخرت کی ذمہ داری سے سبکدوش ہوں۔ ساڑھے پانچ سال کے عرصہ میں اسلام کے نفاذ کے سلسلہ میں اگرچہ کافی کام ہوا ہے مگر وہ بہت تھوڑا ہے اور اس پر بھی کماحقہ، پوری طرح عملدرآمد نہیں ہو سکا۔

جرائم: بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کیلئے عبرتناک فوری سزاؤں کے علاوہ کمر توڑ مہنگائی پر قابو پا کر غرباء و سفید پوش لوگوں کی دعائیں حاصل کریں۔

نظامِ زکوٰۃ کو سود کی آمیزش سے پاک کرائیں اور زکوٰۃ و عشر کے نفاذ کی طرح اس سے بھی زیادہ اہم فریضہ نماز کا بھی عملی نفاذ فرمائیں اور بالخصوص سرکاری اداروں، دفتروں، سکولوں، کچہریوں اور پولیس اور فوج میں باقاعدگی اور تسلسل کے ساتھ پابندی کرائیں اور خلاف ورزی کا محاسبہ کرائیں۔

نظریاتی کونسل کی اسلامی سفارشات کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ عائلی قوانین کی تنسیخ کی جائے اور خاندانی منصوبہ بندی جیسا غیر اخلاقی شعبہ ختم کیا جائے۔

تصویر عورت: جاندار کی تصویر اور عورت کی بے پردگی دونوں باتیں اسلام کے خلاف ہیں اور ان دونوں حرام چیزوں کے ملاپ و اشاعت کے باعث پاکستان میں بہت تیزی کے ساتھ بے پردگی و فحاشی کا طوفان چھا رہا ہے اور فلم و سینما، اخبارات و رسائل، ٹی وی، ریڈیو، میوزک سنٹروں، فوٹو سٹوڈیو، بک سٹالوں اور مرد و زن کے مخلوط اداروں کے ذریعے محرم نامحرم اور اسلامی حیاء و شرافت کا احساس ختم

اور حرام کاری و بدکاری کو بہت زیادہ فروغ حاصل ہو رہا ہے' اس لئے برائے خداو مصطفیٰ (جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم) پوری قوت ایمانی سے اس طوفان کے آگے بند باندھیں' مرد و زن کا اختلاط ختم کرائیں' عورتوں کو چادر و چار دیواری کا پابند بنائیں اور کم از کم مستورات کی آواز و تصاویر پر مکمل پابندی عائد فرمائیں تا کہ دل و نگاہ کے تقدس کا تحفظ ہو جیسا کہ کچھ عرصہ قبل وزارتِ اطلاعات و اہل صحافت کے تعاون سے تھوڑی سی مدت عورت کی تصویر کی اشاعت ممنوع رہی ہے۔

الملتمس (مولانا) ابوداؤد محمد صادق

قارئین! تو آیئے اس ملاقات کا "آنکھوں دیکھا حال" آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ ﴿﴾ ربیع الاوّل ۱۴۰۱ھ / جنوری ۱۹۸۱ء میں حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی زیرِ قیادت علماء و اربابِ دانش کے ایک وفد نے صدر مملکت محمد ضیاء الحق سے نظامِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نفاذ کے مطالبہ کیلئے ایوانِ صدر میں خصوصی طور پر ملاقات کی۔ (وفد میں...... راقم الحروف (نیازی)' مولانا غلام فرید ہزاروی مرحوم' وفاقی وزیر خان غلام دستگیر خاں وغیرہم شامل تھے) ☆ ملاقات کے آغاز ہی میں ایک "ویڈیو پارٹی" نے اپنا "کام" شروع کرنا چاہا تو فوراً حضرت صاحب موصوف نے انہیں سختی سے منع کر دیا' اس پر صدر مملکت نے کیمرہ والوں کو واپس بھیج دیا۔ ☆ دورانِ ملاقات حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی صدر صاحب سے جو گفتگو ہوئی اور آپ نے انہیں جن امور پر متوجہ فرمایا' وہ بصورت مکالمہ درج ذیل ہیں:

نباضِ قوم: جب آپ پوری طرح خود مختار حاکم ہیں تو کیوں نہ اسلام کی خاطر کچھ

انفرادی کام کیے جائیں اور پچھلے دور کی خرابیاں دور کی جائیں؟

صدرِ مملکت: نے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ: بھٹو دور کا شراب خانہ ختم کرا کے میں نے وہاں پر مسجد بنوا دی ہے۔

نباضِ قوم: یہ اقدام قابلِ تحسین ہے لیکن ایسے کام محدود نہ ہوں اور وسیع طور پر غیر شرعی اڈے ختم کر کے وہاں دینی مدارس اور مساجد کی تعمیر عمل میں لائی جائے...... (حضرت صاحب نے مزید فرمایا کہ) آپ کو ایک ذاتی صورتحال کی طرف محض ایک دینی فریضہ سمجھ کر توجہ دلانا ضروری ہے وہ یہ کہ آپ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صدر ہیں مگر بعض دوروں میں آپ کے ساتھ جب آپ کی اہلیہ جاتی ہیں تو وہ پردہ نہیں کرتیں جبکہ منصب کے پیشِ نظر اُن کیلئے پردہ بہت ضروری ہے' کیا ہی اچھا ہو کہ آئندہ اس سلسلہ میں احتیاط روا رکھی جائے۔

صدرِ مملکت: میں آپ کا پیغام انہیں دے دوں گا۔

ضیاء الحق نے پانی دم کرایا: اس موقع پر صدر صاحب نے حضرت نباضِ قوم مدظلہ سے بڑی عقیدت و محبت کے ساتھ عرض کیا کہ "حضرت! میری ایک بچی بیمار رہتی ہے' آپ اس کی صحت کیلئے خصوصی دعا فرمائیں اور پانی پر دم بھی فرما دیں جو اس کو ہم پلاتے رہا کریں گے"۔ اس پر حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے پانی پر دم کیا اور دعائے خیر فرمائی۔

ختم پاک: اس موقع پر ایک صاحب نے مٹھائی کا ڈبہ صدر صاحب کو پیش کیا تو

انہوں نے کہا کہ "اسے کیا کرنا ہے؟" لانے والے صاحب نے کہا کہ "اپنے عملہ میں تقسیم فرما دیجئے" صدر صاحب نے کہا "ٹھیک ہے لیکن تقسیم کرنے سے پہلے اس پر ختم شریف بھی پڑھ لیا جائے تا کہ مزید خیر و برکت ہو جائے" چنانچہ وفد کے ایک رکن نے ختم شریف پڑھا اور حضرت نباض قوم مدظلہ نے دعا فرمائی اور مٹھائی کا ڈبہ صدر مملکت کے عملہ میں تقسیم کر دیا گیا اور کچھ مٹھائی صدر صاحب نے اپنی بیمار بیٹی کو بھجوادی۔

سنت پاک سے آگاہی پر شکریہ: مٹھائی کے بعد چائے لائی گئی جو حاضرین نے صدر صاحب سمیت نوش کی۔ اتفاق سے انہوں نے کپ دائیں ہاتھ میں اور پلیٹ بائیں ہاتھ میں پکڑ کر چائے پینی شروع کر دی تو حضرت نباض قوم مدظلہ نے فرمایا کہ "خورد و نوش دائیں ہاتھ سے ہونا چاہیئے' دائیں ہاتھ سے پلیٹ میں چائے ڈال کر کپ ٹیبل پر رکھ دیں اور دائیں ہاتھ سے ہی چائے پئیں کیونکہ یہ ہمارے پیارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے"۔ چنانچہ صدر صاحب نے یہ بات مان کر ایسا ہی کیا اور سنت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے آگاہ کرنے پر حضرت نباض قوم مدظلہ کا شکریہ ادا کیا۔

تاثرات: صدر ضیاء الحق نے اس یادگار ملاقات کے بعد اپنے احباب کو بہت اچھے تاثرات دیئے تھے اور انہوں نے اپنے کسی ملنے والے سے کہا کہ "میرے ملاقاتیوں میں علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب وہ واحد شخصیت ہیں کہ جنہوں نے میری دینی رہنمائی فرمائی ہے' میری دینی و دنیاوی بھلائی اور میرے فائدے کی

باتیں کی ہیں اور کسی قسم کے ذاتی مفاد کیلئے کوئی فرمائش نہیں کی"۔

جنرل ضیاء الحق سے ملاقات ہی کے حوالے سے سابق وفاقی وزیر خان غلام دستگیر خاں صاحب نے ہمیں خود بتایا کہ "مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کی فرمائش ومطالبے پر صدر ضیاء الحق نے ٹی وی کی خواتین اناؤنسروں پر فوری پابندی لگادی تھی کہ وہ سر ڈھانپ کر خبریں وغیرہ نشر کیا کریں' اور کچھ عرصہ اس پر عمل بھی کیا جاتا رہا" لیکن افسوس کہ صدر ضیاء صاحب کی سستی اور بیوروکریسی کی من مانی کی وجہ سے یہ معاملہ کسی کنارے تک نہ لگ سکا مگر حضرت نباض قوم مدظلہ کے نامہ اعمال میں کلمہ حق بیان کرنے کا درجہ لکھ دیا گیا۔ (فالحمد للہ علیٰ ذالک)

ضیاء الحق گوجرانوالہ میں: شیخ المیراث مفتی محمد جنید رقمطراز ہیں کہ "ایک مرتبہ صدر ضیاء الحق گوجرانوالہ آئے تو انہوں نے ظہر کی نماز حضرت نباض قوم مدظلہ کی اقتداء میں پڑھی۔ نماز پڑھانے کے بعد حضرت صاحب نے درسِ قرآن وحدیث پاک ارشاد فرمایا اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر ایسا جامع وعظ فرمایا کہ جس سے صدر صاحب بے حد مسرور ومتاثر ہوئے"۔ (تذکرۂ صادق)

یاد رہے کہ اپریل ۱۹۸۱ء میں صدر ضیاء الحق گوجرانوالہ آئے تو سرکٹ ہاؤس میں ان سے مختلف وفود ملے' جن میں علماء ومشائخ کے وفد سے بھی اُن کی ملاقات ہوئی' جس میں علمائے اہلسنت بھی تھے اور دیگر مکاتب فکر کے افراد بھی۔ چنانچہ سب سے پہلے تو حضرت نباض قوم مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ نے فرمایا "صدر صاحب! فوٹو بازی وتصویر سازی کو اسلام میں منع کیا گیا ہے' ویسے تو کسی کی بھی تصویر

نہیں بنانی چاہیئے خاص طور پر چونکہ یہ علماء کا وفد ہے' فوٹو گرافروں اور ٹی وی والوں کو کہیں کہ وہ یہاں سے چلے جائیں۔ حضرت شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عالم صاحب سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ کی تائید کی' چنانچہ صدر ضیاء الحق اور (اُس وقت کی) مجلس شوریٰ کے چیئرمین خواجہ محمد صفدر نے فوٹو گرافروں کو فوٹو کھینچنے سے منع کر دیا۔

بعد ازاں حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے اپنے مختصر خطاب میں حمد وصلوٰۃ کے بعد شعر

؎ اُٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے...... پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

پڑھ کر چند ضروری نکات کی طرف صدر صاحب کی توجہ مبذول کروائی۔ علامہ ابوداؤد صاحب کے کلمہ حق کہنے سے الحمدللہ علماء کا وفد فوٹو بازی سے محفوظ رہا لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ بعض ''علماء'' آپس میں یہ گلہ کرتے ہوئے سنے گئے کہ ''مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب نے ہمارا ''کام'' خراب کر دیا کیونکہ ہم نے تو نئی واسکٹیں بھی سلوائی تھیں کہ صدر صاحب کے ساتھ ٹیلی ویژن کے خبرنامہ میں ہماری تصویریں آئیں گی اور ہم اپنے ''اہل خانہ'' کے ساتھ مل کر دیکھیں گے''۔ (ولاحول ولاقوۃ الاباللہ)

صدر رفیق تارڑ سے ملاقات: ۱۴ ذوالقعدہ ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۹۸ء بروز ہفتہ صدر مملکت محمد رفیق تارڑ جب گوجرانوالہ آئے تو دیگر وفود کے علاوہ مختلف علماء کے وفد کی بھی اُن سے ملاقات کرائی گئی' جس میں حضرت نباضِ قوم مدظلہ بھی خصوصی طور پر مدعو تھے۔ گفتگو کے آغاز ہی میں فوٹو گرافر آ گئے جس پر آپ نے فرمایا کہ ''کیا ہر جگہ یہ سلسلہ ضروری ہے؟ یہ علماء کا وفد ہے یہاں ایسا ہرگز نہ کیا جائے''۔

الحمدللہ دیگر حضرات نے بھی تائید کی اور فوٹو گرافر چلے گئے مگر تھوڑی دیر بعد پھر ایک فوٹو گرافر آ گیا' جس پر حضرت نباضِ قوم مدظلہ احتجاجاً اُٹھنے لگے تو صدر صاحب اور بعض دیگر حضرات نے کہا ''حضرت! آپ تشریف رکھئے' یہ چلا جائے گا''۔ چنانچہ وہ اپنے قریب بعض کی تصویر اُتار کر چلا گیا' حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی طرف نہ آیا' اس موقع پر ''اہلحدیث و دیوبندی علماء'' خاموش تماشائی بن کر بیٹھے رہے۔☆ آخر میں فقہ جعفریہ کے ایک شخص نے صدر صاحب سے کہا کہ ''مولانا صاحب (حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی طرف اشارہ کر کے) کی تصویر نہ بنائی جائے مگر باقی علماء کا خیال ہے کہ آپ کے ساتھ اُن کی تصویر بنوائی جائے''۔ اس پر حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے کہا کہ ''آپ کو علماء کی نمائندگی کا حق کس نے دیا ہے؟ علماء تو تصویر کو ناجائز و گناہ قرار دیتے ہیں'' پچھلی طرف بیٹھے ہوئے گکھڑ کے ایک دیوبندی مولوی صاحب کو حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے فرمایا کہ ''آپ کیوں نہیں بولتے؟'' وہ کہنے لگے ''آپ نے جو کہا ہے ہم آپ کی تائید کرتے ہیں''۔ حضرت نے فرمایا ''لیکن آپ کو بھی تو بولنا چاہیئے''

صدر صاحب سے حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے جو گفتگو فرمائی روزنامہ نوائے وقت لاہور کی رپورٹ کے مطابق درج ذیل ہے:

''مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب نے صدر مملکت کی دو مسائل کی طرف توجہ دلائی' ایک یہ کہ ان کے خیال میں اسمبلیوں میں عورتوں کی نمائندگی شرعاً درست نہیں ہے' اس لئے اسمبلیوں میں خواتین کی نشستوں کو ازسرِ نو بحال نہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ پہلے بھی اسی وجہ سے لوگ نحوست کا شکار ہیں اس میں

اضافہ نہ کیا جائے۔☆دوسرے نمبر پر انہوں نے ٹی وی کے فحش پروگراموں اور اخبارات میں شائع ہونے والی خواتین کی تصویروں کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ عورت کی نمائش کی وجہ سے ہمارے ہاں نابالغ بچیوں تک کی عصمت دری اور گینگ ریپ جیسے شرمناک واقعات ہو رہے ہیں' اسلئے اس کی روک تھام کی جائے۔

روزنامہ نوائے وقت لاہور نے ۱۹ مارچ ۱۹۹۸ء کی اشاعت میں حضرت نباض قوم مدظلہ کی گفتگو سے متعلق رپورٹ حسب ذیل تین کالمی سرخی کے ساتھ شائع کی۔☆"علماء نے خواتین کی نشستیں بحال نہ کرنے کا مطالبہ کر دیا۔☆ خواتین نمود و نمائش کی چیز نہیں' اسمبلیوں میں خواتین کی نمائندگی شرعاً درست نہیں۔ ☆عورت کا چار دیواری میں رہنا ہی حکمت ہے"۔﴿﴾اس ملاقات پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت نباض قوم مدظلہ رقمطراز ہیں:

"خدا تعالیٰ حکمرانوں کو اسلامی ذہن و جذبہ سے یہ حقیقت سمجھنے اور اس پر عملدرآمد کی توفیق بخشے' جو اسلام کے ساتھ زیادہ تر زبانی جمع خرچ کا معاملہ رکھتے ہیں اور کسی برائی و فحاشی کے سدباب کی بجائے اُلٹا مزید قباحتوں کا دروازہ کھولنے پر تیار رہتے ہیں۔﴿﴾ بالخصوص صدر مملکت کو خدا تعالیٰ حکومت کی اصلاح کیلئے کوئی کردار ادا کرنے کی توفیق بخشے کیونکہ ان کی صورت و اسلامی بیانات کے باعث لوگ ان سے بڑی توقع رکھتے ہیں' اسی لئے فقیر (ابوداؤد محمد صادق) نے صدر صاحب کو اپنی گفتگو کے دونوں نکات میں زور دے کر یہ کہا تھا کہ آپ اصلاح احوال و کاغذی چکلوں کے سدباب اور اسمبلیوں میں عورتوں کو "شمع محفل" بنانے کے خلاف اپنا پورا وزن ڈالیں اور اپنا پورا اثر و رسوخ بروئے کار لائیں مگر افسوس کہ بمصداق:

ع...... ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد"

(مزید تفصیل کیلئے ماہنامہ رضائے مصطفےٰ ذوالحجہ ۱۴۱۸ھ ملاحظہ فرمائیں)

دوسری ملاقات: صدر رفیق تارڑ سے حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی دوسری ملاقات گورنر ہاؤس لاہور میں ہوئی۔ اس موقع پر راقم الحروف (نیازی)، صدر صاحب کے پریس سیکرٹری عرفان صدیقی، حضرت موصوف کے صاحبزادگان الحاج مولانا محمد داؤد رضوی، الحاج صاحبزادہ محمد رؤف رضوی بھی موجود تھے۔☆ جب حضرت صاحب گورنر ہاؤس پہنچے تو الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا والے دورویہ قطار بنائے کھڑے تھے اور جب وہ فوٹو و مووی وغیرہ کا سلسلہ شروع کرنے لگے تو حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے گرجدار آواز سے کلمہ حق بلند فرماتے ہوئے انہیں منع فرمادیا، اس طرح وہ اپنے "مقصد" میں کامیاب نہ ہوسکے۔ اس موقع پر صدر صاحب نے بڑی عقیدت و محبت سے آپ کو خوش آمدید کہا اور دوران ملاقات کہا کہ "آپ سے مل کر مجھے دلی تسکین ہوئی ہے" حضرت صاحب نے حسب معمول حکومتِ وقت کے نامناسب اور غیر شرعی طریقہ کار پر بڑی تفصیل کے ساتھ اپنا مؤقف بیان فرمایا۔ اسی دوران حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے صدر صاحب سے پوچھا کہ "اس دنیاوی ماحول میں رہ کر آپ کا شرعی داڑھی مبارک رکھنے کا سبب کیا چیز بنی؟" تو اس سلسلہ میں صدر صاحب نے اپنی مدینہ منورہ حاضری کا بڑا رقت آمیز انداز میں تذکرہ کیا، جس کا خلاصہ یہ تھا کہ یہ تمام حضور سرور کائنات ﷺ کی نگاہِ عنایت ہی کا صدقہ ہے۔

"رضائے مصطفےٰ" کی کشتی

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

جیسا کہ پہلے ذکر ہوا کہ جب گوجرانوالہ میں مسلک اہلسنّت کا سورج طلوع ہوا اور اس کی روشنی میں مخالفین کی آنکھیں چندھیانے لگیں تو انہوں نے حضرت نباض قوم مدظلہ کو نیچا دکھانے، ان کی دینی مسلکی سرگرمیوں کو ملیامیٹ کرنے، اُن کی حق بیانی کی شمع فروزاں کو بجھانے اور اُنہیں حراساں کرنے کیلئے طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال کرنا شروع کر دیئے، اُن کی تقاریر، بیانات اور وعظ جس طرح ان لوگوں کیلئے ناقابل برداشت تھے۔ اسی طرح ان کی تحریری خدمات پر بھی سٹپٹاتے اور اس میدان میں بھی اُنہیں شکست دینے کے درپے رہتے تھے اور اس سلسلہ میں صرف دیوبندی وہابی مکاتب فکر کے لوگ ہی نہیں، اہل تشیع نے بھی بڑے ہاتھ پاؤں مارے اور "رضائے مصطفےٰ" کی اشاعت بند کرانے کیلئے بہت اوپر کی سطح پر کارکردگی پورے جوش و خروش سے شروع کی، شاید اُنہیں یاد نہیں رہا تھا کہ

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیوں بجھے جسے روشن خدا کرے

"رضائے مصطفےٰ" کو بند کرنے کرانے کی لاحاصل سعی میں شیعہ مکتب فکر نے جو جارحیت آزمائی وہ دوسروں سے کہیں زیادہ آگے، مؤثر اور خطرناک تھی لیکن اس قماش کے ان دشمنوں کو بھی یہ پتہ نہ تھا یا انہیں یاد نہ تھا یا وہ بھول گئے تھے کہ جب ہفت روزہ "رضائے مصطفےٰ" گوجرانوالہ کا پہلا پرچہ منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوا تو اُس

کے پہلے صفحہ پر ایک کشتی بنی ہوئی تھی جس پر لکھا تھا:

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَ مُرْسٰهَا...... اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب
کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیئے ہیں

جو کشتی محب مصطفےٰ پیکر صدق و صفا حضرت مولانا الحاج مفتی ابوداوٗد محمد صادق صاحب مدظلہ نے حوالۂ مصطفےٰ (علیہ التحیۃ والثناء) کی ہو' کوئی حاسد' کوئی غاصب' کوئی معاند' کوئی بدمذہب اُسے کیسے ڈبو سکتا ہے؟ کئی طوفان آئے' کئی ہچکولے لگے کئی بھنور حائل ہونے کی کوشش کرتے رہے' کئی مخالفین نے اسے ڈبو دینے کی کوشش میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن بے بسی کا نعرہ لگا کر روپوش ہو گئے اور ایسے گئے کہ آج اُن کا یا اُن کے جاننے والوں کا نام و نشان باقی نہیں جبکہ ماشاءاللہ "رضائے مصطفےٰ" کی شمع فروزاں بفضلہٖ تعالیٰ آج بھی جگمگا رہی ہے' اہلسنّت کے دلوں کو لبھا رہی ہے' فیض کے چشمے بہا رہی ہے' اہل حق کے چہرے چمکا رہی ہے اور سنیت کے ڈنکے بجا رہی ہے اور اس کی رواں دواں کشتی جانب منزل جا رہی ہے۔ ❖۱۹۶۰ء کے اوائل کا ذکر ہے کہ محکمہ تعلقات عامہ میں بشیر حسین نامی شیعہ افسر اسسٹنٹ ڈائریکٹر تھا جو "رضائے مصطفےٰ" کا دشمن نمبر ایک تھا۔ اپنے دور میں اس غالی شیعہ نے پرچہ "رضائے مصطفےٰ" بند کراتے' مدیر "رضائے مصطفےٰ" کو مقدمات میں پھنسانے کی ہر ممکن کوشش کی' شروع میں اس نے لیٹر لکھا کہ "آپ جس دن لاہور آئے ہوئے ہوں' مجھے میرے دفتر پریس برانچ سول سیکرٹریٹ

لاہور میں ضرور ملیں"۔ میں گیا تو اُس نے میز پر "رضائے مصطفےٰ" کا پرچہ رکھا ہوا تھا جس پر جا بجا سرخ پنسل سے نشان لگے ہوئے تھے۔ یہ شخص قد بُت میں بظاہر بہت موٹا تازہ اور بارعب تھا' مجھ سے کہا کہ "آپ نے "رضائے مصطفےٰ" میں ۲۹ ذوالحجہ ۱۳۷۷ھ کی اشاعت میں جو مضمون شائع کیا ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خسر سیدہ زہرا و مولیٰ علی کے داماد اور حسنین کے بہنوئی

حضرت عمر فاروق اعظم (رضی اللہ عنہ)

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے داماد حضرت زہرا کے بہنوئی مولیٰ علی کے ہم زلف اور حسنین کے خالو

حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) (۱۵ ذوالحجہ ۱۳۷۷ھ)

ان مضامین کی اشاعت کی وجہ سے میں آپ کا پرچہ بند کر سکتا ہوں" میں نے کہا کہ "آپ شوق سے بند کر دیں' یہ میرا کاروبار نہیں کہ بند ہونے سے میرا نقصان ہو' میں دین کی خدمت سمجھ کر یہ پرچہ چھاپ رہا ہوں۔ جب تک خدا تعالیٰ کو منظور ہوگا' دین کی خدمت کا یہ سلسلہ جاری رہے گا"

میں اتنی بات کہہ کر اُس سے ہاتھ ملائے بغیر واپس آ گیا' اس شیعہ افسر کے تیور پہلے ہی میرے اور "رضائے مصطفےٰ" کے بارہ میں اچھے نہیں تھے۔ میرے اس رویہ سے مزید سٹپٹایا اور میرے خلاف ڈائریکٹر جنرل محکمہ تعلقات عامہ کے ذریعہ انکوائری شروع کرا دی۔ اُن دنوں اس محکمہ کا صدر دفتر (ہیڈ آفس) نارووال میں تھا' وہاں سے ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ کو انکوائری موصول ہوئی جو کار خاص محکمہ کے ذریعہ مجھ تک پہنچی۔ میں نے متعلقہ کارندہ سے کہا کہ اپنی طرف سے یہ جواب لکھے

کہ "یہ عقائد اہلسنت واہل تشیع کے متفقہ ہیں ان کی اشاعت سے کسی قسم کی فرقہ وارانہ کشیدگی یا فساد کا کوئی احتمال نہیں"

کاغذات فائل ہو گئے اور شیعہ افسر بے بس ہو گیا۔ "رضائے مصطفےٰ" کی ۲۲ جولائی ۱۹۶۰ء کی اشاعت میں جبکہ ملک میں مارشل لاء لگا ہوا تھا' دستور کمیشن کے سوالنامہ کا جواب شائع ہوا جو حضرت مولانا عبدالحامد بدایوانی رحمۃ اللہ علیہ (کراچی) نے ترتیب دیا تھا اور مطبوعہ تھا مگر اس سے بیشتر اخبارات میں یہ خبر چھپ چکی تھی کہ کوئی اخبار رسالہ اس سوالنامہ کا جواب شائع نہ کرے۔ مجھے اس حکم آرڈر کا کچھ علم نہ تھا' مگر مذکورہ شیعہ افسر کو موقع مل گیا اس نے لکھا "آپ نے علماء کے جواب شائع کر کے مارشل لاء احکام کی خلاف ورزی کی ہے کیوں نہ آپ کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے"۔ (۱/۸/۶۰) میں نے جواب لکھا کہ "اس آرڈر کا مجھے کوئی علم نہ تھا' آئندہ احتیاط کریں گے" مگر اس شیعہ نے اپنی روایتی بدباطنی کی بناء پر مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر لاہور سے میرے سمن جاری کرا دیے اور مجھے گرفتار کر لیا گیا۔ جمعہ کے روز مجھے گرفتار کیا گیا' ہفتہ کے روز میرے احباب نے ضمانت کی کوشش شروع کر دی۔ انہیں بتایا گیا کہ "مارشل لاء ہیڈ آفس نارووال سے ضمانت ہو سکتی ہے"۔ احباب ایک درخواست لے کر نارووال گئے' ان احباب میں خوشی محمد مرحوم جو ہماری مسجد کی انتظامیہ میں خزانچی تھے شامل تھے۔ انہوں نے ایڈمنسٹریٹر مارشل لاء سے رابطہ کیا کہ "محمد حفیظ نیازی صاحب کی ضمانت کرانے کی اجازت دی جائے"۔ ایڈمنسٹریٹر صاحب نے پوچھا "کون محمد حفیظ نیازی؟ جو "رضائے مصطفےٰ" کے ایڈیٹر ہیں"۔ انہوں نے کہا "ہاں وہی"۔ "ان کو کس نے

گرفتار کیا ہے میں تو خود "رضائے مصطفےٰ" کا خریدار ہوں"۔ انہوں نے بتایا کہ "وہ بلاوجہ گرفتار کیے گئے ہیں کوئی جرم نہیں کیا"۔ ضمانت کی درخواست منظور ہو گئی مگر دوسرے روز اتوار کی وجہ سے رہائی نہ ہو سکی اور پیر کے دن رہائی عمل میں آ گئی جب میں جمعہ کو جیل میں داخل کیا گیا تو بحمدہ تعالیٰ کسی قسم کی پریشانی کا میرے چہرہ پر نام و نشان نہیں تھا۔ ایک معمر قیدی نے کہا "آپ کو مارشل لاء والوں نے گرفتار کیا ہے؟" میں نے کہا "ہاں"۔ وہ کہنے لگے کہ "آپ کی نہ اپیل نہ وکیل نہ دلیل کوئی چیز نہ چلے گی ہو سکتا ہے آپ کو گولی ماردیں"۔ میں نے کہا "میں نے سزائے موت والا کوئی جرم نہیں کیا' تاہم

"اگر نصیب میں جام شہادت ہے تو بسم اللہ"

اتوار کے دن کئی دوست احباب ملاقات کیلئے آئے۔ میں بحمدہ تعالیٰ بالکل ہشاش بشاش تھا' میرے بارک کے ساتھی کہتے تھے "مولوی ہے تو چھیٹکا سا مگر دلیر معلوم ہوتا ہے"۔ پیر کے روز میری ضمانت ہو گئی اور میں گھر آ گیا۔ والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ حیات تھے' انہوں نے کبھی اس قسم کا کوئی معاملہ نہ دیکھا تھا' وقتی طور پر افسردہ ہوئے' مگر حضرت نباضِ قوم مدظلہ کے دلاسہ دینے سے کہ "نیازی نے کوئی جرم نہیں کیا' وہ جلد ہی گھر آ جائیں گے" مطمئن ہو گئے۔ رہائی کے بعد میں لاہور میں واقع مارشل لاء ڈائریکٹر کے دفتر گیا' جہاں ایک عزیز دوست جناب مختار احمد مرحوم (جو حضرت قبلہ محدث اعظم پاکستان شیخ الحدیث مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے) تعینات تھے' اُن سے پوچھا کہ "آپ کی موجودگی میں یہ واقعہ کیونکر وقوع پذیر ہوا؟" انہوں نے کہا "میں گذشتہ دنوں گھر سانگلہ ہل

گیا ہوا تھا' میری غیر موجودگی میں کوئی اور صاحب یہاں آئے اور یہ ساری کار گذاری ان کی ہے"۔ میں نے عرض کیا "یہ فائل جب تک حیات ہے' پھر بھی کسی دن اپنا "جلوہ" دکھا سکتی ہے"۔ انہوں نے کہا "ان شاء اللہ آج ہی نذر آتش ہو جائے گی" ......اور پھر اُسے جلا دیا گیا' مگر شیعہ افسر صاحب بہت بے چین تھے۔ انہوں نے بار بار اس دفتر کو یاددہانی کرائی مگر اس تگ و دو کا اُسے کوئی فائدہ نہ ہوا اور وہ ہر بار خائب و خاسر ہی ہوتا رہا۔ ❁ جب وہ بار بار معاندانہ کارروائیوں میں ناکام ہوا تو اُس نے از خود اپنے محکمہ تعلقات عامہ کی طرف سے نیا قانون جاری کیا کہ "یکم مارچ ۱۹۵۹ء سے تمام جرائد و رسائل و اخبارات نئے ڈیکلریشن فارم داخل کر کے دوبارہ منظوری حاصل کریں"۔ اس نئے فارم میں ایک خانہ تھا "ماہوار آمدنی" میں نے اور گوجرانوالہ کے دیگر اخبارات "قومی دلیر"، "سرفروش"، "پرواز" وغیرہ نے ایک جیسی درخواستیں داخل کیں چنانچہ جب منظوری کا وقت آیا تو ساری مسترد ہو گئیں اور سب پر ایک ہی وجہ لکھی تھی۔

"میں آپ کے مالی وسائل سے مطمئن نہیں ہوں"

یہ ریمارک ڈی سی صاحب کی طرف سے تھا لیکن میں سمجھ گیا تھا کہ یہ ساری شرارت اُسی شیعہ افسر کی ہے اور اُسی نے "رضائے مصطفےٰ" بند کرنے کیلئے ڈپٹی کمشنر کا کندھا استعمال کیا ہے۔ میں نے ڈپٹی کمشنر کے نام نظر ثانی کی درخواست لکھی اور خود اُن کے دفتر میں جا کر انہیں پیش کی۔ ڈپٹی کمشنر صاحب میرے بڑے شناسا تھے اور ہمیشہ محبت سے پیش آتے تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ "یہ آرڈر پریس برانچ کے انچارج محکمہ تعلقات عامہ کے ڈائریکٹر کی طرف سے ہیں' انہیں ملیں' میں کچھ

نہیں کر سکتا"۔ کچھ دنوں بعد ان ڈپٹی کمشنر صاحب کا تبادلہ ہو گیا اور گوجرانوالہ میں نئے ڈپٹی کمشنر صاحب آ گئے۔ یہ نئے ڈپٹی کمشنر صاحب حالات سے واقف نہ تھے۔ میں نے ایک نئی نظر ثانی کی درخواست انہیں پیش کر دی' جو انہوں نے مع پوری فائل انکوائری کیلئے پولیس کو بھیج دی۔ اس فائل میں ڈپٹی کمشنر کے نام اُسی شیعی آفیسر کا ایک لیٹر موجود تھا' جس میں اُس نے ڈپٹی کمشنر کو لکھا تھا کہ:

"رضائے مصطفےٰ" فرقہ وارانہ مواد شائع کرتا ہے اسے ڈیکلریشن نہ دیا جائے اور "مسیحی خادم" (عیسائیوں کے پرچہ) کو دے دیا جائے اُس پر کوئی اعتراض نہیں ہے"۔ میں نے اس لیٹر کی نقل محفوظ کر لی' کچھ دنوں بعد ڈپٹی کمشنر کا جواب آیا کہ "آپ کی درخواست فائل کر دی گئی ہے" (یعنی نا منظور ہے) میں نے یہ جواب اور ڈپٹی کمشنر کے نام شیعی افسر کا خط لیا اور لاہور جا کر جناب ڈاکٹر سید نسیم حسن شاہ صاحب (جو بعد میں سپریم کورٹ کے چیف جسٹس منتخب ہوئے) کو وکیل کیا اور ہائیکورٹ میں ڈپٹی کمشنر کے خلاف رٹ دائر کر دی' جس کی خبر روزنامہ نوائے وقت لاہور کی ۹ فروری ۱۹۶۲ء کی اشاعت میں بدیں الفاظ شائع ہوئی:

ہفت روزہ کا ڈیکلریشن دینے سے انکار کے حکم کو چیلنج

ہائیکورٹ کے ڈویژن بنچ نے درخواست کی سماعت منظور کر لی (سٹاف رپورٹر)

لاہور' صوبائی ہائیکورٹ کے ڈویژن بنچ مشتمل بر مسٹر جسٹس شبیر احمد اور مسٹر جسٹس اے ایس فاروقی کے روبرو آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گوجرانوالہ کے اس حکم کے قانونی جواز کو چیلنج کیا گیا ہے' جس کے تحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گوجرانوالہ نے ایک

ہفتہ وار رسالہ "رضائے مصطفےٰ" کے نام ڈیکلریشن جاری کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اس حکم کے خلاف متذکرہ ہفتہ وار رسالہ کے پرنٹر پبلشر مسٹر محمد حفیظ نیازی نے ہائیکورٹ کے روبرو رٹ درخواست دائر کی ہے اور ہائیکورٹ کے فاضل ججوں نے یہ درخواست برائے سماعت منظور کرنے کے بعد مدعا علیہ کے نام نوٹس جاری کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس مقدمہ کی آئندہ سماعت ۲۷ فروری کو ہوگی۔

❁ درخواست دہندہ مسٹر محمد حفیظ نیازی نے اپنی درخواست میں بیان کیا کہ "میں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے روبرو اس مضمون کی درخواست دی تھی کہ مجھے رسالہ "رضائے مصطفےٰ" کا ڈیکلریشن دیا جائے لیکن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے میری درخواست مسترد کر دی اور اس سلسلہ میں یہ وجہ بتائی کہ چونکہ میری مالی حالت اچھی نہیں' اس لئے میرے نام ڈیکلریشن جاری نہیں کیا جاسکتا"۔ درخواست دہندہ نے یہ مؤقف اختیار کیا کہ "دراصل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے میری درخواست صوبائی پریس برانچ کی ہدایت پر مسترد کی ہے کیونکہ پریس برانچ نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گوجرانوالہ کو رپورٹ کی ہے کہ میرے رسالہ میں فرقہ وارانہ مواد شائع ہوتا رہا ہے اور اگر مجھے ڈیکلریشن دے دیا گیا تو آئندہ بھی ایسا مواد شائع ہوتا رہے گا"۔ درخواست دہندہ نے بیان کیا کہ "قواعد کے مطابق فرقہ وارانہ مضامین شائع کرنے کی بناء پر کسی رسالہ کو ڈیکلریشن دینے سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ پریس برانچ نے اس کی بجائے مالی حالت کی کمزوری کا سہارا لے کر میرے نام ڈیکلریشن جاری کرنے کی مخالفت کر دی اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بھی اس کے مطابق میری

درخواست مسترد کر دی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا یہ اقدام خلاف قانون ہے۔ اس لئے انھیں ہدایت کی جائے کہ وہ میرے نام ڈیکلریشن جاری کریں"۔ ہائیکورٹ کے فاضل ججوں نے اس درخواست کی ابتدائی سماعت کے بعد آج متذکرہ حکم صادر کیا ہے۔ (نوائے وقت لاہور ۹ فروری ۱۹۶۱ء)

درخواست دہندہ کی جانب سے ہائیکورٹ کے روبرو ڈاکٹر نسیم حسن شاہ نے وکالت کے فرائض انجام دیئے۔ ہائیکورٹ میں رٹ کی سماعت کے دوران سرکاری وکیل نے اعتراض کیا کہ رٹ میں جو کاغذات منسلک کئے گئے ہیں ان میں ایک پر لکھا ہے کہ "میں اس پرچہ کو ہر ہفتہ باقاعدگی سے چھاپ رہا ہوں' محمد حنیف نیازی" جبکہ دوسرے کاغذ پر لکھا ہے کہ "ہم دو سال سے اس پرچہ کو چھاپ رہے ہیں' غلام محی الدین آف اصلاح برقی پریس گوجرانوالہ"۔ ایک پرچہ کے دو پرنٹر نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا یہ دعوکہ دہی ہے مجھ سے وکیل سید نسیم حسن شاہ صاحب نے پوچھا کہ "سرکاری وکیل نے اپنے جواب میں اعتراض کیا ہے کہ ایک پرچہ کے دو پرنٹر کیسے ہو سکتے ہیں؟" میں نے عرض کیا "میں بحیثیت مالک پرچہ چھاپتا ہوں' پریس والے غلام محی الدین بحیثیت مالک پریس چھاپتے ہیں۔ میں نہ چھپواؤں تو بھی نہیں چھپتا۔ وہ نہ چھاپیں تب بھی نہیں چھپتا۔ بائی اور ایٹ کا فرق ہے۔ بائی محمد حنیف نیازی ایٹ اصلاح پریس"۔ انھیں بات سمجھ میں آ گئی۔ یہ بات مجھے اس مرحلہ پر حضرت نباض قوم دھ کلوا نے اس طرح سمجھائی کہ "کوئی مکان زیر تعمیر ہو تو مالک مکان کہے کہ یہ مکان میں بنا رہا ہوں مگر اینٹیں لگانے والا مستری کہے کہ یہ مکان میں بنا رہا ہوں تو دونوں کا موقف درست ہے"۔ جیسا کہ "رضائے مصطفیٰ" کے آخری صفحہ پر اس کی

پرنٹ لائن اس طرح ہوتی ہے۔ (مدیر وطابع وناشر محمد حفیظ نیازی مطبوعہ اصلاح برقی پریس گوجرانوالہ مقام اشاعت مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ)

جب کورٹ میں رِٹ کی سماعت شروع ہوئی تو سرکاری وکیل نے اپنا اعتراض دہرایا کہ "ایک پرچہ کے دو پرنٹر کس طرح ہو سکتے ہیں؟" ہمارے وکیل صاحب نے پرنٹ لائن دکھا کر بائی اور ایٹ کی تشریح کر دی کہ یہ پرچہ بذریعہ محمد حفیظ نیازی اصلاح پریس پر پرنٹ ہوتا ہے۔ ساتھ ہی سرکاری وکیل سے پوچھا کہ "ڈپٹی کمشنر صاحب نے درخواست ڈیکلریشن کس وجہ سے نامنظور کی۔ اُس کا یہ اقدام غیر قانونی ہے یا نہیں جبکہ اس اَمر کا دستاویزی ثبوت موجود ہے کہ ڈیکلریشن دینے سے انکار پریس برانچ کے انچارج کے ایماء پر ہوا"۔ سرکاری وکیل نے کہا کہ "پرانے ڈپٹی کمشنر نے اپنی مرضی سے انکار کیا تھا' نئے ڈپٹی کمشنر کو جس کا علم نہیں تھا' پریس برانچ کے انچارج نے اپنا مشورہ دیا۔ یہ ضروری نہیں کہ اُس پر عمل کیا گیا ہو جبکہ ڈپٹی کمشنر نے اپنے طور پر لکھا کہ میں آپ کے مالی وسائل سے مطمئن نہیں"۔ ﴿﴾ ہائیکورٹ نے کیس کی مکمل سماعت کے بعد فیصلہ دیا کہ "ڈپٹی کمشنر صاحب کسی کے ایماء پر ڈیکلریشن دینے سے انکار نہیں کر سکتے' اپنی تحقیق کے بعد اپنا فیصلہ دیں اگر "رضائے مصطفےٰ" میں فرقہ وارانہ مواد شائع کیا جائے تو اُس کے مطابق قانونی کارروائی کریں' ڈیکلریشن دینے سے انکار نہ کریں"۔ ہائیکورٹ کا یہ آرڈر لے کر ڈیکلریشن کے حصول کیلئے نئی درخواست مرتب کر کے کچہری گیا۔ وہاں پر میرے سکول ماسٹر اللہ دتہ صاحب بحیثیت ہیڈ کلرک موجود تھے۔ تھوڑی بہت گرمی سردی دکھائی کہ "بھاگ جاؤ کوئی ڈیکلریشن نہیں دیں گے"۔ میں نے

کہا "میرے پاس ہائیکورٹ کے آرڈر ہیں، آپ درخواست پر لکھ دیں کہ لینے سے انکاری ہیں، میں پھر ہائیکورٹ چلا جاؤں گا"۔ اُنہوں نے کہا "ہم نہیں لکھ کر دیں گے"۔ میں نے کہا "میں ڈاکخانہ جا کر رجسٹری کر دیتا ہوں، اُس پر تو لکھو گے" "لینے سے انکاری ہیں" "پھر بھی میرے لئے رستہ کھلا ہوگا"۔ وہ میرے کان میں کہنے لگے "پہلے ہی ڈپٹی کمشنر نے ہماری بہت بے عزتی کی ہے، اب مزید کرانی ہے؟"۔ میں نے کہا "نہیں، آپ کے ڈی سی صاحب کے خط میں لکھا تھا، میں تمہارے مالی وسائل سے مطمئن نہیں، میں اب جو درخواست لے کر آیا ہوں، یہ ہفت روزہ کی نہیں، پندرہ روزہ کی ہے۔ آپ کھلے دل سے لکھ دیں کہ ہمارے پاس ہفتہ وار پرچہ چھاپنے کے وسائل نہیں تھے البتہ چونکہ پندرہ روزہ پر کم خرچ آتا ہے لہٰذا یہ چھاپ سکتے ہیں"۔ ماسٹر صاحب نے مجھے مشکور آنکھوں سے دیکھا اور اُسی وقت درخواست پر نوٹ لگا کر سپرنٹنڈنٹ کو پیش کر دی۔ انہوں نے Allowed (منظور ہے) لکھا اور ڈی سی صاحب سے دستخط لے لئے اور اس طرح دو سال کی جبری بندش کے بعد "رضائے مصطفٰے" پھر شائع ہونا شروع ہو گیا مگر اب یہ پندرہ روزہ کی شکل میں اشاعت پذیر ہوا۔ ہفت روزہ "رضائے مصطفٰے" کا آخری شمارہ جو جلد نمبر ۵ شمارہ نمبر ۹ تھا۔ ۸ رمضان المبارک ۱۳۸۰ھ مطابق ۲۴ فروری ۱۹۶۱ء کو شائع ہوا اور پندرہ روزہ "رضائے مصطفٰے" کا پہلا شمارہ ۲۳ رجب المرجب ۱۳۸۲ھ مطابق ۲۱ دسمبر ۱۹۶۲ء کو شائع ہوا۔ اس طرح جبری بندش کا درمیانی عرصہ کم وبیش ۲ سال (۱ سال ۱۰ ماہ) بنتا ہے۔

"رضائے مصطفےٰ" کے مخالف کا انجام بد: "رضائے مصطفےٰ" کی نئی اشاعت سے دو سال تک "رضائے مصطفےٰ" کے دشمن پریس برانچ کے انچارج بشیر حسین نامی شیعہ کا کوئی اتا پتہ نہ ملا میں بھی اُسے بھول چکا تھا کہ ایک روز لاہور انار کلی چوک کے قریب نعمت کدہ ہوٹل کے سامنے ایک لاٹھی کے سہارے کھڑے ایک نہایت ہی نحیف و نزار شخص نے مجھے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف متوجہ کیا۔ میں حیرانگی سے دیکھ رہا تھا کہ یہ کون ہے؟ اُس نے مجھ سے پوچھا "نیازی صاحب! آپ نے مجھے پہچانا نہیں؟" میں نے کہا "نہیں"۔ وہ کہنے لگا "میں بشیر حسین ہوں" میں نے حیرت سے کہا "جس بشیر حسین کو میں جانتا ہوں وہ تو بہت موٹا تازہ فربہ شخصیت کا مالک تھا' اگر آپ وہی ہیں تو یہ حلیہ کیا بنا رکھا ہے؟"۔ اُس نے کہا "میرا تبادلہ کوئٹہ ہو گیا تھا' وہاں کی آب و ہوا مجھے راس نہ آئی" میں نے کہا "استعفیٰ دے کر واپس آجاتے" کہا "ایسا ہی کیا ہے مگر اب ملازمت بھی ختم ہے اور صحت بھی ختم ہے"۔ میں نے کہا "کوئی علاج وغیرہ نہیں کرا رہے؟" کہا "بڑے علاج کرائے ہیں' کوئی موافق نہیں آیا' صحت دن بدن ڈاؤن ہو رہی ہے' اب تو ٹھیک سے چلا بھی نہیں جاتا"۔ میں نے اُسے کچھ نہیں کہا اگر میری اس کی یہ ملاقات نہ ہوتی تو مجھے اس کی گرفت اور اس حالت کا کبھی پتہ نہ چلتا مگر قدرت نے اس کے اس انجام پر مجھے مطلع کرنے کا یہ سبب بنایا کہ سرِ راہ اُس نے خود مجھے اپنی طرف متوجہ کر کے اپنی ابتر حالت دکھا دی۔ میری یادداشتیں اُسے مخاطب کر رہی تھیں ☆ "کیا تو وہی متکبر شخص ہے جو مدیر "رضائے مصطفےٰ" کو اپنے دفتر میں بلا کر

دھمکیاں دیا کرتا تھا" ☆ کیا تو وہی ہے جس نے بار بار "رضائے مصطفےٰ" کو بند کرنے کی کوششیں کیں؟۔ ☆ کیا تو نے ہی بلاوجہ بغیر جرم مدیر "رضائے مصطفےٰ" کو گرفتار کرایا تھا؟ ☆ کیا تو نے ہی مالی وسائل کی کمزوری کا بہانہ بنا کر "رضائے مصطفےٰ" کی اشاعت رکوادی تھی؟ ☆ کیا تو نے ہی مارشل لاء کے دفتر سے مدیر "رضائے مصطفےٰ" کے نام گرفتاری کے سمن جاری کرائے تھے؟ ☆ کیا تو نے ہی یہ آرڈر جاری کرایا تھا کہ عیسائیوں کافروں کے پرچہ "مسیحی خادم" کو ڈیکلریشن دے دیں "رضائے مصطفےٰ" کو نہ دیں؟ ☆ کیا تمہاری شرارت کی وجہ سے "رضائے مصطفےٰ" کی ہفتہ وار اشاعت دو سال بند رہی؟ ☆ کیا تو نے ہی صحابیٔ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) کی شان و عظمت کا مضمون چھپنے پر "رضائے مصطفےٰ" کو بند کرانے کی ناپاک سازش کی تھی؟

دیکھو! تمہاری تنگ نظری، تعصب اور "رضائے مصطفےٰ" دشمنی نے تمہیں کہاں تک پہنچادیا ہے جبکہ "رضائے مصطفےٰ" اُسی آن بان شان اور اپنی پوری چمک دمک کے ساتھ باقاعدہ طور پر بلاناغہ شائع ہورہا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالك مگر دوسری طرف تو اپنے کئے کی سزا بھگت رہا ہے۔ (معاذ اللہ)

كذالك العذاب ولعذاب الاخرة اكبر

ظلم کرنہ ظالم تو پچھتائے گا...... سدا نام اللہ کا رہ جائے گا

جب تم ادارہ رضائے مصطفےٰ کو اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بنا رہے تھے تو تمہیں یاد نہ تھا۔ اعمل ما شئت کما تدین تدان۔ جو کرنا ہے کرلو جیسا کروگے ویسا بھروگے۔ تمہیں یہ بھی یاد نہ رہا:

ع...... سدا نہ باغیں بلبل بولے سدا نہ موج بہاراں

اور نہ موت قبر حشر کی پیش آنے والی منزلیں یاد رہیں تم ناپائیدار دنیا کی مستیوں میں مست تھے اور یہ مستی تمہاری پکڑ اور جزاء سزا کے انگارے تیار کر رہی تھی۔ اب بلاؤ اپنے ماتحتوں کو' بلاؤ اپنی شوخیوں کو' بلاؤ اپنی بہادریوں کو' اب بلاؤ اپنے عہدوں کو' بلاؤ اپنی ڈگریوں کو' بلاؤ اپنی ڈکٹیٹر شپ کو' تا کہ تمہاری گم کردہ آن بان شان تمہیں واپس دلائیں مگر نہیں

ع...... گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

اُس وقت تم اِس وقت کو بھلا چکے تھے' اب اِس وقت اُس وقت کو یاد کر کے پچھتاؤ مگر اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت......

جب ذہنی جسمانی صلاحیتیں مفقود ہو چکیں توبہ کا دروازہ تو کھلا ہے مگر شاید تمہیں توبہ کی توفیق نصیب نہ ہو' توبہ کی توفیق تو اُن کو ملتی ہے جو آخرت کی باز پرس سے ڈر جائیں۔ تمہاری تو ابھی یہی حالت ہے کہ "یہ جہان مٹھا' اگلا کس نے ڈٹھا"۔ ابھی عالم اسباب میں اپنی کھوئی ہوئی صحت و دنیوی شان و شوکت' عہدوں اور دولت کو ڈھونڈو' ڈھونڈتے رہو' وہ تو تمہیں ملنے کی نہیں' ہاں اسی تگ و دو میں موت کا بلاوا آنے کو ہے۔ پھر تمہارے چاہنے والے اپنے ہاتھوں سے تمہیں قبر کی اندھیری کوٹھڑی میں خالی ہاتھ ڈال آئیں گے پھر جب تم سے تمہارے اعمال کا مواخذہ کیا جائے گا' جب تمہارے اعمال کا محاسبہ ہوگا' جب تمہارے ظلم و جور' بداعمالیوں' بدکرداریوں' بدیوں کا حساب لیا جائے گا' جب کوئی تمہارا پرسان حال نہ ہوگا' کوئی مددگار نہ ہوگا' بتاؤ اُس وقت کس کو پکارو گے؟ کون تمہاری مدد کو آئے

گا؟ کاش آج اپنے اعمال درست کرلو اپنی غلطیوں کوتاہیوں کی توبہ کرلو مگر شاید تم جیسے متکبر وفرعون مزاج لوگوں کو توبہ کی توفیق نہیں ملتی اور وہ اپنی "میں" کے نشہ میں سرشار موت سے ہمکنار ہو جاتے ہیں۔ ع..... موت سے کس کو رستگاری ہے قبر کے اندھیروں میں کوئی دنیوی عہدے احباب اولاد جائیداد کام نہیں دیتے پھر اس سے اور آگے آخرت کی منزل بھی آنے والی ہے۔ وہاں بھی بداعمالیوں کا حساب دینا ہوگا جیسا کچھ کیا ہوگا ویسی ہی سزا ملے گی کوئی تمہیں جزا سزا سے بچا نہ سکے گا۔﴿﴾ میری اور اُس کی یہ دو تین منٹ کی ملاقات بڑی سبق آموز تھی۔ شاید قدرت نے مجھے اُس کا حشر دکھانے کیلئے عالم اسباب میں اس کا بندوبست فرمادیا تھا۔ وہ جس حال میں میرے سامنے کھڑا تھا اگر یہ ملاقات نہ ہوتی تو میں کبھی نہ جان سکتا کہ اس متکبر کا کیا حال ہوا اب تو میں اپنی کھلی آنکھوں سے اُس کی قدرتی گرفت کا نظارہ کر رہا تھا۔

تو مشو مغرور بر حلم خدا...... دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

وہ اپنی جوانی کی قوت و توانائی کھو چکا تھا اُس کا جسم پہلے سے آدھا بھی نہیں رہ گیا تھا۔ لاٹھی کے سہارے بھی کھڑا ہونا اُس کیلئے مشکل لگ رہا تھا میں نے کہا "اچھا رضائے الٰہی" اور بغیر ہاتھ ملائے چوک سے جامعہ نظامیہ کی طرف مڑ گیا۔

مخالفین اہل سنت کے جھوٹے مقدمات:

قارئین کرام! اس دلچسپ تاریخ کے صفحات الٹتے ہوئے جیسا کہ پہلے عرض کیا جاچکا ہے کہ ہفت روزہ "رضائے مصطفیٰ" کی اشاعت سے مخالفین اہلسنّت اتنے

بوکھلائے اور سٹپٹائے کہ انہوں نے سرپرست "رضائے مصطفےٰ" مجاہد اہلسنّت، جبل استقامت، نباض قوم مولانا مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ کو مرعوب کرنے کیلئے مختلف حربے شروع کر دیئے، جب "رضائے مصطفےٰ" شان رسالت کے پھریرے لہراتا، شان صحابہ کے گیت گاتا، شان اولیاء کے نغمے سناتا، مسلک حق اہلسنّت کا دبدبہ جگاتا، مخالفین کے چہروں کے نقاب الٹتا، ان کے گستاخانہ عقائد کی گنتی کراتا، ہر جمعۃ المبارک کو اپنوں بیگانوں کے ہاتھوں میں پہنچنے لگا اور شہر بھر کی اہم گزرگاہوں اور چوکوں میں جماعت رضائے مصطفےٰ کے شائع کردہ اصلاحی پیغامات پر مشتمل بڑے بڑے بورڈز گزرنے والوں کو متاثر کرنے لگے اور جب چھوٹے چھوٹے ہینڈ بل جن پر قرآن و حدیث کی روشنی میں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغامات درج ہوتے تھے، جا بجا تقسیم ہونے لگے اور جب شہر کے ہر کونے سے صبح صادق کے وقت لاؤڈ اسپیکر میں

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

کے سہانے نغمات گونجتے سنائی دینے لگے تو مخالفین کے پاس اس کے سوا اب کوئی حربہ باقی نہ رہ گیا کہ وہ حضرت نباض قوم مدظلہ کے خلاف انتہائی شرمناک جھوٹا پراپیگنڈا کر کے انہیں شہر بدر کرا دیں یا جیل کی سلاخوں کے پیچھے بھیج دیں۔ چنانچہ جون / جولائی ۱۹۷۵ء کے دوران جبکہ ابھی "رضائے مصطفےٰ" کے صرف پندرہ پرچے شائع ہوئے تھے۔ وہابیوں، دیوبندیوں نے مقامی پولیس اور انتظامیہ کی ملی بھگت سے حضرت نباض قوم مدظلہ پر مقدمات کی بھرمار کر دی اور ایک منظم سازش کے تحت یہ مذموم اور جھوٹا پراپیگنڈا شروع کر دیا کہ حضرت نباض قوم مدظلہ نے کہا

ہے کہ "وہابیوں کو قتل کر دو" ☆ "جو ایک وہابی کو قتل کرے گا اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا" ☆ "فلاں فلاں اہلحدیث، مودودی، دیوبندی عالم کو قتل کر دینا چاہیئے" ☆ انہوں نے یہ بھی مشہور کر دیا کہ "مولانا محمد صادق کو گرفتار کر لیا گیا ہے، ان کو تھانے لے جایا گیا ہے، پولیس نے زینت المساجد کا محاصرہ کر لیا ہے......"

(وغیرہ ذالک من الخرافات)

اس سراسر جھوٹ اور غلط پراپیگنڈا سے مخالفین اور ان کے مولوی تو خوش ہوئے مگر غیر جانبدار عوام ان سے مزید متنفر ہوئے۔ یہ دیکھ کر مخالفین کے مولویوں نے اس نجدی فتنہ کو مزید ہوا دی۔ اشتعال انگیز تقریریں شروع کر دیں اور حضرت نباض قوم مدظلہ پر دفعہ ۱۸۸ کے تحت دو مقدمے ۱۵۰/۱۰۷ کے تحت ایک مقدمہ اور سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۵ کے تحت ایک اور مقدمہ دائر کرا دیا۔ علاوہ ازیں حضرت نباض قوم مدظلہ کو دھمکی آمیز خطوط آنے لگے، جن کا مضمون اس طرح ہوتا "دنیا دیکھے گی کہ آپ کا سر تن سے جدا ہوگا" ☆ "آپ کو قتل کر کے میں سیدھا جنت میں جاؤں گا"۔ (ولا حول ولا قوۃ الا باللہ)

دروغ ہمیشہ بے فروغ ہوتا ہے، مخالفین کے اس حربہ کو بھی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ زبانی پراپیگنڈا کے علاوہ وہابیوں نے اپنے رسالوں اور پمفلٹوں میں بھی اس جھوٹے پراپیگنڈا کو شائع کر کے اپنے جھوٹے اور دروغ گو ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔

"اخبار اہلحدیث" سوہدرہ نے لکھا "گوجرانوالہ کی ایک مسجد کے خطیب مولوی محمد صادق بریلوی نے تنگ آ کر اپنے وعظ میں اعلان کر دیا کہ تمام وہابی واجب

القتل ہیں جو وہابی کو مار دے وہ غازی ہوگا اور اگر خود مارا جائے تو شہادت کے درجہ پر فائز المرام ہوگا۔ پولیس نے انکوائری کی تو اس کی تصدیق ہوگئی۔ کیس عدالت میں پہنچا، وکیل نے ہر چند مولوی کو بچانے کی کوشش کی مگر عدالت نے واقعات کی روشنی میں بیس ہزار کی ضمانت طلب کر لی"۔

(اخبار اہلحدیث سوہدرہ ۱۶/اگست ۱۹۵۷ء)

﴿﴾ اس سفید جھوٹ کی اشاعت سے مخالفین اہلسنّت نے اپنا نامہ اعمال مزید سیاہ کیا۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے "رضائے مصطفےٰ" نے لکھا "چونکہ نجدی وہابی عقائد کی رو سے خدا بھی جھوٹ بول سکتا ہے اس لئے یہ لوگ جھوٹ بولنے سے رہ نہیں سکتے۔ بھلا جو خدا کی پاک ذات کے متعلق جھوٹ کی نسبت کریں وہ خود جھوٹ سے پرہیز کیسے کر سکتے ہیں؟......" (رضائے مصطفےٰ ۱۴ صفر المظفر ۱۳۷۷ھ)

صادق کی صداقت پر عدالت کی شہادت: دیکھنے والوں نے دیکھا کہ جھوٹ، دجل اور فریب و مکاری پر استوار کی گئی دیوار دھم سے زمین بوس ہوگئی...... مجاہد اہلسنّت، حضرت نباض قوم مدظلہ تمام مقدمات سے باعزت بری ہوگئے اور عدالت نے آپ کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ آخری مقدمہ کا تحریری فیصلہ آنے پر اہلسنّت میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، سب مخالفین خائب و خاسر ہوئے۔

مولانا محمد سعید گلچین رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب لکھا:۔

قعر جحیم جس کا ہے انجام برملا
حاصل رسول پاک کی طاعت نہیں اسے

ہے اختیار پاک کا منکر جو بدنصیب
روز حشر نصیب شفاعت نہیں اسے
کذب اس کا دیکھو آج عدالت میں کھل گیا
کھا کر شکست کیا اب ندامت نہیں اسے
صادق ہے اپنے قول میں صادق خدا گواہ
کہتا ہے سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں اسے
گلچیں ہماری فتح نے ثابت یہ کر دیا
نجدی دروغ گو ہے فراست نہیں اسے

(ہفت روزہ رضائے مصطفیٰ ۱۹ جمادی الاخریٰ ۱۳۷۷ھ)

برادرِ طریقت الحاج رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں ”حضرت نباض قوم مدظلہ کی گوجرانوالہ میں پُرزور تبلیغی مساعی کا تو بدمذہب مقابلہ نہ کر سکے لیکن بدلہ لینے کیلئے انہوں نے حضرت موصوف پر جھوٹے مقدمات بنوا دیئے۔ حضرت صاحب قبلہ مدظلہ بدمذہبوں کی کتابوں میں درج گستاخانہ عبارات بیان فرماتے تو بجائے اس کے کہ وہ ٹھنڈے دل سے غور کرتے، توبہ کرتے' الٹا یہی الزام حضرت نباض قوم مدظلہ پر لگا دیا کہ ہمیں بدنام کرتے ہیں۔ بعض مقدمات تو سماعت کیلئے سپریم کورٹ تک بھی گئے' کئی دفعہ قید بھی ہوئے۔ ایسے ہی ایک دفعہ حضرت صاحب مدظلہ بہاولپور سینٹرل جیل میں قید تھے' میں ان دنوں میانوالی متعین تھا۔ آپ کی زیارت کا شوق پیدا ہوا تو بہاولپور جا پہنچا۔ معلوم ہوا کہ آج ملاقات کا دن نہیں ہے لیکن میں جیل سپرنٹنڈنٹ سے ملا اور خصوصی اجازت حاصل کر لی' جب

حضرت نباضِ قوم مدظلہ ملاقاتی کمرے میں آئے اور سلاخوں کے پیچھے کھڑے ہو کر زیارت سے مشرف فرمایا۔ میرا دل آپ کو قید میں دیکھ کر خون کے آنسو روتا تھا لیکن آپ کے چہرہ مبارک پر غم و افسوس کا نام و نشان بھی نہیں تھا جب تک حاضرِ خدمت رہا احباب کی خیر و عافیت دریافت کرتے رہے۔ مسلکِ حقہ پر قائم رہنے اور مصائب سے نہ گھبرانے کی تلقین فرماتے رہے۔ مزید فرمایا: صبر سے کام لو' ان شاء اللہ جلد ہی یہ جدائی ختم ہو جائے گی اور رہائی کا پروانہ مل جائے گا"

پاکستانی: ہفت روزہ "رضائے مصطفیٰ" کی اشاعت کو نصف سال پورا ہوا چاہتا ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ اس کی اشاعت دن بدن ترقی پذیر ہے اور تعدادِ اشاعت میں مسلسل زبردست اضافہ ہو رہا ہے۔ گوجرانوالہ اور کراچی کے علاوہ لائلپور (موجودہ فیصل آباد) میں بہت مقبول ہے اور بڑی تعداد میں تقسیم ہونے لگا ہے جس کی وجہ سے لائلپوری دیوبندی خاص طور پر حراساں ہیں اور انہوں نے اپنی بوکھلاہٹ کا اظہار یوں کیا ہے کہ "پاکستانی" کے نام سے ایک اخبار ڈگلسپورہ لائلپور سے چھاپنا شروع کر دیا ہے' جس سے ان کا یہ مقصد وابستہ ہے کہ وہ "رضائے مصطفیٰ" کے مقابلہ میں دروغ گوئی' تبرا بازی' بہتان تراشی اور افتراء پردازی کے ذریعہ عوام کو دھوکہ دیں۔ اہلسنّت کو بدنام کریں اور اکابرین دیوبند کی گستاخیوں پر پردہ ڈال کر اکابرین اہلسنّت کو مخالفین پاکستان ظاہر کر کے انہیں انگریزوں کا ایجنٹ قرار دیں۔ اسی نسبت سے اس اخبار نے اپنا نام "پاکستانی" وضع کیا ہے۔

باسی کڑھی میں پھر اُبال کے عنوان سے "رضائے مصطفیٰ" کے شمارہ نمبر ۲۱ جلد اوّل مورخہ ۵ ربیع الآخر ۱۳۷۷ھ ۸ نومبر ۱۹۵۷ء میں شائع ہوا کہ "ڈگلسپوری سے

اس موقع پر ہم بھی یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ وہ پہلے خود اپنے گھر سے اس سوال کو شروع کرے کیونکہ دنیا جانتی ہے کہ گاندھی کی لنگوٹی سے آخر تک چمٹے رہنے والے اور ہندوؤں کی پوری کچوری پر جان فدا کرنے والے اور دیویوں کے جھرمٹ میں پاکستان اور مسلم لیگ کے خلاف آواز اٹھانے والے یہ دیوبندی ہی تھے۔ چنانچہ مولوی حسین احمد (مدنی)، ابوالکلام آزاد، مولوی کفایت اللہ دہلوی وغیرہ علماء دیوبند کی ہندو پرستی کو دیکھ کر ہی تو ظفر علی خاں ایڈیٹر "زمیندار" نے کہا تھا:

حسین احمد سے کہتے ہیں خزف ریزے مدینے کے
کہ لئو آپ بھی کیا ہو گئے سنکھم کے موتی پر
مسلماں کا پھٹا تہبند نہ کچھ بھی اس کے کام آیا
نچھاور ہو گئی شرع نبی زر تار دھوتی پر

جب ان دیوبندی مولویوں نے مسجد فتح پوری دہلی کی پچھلی دیوار ہندوؤں کے ہاتھ فروخت کردی تو اس وقت ظفر علی خاں نے کہا تھا:

جنہیں تھا ادعا کل تک مساجد کی حفاظت کا
کہاں ہے آج کنز ان کا کدھر ان کی قدوری ہے
مدینہ چھوڑ کر وہ رشتہ کیوں جوڑیں نہ وردھا سے
کہ ان کی تربیت ناقص ہے اور تعلیم ادھوری ہے
پلایا کانگرس نے ہو جنہیں دینار کا شربت
پسند کب ان کو آتا لیگ کا شربت بزوری ہے

اس موقع پر ڈلگسپوری صاحب یہ بات ذہن میں رکھیں کہ یہ اشعار اس شخص

کے ہیں، جنہیں اس نے خود اس طرح لکھا ہے ''بابائے صحافت حضرت مولانا ظفر علی خاں مرحوم'' (مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری) اس کے بعد ڈگلسپوری صاحب علماء دیوبند کے یہ فتاویٰ بھی ذہن میں اتار لیں اور ظفر علی خاں کے اس سرٹیفکیٹ پر بھی نظر رکھیں کہ ''دیوبندی مسلم لیگ کے پکے دشمن تھے جو اعلان کر رہے تھے کہ مسلم لیگ کو ووٹ دینے والے سؤر ہیں اور سؤر کھانے والے ہیں''۔

(چمنستان صفحہ ۱۵۶)

اک کافرہ کے واسطے اسلام کو چھوڑا
یہ قائد اعظم ہے کہ کافر اعظم

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت صفحہ ۱۱)

اور دیوبندی علماء کہہ رہے تھے ''دس ہزار جناح و شوکت اور ظفر، جواہر لال نہرو کی جوتی کی نوک پر قربان کئے جا سکتے ہیں''۔ (چمنستان ظفر علی صفحہ ۵)

☆ ''ہم پاکستان کو پلیدستان سمجھتے ہیں''۔ (خطبات احرار صفحہ ۹۹)

☆ ''پاکستان خاکستان ہے، پاکستان ایک بازاری عورت ہے، جس کو احرار نے مجبوراً قبول کیا ہے''۔ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت بیان عطاء اللہ بخاری)

☆ دیوبندیوں کی اس ہندو نوازی اور مسلم لیگ دشمنی کو دیکھ کر آپ کے بابائے صحافت ظفر علی خاں نے کہا تھا:

نہرو جو ہے دولہا تو دلہن مجلس احرار
ہو پیر بخاری کو مبارک یہ عروسی
ہندوؤں سے نہ سکھوں سے نہ سرکار سے ہے
گلہ رسوائی اسلام کا احرار سے ہے

آج اسلام اگر ہند میں ہے خوار و ذلیل

یہ سب ذلت اسی طبقہ غدار سے ہے

اب ڈگلسپوری پاکستانی سے اسی کی زبان میں یہ پوچھنا ہے کہ یہ فتوے آپ نے بدل لئے ہیں' یا باقی ہیں؟ اگر باقی ہیں تو اپنے اخبارات جمعہ کے خطبوں اور اپنے اسٹیجوں پر دیوبندی مذہب کے ساتھ ساتھ ان کو کیوں بیان نہیں کرتے' کیا حمایت پاکستان کا بھانڈا پھوٹنے کا ڈر ہے یا اگر بدل لیا ہے تو ان مذکورہ دیوبندی ملاؤں کے متعلق کیا فتویٰ ہے' جنہوں نے قائداعظم محمد علی جناح کو کافراعظم کہا' جنہوں نے دس ہزار جناح وشوکت کو جواہر لال نہرو کی جوتی کی نوک پر قربان کیا' جنہوں نے پاکستان کو خاکستان' پلیدستان اور مسلم لیگ کو ووٹ دینے والوں کو سور اور سور کھانے والے کہا۔ ذرا دل کڑا کر کے دیجئے فتویٰ اپنے امیر شریعت عطاء اللہ بخاری پر' مولوی حسین احمد مدنی پر' مولوی ابوالکلام آزاد پر' مولوی کفایت اللہ دہلوی پر اور دیگر چھوٹے بڑے کانگرسی مولویوں پر۔

اخبار ''پاکستانی'' کو اپنی باقی مختصر زندگی میں اس کے جواب کی جرأت نہ ہوئی مگر اس نے اپنی خرافات کا سلسلہ جاری رکھا اور تقریباً ہر پرچہ میں اپنی غلاظت اُگلتا رہا۔ ہفت روزہ ''رضائے مصطفےٰ'' کی تائید میں دیگر اخبارات و رسائلِ اہلسنت ''رضوان'' لاہور اور ''ماہ طیبہ'' سیالکوٹ ...... وغیرہم نے بھی اس کا تعاقب جاری رکھا۔ تا آنکہ وہ جلد ہی اپنی موت مر کر قعر گمنامی میں دفن ہو گیا اور اب تو فیصل آبادی دیوبندیوں کو بھی یاد نہ ہوگا کہ انہوں نے بڑی آؤ بھگت سے اس ڈگلسپوری چھچھوندر کا سہارا لے کر کتنی ذلت سمیٹی تھی مگر یہ حقیقت انہیں زبانی یاد ہوگی کہ

انہوں نے اسی ''پاکستانی'' اخبار کے ایڈیٹر کو اپنی مسجد میں' اپنے ہی مسلک کی بے عزتی کرانے کے ''جرم'' میں پیٹا......اور وہ اہلسنّت کو بدنام کرنے کی ناکام کوشش کے دوران مار کھا کر اور خود بدنام ہو کر ایسا گم ہوا کہ پھر کبھی نہ دیکھنے سننے میں آیا' نہ اُسے کچھ بولنے کی سکت ہوئی اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے گم سُم ہو کر قصہ پارینہ بن گیا......

محبت و عشق مصطفےٰ ﷺ: حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی سب سے نمایاں خوبی جو زبان زد خاص و عوام ہے وہ عشق و محبت رسول (ﷺ) ہی کی مبارک داستان ہے۔ من احب شیئا فاکثر ذکرہٗ کے تحت حضرت کے اس وصف خاص کا اظہار صرف اُن کی زبان پر ہی نہیں ہوتا بلکہ یہ اُن کے دل و دماغ و رگ و ریشہ میں سمایا ہوا ہے اور وہ بلا تکلف و تصنع اس کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہیں' خلوت و جلوت میں وہ سب سے زیادہ جس بات کا ذکر فرماتے ہیں' وہ یہی عشق و محبت مصطفےٰ (ﷺ) کی بات ہے۔

رقّت و دَرد: حضرت نباضِ قوم مدظلہ صرف قیل و قال کی حد تک کوئی رسمی و پیشہ ور عالم نہیں بلکہ بفضلہٖ تعالیٰ حقیقی و سچے عاشق رسول اور عالم با عمل ہیں اور

ع..... قال را بگذار و مرد حال شو

کے مطابق وہ ''مرد قال'' ہونے کے علاوہ ''مرد حال'' بھی ہیں اور بدعقیدہ و بدمست خشک (منکرین شان رسالت) ملاؤں کے برعکس بسا اوقات زورِ عشق' دردِ رقت' سوز و گداز اور رقیق القلب ہونے کے باعث حضرت موصوف اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکتے اور تلاوت قرآن کریم و خطاب و نعت و سلام کے دوران زبانی

گلہائے عقیدت کے ساتھ ساتھ اپنے محبوب مدنی آقا ﷺ کے حضور اپنے آنسوؤں کا نذرانہ بھی پیش کرتے ہیں ...... وہ "مدنی ماہی" کے عشق میں خود بھی روتے ہیں اور سامعین کو بھی رُلا دیتے ہیں اور ذکرِ رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی بناء پر نعت مصطفےٰ (ﷺ) سننا سنانا اُن کی روحانی غذا ہے اور حضرت نباض قوم مدظلہ مندرجہ ذیل اشعار کا بالکل صحیح مصداق ہیں:

نعت کہتا رہوں نعت سنتا رہوں ...... آنکھ پُرنم رہے دل مچلتا رہے
مولیٰ نام محمد زباں پر رہے ...... سانس چلتا رہے ذکر ہوتا رہے
بے سہاروں کا کوئی سہارا نہیں ...... مصطفےٰ کے سوا تو گزارا نہیں
اُن کی نظرِ کرم ہو تو کچھ غم نہیں ...... چاہے سارا زمانہ بدلتا رہے

اور یہی چیز اُن کی سب سے بڑی مسرت و شادمانی کا سامان ہے اور آپ تحدیث نعمت کے طور پر فرمایا کرتے ہیں کہ

ع...... ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

اور وہ صرف منبر و محراب اور جلسہ و جلوس تک ہی محدود نہیں بلکہ سفر میں، حضر میں سب جگہ اس کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ حضرت نباض قوم مدظلہ العالی

ع...... ہر دم وظیفہ گفتن نام محمد است (ﷺ)

کا پورا پورا نمونہ ہیں۔ (فالحمد للہ علیٰ ذالک)

فیضانِ عشقِ مصطفےٰ (ﷺ): الغرض حضرت موصوف کی مذکورہ محبوبیت و مقبولیت اُن پر فیضانِ عشقِ محمد مصطفےٰ (علیہ التحیۃ والثناء) ہی کا مظاہرہ ہے جسے

مختلف حضرات نے مختلف انداز میں بیان کیا ہے۔

☆علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کا کہنا ہے کہ

؎ ہر کہ عشق مصطفےٰ سامانِ اوست...... بحر و بر در گوشۂ دامانِ اوست

اور ؎ کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

☆ ایک اور صاحب فرماتے ہیں:

؎ بات میرے مرشد نے مجھ کو یہ بتائی ہے

جو نبی کا ہو جائے اُس کی کل خدائی ہے

☆ اور اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے:

؎ جو کہ اس در کا ہوا خلق خدا اس کی ہوئی

جو کہ اس در سے پھرا اللہ ہی سے پھر گیا

☆اور نباض قوم مدظلہ جیسی نابغۂ روزگار شخصیات ہی کے بارے میں کہا جاتا ہے:

؎ جس کی ہر ہر ادا سنت مصطفےٰ

ایسے پیر طریقت پہ لاکھوں سلام

فصاحت و بلاغت کے گلدستے: قارئین! مولیٰ کریم نے اپنے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے وسیلہ جلیلہ سے حضرت نباض قوم مدظلہ کو ایسا علم و فضل عطا فرمایا کہ آپ نے کہاں کہاں سے فصاحت و بلاغت کے گلدستے چن چن کر بارگاہ

رسالت مآب ﷺ میں پیش کیے ......اور گستاخِ رسول کا ناطقہ بند فرما دیا۔

☆ایک مرتبہ گوجرانوالہ میں منکرین شان رسالت نے حضور پُر نور شافع یوم النشور ﷺ کے اختیارات خصوصی کے بارے میں معاذ اللہ بڑی ہرزہ سرائی کی۔ چند روز بعد جمعۃ المبارک آ گیا' حضرت نباض قوم مدظلہ نے اپنے خطاب لاجواب کا موضوع "دافع البلاء والوباء والقحط و المرض والالم" رکھا۔ دوران تقریر آپ نے عشق ومحبت رسول (ﷺ) میں ڈوب کر جس طرح درود تاج شریف کی اہمیت وفضیلت بیان فرمائی اور منکرین کے اعتراضات کے جوابات دیئے اور جس والہانہ انداز سے درود تاج شریف پڑھا وہ ایک عجیب قبولیت کا سماں تھا۔ آپ اپنی پُر سوز دلنشین آواز میں ٹھہر ٹھہر کر درود تاج شریف کے صیغے پڑھ رہے تھے' یقین جانئے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ آپ کے نورانی چہرے پر انوار وتجلیات کی بارش ہو رہی ہے' آپ پر ایسی روحانی کیفیت طاری تھی کہ اپنے آقا ومولیٰ ﷺ کی عظمت و شان بیان فرماتے ہوئے اس دوران آپ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی اور سامعین وجد میں جس طرح جھوم رہے تھے اس کا بیان الفاظ میں ممکن نہیں.......

قارئین! حضرت نباض قوم مدظلہ کے اس خطابِ ذیشان کی برکت سے عاشقان مصطفےٰ (ﷺ) کے قلوب واذہان میں یہ عقیدہ بحمدہٖ تعالیٰ مکمل طور پر راسخ ہو گیا کہ مولیٰ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اپنے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو مختار کل بنایا ہے۔

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنا دیا
دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ و اختیار میں

اندازِ تبلیغ کی ایک جھلک: حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے منکرین شانِ رسالت و ولایت' جو کہ سنیوں کا روپ دھار کر لوگوں کو گمراہ کر رہے تھے' ان کی نقاب کشائی فرمانے کا حق ادا کر دیا۔ سچ ہے:

ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں
یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

اس سلسلہ میں آپ کا اندازِ تبلیغ یہ ہوتا کہ آپ محافل میں بدمذہبوں کے اکابرین کی کتب بطور ثبوت ساتھ لے جاتے اور اُن میں موجود انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام علیہم الرحمۃ کی شان میں گستاخیاں عوام وخواص کو بتاتے پھر حاضرین و سامعین میں سے کسی غیر جانبدار شخص کو بلا کر اسٹیج پر کھڑا کرتے اور اُسے وہ کتاب دے کر فرماتے کہ "مجمع کو پڑھ کر سنائے" اور جب وہ شخص منکرین کی کتابوں سے اُن کی نقاب کشائی کرتا تو اس طریقہ کار سے یہ فائدہ ہوا کہ عوام پر بڑا اچھا اثر پڑا اور لوگ منکرین شانِ رسالت کے عقائد باطلہ سے مطلع ہونے لگے۔ شہر کی فضا بدمذہبوں کے خلاف مضبوط ہوتی گئی یہاں تک کہ لوگ اپنے اماموں خطیبوں سے دریافت کرنے لگے کہ "وہ کون سے مسلک سے تعلق رکھتے ہیں؟" تاکہ اگر وہ منکرین شان رسالت سے تعلق رکھتے ہوں تو انہیں امامت وخطابت سے علیحدہ کیا جاسکے۔ اس سلسلہ میں محلہ طوطیا نوالہ کی اونچی مسجد اور اسلامیہ کالج روڈ کی صابری مسجد کی مثالیں بطور خاص سامنے آئیں۔ جہاں دیوبندی امام وخطیب دھوکے سے سنی بریلوی بنے بیٹھے تھے آخر کار بڑی جدوجہد کے بعد انہیں مساجد سے علیحدہ کیا

گیا۔ قارئین! بے شمار واقعات میں سے یہاں پر تو بطور نمونہ صرف دو مسجدوں کا ذکر کیا گیا ہے اور اگر صرف اسی موضوع پر ہی لکھا جائے تو بفضلہٖ تعالیٰ اُس کیلئے علیحدہ کتاب تیار ہوسکتی ہے۔ ﴿﴾ حضرت نباض قوم مدظلہ کی جب گوجرانوالہ میں جلوہ گری ہوئی تو اس وقت مرکز اہلسنّت زینت المساجد کے علاوہ پورے شہر میں صرف تین سنی مساجد تھیں...... آپ کی مسلسل تبلیغی مساعیٔ جمیلہ کی بدولت اب بفضلہٖ تعالیٰ جگہ جگہ اہلسنّت کی مساجد آباد ہو چکی ہیں اور درود و سلام کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ ایسے موقع پر کہا گیا ہے کہ ع...... آفریں بر ہمت مردانہ تو

اور ع...... ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

قارئین! جیسا کہ آپ پہلے ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ روزنامہ جناح لاہور نے ۲ جنوری ۲۰۰۷ء کی اشاعت میں گوجرانوالہ کے متعلق اپنی ایک سروے رپورٹ میں لکھا کہ دیگر مسالک کے بالمقابل سب سے زیادہ

"گوجرانوالہ میں 1064 مساجد بریلوی مسلک کی ہیں......"

☆ یاد رہے کہ مذکورہ بالا رپورٹ تو ۲۰۰۷ء کی ہے...... لیکن حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمتوں کے صدقہ اور حضرت صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی برکت سے مساجد اہلسنّت کی تعداد میں بفضلہٖ تعالیٰ مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ (اللھم زد فزد)

(صلی اللہ علیٰ محمد، صلی اللہ علیہ وسلم)

کوہِ استقلال: حضرت نباض قوم مدظلہ کو مولیٰ کریم نے اپنے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے وسیلہ جلیلہ سے جہاں اور بہت سی خوبیوں سے نوازا ہے وہاں آپ

میں استقامت واستقلال اور ہمت وشجاعت بھی بدرجۂ اتم پائی جاتی ہے۔ آپ اپنے عقیدہ ومسلک کے معاملہ میں لچک اور دورنگی کے قائل نہیں ہیں بلکہ آپ فرمایا کرتے ہیں:

؎ دورنگی چھوڑ کر یک رنگ ہوجا...... سراسر موم ہو یا سنگ ہوجا

جس بات کو آپ حق سمجھتے ہیں اس پر بفضلہٖ تعالیٰ ڈٹ جاتے ہیں اور جب بھی کوئی موقع آتا ہے باطل اور خلاف عقیدہ ومسلک معاملہ کے مقابلہ میں سینہ سپر ہوجاتے ہیں...... اس سلسلہ میں اگرچہ آپ کو متعدد مرتبہ امراء کی ناراضگی مخالفین کی شرانگیزی' مقدمہ بازی وشدید پراپیگنڈا سے دوچار ہونا پڑا لیکن ہمیشہ حق کی فتح اور آپ کی کامیابی ہوتی رہی۔ گویا آپ فرماتے ہیں:

ع...... کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق

؎ اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بیگانے بھی ناخوش
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

اور عوام کا جم غفیر آپ کے دامن سے وابستہ رہا اور لوگ آپ کی استقامت پر قربان ہوتے رہے اور مسلسل ہو رہے ہیں۔

(ذالك فضل الله يوتيه من يشاء)

حق گوئی کا تاریخی واقعہ: حضرت نباض قوم مدظلہ کی حق گوئی و بیباکی کے سلسلہ میں متعدد واقعات میں سے بطور نمونہ "مشتے از خروارے" ایک ایمان افروز' روح پرور' تاریخی واقعہ میرے پیش نظر ہے۔

☆حضرت صاحب نے گوجرانولہ میں تشریف لاتے ہی گستاخانِ شان رسالت کا بانگ دہل ردّ فرما کر حق و باطل کا فرق واضح کر دیا...... آپ کی اس حق گوئی و بیباکی پر انجمن خدام الصوفیہ (انتظامیہ زینت المساجد) کے بعض اراکین تذبذب کا شکار رہتے تھے۔ ایک دفعہ انجمن کے سیکرٹری نے حضرت نباض قوم مدظلہ سے عرض کیا کہ "آپ مخالفین اہلسنت کا اس قدر ردّ نہ فرمایا کریں" آپ نے ارشاد فرمایا کہ "خطاب کا موضوع اور متن مقرر کرنا میری اپنی ذمہ داری ہے اور جو کچھ میں بیان کرتا ہوں وہ بفضلہٖ تعالیٰ پوری ذمہ داری کے ساتھ قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کرتا ہوں۔

صادق ہوں اپنے قول میں صادق خدا گواہ
کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

اس لئے ہرگز ہرگز میں آپ کی تجویز قبول نہیں کر سکتا کیونکہ آپ (انجمن کے اراکین) کا یہ کام ہے کہ مسجد کے انتظامات کریں نہ کہ خطیب کیلئے تقریر کا متن تجویز کریں"۔ سیکرٹری صاحب بضد رہے کہ ہمیں اس کا "اختیار" ہے کہ آپ کی تقریر کا مضمون متعین کر سکیں اور تجویز دی کہ آئندہ سے خطبہ جمعہ پر تقریر کا موضوع اور متن تحریری طور پر ایک ہفتہ قبل انجمن کو دیا جائے تا کہ وہ "قابل اعتراض حصہ" اس سے کاٹ دیا کریں آپ کو ہماری چیک شدہ تقریر کرنا ہوگی۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا "جیسا کہ پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ میں ایسی کوئی پابندی قبول نہیں کروں گا"۔ سیکرٹری نے کہا "آپ کو یہ پابندی ہر حال میں قبول کرنا ہوگی"۔ ❖ حضرت نباض قوم مدظلہ فوراً اپنے کاشانہ اقدس پر تشریف لائے، مختصر سا سامان باندھا اور اہل

خانہ کو ساتھ لے کر آبائی گاؤں کوٹلی لوہاراں چلے گئے۔ یہ خبر اہل شہر کو عموماً اور اہل محلّہ کو خصوصاً بم کی طرح لگی ...... ☆ حاجی فضل کریم کریانہ فروش نے مجھے کہا ہمارے ساتھ تو ایسا ہوا ہے کہ:

"رج گلاں تکیں سن کیتیاں سویر ہوگئی"

حضرت نباض قوم مدظلہ کے کوٹلی تشریف لے جانے کے بعد جب جمعہ آیا تو انتظامیہ زینت المساجد میں جمعہ پڑھانے کیلئے عبدالرحمٰن جامی دیوبندی کو لے آئی۔ جب جمعہ کے بعد وہ مسجد سے باہر آیا تو سینکروں بچوں نے اس کا "جلوس" نکالا اور "مولوی جنانی ہائے ہائے" کے نعرے لگائے...... لہٰذا جامی کو دوبارہ ادھر آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اگلے جمعہ کو ایک نامعلوم مولوی صاحب کو لایا گیا مگر حاضرین نے اُسے بھی مسترد کر دیا۔ تیسرے جمعہ سے قبل انتظامیہ والے بے بس ہو چکے تھے......

مخالفین کا غرور خاک میں: چنانچہ مسجد انتظامیہ کی طرف سے حاجی احمد دین صاحب مرحوم فوری طور پر رات کے وقت کوٹلی لوہاراں پہنچے اور حضرت نباض قوم مدظلہ سے معذرت کر کے انہیں واپس تشریف لانے پر آمادہ کیا۔

پہلے سے بڑھ کر چرچا: حضرت صاحب مدظلہ نے ارشاد فرمایا کہ "انجمن صرف مسجد کے انتظامات کر سکتی ہے لیکن جمعہ میں تقریر کیا ہوگی؟ یہ میری اپنی ذمہ داری ہے، جس طرح چاہوں بیان کروں"۔ سو انجمن کو سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے آپ کا یہ اصول تسلیم کرنا پڑا...... تو پھر بفضلہ تعالیٰ حضرت نباض قوم مدظلہ بڑی شان و شوکت کے ساتھ واپس تشریف لائے۔ جب عوام نے آپ کے چہرۂ انور کی

زیارت کی تو دلوں کو سرور مل گیا اور سب کی جان میں جان آئی۔ علماء و احباب اہلسنت کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر نے آپ کا والہانہ انداز سے تاریخی و مثالی استقبال کیا' مٹھائی تقسیم کی گئی' پھول نچھاور ہوئے اور آپ کی تشریف آوری پر شکرانے کے نوافل ادا کئے گئے اس طرح پہلے سے بھی بڑھ کر اللہ رب العزت نے اپنے حبیب کریم کے صدقہ سے آپ کی شان و شوکت میں مزید اضافہ کیا اور آپ کا چرچا پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر ہونے لگا...... پھر مولیٰ کریم نے اپنے حبیب کریم ﷺ کی نگاہ عنایت سے ایسا فضل و کرم فرمایا کہ اُس وقت سے لے کر اب تک نصف صدی سے زائد عرصہ ہو چکا ہے کہ حضرت نباض قوم مدظلہ خدمت دین کا فریضہ مسلسل سرانجام دے رہے ہیں اور بزرگان دین کا علمی و روحانی فیض تقسیم فرما رہے ہیں...... جاننے والے جانتے ہیں اور دیکھنے والوں نے دیکھا کہ علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب کے دورِ امامت و خطابت میں صرف گوجرانوالہ میں ہی نہیں' پورے ملک بلکہ ماشاءاللہ عالمی سطح پر مسلک اہلسنّت' مسلک اعلیٰ حضرت اور دین متین کا جو کام آپ کی سرپرستی میں اس مسجد و اس علاقہ سے ہوا ہے بفضلہٖ تعالیٰ اُس کی دھاک بیٹھ گئی اور یہاں سے "رضائے مصطفیٰ" کی اشاعت نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔ (چشمِ بد دُور)

قارئین! اندازہ فرمائیں کہ الاستقامت فوق الکرامت کے مصداق آپ نے جو کہا اُس پر عمل کر کے دکھایا اور اس سلسلہ میں آپ کسی سے کبھی بھی خوفزدہ نہ ہوئے۔ کیونکہ ارشاد خداوندی ہے:

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم

یحزنون الذین امنوا و کانوا یتقون

''سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ غم وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں''۔ (پ ۱۱، ع ۱۱)

☆ قرآن مجید کی یہ وہ مشہور آیت مبارکہ ہے جس میں اولیاء اللہ کی شان اور انہیں خوف وغم نہ ہونے کا بیان ہے اور ولایت کی تعریف اور ولایت کا دارومدار اس پر رکھا ہے کہ وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں' الحمد للہ حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی مومنانہ مجاہدانہ اور صالحانہ زندگی پر اس آیت کا عکس و پرتو بھی پایا جاتا ہے۔ ان کا صحیح العقیدہ مومن ہونا کلمہ حق اور جہاد فی سبیل اللہ میں نڈر اور بے خوف وغم ہونا اور پرہیزگاری ونیکوکاری کی زندگی گزارنا بلکہ دوسروں کو اس کی تبلیغ کرنا اور دل میں خوف خدا اور عشق مصطفیٰ رکھنا شک وشبہ سے بالاتر ہے۔ یاد رہے کہ مرتبۂ ولایت صرف چلہ کشی اور حجرہ نشینی وغیرہ کے ساتھ خاص نہیں بلکہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے جسے چاہے جب چاہے مرتبۂ ولایت اور اس کے حصول کی توفیق وسعادت نصیب کرے۔

نصب العین و دستور العمل: یاد رہے کہ نظام مصطفیٰ کا نفاذ' مقام مصطفیٰ کا تحفظ اور رضائے خدا و رضائے مصطفیٰ (جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم) کی تبلیغ واشاعت ہمیشہ سے آپ کا نصب العین اور دستور العمل ہے۔

☆ فقیر راقم الحروف تحدیث نعمت کے طور پر عرض گزار ہے کہ حضرت نباض قوم مدظلہ کے علاوہ (الا ماشاء اللہ) اور کون عالم دین ایسا مخلص اور ایسا باعمل ہو گا؟...... آپ جیسی شخصیات روز روز پیدا نہیں ہوتیں' کیونکہ آپ کا وجودِ مسعود

خداوند کریم کا خاص عطیہ نبی کریم ﷺ کی نگاہِ رحمت اور بزرگان دین کی دعاؤں کی بدولت بہت بڑی نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ سے آپ کو عمر خضر عطا فرمائے اور آپ کا سایہ جملہ اہلسنّت کے سروں پر تادیر قائم رکھے۔ (آمین)

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

درود وسلام بند نہیں ہوگا: بہت عرصہ قبل گوجرانوالہ میں سٹی انسپکٹر خواجہ محمد طفیل نے مختلف مکاتب فکر کے علماء کی میٹنگ بلائی اور حضرت نباض قوم مدظلہ کو خصوصی طور پر مدعو کیا..... دوران گفتگو بعض ''علماء'' نے مطالبہ کیا کہ ''اذان کے ساتھ درود وسلام بند ہونا چاہیئے'' خواجہ صاحب نے حضرت موصوف کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا کہ ''آپ کی کیا رائے ہے؟'' آپ نے فرمایا کہ ''اس کی کوئی وجہ بھی تو ہونی چاہیئے'' خواجہ صاحب نے مخالفین سے پوچھا کہ ''آپ کس وجہ سے درود وسلام بند کرانا چاہتے ہیں؟'' انہوں نے کہا ''یہ کوئی ضروری چیز نہیں اور کچھ عرصہ سے ہی یہ سلسلہ شروع ہوا ہے پہلے نہیں تھا'' اس پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ ''اگر یہی بات ہے تو لاؤڈ اسپیکر پر اذان بھی بند ہونی چاہیئے کیونکہ یہ بھی کوئی ضروری چیز نہیں اور کچھ عرصہ سے ہی لاؤڈ اسپیکر پر اذان کا سلسلہ شروع ہوا ہے' پہلے تو ہمیشہ بغیر اسپیکر کے ہی اذان ہوتی تھی'' اس پر مخالف ''علماء'' نے کہا کہ ''اس طرح تو سارا شہر اندھا بہرا ہو جائے گا'' آپ نے فرمایا کہ ''شہر اندھا بہرا ہو جائے لیکن ایک بدعت

کا تو خاتمہ ہو جائے گا" مخالفین نے کہا "ایسا نہیں ہو سکتا" اس پر حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے گرجدار آواز میں فرمایا کہ "اگر ایسا نہیں ہو سکتا تو پھر لاؤڈ اسپیکر پر صلوٰۃ و سلام کا سلسلہ بھی بند نہیں ہو سکتا......" چنانچہ اس پر منکرین درود وسلام پر سناٹا چھا گیا اسی طرح اکتوبر ۱۹۷۶ء میں کل پاکستان سنی کانفرنس ملتان کے تاریخ ساز اجتماع میں حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے اپنے خطاب کے دوران گوجرانوالہ کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ "......دیگر مقامات کے علاوہ گوجرانوالہ میں موجودہ حکومت اور موجودہ کابینہ کے دور میں پولیس کے ذریعے چار مساجد میں صلوٰۃ وسلام بند کرنے کی ناکام کوشش کی گئی لیکن الحمدللہ اہلسنّت گوجرانوالہ نے یہ فیصلہ کیا کہ چاہے کچھ بھی ہو اور چاہے کیسی بھی قربانی دینی پڑے، صلوٰۃ وسلام بند نہیں ہوگا......"

صدائیں درودوں کی آتی رہیں گی ......جنہیں سن کے دلشاد ہوتا رہے گا
خدا اہلسنّت کو آباد رکھے...... محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا میلاد ہوتا رہے گا

قارئین! میرا جی چاہتا ہے کہ مرکز اہلسنّت جامع مسجد زینت المساجد کی خطابت اور حضرت نباضِ قوم مدظلہ سے متعلق جن جن بزرگوں کے احوال مجھے معلوم ہیں ان کا بھی ذکر کر دوں، ان شاء اللہ آپ بہت محظوظ ہوں گے۔

مرکز اہلسنّت زینت المساجد: مشہور زمانہ اسم بامسمّٰی جامع مسجد زینت المساجد گوجرانوالہ کی عظیم الشان قدیم ترین تاریخی مسجد ہے۔ شروع شروع میں یہ مسجد محلہ اسلام آباد کے چاہ روڈیوالہ کی نسبت سے "روڈیوالی" مسجد کہلاتی تھی (تفصیل آئندہ سطور میں) ☆ بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر اس کی عمارت میں توسیع کی ضرورت محسوس ہونے لگی تو اہل محلہ نے اس کی تعمیر جدید کا فیصلہ کیا۔

چنانچہ ۱۲ صفر المظفر ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۳ مارچ ۱۹۴۱ء کو بااثر شخصیت الحاج کریم بخش صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مسجد کی نئی تعمیر کا آغاز کیا اور اس کا سنگ بنیاد رکھا۔ حضرت امیر ملت مولانا پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا نام زینت المساجد تجویز فرمایا اور دعا خیر کی۔ اُس وقت ابھی اس مسجد کی بنیادیں کھودی جارہی تھیں مگر آپ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے نام کی ایسی برکت ہوئی کہ مسجد پایۂ تکمیل کو پہنچتے پہنچتے واقعی زینت المساجد (مساجد کی زینت) بن گئی۔ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے انجمن انتظامیہ کا نام انجمن خدام الصوفیہ تجویز فرمایا۔ جس کے ارکان نے ماشاء اللہ دن رات ایک کر کے بڑی جانفشانی سے مسجد کی شایان شان تعمیر مکمل کی۔ (فجزاھم اللہ احسن الجزاء) ☆ اس انجمن کے زیر اہتمام ہر سال مسجد کے عقب میں ایک وسیع میدان میں سہ روزہ تبلیغی جلسہ منعقد کیا جاتا تھا، جس میں پورے ملک سے علماء کرام و سامعین شمولیت کیا کرتے تھے۔ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ اس جلسہ کے صدر اور روح رواں ہوتے تھے۔ کئی بار ایسا ہوا کہ غیر مقلدین اپنے محلوں (جڑ محلہ وغیرہ) سے آ کر اس جلسہ پر پتھراؤ کرتے۔ شامیانے گرا دیتے اور جلسہ کو درہم برہم کرنے کی کوشش کرتے۔ جیسا کہ شروع میں بیان ہوا کہ ایک مرتبہ اسٹیج پر تشریف فرما حضرت امیر ملت کے پاؤں پر بھی اینٹ لگی۔ تاہم نجدیوں کی سازش کبھی کامیاب نہ ہوتی۔ وہ کچھ دیر گڑ بڑ پھیلانے کے بعد بھاگ جاتے اور جلسہ مسلسل تین دن پوری شان سے جاری رہتا۔

محلہ اسلام آباد: گوجرانوالہ شہر میں وہ واحد محلہ تھا جس کی ساری آبادی مسلمان تھی، کوئی ہندو یا سکھ اس محلہ میں نہیں رہتا تھا۔ اسی طرح کوئی غیر سنی بھی اس محلہ میں نہیں رہتا تھا۔

خطابت: ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۷۰ھ / یکم ستمبر ۱۹۵۱ء میں حاجی احمد دین مرحوم کی معیت میں اراکین انتظامیہ کا ایک وفد امام اہلسنّت محدث اعظم پاکستان شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت بابرکت میں لائل پور (فیصل آباد) حاضر ہوا اور مسجد کیلئے امام وخطیب کی ضرورت پوری کرنے کی درخواست کی۔ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی دوربین نظروں نے اس اہم ترین ضرورت کو پورا کرنے کیلئے اپنے منظور نظر وخلیفۂ اوّل' پاسبان مسلک رضا' نباضِ قوم' مجاہد ملت' خلیفۂ مجاز مفتی اعظم ہند' پروردۂ نگاہِ امیر ملت محدث علی پوری' فیض یافتہ فقیہ اعظم محدث کوٹلوی مولانا مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا انتخاب فرمایا' جو اس وقت ابھی بالکل نوجوان تھے۔☆ حضرت نے اراکین انجمن کو فرمایا'' ان کو چھوٹا نہ دیکھنا' انگوٹھی میں نگینہ چھوٹا مگر قیمتی ہوتا ہے' ان شاء اللہ بہتری ہوگی'' پھر دعائے خیر فرما کر روانہ کردیا۔

پھر کیا ہوا؟ جاننے والے جانتے ہیں' دیکھنے والوں نے دیکھا اور اپنوں بیگانوں نے اعتراف کیا کہ حضرت نباض قوم مدظلہ نے زینت المساجد میں تشریف فرما ہوکر مولیٰ کریم کے فضل وکرم اور حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے وسیلہ جلیلہ سے

ع ..... دین کی نوبت ایسی بجائی

(کہ جس سے بحمدہٖ تعالیٰ) جھوم رہی ہے ساری خدائی

اور ان شاء اللہ قیامت تک بزرگانِ دین کا فیض جاری و ساری رہے گا کیونکہ

؎ جنہوں نے درِ آقا پہ گدڑی بچھا لی
زمانہ ہوا اُن کے در کا سوالی

زینت المساجد کی حقیقی زینت: مجاہد تحریک ختم نبوت علامہ محمد خالد حسن مجددی رقمطراز ہیں "سرزمین گوجرانوالہ کا مقدر جاگ اُٹھا جب حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ جلوہ افروز ہوئے۔ زینت المساجد' اہلسنّت و جماعت کا ہمیشہ مرکز رہا ہے' اس کی بنیاد حضرت امیر ملت حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری شریف نے رکھی۔ یہاں پر مفتی اعظم آگرہ مولانا ابوالاسد محمد حفیظ' شیر بیشۂ اہلسنّت مولانا حشمت علی خان لکھنوی' حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی گجراتی' ابوالانوار مولانا صابر حسین' استاذ العلماء مولانا سید فضل معبود شاہ (علیہم الرحمۃ) جیسے بڑے بڑے صاحبان علم و فضل رہے مگر اہلسنّت و جماعت کے گلستان میں بہار تب آئی جب حضرت مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب نے یہاں قدم رکھا۔ آپ کی آمد سے زینت المساجد کو **حقیقی زینت** ملی۔ حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب علیہ الرحمۃ نے اپنے ہاں سے جوہر تابدار کو اہل گوجرانوالہ کیلئے منتخب فرمایا......"

حکیم الامت کا اظہار خوشنودی: چونکہ حضرت حکیم الامت مفسر قرآن مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ بھی زینت المساجد گوجرانوالہ میں کچھ دن رہ کر قریب سے ملاحظہ فرما چکے تھے کہ یہاں منکرین شانِ رسالت کا کافی زور تھا اور وہ تبلیغی

پروگراموں میں بہت رکاوٹیں ڈالتے تھے اور گوجرانوالہ کو اپنا "گڑھ و ریاست" سمجھتے تھے...... تو جب بفضلہٖ تعالیٰ حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے یہاں تشریف لا کر عظمت وشانِ رسالت ﷺ کے ڈنکے بجائے اور گوجرانوالہ کو صحیح معنوں میں سنیت و رضویت کا مثالی مرکز بنایا تو حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے بہت ہی زیادہ خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے حضرت نباضِ قوم مدظلہ کو فرمایا "آپ نے تو گوجرانوالہ میں اسلام کا چرچا فرما دیا ہے اور ماشاء اللہ خوب کام کیا ہے......" (قارئین! حضرت نباضِ قوم مدظلہ کے متعلق حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کے مزید تاثرات گذشتہ صفحات میں آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں)

سائیں روڈا: موجودہ جامع مسجد زینت المساجد تعمیر نو سے قبل چھوٹی سی مسجد تھی۔ اُس وقت فقیر راقم الحروف محمد حفیظ نیازی اپنے والدین کے ہمراہ مسجد سے بالکل متصل مکان میں رہائش پذیر تھا۔ موجودہ شمالی دروازہ کی جگہ ہمارے مکان کا اپنا دروازہ تھا۔ اِس دروازہ کے آگے ڈیوڑھی اور ڈیوڑھی سے متصل سیڑھیاں تھیں، صحن میں ایک بڑا درخت (دھریک) کا تھا، صحن کافی بڑا تھا، صحن کے ساتھ برآمدہ برآمدہ کے آگے دو کوٹھڑیاں تھیں۔ صحن اور دالان کے درمیان نلکا (ہینڈ پمپ) تھا۔ سیڑھیوں کے نیچے باورچی خانہ اور ساتھ سٹور بنے تھے۔ سٹور میں صرف آگ جلانے کا سامان لکڑیاں وغیرہ رکھی جاتی تھیں۔ اُس وقت میری عمر قریباً چار سال ہو گی۔ مسجد کی چھت ہمارے مکان کی چھت سے اتنی متصل تھی کہ میں آسانی سے مسجد کی چھت پر چلا جاتا تھا۔ یہ تھی مسجد "روڈے والی" اور اس آبادی کا اُس وقت نام

تھا محلّہ چاہ روڈیوالہ' جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔ ہمارا مکان جس میں فقیر اور دیگر بہن بھائیوں کی ولادت ہوئی' موجودہ مسجد کے اندر تھا۔ لہٰذا فقیر کی جائے پیدائش مسجد روڈیوالی (موجودہ زینت المساجد) کے اندر کی ہے۔ ہمارے ساتھ والے مکان میں تایا جیون بخش رہائش رکھتے تھے' جن کا مکان عین اُس جگہ تھا' جہاں آج کل حضرت قبلہ نباض قوم مدظلہ کی رہائش ہے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جس شخصیت کے نام سے محلّہ چاہ "روڈیوالہ" موسوم تھا اور مسجد بھی مسجد روڈیوالی کہلاتی تھی وہ "روڈا" کون تھا؟ فقیر کی موجودہ رہائش کی جنوبی سائیڈ دیوار عین اس کنویں (چاہ) کے اوپر بنی ہوئی ہے' جسے چاہ روڈیوالہ پکارا جاتا تھا۔ یہ کنواں میں نے چالو حالت میں تو نہیں دیکھا مگر بڑے بھائیوں نے دیکھا ہوگا اور والدین کی تو بہر حال یہاں کاشتکاری تھی۔ اُنہیں سب مناظر یاد تھے اور کبھی کبھی ہمیں اپنے دور کی باتیں بھی سنایا کرتے تھے۔ فقیر کو اتنا یاد ہے کہ کنواں مٹی ڈال کر بند کر دیا گیا تھا اور وہ سطح زمین سے صرف چھ یا سات فٹ نیچا تھا۔ بعد میں بالکل بند کر دیا گیا۔ اس کنویں سے کسی وقت اِرد گرد کے کھیت سیراب ہوا کرتے تھے۔ اُس وقت مسجد کافی چھوٹی تھی' مسجد کے ہال کے تین دروازے تھے۔ یہ تین دروازے آج بھی حضرت نباض قوم مدظلہ کے دفتر کو لگے ہوئے ہیں اور مسجد کے ہال کی جانب لگے ہیں۔

کنویں سے متصل ایک کمرہ تھا (جسے عرف عام میں کوٹھا کہا جاتا تھا) اور جب ہم نے اپنا موجودہ مکان بنایا۔ اس وقت بھی ابھی یہ کوٹھا موجود تھی۔ اس کمرہ کے آگے کافی کھلا صحن تھا اور صحن کے ارد گرد دو یا تین فٹ اونچی چار دیواری تھی۔ ایک دن یہاں رہائش پذیر خاتون صبح سویرے دودھ بلو رہی تھی' یعنی ایک بڑی چاٹی

میں لسی رِڑک رہی تھی کہ ایک بزرگ کا گلی سے گزر ہوا۔ وہ گجرات کی طرف سے آئے تھے۔ تھکے ماندے تھے' خاتون سے پوچھا کہ "لسی کا گلاس مل سکتا ہے؟" خاتون نے فوراً ایک بڑا گلاس لسی کا بھر کر بزرگ کو پیش کر دیا۔ انہیں لسی پی کر بہت سکون محسوس ہوا۔ پوچھا "ایک گلاس اور دے دو گی؟" خاتون نے ایک اور پیش کر دیا۔ بزرگ دوسرا گلاس پی کر پھر بولے کہ "ایک اور مل سکتا ہے؟" خاتون نے تیسرا گلاس مکھن ڈال کر پیش کر دیا۔ بزرگوں کو تھکاوٹ کی حالت میں تین گلاس تازہ لسی کے مکھن سمیت نوش جان فرما کر بڑا مزہ آیا اور بی بی سے کہا "بی بی کچھ مانگ لو" بی بی بولیں "اللہ تعالیٰ کا دیا بہت کچھ ہے" کہا "اور مانگ لو" عرض کیا "رزق کی کوئی کمی نہیں" بزرگوں نے کہا "میرے چلے جانے کے بعد سوچو گی کہ مانگ ہی لیتی' لہٰذا مانگ لو" بی بی بولیں پھر "جھولی خالی ہے بھر دو" بزرگ معاً بولے

"سائیں روڈا جاندا سی پیا کم ...... اوہنوں راہ وچہ پے گیا جم
دو جیاں جمدیاں نیں نانویں مہینیں ...... توں بنے ای جم"

بزرگوں کے ان الفاظ کی ادائیگی کے ساتھ ہی بچہ اُسی وقت پیدا ہو گیا۔ یعنی سائیں روڈے کو راہ جاتے مخمصہ پیش آیا۔ دوسروں کے بیٹے نو ماہ بعد ہوتے ہیں تو ابھی جنم دے۔ کنویں اور کھیتوں کے ارد گرد کام کرنے والوں نے جب سائیں روڈا کی یہ کرامت دیکھی تو حیران رہ گئے اور سائیں روڈا سے کہا کہ "اب آپ کہیں نہیں جائیں گے اور ہمیشہ یہاں رہیں گے"۔ سائیں روڈا نے کہا "مجھے مسجد بنا دو میں یہیں رہوں گا" چنانچہ زینت المساجد کے متصل جو سکول ہے اس جگہ پھولوں والی کیاری ہوتی تھی' جسے چنبے والی بیلی کہا جاتا تھا۔ اس جگہ سائیں صاحب کو ایک

خیمہ نما جھگی بنا دی گئی اور وہ عرصہ دراز تک یہاں مقیم رہے۔ اُنہی کے نام سے مسجد روڈیوالی بن گئی اور محلّہ و کنویں کا نام بھی چاہ روڈیوالہ مشہور ہو گیا۔ یہ مسجد اور یہ محلّہ اب زینت المساجد اور محلّہ اسلام آباد کے نام سے موسوم ہیں۔ ❖ فقیر کو یہ روایت متعدد ذرائع سے مسموع ہوئی۔ ایک تو یہ بات ہمارے خاندان میں عام طور پر مشہور ہے کہ سائیں روڈا ہماری ارائیں فیملی کے فرد نہ تھے۔ وہ گجرات کی طرف سے آئے تھے۔ یہاں کیوں رہ گئے کے سوال کا عمومی جواب یہ ہوتا ہے کہ ان کی دعا سے ہمارے بڑوں میں سے کسی کو اولاد کی نعمت عطا ہوئی لیکن اس کی تفصیل کسی کو معلوم نہ تھی، بہت کوشش کی۔ کسی نے کچھ نہ بتایا۔ بابا سردار محمد گوجر جو سو سال سے زائد عمر کے ہوئے ہیں (اور تقریباً پندرہ بیس سال قبل وفات پائی ہے) نے بتایا کہ سائیں روڈا گجرات کی طرف سے آئے تھے۔ اُن کی دعا سے یہاں آباد ارائیں فیملی کو بیٹا عطا ہوا تو اس فیملی نے انہیں یہیں رکھ لیا۔ مسجد کے ساتھ جو سکول ہے یہاں چنبے والی پیلی پھولوں والی کیاری میں اُن کی جھگی ہوتی تھی۔ اُنہیں کے کہنے پر یہاں مسجد روڈیوالی بنی تھی اور محلّہ کا نام بھی چاہ روڈیوالہ مشہور ہو گیا۔ بابا سردار محمد گوجر نے مجھے یہ بھی بتایا کہ سائیں روڈا کا کہنا تھا کہ "میری یہ مسجد ولایت (انگلینڈ) تک مشہور ہو گی"۔ میں نے بابا سردار محمد گوجر مرحوم سے کہا کہ "پھر یہ مسجد ولایت تک کیسے مشہور ہوئی؟"۔ بابا مرحوم کہنے لگے "تمہارا پرچہ "رضائے مصطفیٰ" اسی مسجد سے انگلینڈ جاتا ہے تو اس طرح روڈیوالی مسجد بھی وہیں پہنچ جاتی ہے، وہاں کے لوگوں کو پتہ ہے کہ یہ رسالہ روڈیوالی مسجد گوجرانوالہ سے آتا ہے"۔

❖ یہاں یہ بات بھی عجیب لگتی ہے کہ اگر سائیں روڈا کی دعا یا صدا سے بچہ پیدا ہوا

تو اس بچہ کا باپ کون ہوگا۔ مجھے یہ روایت علامہ پیرزادہ اقبال احمد صاحب فاروقی (مالک مکتبہ نبویہ لاہور) نے سنائی' جو انہوں نے اپنے پیرومرشد برحق حضرت نبی بخش حلوائی رحمۃ اللہ علیہ جو فقیر کے نانا جان کے ہمعصر تھے' سے سنی تھی۔ فاروقی صاحب فرماتے ہیں میں نے کہا "میاں جی وہ نومولود کس کا بیٹا کہلائے گا"۔ پہلے تو مجھے انہوں نے ڈانٹا کہ "تم اولیاء اللہ کی کرامات کے منکر ہو" پھر فرمایا "یہ بی بی اپنے خاوند سے دو سال قبل حاملہ تھی' جس کی ڈلیوری سائیں کی دعا یا صدا سے عمل میں آئی اور صدا کے الفاظ بنے ای (ابھی) کے معا بعد بچہ کی پیدائش بلاشبہ سائیں روڈا کی کرامت تھی اور اس کرامت کی وجہ سے ہی اِس بی بی کے لواحقین نے سائیں روڈا کو یہاں روک لیا۔ شنید ہے کہ اس نومولود کا نام "اللہ بخش" رکھا گیا جو میرے دادا جان کے دادا تھے۔ شجرہ اس طرح سے ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب)

☆ مہر اللہ بخش...... زوجہ عمران بی بی

☆ بیٹا مہر فضل دین زوجہ کرم بی بی...... ☆ بیٹا مہر محمد زوجہ مراد بی بی

☆ بیٹا غلام محمد زوجہ عالم بی بی...... بیٹا محمد حفیظ نیازی

☆ محمد حفیظ نیازی ولد میاں غلام محمد ولد مہر محمد ولد فضل دین ولد اللہ بخش

(رحمھم اللہ تعالیٰ)

❁ حضرت نباض قوم مدظلہ اور مسجد زینت المساجد کا ذکر کرتے کرتے جب سائیں روڈا کا تذکرہ آیا تو بات لمبی ہوگئی اور آپ بیتی بن گئی۔ چونکہ یہ تذکرہ بھی معلوماتی تھا۔ اس لئے اس سے صرف نظر نہ ہوسکا اور یہ تاریخی معلوماتی مواد بھی احاطہ تحریر میں آگیا۔

جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان کا قیام: قارئین! حضرت نباض قوم مدظلہ کی آمد سے قبل گوجرانوالہ کا شہر عمومی طور پر نجدیت وہابیت کا ''گڑھ'' سمجھا جاتا تھا' یہاں اہلسنّت و جماعت کی کوئی تنظیم روبہ عمل نہ تھی۔ انجمن خدام الصوفیہ کی خدمات جامع مسجد زینت المساجد کے انتظامی امور تک محدود تھیں۔ اس لئے ان حالات میں اہلسنّت اپنی تنظیم قائم کرنے کیلئے کوشاں اور بہت بے چین تھے...... حضرت نے یہاں تشریف لاکر اہلسنّت کی یہ دیرینہ خواہش بھی پوری فرمادی کہ جماعتی کاموں کی نگرانی کیلئے سنی رضا کاروں کی کوئی تنظیم قائم ہونی چاہیے۔ ☆ حضرت نباض قوم مدظلہ کی زیرِ صدارت مقامی نوجوانان اہلسنّت کا ایک اجلاس منعقد ہوا' جس میں آپ کی تجویز اور باہمی مشورہ سے ۱۹۵۷ء کے اوائل میں باقاعدہ طور پر

''جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان''

کا قیام عمل میں لایا گیا۔ حضرت موصوف نے تحدیث نعمت کے طور پر فرمایا کہ ''بریلی شریف میں رضا کاروں کی جماعت کا یہی مبارک نام ہے اور بریلی شریف کے ساتھ روحانی تعلق کی بناء پر ہم نے بھی اپنی جماعت کا یہی نام تجویز کیا ہے''۔

سرپرست اعلیٰ: حضرت نباض قوم مدظلہ بحمدہٖ تعالیٰ جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان کے بانی و سرپرست اعلیٰ اور اولین امیر محترم ہیں۔

عہدیداران: دیگر عہدیداران کے علاوہ غازی عبدالحفیظ صاحب بٹ صدر اور راقم الحروف محمد حفیظ نیازی جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے۔ اس وقت ملک میں سکندر مرزا صدر اور ابراہیم اسماعیل چندریگر وزیراعظم تھے مگر باہمی مشورہ سے فیصلہ کیا گیا

کہ جماعت ہذا بحیثیت جماعت سیاست میں حصہ نہ لے گی۔ البتہ چونکہ معاشرہ مذہبی اقدار سے دور و آزاد خیال تھا۔ اس لئے تنظیم کے ذریعہ معاشرہ سدھارنے اور مذہبی اقدار کو فروغ دینے کیلئے پروگرام وضع کئے گئے۔ ابتدائی طور پر انیس ارکان پر مشتمل اس ٹیم کے ایک صدر' ایک نائب صدر' جنرل سیکرٹری' جائنٹ سیکرٹری اور خزانچی منتخب ہوئے۔ ہر ہفتہ کارکن اپنا ایک اجلاس منعقد کر کے ہفتہ وار کارروائیوں کا جائزہ لیتے۔ علاوہ ازیں ادبی اجلاس میں تلاوت' نعت رسول و مضامین پیش کئے جاتے اور اخلاقی تقریریں ہوتیں۔ مجموعی طور پر یہ پروگرام بہت دلچسپ ہوتے اور ہر ہفتہ شرکاء کی تعداد بڑھتی رہتی۔ جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان نے تبلیغی میدان میں وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جو بفضلہٖ تعالیٰ سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہیں اور اہلسنّت کی تاریخ کا درخشاں باب ہیں۔

﴿﴾ یاد رہے کہ حضرت نباض قوم مدظلہ کی زیر سرپرستی جماعت رضائے مصطفےٰ کے جملہ کارکن ہمہ وقت مستعد رہتے اور محبت و محنت سے جملہ امور انجام دینے کو اپنی سعادت سمجھتے۔ حضرت موصوف نے تبلیغی نوعیت کے بہت سے بڑے بڑے (لوہے کی چادروں سے بنے ہوئے)

تبلیغی بورڈز بنوائے جو مختلف چوکوں' بازاروں' دکانوں' معروف شاہراہوں اور اہم مقامات سے زنانہ تصاویر' فحش کیلنڈر و فلمی بورڈز وغیرہ اتروا کر آویزاں کئے اور اشتہارات وغیرہ لگوائے' جو بے شمار ناظرین کی اصلاح کا باعث بنتے رہے' ان کی عبارات و کلمات مبارکہ اور نصیحت آمیز اشعار میں سے چند اقتباسات درج ذیل

ہیں: ''یاد رکھنا چاہیے کہ عقیدہ و عمل اور ایمان و تقویٰ کا آپس میں گہرا تعلق ہے' اگر یہ تعلق برقرار نہ رہے تو انسان فاسق و فاجر یا ملحد و گمراہ ہو جاتا ہے...... جب تک دین و سیاست' مسجد و دار الحکومت اور منبر و تخت سلطنت کا باہم تعلق رہا دین و ملت کو فروغ و عروج حاصل ہوتا رہا لیکن جب ان میں تفریق ہو گئی تو مسلمان مختلف فتنوں کا شکار ہو کر پستی و ذلت میں جا گرے (معاذ اللہ)...... ملک و ملت اور معاشرہ کی اصلاح و بگاڑ بنیادی طور پر علماء و مشائخ اور حکام پر موقوف ہے اور ان کی استقامت و لغزش کا نام اصلاح و بگاڑ ہے...... عملی طور پر نماز' داڑھی اور پردۂ شرعی اصلاح معاشرہ کے تین اہم ستون ہیں۔ بشرطیکہ یہ تینوں ستون نمائش و ریا کاری پر قائم نہ ہوں...... اس وقت المیہ یہ ہے کہ لوگوں کا قول و فعل' زبان و عمل اور ظاہر و باطن یکساں نہیں رہا۔ یہی وجہ ہے کہ زبانی طور پر اسلام' اسلام کی پکار کے باوجود عملی طور پر دن بدن اسلام سے دوری و بیگانگی ہوتی جا رہی ہے''۔

عبرت انگیز اشعار: علاوہ ازیں حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے چند عبرت انگیز اشعار جن کا مقصد دلوں میں فکرِ آخرت اُجاگر کرنا ہے وہ بھی ان بورڈز پر لکھوائے جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

☆ ٹھکانہ گور ہے تیرا عبادت کچھ تو کر غافل
کہاوت ہے کہ خالی ہاتھ گھر جانا نہیں اچھا

☆ گئے سب اہل نظر دنیا سے کہہ کر
یہ دنیا پیار کے قابل نہیں ہے

☆ جگہ دل لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جاء ہے تماشا نہیں ہے

☆ نہ دولت سے نہ دنیا سے نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

☆ وہ قوم جو کل کھیلتی تھی ننگی شمشیروں کے ساتھ
آج فلمیں دیکھتی ہے اپنی ہمشیروں کے ساتھ

☆ یہ سرخی بنت حاضر کے لبوں پر
تیری غیرت کا اے مسلم لہو ہے

☆ آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں

☆ زمین و آسمان بھی کانپتے تھے جس کی ہیبت سے
اُسی مسلم کی صورت اب تو پہچانی نہیں جاتی

☆ گوارا ہے اِسے نظارۂ غیر
نگاہ کی نا مسلمانی سے فریاد

☆ جب سرِ محشر وہ پوچھیں گے بلا کر سامنے
کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے

☆ بے نمازو کیا غضب کرتے ہو تم
حق تعالیٰ سے نہیں ڈرتے ہو تم؟

تحریک اصلاح معاشرہ: حضرت نباض قوم مدظلہ نے اصلاح معاشرہ کی تحریک کے تحت اپنے حلقۂ احباب کی طرف سے اس قسم کے اشتہارات و بورڈز وغیرہ گوجرانوالہ کے بکثرت مقامات کے علاوہ دیگر شہروں میں بھی لگوانے کا سلسلہ جاری رکھا، جس کی وجہ سے ماشاء اللہ بے شمار لوگوں کی زندگیوں میں اسلامی و روحانی انقلاب آ گیا۔ آپ کی ہمیشہ سے یہ خواہش رہی ہے کہ معاشرے میں صحت مند تبدیلی کے خواہش مند صحیح العقیدہ مسلمان اس تحریک کا حصہ بنیں، تحریک کا ساتھ دیں۔ ان ارشادات و اشعار و اقوال کو اشتہارات، بورڈز، بینرز اور پمفلٹ وغیرہ کی صورت میں پھیلائیں...... حضرت فرمایا کرتے ہیں ''چراغ سے چراغ جلتا ہے تو ظلمتوں میں نور اُجالا ہو جاتا ہے بدی کا راستہ روکنا اور نیکی کی قدروں کا ابلاغ ہر مسلمان کا فریضہ ہے اس لئے ہمیں اپنی اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا چاہیئے''۔

؎ جو سیکھا ہے سب کو سکھاتے چلو
دیئے سے دیئے کو جلاتے چلو

﴿﴾ جن اراکین نے تنظیم ہذا کے ابتدائی دور میں کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ اس وقت اُن کی غالب اکثریت انتقال فرما چکی ہے یا نقل مکانی کر چکی ہے۔ تاہم راقم الحروف جنرل سیکرٹری کے ساتھ چند ایک دیگر کارکن اب بھی باہمی مشاورت سے حضرت سرپرست موصوف کی زیر ہدایت متعلقہ جملہ امور انجام دے رہے ہیں اور نتائج اس گئے گزرے دور میں بھی کافی حد تک حوصلہ افزاء ہیں۔ تنظیم مکمل طور پر علماء و عوام اہلسنت پر مشتمل ہے غیر سیاسی ہے اور بڑی حد تک معاشرہ میں فعال اور

موثر ہے۔ حضرت موصوف کی علمی وتحقیقی تصانیف مبارکہ اور ایمان افروز بڑے سائز کے پچاس سے زائد لاجواب علمی وتحقیقی عنوانات کے اشتہارات کی اشاعت اور تقسیم کے علاوہ ماہنامہ "رضائے مصطفیٰ" کی اشاعت میں بھی ممد و معاون ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان ہوا جب بھی بدعقیدہ لوگ اہلسنّت کے خلاف کوئی لٹریچر شائع کرتے تو جماعت رضائے مصطفیٰ کے پلیٹ فارم سے حضرت نباضِ قوم مدظلہ فوری جواب ارشاد فرماتے' اسی لئے مسلک اہلسنّت کی بڑے پیمانے پر تبلیغ و اشاعت کیلئے حضرت نے ہفت روزہ اخبار "رضائے مصطفیٰ" بھی جاری فرمایا۔

بفضلہٖ تعالیٰ: جماعت رضائے مصطفیٰ وفاقی دارالحکومت سمیت پورے پاکستان میں سرگرم عمل ہے اور مساجد و مدارس کے قیام اور دینی وتبلیغی پروگراموں کے انعقاد سے سنیت ورضویت کا کام بڑی تیزی کے ساتھ کررہی ہے...... علاوہ ازیں بیرونی ممالک میں بھی اس کی شاخیں دینی ومسلکی خدمات انجام دینے میں مصروف عمل ہیں۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک

تیاری کے مراحل: قارئین! آپ کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ رضائے مصطفیٰ کی اشاعت اور تقسیم وترسیل کا کام بھی جماعت رضائے مصطفیٰ کے سپرد ہوا۔ حضرت نباضِ قوم مدظلہ تمام مسودات تیار کراتے' کاتب صاحب آپ کے پاس بیٹھ کر ہی کتابت کرتے پھر حضرت موصوف اور آپ کا یہ خادم (نیازی) مل کر تصحیح کرتے اور پھر طباعت کے مراحل طے ہونے کے بعد جماعت کے کارکنان حضرت صاحب موصوف کے دفتر میں بیٹھ جاتے اور خریداروں کے ایڈریس کی لسٹیں رضا کاروں کو

دے دی جاتیں جن سے پتے دیکھ کر اخبار (رضائے مصطفیٰ) پر تحریر کر دیئے جاتے۔ سبحان اللہ! کیسا روح پرور منظر ہوتا تھا کہ اس دوران تمام خدام حضرت نباض قوم مدظلہ کی نصیحت آمیز نورانی باتوں سے بھی محظوظ ہوتے جاتے۔ اخبار ہفتہ وار تھا' ابھی پہلے اخبار کی ترسیل بمشکل مکمل ہوتی کہ آئندہ ہفتے کی تدوین واشاعت کے انتظامات شروع ہو جاتے۔☆ یاد رہے کہ حضرت نباض قوم مدظلہ رات گئے تک مطالعہ فرماتے رہتے' بعض دفعہ تو اذانِ فجر ہی ہو جاتی...... اس سلسلہ میں بھی حضرت موصوف کی خدمات جلیلہ ایک یادگار کارنامہ ہیں...... جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کا اہتمام وتدریس' مرکز اہلسنت زینت المساجد میں امامت وخطابت' مقامی و بیرونی جلسوں میں شرکت کے ساتھ ساتھ رضائے مصطفیٰ کی تدوین واشاعت بلاشبہ آپ کی بہت بڑی کرامت ہے۔

تحدیثِ نعمت کے طور پر عرض ہے کہ اسے بھی حضرت نباض قوم مدظلہ کی کرامت ہی سمجھئے کہ "رضائے مصطفیٰ" کے قارئین پاکستان و بیرون پاکستان اسلامی ممالک کے علاوہ امریکی' افریقی و برطانوی ممالک میں بھی کثیر تعداد میں تشریف رکھتے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

دلشاد بامراد رہیں مہرباں میرے
آباد حشر تک رہیں سب قدرداں میرے

(جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء)

رفاہی خدمات: قدرتی آفات پر جماعت کے رضا کار حضرت نباض قوم مدظلہ کی نگرانی میں متاثرین کی خدمت واعانت میں ہمیشہ سب سے آگے ہوتے ہیں۔

علاوہ ازیں یہ تنظیم مساکین کی کفالت کیلئے بھی روبہ عمل رہتی ہے۔

❖ حسب ضرورت نوجوان نسل کی تربیت کیلئے فارمولے وضع کئے جاتے ہیں اور ان کے مطابق عملدرآمد ہوتا ہے۔ تنظیم کے تحت جو مدارس اور مساجد ورکنگ پوزیشن میں ہیں ان کی خاطر خواہ تعداد ہے اور مؤثر طور پر خدمات انجام دی جارہی ہیں۔ اس تنظیم کی یہ بھی خصوصیت ہے کہ کوئی عہدہ دار کسی دوسرے کی ٹانگ نہیں کھینچتا اور سب کارکن متحد و مستعد رہتے ہیں اور مل جل کر خدمات انجام دیتے ہیں۔

سنی کانفرنسوں میں حضرتِ نباضِ قوم کا کردار:

مسلک اعلیٰ حضرت کی پیروی کا پہلا تقاضا یہ ہے کہ بدمذہبوں کو قریب نہ آنے دیا جائے۔ نظام مصطفےٰ کے نفاذ کا نصب العین اس تنظیم کی شناخت ہے، جس کیلئے ہمیشہ کوئی نہ کوئی کوشش روبہ عمل لائی جاتی رہتی ہے۔ اس مقصد کی تکمیل کیلئے حکومت کی طرف سے کوئی حوصلہ افزائی نہیں ملتی۔ مقامی طور پر حضرت نباض قوم مدظلہ کی سرپرستی میں ٹوبہ، ملتان، رائیونڈ وغیرہ میں منعقدہ کانفرنسوں کو اس تنظیم کی بھرپور تائید وحمایت و عملی تعاون شامل رہا بلکہ جماعت رضائے مصطفےٰ ان کی روحِ رواں بنی رہی۔ حضرت نباض قوم مدظلہ نے نہ صرف ان کانفرنسوں میں اہلسنّت کی شمولیت کیلئے عملی کردار ادا کیا بلکہ ان کی مساعی جمیلہ کی بدولت اہلسنّت میں بیداری کی لہر بڑھی۔ اتحاد و یگانگت میں اضافہ ہوا اور یہ کانفرنسیں لاکھوں سنیوں کے اجتماع کا باعث بنیں۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ، ملتان، رائیونڈ وغیرہ میں جہاں جہاں اہلسنّت کے مرکزی اجتماعات ہوئے آپ نے ہزاروں احباب کے ساتھ شمولیت فرمائی۔ اجتماعات کو کامیاب بنایا اور جیسا کہ گذشتہ صفحات میں آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ

ہر تقریب کے آخر میں اہلسنّت کی بیداری پر مشتمل نظم انتہائی کیف آور انداز میں پیش کی ...... قارئین! یاد رہے کہ رائیونڈ کی کانفرنس نعرہ رسالت لگانے والے سنی کو شہید کئے جانے کی وجہ سے انعقاد پذیر ہوئی تھی۔ اس کا مقطع اس طرح تھا۔

اوہ اِک دا نعرہ نہ جر سکے ...... اَساں لکھاں نے نعرہ لگانا ایں

اور حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے اجتماع کو جو جوش و خروش سے نعرے لگا رہے تھے مخاطب کیا۔

"حضرات! پہلے آپ اپنی مرضی سے نعرے لگا رہے تھے۔ اب میں نعرہ لگاؤں گا جو تعداد کے لحاظ سے بھی اور مول کے لحاظ سے بھی مکمل طور پر لاکھوں کا نعرہ ہوگا' نعرۂ تکبیر' اللہ اکبر☆ نعرۂ رسالت' یا رسول اللہ (ﷺ) ......" ☆ جن لوگوں نے اور بلاشبہ لاکھوں نے یہ منظر دیکھا۔ وہ کبھی بھی اس منظر کو بھلا نہ سکیں گے۔ اللہ اللہ کیا سماں تھا' کیا جوش و جذبہ تھا۔ کیا دبدبہ تھا ماحول ہی نہیں دل بھی دہل گئے۔ آج بھی جب کبھی اس منظر کی یاد آتی ہے۔ جسم و جان میں ولولہ برپا ہو جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے بعض نہ جاننے والوں کے ذہن میں یہ سوال اُبھرے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ جیسے دُور افتادہ قصبہ میں کانفرنس کا انعقاد کون سی مجبوری تھی؟ ان حضرات کی آگاہی کیلئے عرض ہے کہ بنگال سے ایک لیڈر جن کا نام مولانا بھاشانی تھا اور جو مولانا کی بجائے صرف رولانا تھے۔ اُن کا بیان اخبارات میں شائع ہوا تھا کہ پاکستان کا نظام "سوشل ازم" پر مبنی ہونا چاہیے۔ کمیونزم روس کا نظام ہے' جسے پاکستان میں رائج کرنے کیلئے ان لیڈر لوگوں نے سوشل ازم کا نام دیا اور اس کے حق میں بہت پراپیگنڈا کیا' کہ یہ پاکستانی معیشت کیلئے لازم ہے۔ اس کی رو سے سب رعایا جو کام بھی کرے وہ

حکومت کیلئے کرے اور عوضانہ میں اُسے روٹی' کپڑا اور مکان ملے گا۔ حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی نظم اس طرح تھی۔

نہ سوشل ازم نہ کمیونزم
نہ مودودی ازم نہ وہابی ازم
ایک سازش ہیں ایسے سارے ازم
تیرا رستہ مدینہ پاک کی شاہرہ
تیری منزل نفاذ نظامِ مصطفٰے
سنی ہے تو جماعت اہلسنّت میں آ

اھلاً سھلاً مرحبا

۱۹۷۰ء کے انتخابات کے دن تھے' مودودی جماعت آس لگائے بیٹھی تھی کہ اہلسنّت اور جماعت اسلامی انتخاب لڑنے کیلئے متحد ہو جائیں گے اور پیپلز پارٹی کے مقابلہ میں الیکشن میں حصہ لیں گے۔ باغ جناح میں اہلسنّت و جماعت کا ایک عظیم جلسہ منعقد تھا' جس میں شمولیت کیلئے اہلسنّت سواریوں اور پیدل دستوں کی صورت میں دوسرے شہروں سے جلوس کی شکل میں شامل ہوئے اور باغ جناح میں تل دھرنے کی جگہ نہ رہی۔ مودودیوں کو اس وقت سخت صدمہ ہوا جب حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے سوشل ازم کے ساتھ مودودی ازم کو بھی دھوکا قرار دیا اور حاضرین نے نعرے لگا کر لبیک کہا۔ بک سٹال پر کھڑے ایک مودودی جماعت کے کارکن نے خود مجھ سے کہا "مولوی صادق نے اپنی نظم کے ذریعے ہماری اُمیدوں پر پانی پھیر دیا ہے"۔ (قارئین! ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی شمولیت کا

مفصل بیان ان شاء اللہ آئندہ صفحات میں حسب عنوان آپ ملاحظہ فرمائیں گے)

جماعت رضائے مصطفےٰ کی خدمات کے حوالہ سے استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مضمون میں لکھا ''اس میں شک نہیں کہ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی کی سربراہی میں ادارہ ''رضائے مصطفےٰ'' گوجرانوالہ نے ایک باعظمت اور تاریخی نام ''رضائے مصطفےٰ'' کو زندہ جاوید رکھنے میں نہایت جدوجہد سے کام لیا۔ ☆ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے صاحبزادگان و تلامذہ اور محبین رحمہم اللہ تعالیٰ کی مسلکی اشاعت کیلئے ''رضائے مصطفےٰ'' کے عنوان سے جاری کردہ تحریک کے تسلسل کو قائم رکھنا اور ماہنامہ ''رضائے مصطفےٰ'' کے ذریعے اس تحریک کے عرصہ کو بفضلہ تعالیٰ دوسری صدی تک دراز کرنا مولانا ابوداؤد کا یہ کارنامہ جہاں حیرت انگیز ہے وہاں اس تحریک اور مشن سے ان کی گہری وابستگی پرخلوص اور والہانہ عقیدت و محبت کا واضح ثبوت ہے۔ جس کی بناء پر انہوں نے اس مشکل اور پرپیچ سفر میں ہر قسم کی تکالیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور انتہائی استقامت و استقلال کا مظاہرہ کرتے ہوئے سفر کو جاری رکھا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب اور ان کے بے لوث خادم محمد حفیظ نیازی صاحب کی اس عظیم خدمت کو قبول فرمائے اور ان کو صحت و تندرستی عطا فرمائے تاکہ وہ ماہنامہ ''رضائے مصطفےٰ'' کی اشاعت کو نہ صرف جاری رکھ سکیں بلکہ اس کی ترقی کیلئے مزید جدوجہد کرسکیں۔ آمین ☆ تمام سنی علماء و مشائخ اور اہل دانش حضرات سے پرزور درخواست ہے کہ وہ قابل فخر بلکہ باعث فخر

اپنے اسلاف کی ''رضائے مصطفےٰ'' کے عنوان سے جاری کردہ اس تحریک اور اس کی بقاء کا احساس کرتے ہوئے ماہنامہ ''رضائے مصطفےٰ'' گوجرانوالہ کی بھرپور سرپرستی فرما کر اس کی اشاعت میں تعاون فرمائیں......''

محقق اہلسنّت سید صابر حسین شاہ بخاری بانی ادارہ فروغ افکار رضا (برہان شریف اٹک) رقمطراز ہیں: حجۃ الاسلام علامہ مفتی محمد حامد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ کے نامور خلیفہ و شاگرد محدث اعظم پاکستان علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد فیصل آبادی علیہ الرحمۃ کے مشہور خلیفہ و شاگرد علامہ الحاج مفتی ابوداؤد محمد صادق قادری رضوی مدظلہ العالی نے کل ہند جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی کی طرح گوجرانوالہ میں بھی جماعت رضائے مصطفےٰ قائم کی اور اس کے کئی شعبے جاری کئے۔ اس کے شعبۂ اشاعت کتب نے علماء اہلسنّت کی گراں قدر تالیفات کو نہایت خوبصورتی سے شائع کر کے عام کیا' خود امیر جماعت رضائے مصطفےٰ مولانا علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب اہلسنّت کے ایک عظیم مصنف ہیں' آپ کی بھی ماشاءاللہ تین درجن سے زائد تصانیف ہیں جو کہ اس شعبہ کے زیر اہتمام زیور طباعت سے آراستہ ہوئیں۔ ☆ جماعت رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ نے شعبہ اشتہارات میں بھی مختلف موضوعات پر لاکھوں کی تعداد میں مفصل اور مدلل اشتہارات شائع کئے ہیں جن کو شہرت عام بقائے دوام حاصل ہے' یہ تمام اشتہارات امیر جماعت رضائے مصطفےٰ (پاکستان) نے خود ہی تحریر فرمائے ہیں۔ ☆ لوگوں کو میوزک سینٹروں اور گانے بجانے کی وباء سے بچانے کیلئے جماعت رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ کے تقریری شعبہ کے زیر اہتمام اہلسنّت وجماعت کے مشہور علماء کرام

اور نعت خوانان خوش الحان کا نعتیہ کلام کیسٹوں میں ریکارڈ کر کے تقسیم کیا جاتا ہے۔☆ جماعت کا ایک اہم شعبہ صحافت ہے جس کے زیرِ اہتمام ایک ہفت روزہ "رضائے مصطفٰے" کا اجراء ہوا' پھر یہ پندرہ روزہ اور آخر کار "ماہنامہ رضائے مصطفٰے" کی صورت میں سنی رضوی صحافت میں آفتاب بن کر چمکا اور الحمد للہ آج بھی پوری آب و تاب سے چمک دمک رہا ہے۔ محسن اہلسنت علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ کی نگرانی اور اُن کے رفیق خاص الحاج محمد حفیظ نیازی کی ادارت میں ماہنامہ "رضائے مصطفٰے" نے صحافتی میدان میں جو فتوحات حاصل کی ہیں وہ ناقابل فراموش ہیں۔☆ احقاق حق اور ابطال باطل میں کوئی رسالہ اس کا ثانی نہیں' اس کے سرورق بلکہ ہر صفحہ کی سطر سطر سے اعتقادی ترجمانی نظر آتی ہے۔ جب بھی کسی حکمران' سیاستدان' عالم یا کسی بھی لیڈر کے قدم ڈگمگائے تو "رضائے مصطفٰے" نے اس کی بروقت رہنمائی کی۔ "رضائے مصطفٰے" نے بے دینوں کے رد میں کوتاہی کی نہ اپنوں کی اصلاح میں کبھی تساہل برتا' اسی وجہ سے ماشاء اللہ اس کی مقبولیت روز افزوں ترقی پر ہے' دُور دُور تک اس کی دھوم ہے۔ یوں تو اہلسنت کے کئی رسائل ہیں' لیکن ان میں "رضائے مصطفٰے" کو ماشاء اللہ جو انفرادیت حاصل ہے وہ کسی دوسرے رسالہ کے حصہ میں نہیں آئی۔ ہر ماہ اس کا نہایت بے تابی سے انتظار کیا جاتا ہے۔ علماء و مشائخ اہلسنت کا یہ پسندیدہ رسالہ ہے اس پر علماء و مشائخ کے تاثرات شاہد ہیں۔ "رضائے مصطفٰے" کے تمام مضامین صوری اور معنوی لحاظ سے بے مثال ہوتے ہیں۔ منظوم حصہ بھی نہایت اعلیٰ پائے کا ہوتا ہے۔ "تعارف و تبصرہ" اس کا ایک مستقل کالم ہے جس میں اہلسنت کی نئی کتابوں پر مختصر مگر جامع

تبصرہ شائع کیا جاتا ہے، جس سے نئی کتابوں کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ "بین الاقوامی سنی تبلیغی اطلاعات" اور "اہلسنّت و جماعت کی مذہبی تبلیغی خبریں" بھی اس کے مستقل کالم ہیں، جن سے اہلسنّت کی مذہبی تبلیغی خدمات کے بارے میں معلومات ملتی رہتی ہیں۔ اسلامی سال کے ہر ماہ کا مختصر تعارف ہر شمارے کی زینت ہوتا ہے، جس میں ہر ماہ کے فضائل اور اُس میں مشہور اکابرین، علمائے کرام اور اولیائے کرام کے عرس و وصال کی تاریخیں دی جاتی ہیں تاکہ بزرگانِ دین کی یاد منانے اور ختم شریف دلانے کی ہر قاری کوشش کر سکے۔ ☆ "رضائے مصطفےٰ" نے ہر باطل فرقہ کی سرکوبی اور عظمت وشانِ رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کا تحفظ کر کے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی کی کل ہند جماعت رضائے مصطفےٰ کی یاد تازہ کر دی ہے، کیوں نہ ہو کہ یہ رسالہ ہی اُن کی یادگار اور حضرت محدث اعظم پاکستان کے فیضانِ کرم کا مرہونِ منت ہے...... اس پر علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہٗ کو دنیائے اہلسنّت کی طرف سے مبارکباد پیش کی جاتی ہے اور دُعا دی جاتی ہے۔ ع...... اللہ کرے زورِ "اشاعت" اور زیادہ

(سید صابر حسین بخاری)

❁ شیخ المیراث مفتی محمد جنید صاحب قادری رضوی (کراچی) رقمطراز ہیں

"۱۳۳۶ھ / 1919ء میں چند اولیاء کاملین کے مشورہ سے جماعت رضائے مصطفےٰ (بریلی شریف) کی بنیاد رکھی گئی، مجدد ملتِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے افتتاح و دعائے خیر فرمائی اور قبلہ صدر الشریعہ صاحب بہار شریعت حضرت علامہ محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ امیر مقرر ہوئے۔ ۱۳۶۸ھ / ۱۹۴۹ء میں آپ

کا وصال ہوا...... چند سال بعد پاسبان مسلک رضا، خلیفہ مجاز مفتی اعظم عالم اسلام، نائب محدث اعظم پاکستان علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے مرشد پاک سیدنا محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مشورہ سے جماعت رضائے مصطفیٰ پاکستان کو سنبھالا اور خوب نمونہ دے دیا...... سچائی کی جو مشعل روشن ہوئی تھی، وہ سچے "مردِ صادق" کے پاس پہنچ گئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک"

جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کا قیام: شیخ طریقت نباض قوم مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ کی گوجرانوالہ تشریف آوری کے وقت ابھی زینت المساجد کی تعمیر و تزئین مکمل نہیں ہوئی تھی اس لئے انجمن خدام الصوفیہ (انتظامیہ زینت المساجد) تعمیری کام میں مصروف تھی۔ اُس وقت سارے شہر بلکہ قرب و جوار میں بھی اہلسنت وجماعت کا کوئی معیاری دارالعلوم موجود نہیں تھا۔ حضرت موصوف کی دلی تمنا تھی کہ زینت المساجد میں فوری طور پر مدرسہ قائم کیا جائے لیکن انتظامیہ مدرسہ کے نئے اخراجات کیلئے تیار نہ تھی چنانچہ ایک دن حضرت صاحب مدظلہ نے فقیر راقم الحروف (نیازی) اور جناب رشید احمد صاحب مرحوم کو بلا کر فرمایا کہ "مسجد کی تعمیر تو تقریباً مکمل ہو چکی ہے اب تزئین و آرائش پر مزید خرچ کرنے کی بجائے مناسب یہ ہے کہ بلا تاخیر مدرسہ قائم کر دیا جائے تا کہ اہلسنت وجماعت کی معیاری درسگاہ قائم ہونے سے سنی طلباء داخل ہو کر بزرگان دین کے فیضان سے سیراب ہو سکیں اور مسلک اعلیٰ حضرت کا مزید پرچار ہو کیونکہ اہلسنت کی کوئی درسگاہ میسر نہ

ہونے کے باعث بعض حضرات بدمذہبوں کے مدارس میں پڑھ رہے ہیں' یہ بات اہل حق کیلئے ناقابل برداشت ہے"۔ اگرچہ مسجد کی انتظامیہ کے اراکین اس بات پر تو راضی نہ ہوئے کہ وہ مدرسہ کے اخراجات کا "بار" اٹھا سکیں گے لیکن انہوں نے کہا کہ "اگر حضرت نباض قوم مدظلہ خود مدرسہ قائم کریں اور مالی وسائل کا انتظام بھی خود کریں تو انجمن کو مدرسہ کے قیام پر کوئی اعتراض نہ ہوگا"۔ حضرت نے فرمایا: ان شاء اللہ العزیز مدرسہ ضرور قائم ہوگا اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہِ عنایت سے تمام رکاوٹیں دور ہو جائیں گی کیونکہ

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دیا جو واسطہ..... میرے سارے کام ہو گئے

امام اہلسنت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے
دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

بالآخر: مولیٰ کریم نے اپنے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے وسیلہ جلیلہ سے حضرت نباض قوم مدظلہ کی اس دلی تمنا کو بھی پورا فرما دیا' آپ کی مساعی جیلہ رنگ لے آئیں کیونکہ

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

افتتاح: ۱۴ شوال المکرم ۱۳۷۳ھ کو امام اہلسنت شیخ الحدیث محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دست مبارک سے

گوجرانوالہ میں اہلسنّت کی اوّلین معیاری دینی درسگاہ جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کا افتتاح فرمایا۔ ابتدائی طور پر زینت المساجد کے شمالی برآمدوں' ڈیوڑھی اور حضرت نباضِ قوم مدظلہ کے دفتر کی بالائی منزل میں طلباء کی سکونت کا انتظام کیا گیا۔ حفظ وناظرہ اور درسِ نظامی کی تدریس بھی شروع ہوگئی۔ مدرسہ کے آغاز سے اہلسنّت میں مسرت وشادمانی کی لہر دوڑ گئی اور بفضلہٖ تعالیٰ اس دارالعلوم نے تبلیغ واشاعت کا جو رنگ جمایا اس کا کماحقہٗ الفاظ میں بیان ممکن نہیں...... الختصر دیکھتے ہی دیکھتے مذہب حق اہلسنّت و جماعت کی دھاک بیٹھ گئی۔ نئی تعمیر شدہ مساجد اہلسنّت یا وہ مساجد جو گستاخانِ شانِ رسالت کے تسلط سے آزاد کرائی گئیں تھیں وہاں پر جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کے طلباء کو مقرر کیا جانے لگا۔ طلباء مدرسہ میں اپنی پڑھائی جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ مساجد میں امامت وخطابت اور تدریس کے فرائض بھی سرانجام دینے لگے۔ فارغ التحصیل علماء کو گوجرانوالہ اور گردو نواح کی مساجد میں خدمتِ دین کا فریضہ سرانجام دینے کیلئے روانہ کیا جاتا' جس کی وجہ سے ماشاء اللہ گلی کوچے' نئی آبادیاں صلوٰۃ وسلام اور نعرۂ رسالت سے گونج اٹھیں...... حضرت نباضِ قوم مدظلہ کے اس بے مثال کارنامہ سے گوجرانوالہ میں علماءِ اہلسنّت کی تعداد ایک جمِ غفیر کی صورت اختیار کرگئی۔ یاد رہے کہ اب زینت المساجد سے ملحق بفضلہٖ تعالیٰ دارالعلوم کی دو مستقل عمارات موجود ہیں جو بفضلہٖ تعالیٰ علوم اسلامیہ کی کلاسز کے علاوہ ہوسٹل کی سہولت بھی مہیا کررہی ہیں۔ علاوہ ازیں ۹ محرم ۱۴۰۲ھ کو مستورات وبچیوں کی تعلیم کیلئے بھی حضرت صاحب کی سرپرستی میں مدرسۃ البنات تعلیم القرآن کا قیام عمل میں لایا گیا اور خواتین وبچیوں

کی دینی تعلیم وتربیت وترجمۂ قرآن، تقریر ونعت اور مختلف اسلامی تقاریب پر تبلیغی محافل کا اہتمام کیا گیا۔ شعبہ خواتین کیلئے زینت المساجد کے قریب ہی ایک عظیم الشان خوبصورت مدرسہ کے علاوہ متعدد مقامات پر اس کی شاخیں قائم کی گئیں۔ ماشاءاللہ علم وعمل کے اس چشمہ کا فیض پوری دنیا میں جاری وساری ہے اور اس آفتاب درس وتدریس کی کرنیں عالم اسلام کے علاوہ عالم کفر کے کئی علاقوں کو بھی منور کر رہی ہیں۔　ع.....آباد خدا رکھے ساقی تیرا میخانہ

اخلاقی تربیت: حضرت نباض قوم مدظلہ طلباء کی تعلیم کے ساتھ ساتھ اُن کی اخلاقی تربیت اور کردار کی تعمیر پر بڑی توجہ دیتے ہیں۔ بحمدہٖ تعالیٰ نماز باجماعت کی پابندی جتنی یہاں کی جاتی ہے میں نے کہیں اور نہیں دیکھی۔

دارالافتاء: دارالعلوم میں خدمت دین کے ایک اہم شعبہ "دارالافتاء" کا قیام بھی عمل میں لایا گیا، اس شعبہ میں حسب توفیق قرآن وحدیث اور "فتاویٰ رضویہ" کی روشنی میں استفسارات کے جوابات سے قوم کی رہنمائی کی جاتی ہے اور شروع میں حضرت نباض قوم دامت برکاتہم العالیہ ہی خدمت افتاء سرانجام دیتے رہے۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کی خدمات جلیلہ کو قبول ومنظور فرما کر اجر عظیم سے نوازے۔ آمین ثم آمین

یاد رہے کہ حضرت نباض قوم مدظلہ چار جلیل القدر اکابر اہلسنّت شخصیات کے آستانوں اور اُن کے فیضان صحبت واُن کے مدارس سے مستفیض ہوئے ہیں۔

(۱) اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

(۲) امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ

(۳) خلیفہ اعلیٰ حضرت فقیہ اعظم حضرت علامہ محمد شریف صاحب محدث کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ اور آخر میں

(۴) محدث اعظم پاکستان شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

......اور ان ہی حضرات سے تربیت پا کر اور فیضیاب ہو کر اُن کا علمی و روحانی مسلکی فیض تقسیم فرما رہے ہیں۔

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضا
بول بالے میری سرکاروں کے

فیضانِ عام: محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ اقدس سے سراج العلوم کے افتتاح کے بعد خلیفۂ اوّل و نائب محدث اعظم پاکستان مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب کی زیرِ قیادت تعلیمی قافلہ رواں دواں ہوا، جو اُس وقت سے آج تک دینی تعلیمی، تدریسی اور تبلیغی خدمات انجام دے رہا ہے۔

پہلی یہ اپنے شہر کی ہے دینی درسگاہ
حنفیہ رضویہ جو سراج العلوم ہے
فیضان ساٹھ سال سے خدمت میں ہے مگن
اس مدرسے کی سارے زمانے میں دھوم ہے

فارغ التحصیل علماء و حفاظ کے اسماء:

اس اکسٹھ سالہ مدت میں دارالعلوم سراج العلوم سے ہزاروں طلباء مستفیض و سینکڑوں فارغ التحصیل ہوئے ان فیض یافتہ حضرات علماء و حفاظ میں سے بعض

حضرات کے اسماء درج ذیل ہیں جنہوں نے حسب نصیب وتوفیق اور اپنے دانہ پانی کے مطابق سراج العلوم میں طالب علمی کا وقت گزارا اور بالخصوص ابتدائی تعلیم حاصل کی۔☆ شہید میلاد مصطفےٰ علامہ محمد اکرم رضوی رحمۃ اللہ علیہ ☆ خطیب الاسلام پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ ☆ استاذ العلماء علامہ محمد ہدایت اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ مظفر آباد ☆ اُستاذ العلماء مفتی محمد گل احمد خان عتیقی شیخ الحدیث جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور ☆ فاضل شہیر علامہ محمد نور عالم فیصل آباد ☆ استاذ العلماء مفتی محمد معین الدین مہتمم جامعہ نقشبندیہ رضویہ ڈسکہ ☆ جگر گوشہ محدث اعظم صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم رضوی رحمۃ اللہ علیہ بانی سنی اتحاد کونسل ☆ مناظر اسلام علامہ محمد سعید احمد اسعد فیصل آباد ☆ استاذ العلماء علامہ مفتی محمد حیات قادری سنیئر نائب صدر جماعت اہلسنّت و جمعیت علماء جموں وکشمیر ☆ استاذ العلماء علامہ محمد عباس علی شاہ کاہنہ نو ☆ مفتی محمد یونس کاشمیری انگلینڈ ☆ علامہ حافظ فضل احمد قادری صدر مرکزی جماعت اہلسنّت برطانیہ ☆ علامہ ریاض احمد صمدانی لندن ☆ ممتاز دینی وسیاسی رہنما مولانا صاحبزادہ فیض القادری مرحوم لاہور ☆ خطیب شہیر علامہ ابوالبیان محمد سعید احمد مجددی مرحوم ☆ الحاج قاری منیر احمد جماعتی مرحوم ☆ مولانا حافظ محمد حمید اختر سلطانی مرحوم گکھڑ ☆ استاذ العلماء علامہ محمد رفیع الدین مجددی صدر مدرس جامعہ نقشبندیہ امینیہ گوجرانوالہ ☆ مجاہد تحریک ختم نبوت علامہ محمد خالد حسن مجددی ☆ مترجم لفظی ترجمہ قرآن علامہ محمد رضاء المصطفےٰ ظریف القادری ☆ مفتی اعظم متحدہ عرب امارات علامہ محمد عباس رضوی ☆ فاضل شہیر مفتی محمد رمضان سیالوی خطیب مرکزی جامع مسجد داتا دربار لاہور ☆ مولانا صاحبزادہ محمد حسن رضا ابن

مولانا پیر سید مراتب علی شاہ ☆ صاحبزادہ محمد اظفر (ابن مولانا محمد ایوب رضوی برادر مبلغ اسلام مولانا محمد ابراہیم خوشتر علیہما الرحمۃ) ماریشیس ☆ خطیب پاکستان مولانا حافظ محمد مشتاق احمد سلطانی ☆ خطیب ذیشان مولانا پیر سید شہباز احمد شاہ بخاری ☆ مبلغ یورپ مولانا میاں احمد سعید خاں رضوی ☆ مولانا محمد نثار احمد چشتی ☆ حافظ محمد یونس رضوی مکہ مکرمہ ☆ حافظ محمد علی رضوی مدینہ منورہ ☆ مولانا قاری محمد افضل جدہ شریف ☆ حافظ محمد ذوالفقار احمد رضوی مسقط عمان ☆ حافظ محمد وحید عزیز رضوی بلجیئم ☆ حافظ محمد صابر حسین جماعتی نوٹنگھم انگلینڈ ☆ مولانا علی محمد نقشبندی مرحوم ☆ مولانا محمد سلیم اللہ تابانی خطیب اعظم پھالیہ ☆ مولانا ابوالمنصور محمد صدیق ہریکوٹی ☆ پیر سید محمد انور شاہ بخاری آستانہ عالیہ کیلیانوالہ شریف ☆ مولانا محمد اکبر نقشبندی ہریکوٹی ☆ مولانا محمد راشد محمود رضوی مرحوم خطیب راولپنڈی ☆ مولانا محمد حنیف چشتی ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنّت پاکستان گوجرانوالہ ڈویژن ☆ صاحبزادہ محمد آصف مسعود قادری خطیب راولپنڈی ☆ مولانا محمد باغ علی رضوی ڈپٹی جنرل سیکرٹری جماعت اہلسنّت پاکستان پنجاب ☆ مولانا محمد انصر ایوب رضوی خطیب فیصل آباد ☆ مولانا محمد شریف صدیقی رضوی مرحوم ☆ مولانا محمد نعمان ارشد رضوی مرحوم ☆ قائد گرجاکھ حافظ محمد اسلم رضوی مرحوم ☆ مولانا محمد عبدالغفور گجراتی رضوی ☆ مولانا محمد عبدالجلیل رضوی ☆ حافظ محمد بشیر قادری رضوی ☆ حافظ شیخ محمد عبدالوحید (زینت پرنٹ) گوجرانوالہ ☆ مولانا حافظ محمد ضیاء الرحمٰن رضوی لاہور ☆ حافظ محمد رفاقت علی چیمہ سابق سالار پاکستان سنی فورس ☆ الحاج صاحبزادہ محمد داؤد رضوی ☆ الحاج صاحبزادہ محمد رؤف رضوی گوجرانوالہ وغیرہم ......

اس شہر میں یہ اوّلیں دارالعلوم ہے
کہ نام جس کا پیارا سراج العلوم ہے

اکسٹھ سالہ اس کی خدمات دیکھئے
چاروں طرف مچی ہوئی جن کی دھوم ہے

فیض اس کا بٹ رہا ہے شرق میں غرب میں
یہ بالیقیں فضل قادر قیوم ہے

جو عشق مصطفےٰ کے پلاتا ہے جام یہ
اپنے ہوں یا کہ غیر یہ سب کو معلوم ہے

یہ پیروکار حضرت امام حنیف ہے
مسلک رضا پہ قائم یہ دارالعلوم ہے

شاہ سراجِ حق سے نسبت ہے استوار
وہ جن کے نام پر یہ سراج العلوم ہے

قرآن کی تعلیم بھی دیتا ہے روز و شب
درس حدیث صبح و مسا بالعموم ہے

خدمات دین و علم مسلّم ہیں آج بھی
باقی فرع ہیں اصل یہ دارالعلوم ہے

بدخواہ تھے جتنے دیکھ لو سب مٹ مٹا گئے
مجذوم ہے مذموم ہے نہ کوئی شوم ہے

بفضل خدا زندہ ہیں خدام و مہتمم
جاری ہے سکہ علم کا سب کو معلوم ہے
تاحشر ضوفشاں ہو یہ خدمت کا سلسلہ
نیازی بھی خدمت گار سراج العلوم ہے

مدرسین: یاد رہے کہ دارالعلوم کے آغاز پر بانیٔ دارالعلوم (حضرت نباض قوم مدظلہ) خود بھی کچھ عرصہ پڑھاتے رہے' بعدازاں شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد احسان الحق قادری' استاذ العلماء مولانا پیر محمد عبدالرشید رضوی سمندری شریف' استاذ العلماء مفتی محمد حاکم علی رضوی راہوالی' استاذ العلماء مفتی محمد عبداللہ مردانوی' استاذ العلماء مولانا محمد ہدایت اللہ قادری مظفر آباد' استاذ العلماء علامہ محمد التجاء رضوی' فاضل جلیل مولانا محمد صدیق نقشبندی رضوی' فخر القراء مولانا قاری محمد منیر احمد جماعتی' نجم القراء مولانا محمد لطیف جلالی' استاذ العلماء مفتی محمد عبداللطیف قادری' مولانا محمد عبدالمجید قادری رضوی جلہن (رحمۃ اللہ علیہم) مناظر اہلسنت علامہ پیر سید مراتب علی شاہ' استاذ العلماء مفتی غلام نبی جماعتی اور مولانا حافظ محمد عباس رضوی مختلف شعبہ جات میں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے اور اس وقت شعبہ درس نظامی میں جامعہ کے فیض یافتگان...... فاضل شہیر مولانا محمد رضاء المصطفےٰ ظریف القادری رضوی' الحاج صاحبزادہ ابوالرضا محمد داؤد رضوی' مولانا حافظ محمد فاروق القادری رضوی' مولانا صاحبزادہ محمد فاروق رضا قادری رضوی اور مولانا غلام مصطفےٰ رضوی جبکہ شعبہ حفظ و ناظرہ قرآن و تجوید و قرأت میں مولانا قاری محمد عباس رضوی' حافظ قاری

محمد عثمان الحق جلالی رضوی' مولانا حافظ محمد شفیق قادری رضوی اور حافظ محمد زاہد علی قادری رضوی خدمت تدریس میں مصروف عمل ہیں۔ (فجزاھم اللہ احسن الجزاء)

جشن دستار فضیلت: ماشاء اللہ گوجرانوالہ میں جس طرح اوّلیت کا سہرا جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کے سر پر سجا ہے اسی طرح سراج العلوم کے سالانہ جشن دستار فضیلت کو بھی علاقہ بھر میں اوّلیت و اہمیت حاصل ہے۔ یہ دو روزہ جلسہ اہلسنّت و جماعت برادران و رضوی احباب کا سالانہ تبلیغی جشن ہوتا ہے اور اس ایمان افروز روح پرور اور ولولہ انگیز منظر کو یوں بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔

؎ مدینے کے چاند کی پیاری پیاری باتیں
گوجرانوالہ میں جلسہ اہلسنّت کی دو راتیں

الحمد للہ! جلسہ میں دور دراز و دیگر اضلاع سے بھی احباب اہلسنّت و برادران طریقت بڑی عقیدت و محبت سے شریک ہوتے ہیں۔ بالخصوص دستار فضیلت سے مشرف ہونے والے طلباء کے متعلقین و اقرباء بھی اپنے عزیزوں کی دستار فضیلت کا پُرمسرت منظر دیکھنے کیلئے جمع ہوتے ہیں اور اس موقع پر زینت المساجد جو ماشاء اللہ پہلے ہی اسم بامسمّیٰ ہے' آرائش و زیبائش کے لحاظ سے فرش سے لے کر بلند و بالا میناروں تک سجی ہوتی ہے اور سارا ماحول مدینے کے چاند (صلی اللہ علیہ وسلم) کی برکت سے ماشاء اللہ نُورٌ علی نُور ہوتا ہے اور یہ نظارہ دلوں کو لبھاتا ہے اور آنکھوں کو روح پرور منظر دکھاتا ہے۔ ❖ اس موقع پر حضرات علماء و مشائخ و ارباب دانش حضرت نباض قوم مدظلہ کی ملک و بیرون ملک زبردست مجاہدانہ دینی مسلکی و ملی

خدمات کو قلبی خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

مسلک حق اہلسنت کے ہیں یہ روح رواں
ان کی خدمات جلیلہ ہیں مسلّم بے گماں

جب علماء و مشائخ حفاظ و علماء کی دستار بندی فرماتے ہیں تو حضرت نباض قوم مدظلہ بدیں الفاظ دستار فضیلت کا آغاز فرماتے کہ

دستار بندیوں کی بھی ساعت اب آ گئی
آنکھوں پہ چھا گئی ہے دل کو لبھا گئی
آئی ہے اس ماحول میں ہنستی ہوئی بہار
کیسا نظر افروز ہے یہ جشن پرانوار
احمد رضا کے فیض کے در ہیں کھلے ہوئے
سردار احمد اُس کے ہیں ساقی بنے ہوئے
(رحمۃ اللہ علیہما)

حضرت محدث اعظم کی جلوہ گری: قارئین کرام! ویسے تو حضرت محدث اعظم پاکستان نے اپنے منظور نظر و خلیفۂ اوّل حضرت نباض قوم مدظلہ کو مزید نوازنے کیلئے متعدد مرتبہ زینت المساجد میں جلوہ گری فرمائی...... متعدد روح پرور مناظر میں سے تبرکا جشن دستار فضیلت کے اُن ابتدائی پروگراموں کے "آنکھوں دیکھے حال" کی چند جھلکیاں آپ کے پیش نظر کر رہا ہوں۔

پہلا سالانہ جشن دستار فضیلت: جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کا پہلا سالانہ

دو روزہ جشن دستار فضیلت شوال المکرم ۱۳۷۴ھ کو حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی زیر صدارت منعقد ہوا' جس میں اکابر علماء و مشائخ نے شرکت فرمائی۔

دوسرا سالانہ جشن دستار فضیلت: شوال المکرم ۱۳۷۵ھ کو منعقد ہوا' اس پروگرام میں بھی حضرت موصوف نے انتہائی شفقت فرماتے ہوئے خطبۂ صدارت ارشاد فرمایا اور دعائے خیر فرمائی۔

تیسرا سالانہ جشن دستار فضیلت: ۲۸، ۲۹ شوال المکرم ۱۳۷۶ھ/ ۲۹، ۳۰ مئی ۱۹۵۷ء میں جامعہ کے تیسرے سالانہ جشن میں حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شرکت و خطاب ☆ دیگر شریک علماء: شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی' مناظر اسلام علامہ محمد عمر اچھروی' سلطان الواعظین علامہ محمد بشیر کوٹلوی (علیہم الرحمۃ)

چوتھا سالانہ جشن دستار فضیلت: ۷۔۸ شوال المکرم ۱۳۷۷ھ/ ۲۷۔۲۸ اپریل ۱۹۵۸ء حضرت محدث اعظم پاکستان کی چوتھے جشن دستار فضیلت میں شرکت و خطاب ☆ آپ کے علاوہ یہ علماء بھی شریک ہوئے: مناظر اسلام مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ' سلطان الواعظین مولانا محمد بشیر کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ

پانچواں سالانہ جشن دستار فضیلت: ۹۔۱۰ شوال ۱۳۷۸ھ/ ۱۸۔۱۹ اپریل ۱۹۵۹ء پانچویں عظیم الشان جشن میں شرکت و خطاب ☆ دیگر شریک علماء کرام: خطیب الاسلام علامہ صاحبزادہ سید محمد فیض الحسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ آلو مہار شریف' شیخ طریقت پیر سید اختر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ علی پوری' مناظر اسلام مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ' استاذ العلماء مولانا محمد عبدالرشید رضوی جھنگوی رحمۃ اللہ علیہ

چھٹا سالانہ جشن دستار فضیلت: ۱۹۔۲۰ شوال ۹ ۱۳۷ھ / ۱۹۶۰ء سراج العلوم کے چھٹے اجلاس میں شرکت و خطاب ☆ دیگر شریک علماء: مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ' مولانا شاہ محمد عارف اللہ رحمۃ اللہ علیہ راولپنڈی

ساتواں سالانہ جشن دستار فضیلت: ۳۔۴ شوال المکرم ۱۳۸۰ھ / ۲۱۔۲۲ مارچ ۱۹۶۱ء جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کے ساتویں سالانہ جشن دستار فضیلت میں حضور محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی شرکت و خطاب و خصوصی دعا۔

تھانیدار کو جواب: قارئین! یاد رہے کہ زینت المساجد میں جب پہلی مرتبہ حضرت محدث اعظم پاکستان کی تقریر رکھی گئی تھی' اُس وقت منکرین شان رسالت کو کسی طور یہ برداشت نہ تھا کہ حضرت شیخ الحدیث گوجرانوالہ کی سرزمین پر وعظ ارشاد فرمائیں۔ چنانچہ شہر کے چند بڑے بڑے لوگوں کو ساتھ ملا کر ایک وفد کی صورت میں یہ لوگ بڑے تھانیدار (S.P) صاحب کے پاس گئے اور مطالبہ کیا کہ اول تو یہ جلسہ نہ ہو اور اگر ہو تو مولانا سردار احمد کی تقریر نہ ہو ورنہ شہر میں سخت فساد ہو جائے گا۔ تھانیدار صاحب نے دو سپاہی بھیج دیئے کہ مولوی سردار احمد کو بلا لاؤ۔ زینت المساجد میں دو سپاہیوں نے آپ کو پیغام دیا کہ تھانے میں آپ کو تھانیدار صاحب نے بلایا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ "میں نے کوئی جرم نہیں کیا کہ تھانے جاؤں البتہ تھانیدار صاحب کو مجھ سے کوئی کام ہے تو وہ خود فقیر کے پاس آ جائیں"۔ فقیر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم ہے اسے کیا ضرورت ہے کہ دنیاوی حکام کے پاس جائے۔ دونوں سپاہی واپس چلے گئے اور وہابیوں' دیوبندیوں' مودودیوں کی موجودگی میں

حضرت شیخ الحدیث کا جواب سنایا۔ اس پر وہابیوں کے اس وفد نے اور شور و غوغا کیا اور تھانیدار کو مشتعل کرنے کی کوشش کی کہ یہ آپ کی سخت توہین کی گئی ہے اور ہم نے بالکل سچ کہا ہے کہ یہ مولوی فسادی ہے (معاذ اللہ)۔ البتہ تھانیدار کچھ دیر سوچنے کے بعد بولا کہ آپ لوگ جائیں اور میں تمام تھانوں کی پولیس ساتھ لے کر خود موقع پر پہنچ جاؤں گا اور دیکھوں گا کہ کون فساد کرتا ہے' جن لوگوں کو وہ اچھے نہیں لگتے وہ اُن کا جلسہ سننے نہ جائیں لیکن جلسہ بند نہیں ہوگا۔ چنانچہ حاضرین کے زبردست ہجوم میں آپ نے خلاف معمول کھڑے ہو کر تقریر فرمائی جو مسلسل چار گھنٹے جاری رہی اور آپ نے حسب معمول منکرین شان رسالت کا زبردست ردّ فرمایا۔ آپ کی تقریر کا بنیادی نکتہ یہ تھا کہ بدعقیدہ کسے کہتے ہیں؟ دوران تقریر فضا تکبیر و رسالت کے نعروں سے گونج اُٹھی۔ خود بدمذہب کافی تعداد میں جلسہ گاہ میں موجود تھے مگر آپ کے بیان کی ہیبت ایسی تھی کہ سب ساکت و صامت رہے' کسی شرارت کا کسی کو ہوش نہ تھا۔ پولیس کی ایک بڑی نفری خود تھانیدار سمیت تقریر سننے میں محو تھی......

☆ ایک سرکاری آفیسر جو محلہ اسلام آباد میں رہتے تھے ان سے معلوم ہوا کہ تھانیدار صاحب نے کہا کہ "جب بدعقیدہ لوگ تھانے گئے اور مجھے جلسہ یا تقریر روکنے کیلئے کہا اور میں نے دو سپاہی بھیجے جنہیں حضرت صاحب نے تھانے جانے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ تھانیدار کو کوئی کام ہے تو یہاں مسجد میں آجائے۔ یہ جواب اتنا دلیرانہ تھا کہ میں متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا اور سمجھ گیا کہ یہ کوئی روحانی شخصیت ہیں۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ میں نے کوئی غلط فیصلہ نہ سنایا اور حضرت صاحب کی تقریر سے بہت متاثر ہوا۔" ❁ کاش! یہ تقریر ریکارڈ کی گئی ہوتی تو آج بھی سننے والے

بدعقیدگی سے توبہ کر کے صحیح العقیدہ بن جاتے۔

عظیم فتح: جلسہ کے دوسرے روز ہی سے شہر واکناف شہر سے لوگ بڑی تعداد میں نائب محدث اعظم پاکستان مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب کی خدمت میں زینت المساجد حاضر ہونے لگے کہ "ہماری مسجد کا امام بھی بدعقیدہ ہے اسے بدل دیں....." ہماری مسجد کا امام بھی گستاخ شانِ رسالت تھا ہم نے اُسے ہٹا دیا ہے نیا امام دیں "۔ چند ہی دنوں بعد شہر و مضافات کی بیشتر مساجد میں صحیح العقیدہ امام جماعتیں کرا رہے تھے۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک

نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی ...... بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

خراج تحسین: جانشین غزالی زماں علامہ سید مظہر سعید شاہ صاحب کاظمی مرکزی امیر جماعت اہلسنت پاکستان نے (۲۰ محرم ۱۴۲۵ھ/۱۲ مارچ ۲۰۰۴ء کو) ۵۱ ویں سالانہ جشن دستار فضیلت کی آخری نشست سے خطاب کرتے ہوئے دارالعلوم اور اس کے بانی و مہتمم کی خدمات کا بدیں الفاظ تذکرہ فرمایا "......قابل صد احترام استاذ الاساتذہ استاذ العلماء، حاجی الحرمین الشریفین، پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت مولانا علامہ پیر ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ...... واجب الاحترام علماء کرام معزز حاضرین! میرے لئے یہ مقام مسرت ہے اور میری خوش نصیبی ہے کہ میں حضرتِ والا شان کے ارشاد کی تعمیل میں آپ کی خدمت میں یہاں حاضر ہوں اور اس عظیم الشان مرکز اہلسنت میں اس عاجز فقیر کی یہ پہلی حاضری ہے۔ ☆ حضرت علامہ الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ! یہ

ایک شخص کا نام نہیں ہے بلکہ یہ ایک ادارے کا نام ہے' یہ ایک تحریک کا نام ہے' یہ ایک انجمن کا نام ہے...... انجمنِ فروغِ عشقِ مصطفےٰ' انجمنِ تحفظِ ناموسِ رسالت اور یہ سارا فیضان ہے حضرتِ محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا' حضرت نے فیصل آباد میں بیٹھ کر علم و حکمت کے وہ چراغ روشن کئے اور عشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی وہ شمع فروزاں کیں کہ قیامت تک ان کی روشنی ماند نہیں پڑے گی...... میرے والد گرامی غزالیٔ زماں رازیٔ دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ بلاشبہ آسمان علم و تحقیق کے نیر تاباں تھے' انہوں نے ساری عمر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت کے گن گائے اور وہ جب ملتان تشریف لائے تو سوائے حضرت موسیٰ پاک شہید رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد کے' سنیوں کی وہاں کوئی مسجد نہیں تھی' پورے ملتان شہر میں جو کہ مدینۃ الاولیاء ہے دیوبندیت کا راج تھا' نجدیت کا دور دورہ تھا۔ ایسی سنگلاخ زمین میں انہوں نے عشق رسول کی شمع فروزاں کی اور الحمد للہ اب وہاں ایسا فیض ہے کہ جدھر جائیں صلوٰۃ و سلام کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں...... تو میرے دوستو! اُس علاقے (ملتان) میں وہ فیض ہے اور اِس علاقے (گوجرانوالہ) میں حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا فیض ہے اور میں کبھی غور کرتا ہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ دو ہستیاں پاکستان میں نہ ہوتیں تو پھر پتہ نہیں کیا حال ہوتا؟ ہمارے ایمانوں کی حفاظت فرمائی ہے ان حضرات نے۔ اللہ تعالیٰ حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی قبر انور پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور سلامت رہیں اُن کے جانشین اور ان کے نائبین! حضرت علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب اُن کے سچے اور سُچے جانشین ہیں' اُن کے نائب ہیں اور اس پُر فتن دور میں اس پر آشوب

زمانے میں' دین سے بے رغبتی کے زمانے میں' دین سے دوری کے زمانے میں' جبکہ فحاشی' عریانی اور بے حیائی کا دور دورہ ہے اور نجدیت وہابیت "پھل پھول رہی ہے" اس مردِ درویش (نباض قوم) نے عشق مصطفیٰ کی شمع جلائی ہوئی ہے' اللہ تعالیٰ ان کو تادیر سلامت رکھے اور صحت وتندرستی کے ساتھ قائم ودائم رکھے' اور الحمد للہ آپ کے صاحبزادگان بھی آپ کے نقش قدم پر ہیں جب ان پر نظر پڑتی ہے تو دل شاد شاد ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سارے خاندان کو سلامت رکھے...... دل کی گہرائی سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کو قیامت تک قائم و دائم رکھے' اس ادارے کی رونقوں کو دوبالا فرمائے اور اس کے فیوض و برکات قیامت تک جاری وساری فرمائے اور اس ادارے کے روحِ رواں استاذ العلماء حضرت علامہ پیر ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ کی عمر دراز فرمائے' دین ومسلک کی خدمت کیلئے اس مردِ درویش کو قائم ودائم رکھے آپ کی عمر میں بہت برکت عطا فرمائے۔ اہلسنّت کی رہنمائی کیلئے آپ کو سلامت رکھے' اہلسنّت پر آپ کا ظل عاطفت دراز فرمائے' آپ کا سایہ رحمت قائم رکھے' آپ کے صاحبزادگان کو سلامت رکھے' عزت وعظمت کے ساتھ قائم ودائم رکھے' آپ کے تمام تلامذہ مریدین متوسلین کو اپنے حفظ وامان میں رکھے' جن فضلاء کی دستار بندی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ ان کی عزت وعظمت کو دوبالا فرمائے ...... زینت المساجد کو قائم ودائم رکھے اس مسجد کو ہمیشہ آباد رکھے اور اس مسجد کو آباد رکھنے والوں کو آباد رکھے' اہلسنّت کے اس مرکز کو قائم ودائم رکھے...... آمین آمین آمین"

مفکر اسلام علامہ پیر سید ریاض حسین شاہ صاحب مرکزی ناظم اعلیٰ

جماعت اہلسنّت پاکستان نے ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء کو سراج العلوم کے ۴۷ ویں جشن دستار فضیلت کی تقریب سعید میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا "مجھے اچھی طرح احساس ہے کہ آپ کی محفل بزم محبت بھی ہے اور محفل علم بھی' یہاں بڑی جلیل القدر ہستیاں تشریف فرما ہیں۔ یہاں آ کر میں محسوس کر رہا ہوں کہ وہ کون سی خوبی ہے جس کی مہک اور خوشبو محسوس نہیں ہو رہی۔ علم' تقویٰ اور اسلاف کی یاد' حسن مسلک' حسن اعتقاد' حسن عمل اللہ تعالیٰ نے سب دولتوں سے آپ (نباض قوم) کو مالا مال کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس جگہ کو بڑا نوازا اور مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم القدسیہ اپنے بزرگوں اور اسلاف کی یادوں کی خوشبو لے کر بیٹھے تو اللہ تعالیٰ نے اس جگہ کو باغ باغ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے فیوض و برکات قیامت تک قائم دائم رکھے' آمین"۔ انہوں نے مزید کہا کہ "آج جامعہ ہذا کا ۴۷ واں جلسہ دستار فضیلت ہے اور حسن اتفاق سے میری عمر بھی ۴۷ سال ہو گئی ہے"۔

❁ شیر پاکستان علامہ پیر سید محمد عرفان شاہ صاحب مشہدی (آستانہ عالیہ بھکھی شریف) نے شوال المکرم ۱۴۲۶ھ/نومبر ۲۰۰۵ء میں ۵۳ ویں سالانہ جشن دستار فضیلت کی آخری نشست میں خطاب کرتے ہوئے سراج العلوم اور "رضائے مصطفیٰ ﷺ" کے عالمگیر فیضان کو زبردست خراج تحسین پیش فرمایا' دارالعلوم کے حوالہ سے آپ کے ایمان افروز خطاب کے چند اقتباسات درج ذیل ہیں: "...... جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم سے حفظ قرآن کریم اور درس نظامی کی تکمیل کرنے والے علماء و طلباء و حفاظ کرام کی دستار فضیلت ہوئی ہے اور پاسبان مسلک رضا' نائب محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی

دامت برکاتہم العالیہ کے فرمان کے مطابق جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کا یہ پچاس سال سے زائد یعنی ۵۲واں جلسہ ہے' ۵۲سال ہو گئے اس جلسے کے انعقاد کو' نصف صدی سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے...... ☆سراج العلوم سے بڑے علماء نے پڑھا ہے' گوجرانوالہ شہر میں یہ مدرسہ بڑا پرانا مدرسہ ہے۔ بڑے بڑے علماء کرام دُور دراز تک گئے ہوئے ہیں' وہ یہاں سے پڑھے ہیں۔ ابھی تقریباً مہینہ بھی نہیں ہوا کہ میں ایک جگہ پر گیا' وہاں پر مولوی صاحب بڑے اچھے اعلان کریں...... میں غور سے دیکھ رہا تھا کہ کیا بات ہے ان کی' تو تھوڑی دیر کے بعد جب میں نے ان کے کمرے میں جا کر دیکھا تو ماشاءاللہ پورا کمرہ انہوں نے عربی' فارسی اور اُردو کتابوں سے بھرا ہوا ہے' چھوٹا سا گاؤں ہے تو میں نے ان کو کہا کہ مولوی صاحب! آپ تو بڑے ہیرو لگتے ہیں' بڑی بڑی کتابیں آپ کے پاس ہیں تو اکثر درسی کتابیں بھی انہوں نے رکھی ہوئی تھیں۔ میں نے کہا کہ آپ کہاں پڑھتے رہے ہیں تو وہ کہنے لگے کہ میں جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم گوجرانوالہ میں پڑھتا رہا ہوں۔ تو یہ تھوہا بہادر ضلع چکوال کی بات ہے' تھوہا بہادر چکوال سے آگے ایک گاؤں ہے۔ وہ مولانا وہاں ہوتے ہیں' وہ مجھے کہنے لگے کہ "میں کچھ عرصہ شہید اہلسنت حضرت مولانا محمد اکرم رضوی علیہ الرحمۃ کے ساتھ بھی اس مدرسہ سراج العلوم میں پڑھتا رہا ہوں"۔ ☆تو کئی بیرونی ممالک میں بھی ہمیں لوگ ملے' کئی برطانیہ میں ملے' ساؤتھ افریقہ میں بھی ملے...... وہ کہتے ہیں کہ ہم گوجرانوالہ گئے ہیں' وہاں مدرسہ میں پڑھا ہے۔ خاص کر پاسبان مسلک رضا حضرت مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی (ماشاءاللہ) ایک شخصیت ہے اور ان کا نام ایک جانا پہچانا نام ہے اور دنیا پہچانتی ہے۔

☆ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں ان سے اختلاف ہوتا ہے وہ اس طرح شدت کرتے ہیں اس طرح کرتے ہیں یہ ہوتا ہے وہ ہوتا ہے لوگ بات کر لیتے ہیں لیکن کئی کئی باتیں کرتے ہیں مگر مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب جو بات کرتے ہیں وہ ایک ہی بات کرتے ہیں یہ بڑا فرق ہوتا ہے لیکن حضرت مولانا محمد صادق صاحب نے جیسا کیا ہے، پچاس سال سے وہی کر رہے ہیں رنگ نہیں بدلا کہ پہلے یہ کہتے تھے اب یہ کہتے ہیں اب یہ کہتے ہیں۔ بھئی جو کہتے ہیں آپ جو کہنا چاہیں کہیں، کہتے وہ ایک ہی بات ہیں۔ پچاس سال پہلے وہ اعلیٰ حضرت کا نام لیتے تھے آج بھی اسی طرح لیتے ہیں۔ پہلے دن سے حضور محدث اعظم علیہ الرحمۃ کا اسم گرامی انہوں نے اپنے رسالے پر لکھا اور دارالعلوم پر بھی لکھا تو حضرت محدث اعظم پاکستان کا نام انہوں نے جس طرح پہلے دن لکھا آج بھی اسی طرح لکھ رہے ہیں۔ جس عقیدے کا اظہار کیا ہے لوگ مخالف ہوں یا موافق ہوں کہ وہ اعلیٰ حضرت کے مسلک کی تشریح کرتے ہیں اور اعلیٰ حضرت کا جو طریقہ رہا ہے اس کا مقابلہ کرنا کسی کے بس کی بات نہیں۔ بڑے بڑوں نے کیا ہے کر رہے ہیں اور کرتے بھی رہیں گے لیکن اعلیٰ حضرت سے ٹکر لینا بڑی مشکل بات ہے۔ یہ کوئی ہمارا احسان نہیں کہ ہم اعلیٰ حضرت کو مانتے ہیں بلکہ اعلیٰ حضرت ہماری ضرورت ہیں...... اور اسی نظریے اور فکر کا یہ مدرسہ (سراج العلوم) امین رہے اور اس کا فیضان الحمد للہ پوری دنیا میں موجود ہے ماہنامہ "رضائے مصطفےٰ" بھی جارہا ہے علماء پڑھ رہے ہیں طلباء پڑھ رہے ہیں۔ بڑے بڑے مشہور خطباء اپنے منہ سے یہ اعتراف کرتے ہیں کہ ہم اس مدرسہ میں پڑھتے رہے ہیں اور یہی طریقہ ہوتا ہے کہ ایک فیکٹری اور ایک اچھے کارخانے کی اچھی

پہچان یہی ہوتی ہے کہ اُس کی مصنوعات بہت ہوں اور بڑی جید ہوں، اچھی ہوں اور بہت ہوں، یہی پہچان ہے نا...... تو مدرسہ کی بھی یہی پہچان ہوتی ہے۔ یہ تو پہچان نہیں ہوتی کہ بھئی بہت بڑا ہے ہمارا مدرسہ...... ☆میں نے کہا کہ نادانو! بڑی بڑی بلڈنگوں کا نام مدرسہ نہیں ہوتا، مدرسہ اس فکر کا نام ہے جو علماء، اساتذہ، طلباء کے ذہنوں میں منتقل کر دیں اور وہ مدارس ہیں بلکہ جامعات ہیں، یونیورسٹیز ہیں اور علوم وعرفان کا منبع ہیں جو اپنے طلباء کے ذہنوں کو عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجالتے ہیں اور نکھارتے ہیں۔ ان جامعات میں آ کے دیکھو کہ یہاں کا پڑھنے والا بچہ رات کو اُٹھ اُٹھ کر قصیدہ بردہ شریف پڑھتا ہے، حضور علیہ السلام کی محبت کی باتیں کرتا ہے، نبی کریم علیہ السلام کا ادب واحترام جانتا ہے، اپنے ماں باپ کا احترام جانتا ہے اور دین کی روح سے واقف ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک"۔

◈ فاضل ذیشان مفتی محمد رمضان سیالوی (خطیب مرکزی جامع مسجد داتا دربار لاہور) نے ۲۴ رجب ۱۴۳۳ھ بروز جمعہ زینت المساجد میں جشن معراج مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور عرس محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی سالانہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے حضرت نباضِ قوم مدظلہ سے اپنی وابستگی کا یوں اظہار فرمایا: "......

میں سب سے پہلے اللہ رب العزت کا شکر ادا کرتا ہوں، بے حد و بے حساب حمد وثنا اُس کی ذات وحدہٗ لاشریک کیلئے ہے کہ اُس کے فضل سے آج یادگار اسلاف، مسلک رضا کے حقیقی پاسبان (میں نے جو حقیقی لفظ کہا ہے ناں وہ قابل غور ہے، اس لئے کہ کہہ لینا کہ میں مسلک رضا کا ترجمان ہوں یہ اور بات ہے لیکن اُس کو ثابت کرنا یہ اور بات ہے) پیر طریقت حضرت علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت

برکاتہم العالیہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا' اس پر مَیں اللہ رب العزت کا شکر ادا کرتا ہوں۔ میری یہ دوسری حاضری ہے اِس مسجد میں اور شاید پہلی حاضری کا کسی کو بھی پتہ نہیں ہوگا آپ میں سے' لیکن اُسے بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی سرپرستی میں جو درس نظامی کا ادارہ (جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم) ہے' ۲۰۰۵ء میں مجھے بھی یہاں طالب علم رہنے کا شرف حاصل رہا ہے اور مَیں نے (فیض یافتہٗ نباضِ قوم) مولانا رضاء المصطفیٰ ظریف القادری صاحب سے کچھ اسباق پڑھے۔ گویا آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ

خطیب داتا دربار کو بھی حضرت ابوداؤد محمد صادق صاحب کے فیض کا حصہ ملا ھوا ھے......

☆ میرے ساتھ ایک اور ساتھی بھی پڑھتے تھے' یہاں ہمیں استفادہ کا موقع ملا۔ ایک دن ہم نے ارادہ کیا کہ آج ہم حضرت کی زیارت کر کے آتے ہیں تو اشراق کے بعد کا وقت تھا تقریباً' جب ہم یہاں مسجد میں آئے (اَب تو الحمد للہ مجھے یقین نہیں آرہا کہ اتنے عرصے میں ماشاء اللہ مسجد اتنی بارونق ہے اور تعمیری لحاظ سے بھی بڑی تبدیلی دیکھ رہا ہوں' اُس وقت کام ہو رہا تھا) تو مجھے یاد ہے کہ اُس سائیڈ پر (دائیں طرف) حضرت کا حجرہ تھا' تو ہم جب حاضر ہوئے تو آپ سر جھکائے کچھ لکھ رہے تھے اور صرف سلام کے جواب پر ہی اکتفا فرمایا (اور پھر اُس کے بعد مطالعہ میں مصروف ہو گئے) ہم طالب علموں کیلئے اس میں بھی بہت سبق ہے' میرا موضوع نہیں پھر کبھی تفصیلاً بات کروں گا ان شاء اللہ لیکن بہرحال رب العزت کا شکر ہے کہ اُس نے ہمیں ان (نباضِ قوم مدظلہ) جیسے بزرگ عطا فرمائے اور ہم

کہہ سکتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے جتنا شاندار ہمارا ماضی ہے دنیا کا کوئی اور مذہب' کوئی اور مسلک اس کی مثال پیش نہیں کر سکتا۔ کاش کہ ہمارا حال بھی ایسا شاندار ہو جائے اور اُس کیلئے ہم مخلص ہو جائیں تو ان شاء اللہ حال بھی بہتر ہو سکتا ہے لیکن ماضی کی حد تک تو الحمد للہ کوئی کمی نہیں......"

(نوٹ: مذکورہ خطابات کی آڈیو کیسٹیں ادارہ رضائے مصطفٰے گوجرانوالہ سے حاصل کی جا سکتی ہیں)

دوسروں کی زبان سے: قارئین اخبارات و جرائد وغیرہ میں حضرت نباض قوم مدظلہ کی دینی و مسلکی خدمات کے خراج تحسین کے سلسلہ میں اکثر مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں' اُن میں سے اِس وقت جو میرے پیش نظر ہیں' میرا جی چاہتا ہے کہ آپ کی ضیافت طبع کیلئے اُنہیں بھی درج کر دیا جائے تا کہ یہ تاریخی چیزیں ریکارڈ میں محفوظ ہو جائیں۔

روزنامہ مشرق: گوجرانوالہ کی ڈائری......روزنامہ مشرق کے نمائندہ خصوصی سنیئر صحافی محمد اکرم ملک کی زبانی:

مولانا ابوداؤد محمد صادق

(ممتاز عالم دین' حق گو مبلغ اور بے باک خطیب ہیں)

"مجاہد ملت' فخر اہلسنت' ممتاز روحانی پیشوا' پیر طریقت' رہبر شریعت الحاج مولانا ابوداؤد محمد صادق ممتاز عالم' حق گو مبلغ' راسخ العقیدہ صحافی اور بے باک خطیب ہیں۔ ہر شخص کی نگاہیں انہیں دامن احترام میں بٹھاتی ہیں' اپنے ہی نہیں بلکہ مخالف بھی آپ

کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور بفضل خدا آپ کے زہد و تقویٰ و پرہیز گاری پر ناز کرتے ہیں۔ آپ ایک مستعد باعمل اور نیک سیرت خطیب مبلغ اور اہل قلم ہیں۔

گوجرانوالہ کے ایک مایہ ناز محلّہ اسلام آباد کی مشہور جامع مسجد زینت المساجد آپ کے علم سے منور ہے۔ آپ کے دل میں محبوب کبریا احمد مجتبیٰ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ سرکار مدینہ کے بے ادب اور گستاخ لوگوں کے لئے آپ کے دل میں کوئی گنجائش نہیں بلکہ محبوب کے دشمنوں کیلئے آپ کا قلم نشتر کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ تاجدار دو جہاں کی سنت اور طریقہ مبارک کے سختی سے پابند ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

؎ میرے پیشوا ہیں رسول خدا، میں ہوں ان کی سنت پہ دل سے فدا

خاکہ: متوسط قد گندمی رنگ ...... شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت کے ابواب پُراسرار کا گہرا مطالعہ نگاہوں سے انکشاف ہوتا ہے۔ قابل رشک ہیں وہ حضرات جنہیں آپ کی صحبت میں رہنے کا شرف حاصل ہے۔

☆ ایک عاشق رسول شمع رسالت کا عظیم پروانہ دربار مصطفیٰ کا غلام، اُس آقا دو جہاں پر لاکھوں سلام اور برکتیں نازل ہوں کہ جس کے محبوب غلام کے نور سے زینت المساجد کے غنچے مسکرا رہے ہیں اور مسجد کے در و دیوار سے

ع ...... مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

کی صدائیں بلند ہوتی سنائی دے رہی ہیں۔

ولادت: آپ ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۹۲۹ء سیالکوٹ میں اعوان خاندان کے ایک

باعظمت گھرانے میں پیدا ہوئے۔

حصولِ علم: ابتدائی تعلیم قرآن مجید ناظرہ اور پرائمری تک حاصل کرنے کے بعد دینی علوم کا مطالعہ کرنے کیلئے (حضور امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زیر سایہ) دارالعلوم نقشبندیہ علی پور سیداں میں داخل ہو گئے اور ابتدائی تعلیم کے بعد جامعہ رضویہ مظہر اسلام بریلی شریف میں داخل ہوئے۔ تقسیم ملک کے بعد جامعہ رضویہ مظہر اسلام لائلپور میں شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد سے دورۂ حدیث شریف پڑھا اور ۱۳۶۹ھ کو دستار فضیلت حاصل کی۔ ڈیڑھ سال تک اسی دارالعلوم میں تدریس میں مشغول رہے پھر ۱۹۵۱ء میں آپ گوجرانولہ میں رونق افروز ہوئے اور جامع مسجد زینت المساجد کو اپنے علم سے جلابخشی گوجرانوالہ میں مسلسل محنت حق گوئی اور زورِ خطابت سے آپ نے معاشرتی زندگی میں ایک اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ آپ کی انتھک کوشش سے گوجرانوالہ کی اکثر مساجد اہلسنّت و جماعت کے علماء کی امامت وخطابت سے معمور ہو گئیں۔

حج وزیارت: ۱۳۷۴ھ کو آپ حج بیت اللہ شریف اور زیارت گنبد خضریٰ کیلئے تشریف لے گئے' واپسی پر آپ نے مدرسہ جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کی بنیاد رکھی جس کا سنگ بنیاد آپ کے استاذ المکرم اور پیر و مرشد مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ نے رکھا۔ پھر آپ نے طلباء کو دینی علوم حاصل کرنے کی دعوتِ عام دی۔

آپ کے شاگرد: آپ کے سینکڑوں کی تعداد میں شاگرد ہیں' جن میں بڑے بڑے شعلہ نوا مقرر اور خطیب شامل ہیں۔ ان میں مولانا پیر سید مراتب علی شاہ'

مولانا محمد سعید احمد مجددی (رحمۃ اللہ علیہ)' مولانا محمد خالد حسن مجددی' مولانا سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی (رحمۃ اللہ علیہ)' مولانا محمد اکرم رضوی (رحمۃ اللہ علیہ)' مولانا صداقت علی فیضی کے نام قابل ذکر ہیں۔

﴿یاد رہے کہ حضرت خواجہ پیر ابوالطاہر محمد نقشبند صدیقی مجددی سلطانی رحمۃ اللہ علیہ بانی جامعہ نقشبندیہ رضویہ فیض مصطفےٰ پاکپتن شریف ☆ علامہ محمد عبدالغفار صابری رحمۃ اللہ علیہ برادر اکبر علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ ☆ علامہ سید محمد حبیب الرحمٰن شاہ آزاد کشمیر ☆ علامہ محمد شریف راولپنڈی ☆ مولانا محمد صدیق نقشبندی رضوی رحمۃ اللہ علیہ (وغیرہم) بھی حضرت نباضِ قوم مدظلہ کے تلامذہ میں سے ہیں﴾

مولانا ابوداؤد محمد صادق سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں اپنے استاذ المکرم شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد صاحب سے بیعت ہوئے اور آپ سے دستار خلافت حاصل کی۔ آپ کے مریدین کی تعداد سینکڑوں تک ہے۔ آپ صاحب قلم شخصیت ہیں جن کی جیتی جاگتی تعبیر ماہنامہ "رضائے مصطفےٰ" ہے' جو چوبیس سال (اور اب ماشاءاللہ ۵۵ سال) سے ہر دور میں کلمۂ حق بلند کرنے اور اہل باطل کی فتنہ انگیزیوں کا مسکت جواب دینے میں ایک انفرادی مقام رکھتا ہے۔

تصانیف: اس کے علاوہ آپ نے بہت سی کتابیں بھی تصنیف کی ہیں۔ ان میں پیغام صادق' برہان صادق' تاریخی حقائق' تحقیق اہلحدیث وغیرہ کا نام قابل ذکر ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے تبلیغی پوسٹر بھی شائع کیے ہیں۔ (جن کی اشاعت ایک لاکھ سے زائد ہے)

تحاریک میں حصہ: مولانا موصوف نے تحفظ ختم نبوت کی تحریک میں بھی بھرپور حصہ لیا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں آپ تین ماہ تک مسلسل گوجرانوالہ اور ملتان کی جیلوں میں پابند سلاسل رہے۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں بھی آپ نے بھرپور حصہ لیا۔ ۱۹۶۵ء میں بھی (کلمۂ حق کی بناء پر) کئی دن تک قید و بند رہے۔

تحریک پاکستان کے موقع پر آپ نظریہ پاکستان سے گہری دلچسپی سے حصہ لیتے رہے۔ مسلم لیگ کے جلسوں اور جلوسوں میں بھی شرکت فرماتے رہے اور اب نظام مصطفےٰ کے نفاذ اور مقام مصطفےٰ کے تحفظ کیلئے سوادِ اعظم کی نمائندہ جماعت کے قائد مولانا شاہ احمد نورانی سے مکمل تعاون فرما رہے ہیں۔ آپ گوجرانوالہ میں کالعدم جمعیت علماء پاکستان کے سرپرست ہیں۔

الیکشن: ۱۹۷۰ء میں جب علماء و مشائخ نے انتخاب (برائے قومی اسمبلی) میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا تو گوجرانوالہ کی شہری نشست کیلئے آپ کا نام تجویز کیا گیا۔ آپ نے فتنہ سوشلزم کی سرکوبی کیلئے زبردست مہم شروع کی اور عوام کو گمراہی سے بچایا۔

قومی اتحاد کے دور میں بھی آپ نے تحریک نظام مصطفےٰ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور کلمہ حق بلند کرنے سے گریز نہیں کیا۔ آپ نے قومی اتحاد کے دور میں عورتوں کے جلوسوں کی سخت مخالفت کی اور قومی اتحاد کے قائدین کی غیرت کو للکارا اور واشگاف الفاظ میں بیان کیا کہ شرعی طور پر عورتوں کا بازاروں میں نکلنا ناجائز ہے۔

اتحاد: آپ اپنے قول کے بہت پکے ہیں کہتے ہیں کہ جن جماعتوں کے آپس میں نظریات نہ ملتے ہوں ان جماعتوں کا اتحاد کبھی موثر ثابت نہیں ہو سکتا اور وہ جلد ہی

ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے (جس کا متعدد مرتبہ مشاہدہ ہو چکا ہے)

اصلاح معاشرہ: آپ اپنی تقریروں میں اکثر اصلاح معاشرہ فوٹو بازی اور فحاشی کے خلاف بیان کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے آج تک اپنا فوٹو نہیں بنوایا بلکہ محکمہ رجسٹریشن کے خلاف کیس کیا اور ٹوبہ سنی کانفرنس، ملتان سنی کانفرنس اور رائے ونڈ میں میلاد مصطفےٰ کانفرنس میں لاکھوں کے اجتماع میں آپ نے واشگاف الفاظ میں اعلان کیا۔ فوٹو بازی حرام ہے۔ اس لئے کوئی فوٹو گرافر میری فوٹو نہ اُتارے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ اب تک دوسری مرتبہ حج بیت اللہ شریف اور مدینہ شریف کی زیارت کیلئے نہیں گئے۔

اولاد: آپ کی اولاد میں ایک صاحبزادی اور دو صاحبزادے بقیدِ حیات ہیں جبکہ ایک صاحبزادی اور صاحبزادہ دنیا سے کوچ کر چکے ہیں (اناللہ وانا الیہ راجعون)

(روزنامہ مشرق لاہور ۸۱۔۵۔۲۲)

روزنامہ "مشرق" لاہور کا دوسرا مضمون درج ذیل ہے:

الحاج مولانا ابوداؤد محمد صادق

جامعہ: تبلیغ دین اور اشاعت اسلام کیلئے الحاج مولانا ابوداؤد محمد صادق نے گوجرانوالہ میں جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کی بنیاد رکھی، جس کا سنگ بنیاد آپ کے پیر و مرشد مولانا محمد سردار احمد نے ۴ ربیع الاول ۱۳۷۳ھ کو اپنے دست مبارک سے رکھا۔ جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم اہلسنت و جماعت کی اوّلین دینی درسگاہ ہے جو

گوجرانوالہ کی مرکزی جامع مسجد زینت المساجد کے ساتھ ملحق ہے۔

مسجد: کا انتظام انجمن خدام الصوفیہ کے سپرد ہے جو گذشتہ ۲۷ سال سے دینی خدمات سرانجام دے رہی ہے......

طلباء: اس وقت اس درسگاہ میں کم وبیش ڈیڑھ سو طلباء زیر تعلیم ہیں؛ جن میں بعض طلباء درس نظامی کے مطابق تعلیم حاصل کررہے ہیں اور بعض طلباء قرآن مجید ناظرہ وحفظ کی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ ان طلباء میں سے تقریباً ساٹھ طلباء شب وروز مدرسہ ہی میں رہائش رکھتے ہیں؛ جن کے تمام خورد ونوش وغیرہ کا انتظام مدرسہ کے ذمہ ہے۔ مدرسہ میں طلباء کو رہائش کی مناسب سہولتیں مہیا کی گئی ہیں۔

دوسرا شعبہ: حافظ آباد روڈ کلر آبادی میں ۴۸ مرلے زمین میں مدرسہ کا ایک خاص شعبہ قائم ہے جس کے ساتھ ایک خوبصورت مسجد زیر تعمیر ہے۔ مدرسہ میں زیر تعلیم طلباء کی خاص نگرانی کی جاتی ہے۔ ان کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے تا کہ مستقبل میں وہ دین کی بہتر خدمت سرانجام دے کر بدعات کا خاتمہ کرسکیں۔

رضائے مصطفٰے: جامعہ کے ساتھ ادارہ ”رضائے مصطفٰے“ بھی قائم ہے جس کے تحت ماہنامہ ”رضائے مصطفٰے“ چوبیس سال سے پابندی کے ساتھ شائع ہورہا ہے۔ ایک تبلیغی شعبہ مکتبہ رضائے مصطفٰے ہے جہاں سے مذہبی پوسٹر سارے ملک میں فراہم کیے جاتے ہیں۔ موجودہ دور میں عریانی اور بے حیائی کے خلاف ادارہ عملی اقدام کرتا ہے۔ سراج العلوم کا سالانہ اجلاس بڑی دھوم دھام سے ہوتا ہے جس میں فارغ التحصیل طلباء کی دستار بندی کی جاتی ہے۔ (روزنامہ مشرق لاہور ۸۱-۹-۱۷)

روزنامہ امروز کی رپورٹ: جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم گوجرانوالہ میں اہلسنّت و جماعت کی اولین معیاری دینی درسگاہ ہے جو مرکزی جامع مسجد زینت المساجد کے ساتھ ملحق ہے۔ زینت المساجد کے بانیوں میں امیرِ ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کا نام سرفہرست ہے۔ مسجد کا انتظام انجمن خدام الصوفیہ کے سپرد ہے۔ زینت المساجد کی عمارت کی تکمیل ۱۴ صفر المظفر ۱۳۶۰ھ بمطابق ۱۰ مارچ ۱۹۵۵ء کو پایۂ تکمیل تک پہنچی۔

اسمی مناسبت: جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کا نام حضرت امام اعظم ابوحنیفہ مولانا شاہ احمد رضا بریلوی اور شیخ طریقت حضرت شاہ سراج الحق گورداسپوری رحمۃ اللہ علیہم کے اسماء مبارکہ کی نسبت سے رکھا گیا ہے' جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم ۲۷ سال سے مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب کی سرکردگی میں تبلیغ دین اور اشاعت اسلام کا فریضہ احسن طریقے سے سرانجام دے رہا ہے۔ طلباء کی رہائش کیلئے مسجد سے متصل دونوں جانب مدرسہ کی دو بڑی عمارتیں ہیں' جن میں رہائش کی پوری سہولتیں میسر ہیں۔ حافظ آباد روڈ کلر آبادی میں اڑتالیس مرلے زمین میں مدرسہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کا ایک خاص شعبہ قائم ہے' جس کے ساتھ عظیم الشان وسیع مسجد زیر تعمیر ہے۔ مدرسہ میں زیر تعلیم طلباء کی خاص نگرانی کی جاتی ہے۔ ان کی تعلیم و تربیت کا پوری طرح خیال رکھا جاتا ہے۔ تاکہ مستقبل میں وہ صحیح طور پر پروان چڑھیں اور قوم کیلئے عملی نمونہ بن سکیں۔

تبلیغی شعبہ: جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کے ساتھ ادارہ "رضائے مصطفےٰ"

بھی قائم ہے جس کے تحت ماہنامہ "رضائے مصطفےٰ" چوبیس سال سے پابندیٔ وقت کے ساتھ شائع ہوتا ہے جو مذہبی اصلاحی اور ملکی مسلکی و جماعتی امور کے متعلق بڑے احسن طریقے سے مضامین شائع کرتا ہے اور پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک کے مذہبی حلقوں میں بھی بڑی دلچسپی سے مطالعے کیلئے منگوایا جاتا ہے۔ ایک تبلیغی شعبہ مکتبہ رضائے مصطفےٰ بھی ہے۔ (روزنامہ امروز لاہور ۸۱۔۹۔۲۳)

روزنامہ نوائے وقت لاہور نے جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کی دینی خدمات کے حوالہ سے ۱۹۹۵ء کی اپنی ایک خصوصی اشاعت میں بدیں الفاظ لکھا:

لازوال نقوش: "مسلمان علماء اور فقہاء نے صفحۂ تاریخ پر لازوال نقوش ثبت کرتے ہوئے دنیا کے ظلمت کدوں میں یوں اجالا کیا کہ دنیا آج تک ان کی روشنی اور فکر و نظر سے فیضیاب ہو رہی ہے۔ جن دینی مدارس نے تبلیغ دین کے سلسلہ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان میں جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کا نام بھی سرِفہرست ہے جو عرصہ ۴۲ سال سے تبلیغ دین اور مسلک اہلسنّت کے فروغ کا فریضہ انجام دے رہا ہے۔ ☆ اب تک یہاں سے ہزاروں کی تعداد میں طلباء علم و حکمت کی دستار فضیلت زیب سر کرنے کے بعد ملک کے طول و عرض میں عظمت اسلام کا پرچم لہرا رہے ہیں۔ جامعہ کا سالانہ جلسہ دستارِ فضیلت نہایت تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوتا ہے۔...... جس میں فارغ التحصیل علماء و حفاظ کی دستار بندی کی جاتی ہے۔

بانی: جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کے بانی مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان ہیں۔ ۱۹۵۱ء میں جب وہ گوجرانوالہ آئے تو

اہلسنّت بریلوی مکتب فکر کا یہاں کوئی دینی مدرسہ نہ تھا۔ اس سلسلہ میں اوّلیت کا اعزاز انہی کو حاصل ہے کہ انہوں نے نامساعد حالات میں اس جامعہ کو قائم کیا جو آنے والے ادوار میں اس پورے علاقے میں تبلیغ دین کا ذریعہ بن گیا۔

سنگ بنیاد: اس جامعہ کا سنگ بنیاد اہلسنّت کے عظیم روحانی پیشوا مولانا محمد سردار احمد علیہ الرحمۃ نے رکھا۔ جامعہ کا نام حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام احمد رضا اور شاہ سراج الحق گورداسپوری (علیہم الرحمۃ) کے اسماء گرامی کی مناسبت سے رکھا گیا ہے۔

☆ اس درسگاہ میں درس نظامی کے علاوہ حفظ و ناظرہ کی طرف خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ اس وقت ڈیڑھ سو کے قریب طلبہ زیر تعلیم ہیں، جن میں سے پچاس طلبہ مستقل طور پر جامعہ میں رہائش پذیر ہیں، جن کے خورد و نوش اور دیگر ضروریات زندگی کا یہ ادارہ خود کفیل ہے۔ ☆ جامعہ کی دو اور شاخیں کلر آبادی حافظ آباد روڈ اور نوشہرہ سانسی روڈ میں بھی قائم ہیں، جہاں دینی علوم کے ساتھ (عصری) تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ ☆ جامعہ سراج العلوم کے بانی مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان ہیں جو اپنے علم و عمل، زہد و تقویٰ، خدمت دین، حب الوطنی، حق گوئی اور جذبۂ ایمانی کے مطابق ہر مکتبہ فکر میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ ☆ صداقت و کلمہ حق کی سربلندی ان کا شعار ہے۔ کسی بھی موقع پر جب حق کی آواز بلند کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی، صداقت و حق گوئی کے تقاضوں کی لاج رکھنے کیلئے ہر قسم کی قربانی دی، ہر دور میں دین مصطفوی اور شعائر اسلام کی خاطر سچائی اور خلوص کا پرچم بلند کیا۔ ☆ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب دو قومی نظریہ کے علمبردار ہیں۔ یہ

نظریاتی پاسداری ان کو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کی بدولت حاصل ہوئی اور امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری اور محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی علمی تربیت ان کی صلاحیتوں کیلئے سونے پر سہاگہ ثابت ہوئی اور پھر ان شخصیات نے آپ کو علم و عمل کی بلندیوں سے بھی آشنا کیا اور روحانی مذہبی برکات بھی عطا کیں۔

امیر ملت اور محدث اعظم: کا فیضان نظر ہے کہ جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم اہلسنت و جماعت کی اشاعت اور مسلک امام احمد رضا کی ترویج کا انتہائی محترم ادارہ بن چکا ہے اور یہاں سے علمی فیوض حاصل کرتے والے علماء و حفاظ صرف ملک میں ہی نہیں (بلکہ پوری دنیا میں) اشاعت دین اور فروغ اسلام کیلئے جدوجہد کر رہے ہیں"۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۷ اپریل ۱۹۹۵ء)

احمد رضا کے فیض کا در ہے کھلا ہوا
ہے نقشبندی قادری جھنڈا گڑا ہوا

دستار فضیلت کے علاوہ پروگرام: قارئین! مرکز اہلسنت زینت المساجد گوجرانوالہ میں جشن دستار فضیلت کے علاوہ بھی ماشاء اللہ سارا سال تقاریب مبارکہ کا انعقاد کیا جاتا ہے جس کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں۔

☆ محرم الحرام میں جلسۂ شہادت ☆ صفر المظفر میں عرسِ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ ☆ ماہِ نورشہر سرور ربیع الاوّل شریف کے آغاز میں استقبالِ ربیع الاوّل شریف کی تقریب سعید اور عرسِ شہید میلادِ مصطفےٰ علامہ محمد اکرم رضوی رحمۃ اللہ علیہ ☆ ربیع الآخر میں بڑے

پیر صاحب کی بڑی گیارھویں شریف ☆ جمادی الاولیٰ میں جانشین اعلیٰ حضرت کی یاد میں حجۃ الاسلام کانفرنس ☆ جمادی الاخریٰ میں جلسۂ یوم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ☆ رجب المرجب میں جشن معراج مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم و عرس محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ ☆ شعبان المعظم میں محفل شب برأت ☆ ماہِ ذیشان رمضان المبارک کی مقدس ساعتوں میں جشن نزول قرآن پاک کے علاوہ ام المومنین سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا / امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ / اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا / سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے یوم وصال کی مناسبت سے تقاریب مبارکہ کے علاوہ یوم فتح مکہ / یوم باب الاسلام / یوم شہداء بدر اور یوم پاکستان ☆ شوال المکرم میں یوم سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ☆ ذوالقعدہ میں صدر الشریعہ حضرت علامہ محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد ☆ ذوالحجہ میں یادگار خلیل و ذبیح کے ساتھ یوم فاروق اعظم و عثمان غنی رضی اللہ عنہما (علاوہ ازیں ماہانہ ختم گیارھویں شریف) کی روح پرور تقاریب کا بھی بہت پرذوق اور روحانیت افروز انعقاد ہوتا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

مولیٰ کریم اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل تمام دینی شعبوں کے بانی و سرپرست اعلیٰ حضرت نباض قوم مدظلہ کا مبارک سایہ اہلسنت پر تادیر سلامت رکھے' آمین

زینت المساجد و سراج العلوم کا باہمی تعلق: قارئین کرام! صدارتی ایوارڈ یافتہ شاعر اہلسنت پروفیسر فیض رسول فیضان صاحب نے "زینت المساجد و سراج العلوم" کے باہمی علمی و روحانی تعلق کو انتہائی روح پرور انداز میں بیان فرما کر کوزے میں دریا بند کر دیا ہے (فجزاھم اللہ احسن الجزاء)...... ملاحظہ فرمایئے!

زینت المساجد و سراج العلوم کی نذر

تو کتنی دلربا ہے اے زینت المساجد
حد درجہ خوش نما ہے اے زینت المساجد
ستر برس سے تو ہے مرکز دل و نظر کا
تیری پھبن جدا ہے اے زینت المساجد
حضرت شہ جماعت ہیں تیرے بانیوں میں
رتبہ ترا بڑا ہے اے زینت المساجد
نباضِ قوم صادق کے زُہد کی بدولت
شہرہ ترا ہوا ہے اے زینت المساجد
آدھی صدی سے تیری خدمت وہ کر رہے ہیں
یہ فضلِ کبریا ہے اے زینت المساجد
تجھ پر ہو رحمتوں کی برسات روز افزوں
میری دلی دُعا ہے اے زینت المساجد
فیضانؔ نے جنابِ داوٗد کے کہے پر
نذرانہ یہ لکھا ہے اے زینت المساجد

☆☆☆

حنفیہ رضویہ جو سراج العلوم ہے!
اس مدرسے کی سارے زمانے میں دھوم ہے

بنیادِ گر محدث اعظم کی ذات ہے
اس درس گہ کے مرتبے کی کیا ہی بات ہے
نباض قوم کی بڑی مسعود ہے لگن
آدھی صدی سے دین کی خدمت میں ہیں مگن
ہے اوّلیں یہ گوجرانوالے کی درس گاہ
سب اس کے معترف ہیں فقیر اور بادشاہ
غوث الوریٰ کا جاری و ساری ہے فیض عام
احمد رضا کے ذکر کے چرچے ہیں صبح و شام
شبیر شاہ حافظ آبادی (۱) سے نامور
اس درس گہ میں پڑھ کے ہی پہنچے ہیں اوج پر
اکرم شہید رضوی (۲) و عباس (۳) ذی وقار
سب ہیں اسی کے گوہر نایاب و تابدار
سلطانی (۴) و مجددی (۵) و خالد (۶) و ظریف (۷)
سب کا شعور گر ہے یہی مدرسہ شریف
فیضان کی دعا ہے خدا کی جناب میں
یہ درس گاہ اور بڑھے آب و تاب میں

(۱) پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی رحمۃ اللہ علیہ
(۲) علامہ محمد اکرم رضوی شہید رحمۃ اللہ علیہ
(۳) علامہ محمد عباس رضوی مفتیِ اعظم متحدہ عرب امارات

﴿۴﴾ علامہ محمد مشتاق احمد سلطانی

﴿۵﴾ علامہ ابوالبیان محمد سعید احمد مجددی مرحوم

﴿۶﴾ علامہ محمد خالد حسن مجددی

﴿۷﴾ علامہ محمد رضاء المصطفیٰ ظریف القادری

عالمی روحانی و علمی فیضان: قارئین کرام! ویسے تو حضرت نباضِ قوم زید مجدہٗ کے عالمگیر علمی و روحانی فیضان کے کثیر واقعات کا کماحقہٗ بیان کرنا میرے بس کی بات نہیں لیکن جی چاہتا ہے کہ جو جو نورانی مناظر و تاریخی واقعات میرے ذہن میں محفوظ ہیں' اُن تمام کو درج کرتا چلوں...... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نگاہ عنایت سے یہ نورانی سلسلہ سارے مضمون میں چلتا رہے گا (ان شاء اللہ العزیز)...... تو آیئے مزید جھلکیاں ملاحظہ فرمائیں۔

﴿﴾ حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے ملک بھر میں سینکڑوں مساجد و مدارس اہلسنّت کا سنگ بنیاد رکھا اور افتتاح فرمایا اور نیز متعدد مقامات پر اپنے شاگردوں کا بطور امام و خطیب و مدرس تقرر فرمایا...... گوجرانوالہ کی دیگر مساجد کی طرح جامع مسجد نقشبندیہ ماڈل ٹاؤن کا سنگ بنیاد بھی آپ نے اپنے دست مبارک سے رکھا اور مولانا محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ کو وہاں خطابت کیلئے منتخب فرمایا ☆ مرکزی جامع مسجد فیض مدینہ کامونکی کا افتتاح فرما کر وہاں پر شہید اہلسنّت علامہ محمد اکرم رضوی رحمۃ اللہ علیہ کا بطور خطیب تقرر فرمایا...... (اس سلسلہ میں بحمدہٖ تعالیٰ بیسیوں واقعات بیان کیے جا سکتے ہیں)

﴿﴾ محدث کبیر پاکستان' شیخ الحدیث استاذ الاساتذہ حضرت علامہ غلام رسول رضوی

رحمۃ اللہ علیہ (فیصل آباد)، حضرت نباضِ قوم مدظلہ العالی پر بے حد شفقت و نوازش فرمایا کرتے تھے اور ان کی دینی و ملی خدمات کے معترف تھے۔

☆ اپنے ایک مکتوب میں محدث کبیر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا: مولانا محمد صادق صاحب سرپرست "رضائے مصطفیٰ" (گوجرانوالہ) نیک سیرت اور نڈر عالم دین ہیں۔ وہ دین حق کی تبلیغ میں شب و روز مصروف رہتے ہیں، یہ ان کا ذوق و جذبہ قابل ستائش اور بصد تحسین کے لائق ہے۔

(غلام رسول رضوی، خادم الحدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد ۲۴۔۱۱۔۱۹۸۸ء)

☆ ایک مرتبہ عرس محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کے موقع پر علامہ ابوداؤد مدظلہ ملاقات کیلئے ان کے ہاں تشریف لے گئے تو وہاں بیٹھتے ہی حضرت محدث کبیر نے کچھ رقم علامہ موصوف کو عطا فرمائی۔ نباض قوم مدظلہ عرض کرنے لگے کہ "حضرت! آپ کی دعائیں ہی بہت ہیں، یہ تکلف نہ فرمائیں" تو انہوں نے فرمایا "مولانا آپ دین کی بہت خدمت کر رہے ہیں اور مجھے آپ کو دیکھ کر بڑی خوشی ہوتی ہے"

☆ یاد رہے کہ حضرت نباض قوم مدظلہ ہی کی کوششوں سے حضرت محدث کبیر رحمۃ اللہ علیہ مرکزی دارالعلوم جامعہ رضویہ مظہر اسلام کے شیخ الحدیث مقرر ہوئے۔ چنانچہ آپ نے مولانا محمد باغ علی رضوی کو کئی مرتبہ فرمایا "جامعہ رضویہ میں (بطور شیخ الحدیث) میری تقرری میں تمہارے پیر صاحب (علامہ ابوداؤد محمد صادق) کا مشورہ و کوشش شامل تھی"۔

☆ محدث کبیر رحمۃ اللہ علیہ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ کے بھی اوّلین قارئین میں سے تھے..... ایک مرتبہ حضرت نباض قوم مدظلہ نے آپ سے ملاقات کے بعد واپسی پر آپ کو تازہ شمارہ "رضائے مصطفیٰ" پیش کیا تو آپ فرمانے لگے "مولانا ذرا بیٹھ جائیں، ایک بات

سنتے جائیں' جب رسالہ رضائے مصطفےٰ نیا نیا نکلا تھا تو حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ میں اور ایک مولانا صاحب کہیں جا رہے تھے تو اُن مولانا صاحب نے رضائے مصطفےٰ کے بارے میں کوئی نازیبا بات کہی تو حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "مولانا! تنقید کرنی آسان ہے ...... آپ بھی یہ کام کر کے دکھائیں" (یعنی اس طرح آپ بھی رسالہ نکال کے اور کلمۂ حق بیان کر کے دکھائیں)

شرف ملت حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ بھی حضرت نباض قوم مدظلہ سے بڑی عقیدت و محبت رکھتے تھے۔ ۶ شوال المکرم ۱۴۲۷ھ / ۳۰ اکتوبر ۲۰۰۶ء بروز پیر علامہ شرف صاحب کے بڑے بھائی علامہ محمد عبدالغفار صابری رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال پر اظہار افسوس کیلئے جب حضرت نباض قوم مدظلہ لاہور میں ان کے ہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے والہانہ انداز میں بہت ہی زیادہ عقیدت و محبت کے ساتھ استقبال کیا اور حضرت صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی دست بوسی بھی کی ☆ دوران گفتگو علامہ شرف صاحب رحمۃ اللہ علیہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب سے عرض کرنے لگے کہ "حضرت! آپ مجھے سند حدیث کی اجازت عنایت فرمائیں کیونکہ آپ ہمارے اکابرین میں سے ہیں اور میرے بڑے بھائی کے استاذ محترم ہیں......" چنانچہ شرف ملت کے شدید اصرار پر نباض قوم مدظلہ نے انہیں سند حدیث کی اجازت عنایت فرمائی۔ ملاقات کے بعد علامہ شرف صاحب حضرت صاحب کے منع کرنے کے باوجود گاڑی تک انہیں الوداع کہنے آئے اور گاڑی روانہ ہونے تک کافی دیر دست بستہ کھڑے رہے۔

شیخ الدلائل علامہ محمد ضیاء اللہ قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ اکثر بیان کیا کرتے تھے

"بچپن میں مجھے اکثر حضرت علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ کے پیارے پیارے خطابات سننے کا موقع ملتا رہتا تھا۔ ان کی تقریروں سے متاثر ہو کر ہی مجھے دینی تعلیم حاصل کرنے کا شوق ہوا اور اُن کی تقریروں نے ہی مجھے خطاب کرنے کا ذوق دلایا اور آہستہ آہستہ میں نے بھی بیان کرنا شروع کر دیا حتیٰ کہ میرے اس علمی ذوق نے مجھے مقرر اور مناظر بنا دیا اور اہلسنّت کے انٹرنیشنل ماہنامہ رضائے مصطفٰے کے مسلسل مطالعہ سے ہی مجھے تحریری ذوق ملا اور میں نے بھی چند ایک کتابوں کے بعد ماہنامہ ماہ طیبہ چھاپنا شروع کر دیا' کتابوں کی تصنیف اور ماہ طیبہ کی اشاعت کے سلسلہ میں قبلہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب نے بار بار میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ سے حضرت صاحب موصوف کا مبارک سایہ ہمیشہ قائم و دائم رکھے' آمین

❁ مجاہد اہلسنّت علامہ پیر محمد عتیق الرحمٰن فیض پوری (سجادہ نشین آستانہ عالیہ ڈھانگری شریف' وزیر حکومت آزاد کشمیر) فرمایا کرتے ہیں کہ "میرے والد بزرگوار' شیخ طریقت' مخدوم اہلسنّت حضرت علامہ پیر محمد فاضل صاحب رحمۃ اللہ علیہ "رضائے مصطفٰے" کے اوّلین قارئین میں سے تھے اور حضور محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت کی وجہ سے حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی دینی و مسلکی خدمات کے معترف تھے اور اپنے متعلقین کو دینی مسائل کے حل کیلئے ان ہی کی طرف رجوع کرنے کا حکم فرمایا کرتے......"

❁ فاضل جلیل مفتی محمد گل احمد عتیقی (شیخ الحدیث جامعہ ہجویریہ داتا دربار' جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور) نے ۵ ذوالحجہ ۱۴۳۱ھ بروز جمعۃ المبارک جامعہ حنفیہ رضویہ

سراج العلوم گوجرانوالہ کے ۵۸ ویں جشن دستار فضیلت کی پہلی نشست میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ: میں اس جگہ کھڑے ہو کر آپ کی خدمت میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس جگہ سے میری تعلیم کا آغاز ہوا' یہی وہ مقدس ترین مسجد (زینت المساجد) ہے اور میری بائیں طرف اس کا چھوٹا سا ایک حجرہ (حضرت نباض قوم مدظلہ کا دفتر) ہے' تو مجھے اچھے طریقے سے یاد ہے کہ اسی مقدس حجرے میں حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر میں نے بیعت کا شرف بھی حاصل کیا۔ جہاں میں کھڑا ہوں مجھے اس بات کا بڑا احساس ہے کہ مجھ جیسے ادنیٰ طالب علم کو یہاں کھڑے ہو کر کچھ نہیں کہنا چاہیئے اس لئے کہ یہ وہ عظیم و پاکیزہ منبر ہے کہ جس عظیم پاکیزہ منبر پر اکسٹھ (۶۱) سال سے اہلسنّت و جماعت کی عظیم ترین روحانی شخصیت (نباض قوم مدظلہ) اہلسنّت و جماعت کے دلوں کو عشق مصطفےٰ وحُبِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے منور فرما رہی ہے...... آپ ہمارے پیشوا بھی ہیں' مقتداء بھی ہیں' رہنما بھی ہیں' سرمایہ بھی ہیں' مخدوم ملت بھی ہیں' محسن اہلسنّت بھی ہیں اور بے شمار خوبیوں کے مالک ہیں۔ ☆ ابھی چند دن ہوئے کہ میرے پاس کشمیر سے میرے ایک عزیز ملنے کیلئے آئے' جو حضرت علامہ مولانا محمد ہدایت اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ (وہ مظفر آباد میں حضرت سہیلی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد کے خطیب تھے) کے بڑے بھائی ہیں...... تو جب میں نے انہیں یہ کہا کہ "میں نے جمعے کو وہاں (گوجرانوالہ) جانا ہے" تو ان کے یہ الفاظ تھے کہ "اچھا! اس عظیم شخصیت کے پاس آپ نے جانا ہے جو فرشتہ سیرت ہیں"۔ تو ابھی میں آپ (نباض قوم) کی زیارت کر کے یہاں حاضر ہوا ہوں' تو جس طریقہ سے ہم نے آپ کو بچپن میں

دیکھا تھا آپ کا چہرہ ماشاء اللہ اُس سے بھی زیادہ بارونق ہے' آپ کے چہرے پر اللہ کی رحمتیں اور اللہ کا نور برس رہا ہے اور یہ دیکھنے سے پتہ چلتا ہے' یہ نہیں کہ میں کوئی مبالغہ آرائی سے کام لے رہا ہوں' مبالغہ آرائی تو مجھے آتی ہی نہیں' تو آج آپ کے اس عظیم ادارے کا ۵۸واں جشن دستار فضیلت ہے' آپ نے علمائے کرام سے بہت کچھ سنا اور سنتے رہیں گے' میں نے پہلے آپ کو بتایا کہ میں یہاں کچھ بیان کرنے کیلئے نہیں بلکہ میں یہاں اپنی اصلاح کیلئے حاضر ہوا ہوں' میں یہاں کچھ لینے کیلئے حاضر ہوا ہوں اس لئے کہ ہم نے تمام عمر اِن ہی کی تحریروں سے' اِن ہی کی تقریروں سے' اِن ہی کی تحقیقات سے فائدہ اُٹھایا اور اِن کی باتیں ہم لوگوں تک پہنچاتے رہے لہٰذا حکم تھا آپ کا' تو میں تعمیلِ حکم کرتے ہوئے یہاں کھڑا ہو گیا......

❖ استاذ العلماء مفتی قاضی عبدالرزاق چشتی بھترالوی (سابق مدرس جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی) رقمطراز ہیں: ''رضائے مصطفےٰ'' کا طالب علمی کے دور سے قاری رہا ہوں۔ حضرت علامہ الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے قلبی محبت رہی' پھر اسلام آباد میں دو مرتبہ اور گوجرانوالہ میں ایک مرتبہ ملاقات بھی ہوئی۔ میں نے آپ کی تقریر بھی سنی' آپ کو رب تعالیٰ نے عالم باعمل بنایا' یہ آپ پر رب تعالیٰ کی کرم نوازی ہے۔ ہمارے جیسے گنہگاروں کو بھی لوگ عالم کہہ دیتے ہیں' کہاں بے عمل اور کہاں ماشاء اللہ باعمل' زہد و تقویٰ کا پیکر' پھر حق گوئی کا حق اس شخصیت کو دیا گیا' طاغوتی قوتوں سے تحریری مقابلہ' بدعقیدہ لوگوں سے تحریری مقابلہ کا وصف رب تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے۔ ''رضائے مصطفےٰ'' آپ کے علم و عمل' زہد و تقویٰ اور حق گوئی کا حقیقی ترجمان ہے۔

بلا مبالغہ یقین کیجئے جب مجھے کوئی مسئلہ لکھنے میں مشکل درپیش آتی ہے تو میں حضرت علامہ الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب قبلہ کی طرف رجوع کرنے کا مشورہ دیتا ہوں..............(والسلام)

﴿﴾ فاضل شہیر علامہ صاجزادہ رضائے مصطفےٰ نقشبندی (ناظم اعلیٰ جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور) بیان کرتے ہیں کہ: میرے والد بزرگوار محقق اسلام حضرت علامہ محمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (بانی جامعہ رسولیہ شیرازیہ)، نائب محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ کا ذکر بہت ادب واحترام کے ساتھ کرتے تھے اور متعدد مرتبہ فرمایا کرتے کہ "دینی مسائل دریافت کرنے کیلئے میں اکثر حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کی خدمت میں زینت المساجد گوجرانوالہ حاضر ہوتا رہتا ہوں اور آپ ہمیشہ میری رہنمائی اور حوصلہ افزائی فرماتے ہیں......"

﴿﴾ بزرگ نعت خوان صوفی محمد عبدالخالق رضوی خانیوال کا بیان ہے کہ: ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ میں فیصل آباد حاضر تھا، حضرت قبلہ شیخ الحدیث محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ "چلو گوجرانوالہ چلنا ہے، مولانا محمد صادق صاحب نے جلسہ رکھا ہے" اُس وقت زینت المساجد زیر تعمیر تھی۔ (ماشاء اللہ، بفضل اللہ حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے نائب وخلیفہ اوّل حضرت نباضِ قوم مدظلہ پر جس طرح خصوصی نظر شفقت فرمائی وہ کسی اور کے حصہ میں نہ آئی.....اور متعدد مرتبہ فرمایا "میرے شاگردوں میں شاگرد مولانا محمد صادق اور میرے مریدوں میں مرید مولانا محمد صادق ہیں......") ☆ زینت المساجد میں جلسہ ہوا، نمازِ عصر کے بعد حضرت نباضِ قوم مدظلہ کئی باشرع نوجوانوں کو لائے اور حضرت محدث اعظم

رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا "حضور! ان کو سلسلہ میں داخل فرما لیں" تو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی شفقت فرماتے ہوئے اُن نوجوانوں کو اپنے پاس بٹھا لیا اور مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب سے فرمایا "مولانا! اِن کو آپ سلسلہ میں داخل کریں" نباض قوم مدظلہ نے عرض کی "حضور! آپ کے ہوتے ہوئے؟" فرمایا "جی ہاں میں جو اجازت دے رہا ہوں......" ☆ تو آقائے نعمت کے حکم پر حضرت نباض قوم مدظلہ نے اُن نوجوانوں کو بیعت کر لیا۔ مولانا ابوداؤد صاحب کا لوگوں کو بیعت کرنے کا یہ پہلا موقع تھا...... اُس وقت سے لے کر آج تک حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہِ عنایت سے ہزاروں عشاقان رسول (خواتین و حضرات) حضرت نباض قوم مدظلہ کی نسبت سے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہوئے اور یہ سلسلہ بفضلہٖ تعالیٰ اب بھی جاری و ساری ہے۔ مولیٰ کریم اپنے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے وسیلہ جلیلہ سے اولیاء کرام کے فیضان میں دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور حضرت نباض قوم مدظلہ کا سایہ تادیر اہلسنّت پر دائم و قائم رکھے' آمین۔

"رضائے مصطفےٰ" کی پیشانی: قارئین! جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ حضرت نباض قوم مدظلہ نے اپنے آقائے نعمت حضرت محدث اعظم پاکستان کی دعاؤں سے اور اُن کی سرپرستی میں "رضائے مصطفےٰ" جاری کیا اور دیگر شفقتوں اور نوازشوں کے علاوہ حضور محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے بطورِ خاص "رضائے مصطفےٰ" کے حق میں اپنے مریدین و تلامذہ اور تمام اہلسنّت کے نام ایک خصوصی پیغام جاری فرمایا (جو آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں)...... مذکورہ پیغام کے علاوہ "رضائے مصطفےٰ" کے ادارتی صفحہ پر جو یہ شعر ہے

رضائے رب رضائے مصطفےٰ ہے

جو یہ چاہے وہ بے شک بارضا ہے

یہ بھی حضور محدث اعظم علیہ الرحمۃ کا کلام شریف ہے اور اسکے بالمقابل جو دوسرا شعر ہے:

ہے رضائے مصطفےٰ میں رب کعبہ کی رضا

رب کعبہ کی رضا میں ہے رضائے مصطفےٰ

یہ شعر حضرت سید اخترِ الحامدی حیدر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمودہ ہے اور حضرت اختر الحامدی ہی نے فرمایا ہے۔

تو رضا کا ماہنامہ تو رضا کا ماہِ نو

تیری پیشانی کا عنواں ہے رضائے مصطفےٰ

رؤیا مبارکہ، زیارات مقدسہ

(۱) ۱۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۲ھ بروز بدھ بعداز نماز تہجد مولوی رحمت اللہ (باغبانپورہ گوجرانوالہ) کے بقول وہ سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مولوی محمد صادق کا کیا حال ہے؟" میں نے عرض کیا "خیریت سے ہیں" فرمایا "ہمارا اُن کو آج ہی سلام پہنچا دینا کیونکہ وہ ہمارے پیارے ہیں"

(۲) ایک نامعلوم الاسم شخص نے لکھا گزشتہ..... (گالی نامہ) ۵ ستمبر کو ارسال خدمت کیا گیا۔ وہ راقم الحروف کی ذہنی الجھنوں میں مبتلا ہونے کی وجہ سے لکھ دیا گیا لیکن اب دماغی توازن ٹھیک ہونے پر راقم الحروف پر رات کے وقت غشی طاری ہوگئی اور خدا سے دعائے مغفرت مانگی پھر اچانک عالم خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوہ

نظر آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جا کر اُس (محمد صادق) سے معافی مانگو' تا کہ قیامت کے دن سرخروئی حاصل ہو اور تم اللہ کے عذاب سے محفوظ ہو جاؤ'' میں نے کہا ''یا رسول اللہ! اس سے میں بدنام ہو جاؤں گا' دماغ کی خرابی سے یہ سخت غلطی سرزد ہوئی ہے' اس لئے کوئی اور طریقہ بتائیں''۔ فرمایا ''اچھا تم بذریعہ خط اُس سے معافی مانگ لو'' (زیارت ۶۔ ۷ ستمبر ۱۹۶۳ء کی درمیانی رات)

قارئین! مذکورہ بالا دونوں واقعات حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی ذاتی ڈائری سے لئے گئے ہیں' جن کو تحدیث نعمت کے طور پر محفوظ کیا گیا تھا۔

(صلی اللہ علیٰ محمد ' صلی اللہ علیہ وسلم)

مقام صدق وصفا (دوسروں کی زبان سے)

ماہنامہ رضائے مصطفیٰ اکتوبر ۱۹۸۰ء کی اشاعت میں خواجہ عطاء الرحمٰن اختر ''ناظم الجمعیۃ الوہابیہ'' گوجرانوالہ کے درج ذیل تاثرات شائع ہوئے: ''پیکر صدق وصفا الحاج مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کی مسجد سے متصل رمضان کے مہینہ میں مَیں قرآن سننے کیلئے جامع قدس ''اہلحدیث'' ۱۴۔ محلہ اسلام آباد میں حاضری دے رہا تھا جب حافظ محمد انور صاحب قرآن پڑھنا شروع کرتے (مولانا کی مسجد) زینت المساجد سے سپیکر پر آواز شروع ہو جاتی' جس سے (قریب ہونے کے باعث) قرآن صاف آواز سے نہ سنا جاتا (مولانا کے مدرسہ) جامعہ حنفیہ رضویہ کے ایک طالب علم مولوی بانغ علی کے ذریعہ میں نے راہ چلتے بات کی اور مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کو پیغام پہنچایا کہ یہ صورتحال ہے۔ اس کے بعد پھر (سپیکر کی خلل

اندازی کا) یہ سلسلہ بند ہو گیا (اور مولانا نے خواہ مخواہ الجھاؤ کی بجائے سلامت روی کا مظاہرہ کیا)

دوسرا واقعہ: یہ ہے کہ رمضان المبارک کے ایک جمعہ کے خطبہ میں بسلسلۂ اتباع سنت و اصلاح معاشرہ مولانا محمد صادق صاحب نے ایک پنجابی نظم کا بند پُرسوز اور دلکشا آواز میں پڑھا، جسے مَیں نے خود سنا کہ:

توں عمر پنجاہ لنگھائی اے
ہن چٹی داڑھی آئی اے
توں مُڈھوں رکھ رگڑائی اے
تینوں اجے وی ہوش نہ آئی اے
ناں ایڈھا ظلم کما اک دن مر جانا
نہ وچہ غفلت عمر گنوا ایتھے نہیں رہنا

☆ مولانا نے یہ بند ایسی پُرسوز آواز سے پڑھا کہ تین آدمیوں نے اُسی وقت اُٹھ کر داڑھی منڈانے سے توبہ کر لی۔"

مقصود ان سطور سے یہ ہے کہ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کی جائز تعریف کی وجہ سے مجھ پر الزام دینے والے اور بدنام کرنے والے کچھ حیا سے کام لیں" (خواجہ عطاء الرحمٰن اختر ناظم الجمعیۃ الوہابیہ جامعہ وہابیہ ہاشمی کالونی گوجرانوالہ)

یاد رہے کہ "ناظم الجمعیۃ الوہابیہ" کے اظہارِ حق کرنے سے اُن کے اپنے ہی ہم مسلک لوگوں نے اس کی مخالفت شروع کر دی تو اُس نے دفتر رضائے مصطفٰے

میں ایک وضاحتی مکتوب ارسال کیا' جو ماہنامہ "رضائے مصطفےٰ" (فروری ۱۹۸۵ء) کے اداریہ میں "مولانا ابوداؤد اور رضائے مصطفےٰ اہلحدیثوں کی نظر میں" کے عنوان کے تحت شائع ہوا...... آپ بھی ملاحظہ فرمایئے "راقم (خواجہ عطاء الرحمٰن اختر) نے "رضائے مصطفےٰ" گوجرانوالہ کے شمارہ محرم الحرام میں پیکر صدق وصفا مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب خطیب زینت المساجد محلّہ اسلام آباد گوجرانوالہ کے بارے میں اُن کی چند اچھی باتوں کی تعریف وتذکرہ کیا تھا' جس سے گوجرانوالہ اور لاہور کے اہلحدیث حضرات خصوصاً استاذی المکرم مولانا محمد عبد اللہ امیر جمعیت اہلحدیث کے چند موجودہ شرپسند حواری سیخ پا ہوئے اور "اکرام اہل البدعۃ" کا الزام میرے سر تھوپنے لگے۔

حقیقت یہ ہے کہ استاذی المکرم مولانا محمد عبد اللہ آج سے ۲۵ سال قبل خود مولانا ابوداؤد محمد صادق کے زہد' تقویٰ' خشیت الٰہی اور نماز میں سکون واطمینان کے ساتھ ادائیگی کی تعریف کرتے تھے۔

مقصود یہ ہے کہ جب استاذی المکرم (مولانا محمد عبد اللہ) نے مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب کی تعریف کی تو اُن کو معلوم نہ تھا کہ مولانا اہل البدعۃ ہیں؟" (بلفظہٖ)

مسلک رضا کی پاسبانی واشاعت

ہر باخبر سنی عالم وعامی جانتا ہے کہ تبلیغ اسلام وتحفظ مسلک حق اہلسنّت وجماعت اور مسلک اعلیٰ حضرت کے فروغ کے سلسلہ میں بیاضِ قوم مفتی ابوداؤد محمد صادق

صاحب مدظلہ العالی کی خدمات جلیلہ نا قابل فراموش ہیں۔ آپ مسلک اعلیٰ حضرت کے صحیح ترجمان و محافظ، سچے نقیب و پاسبان اور تاجدار بریلی علیہ الرحمہ کی فکری، علمی، فقہی و اعتقادی تحقیقات کے علمبردار ہیں...... گوجرانوالہ جیسا بدعقیدگی کا گڑھ آپ ہی کی شبانہ روز کی بے مثال کاوشوں سے مسلک اہلسنّت و رضویت کا مثالی مرکز بنا اور آپ کی سرپرستی میں مسلک اعلیٰ حضرت کی اشاعت ایک تحریک کی شکل اختیار کر گئی۔ یہی بات ہے کہ آپ نے ہی مسلک رضا سے روشناس فرما کر ہمیں صراط مستقیم پر گامزن کیا۔ آپ اشاعت مسلک اعلیٰ حضرت میں اپنے زمانہ کے فرد یگانہ ہیں۔ ◆ یاد رہے کہ حضرت نباض قوم مدظلہ نے اپنی تعلیم کا باقاعدہ آغاز بھی بریلی شریف میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے مزار پر انوار کے زیر سایہ کیا اور اس دوران آپ نے جانشین اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام مولانا الشاہ محمد حامد رضا، شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتیٔ اعظم عالم اسلام الشاہ مصطفےٰ رضا خاں بریلوی، صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی اور صدر الشریعہ علامہ محمد امجد علی اعظمی (رحمۃ اللہ علیہم) جیسی جلیل القدر شخصیات کی زیارت کی سعادت بھی حاصل کی اور اُن کی مجالس مبارکہ سے بھی فیضیاب ہوئے۔ ☆ قارئین! میرا جی چاہتا ہے کہ حضرت نباض قوم مدظلہ کے ایک یادگار مضمون میں سے چند اقتباسات بھی درج کر دوں، جو کہ آپ نے مرکزی دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف کے صد سالہ جشن کے تاریخی موقع پر رقم فرمائے۔ (فالحمد للہ علیٰ ذالک)

صد سالہ جشن دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف

☆ حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق مدظلہ لکھتے ہیں: بفضلہٖ تعالیٰ صد سالہ جشن مرکزی دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف کے سلسلہ میں تحدیث نعمت کے طور پر عرض گزار ہوں کہ الحمدللہ دارالعلوم کے اصاغر طلباء کی فہرست میں میرا بھی نام شامل ہے۔ خدا تعالیٰ قبول فرمائے اور اکابر کی معیت میں حشر نصیب فرمائے۔ (آمین)

☆ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ سنہ ۱۹۴۵ء میں والد صاحب مرحوم کا بسلسلہ ملازمت بریلی شریف تبادلہ ہوا تو وہ ہمیں بھی ساتھ لے گئے اور خوش قسمتی سے مجھے دارالعلوم منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی کے شعبہ حفظ میں چھوٹے طلباء میں داخل کرا دیا۔ ☆ اُس وقت حضور اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کے بالمقابل ایک بڑے کمرے میں پڑھائی ہوتی تھی اور سفید ریش قاری یوسف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ قرآن پاک حفظ کراتے تھے اور طلباء پر بڑی شفقت فرماتے تھے۔ ☆ بہت چھوٹی عمر ہونے کی وجہ سے وہاں کے تفصیلی حالات تو معلوم نہیں...... البتہ اعلیٰ حضرت کے شہزادگان حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں، مفتی اعظم عالم اسلام مولانا شاہ مصطفےٰ رضا خاں (رحمۃ اللہ علیہما) کی زیارت کی جھلک، سفید ریش مبارک اور بہت نورانی صورت کے ساتھ آنکھوں میں گھومتی ہے اور غالباً عرس اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے موقع پر حضرت صدر الافاضل علامہ محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ اور حضور صدر الشریعہ مولانا شاہ محمد امجد علی صاحب اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کی بہت بارعب شخصیات کی زیارت و اُن کا وعظ و خطاب سننا بھی یاد پڑتا

ہے جبکہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کے مزار پرانوار کے اندرونی منظر کی جھلک بھی آنکھوں میں محسوس ہوتی ہے☆ بریلی شریف میں بالکل نوعمری میں اگرچہ صرف چھ ماہ کی مختصر حاضری نصیب ہوئی لیکن بقول شاعر

لگا دی ہے میرے محبوب نے ایسی لگن مجھ کو
گزاروں گا اسی لذت میں باقی کی عمر اپنی

الحمدللہ: دارالعلوم منظر اسلام و بریلی شریف کے ماحول کی دل میں جو لگن لگ گئی۔ اس کی بدولت مذہب اہلسنّت سے محبت' بدمذہبوں سے نفرت' علماء و مشائخ اہلسنّت کی عقیدت اور ان کی مجالس و محافل میں حاضری کا ذوق دل میں پیدا ہو گیا۔ مزید براں والدہ ماجدہ رحمتہ اللہ علیہا کی تربیت و نصیحت نے ''سونے پر سہاگے'' کا اثر دکھایا☆ اور بریلی شریف سے وطن مالوف کوٹلی لوہاراں مشرقی ضلع سیالکوٹ واپسی پر کچھ عرصہ بعد بفضلہٖ تعالیٰ سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد فقیہ اعظم' خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا ابو یوسف محمد شریف صاحب محدث کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ سے خاص عقیدت ہو گئی اور کچھ عرصہ آپ کے ہاں حاضری و آمد و رفت کے بعد بالآخر آپ سے ''صرف و نحو'' وغیرہ کا سبق پڑھنا شروع کر دیا اور پھر جلد ہی حضرت فقیہ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی خاص شفقت فرماتے ہوئے باقاعدہ مدرسہ کی تعلیم کے لیے مدرسہ نقشبندیہ جماعتیہ علی پور شریف میں داخل کرانے کے لیے خود ساتھ لے جا کر حضرت امیر ملت الحاج پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کر دیا اور پھر مدرسہ ہذا میں تعلیمی

سلسلہ شروع ہو گیا۔ اس وقت استاذ العلماء مولانا آل حسن سنبھلی رحمۃ اللہ علیہ وہاں مدرس تھے جو چند دن بعد وہاں سے واپس تشریف لے گئے اور ان کی جگہ استاذ العلماء مولانا محمد عبدالرشید جھنگوی رحمۃ اللہ علیہ (فاضل بریلی شریف) تشریف لائے۔ چنانچہ پھر آپ ہی سے جملہ فارسی عربی کتب پڑھیں۔

فیصل آباد: اور جب حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فیصل آباد (سابق لائلپور) تشریف لائے اور بے سروسامانی کے عالم میں جامعہ رضویہ مظہر اسلام کا آغاز فرمایا تو الحمدللہ فوراً ہی آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور ماشاء اللہ پہلے سال کے پہلے ہی دورہ حدیث شریف میں داخل وشامل ہو کر دورہ حدیث شریف کی تکمیل کا شرف اور سند فراغت ودستار فضیلت کی سعادت حاصل کی۔

اوّل وآخر اس طرح دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف میں جس علمی روحانی مسلکی بنیاد کی ابتداء ہوئی تھی، دارالعلوم مظہر اسلام فیصل آباد میں اس کی تکمیل ہوئی۔

فالحمد للہ رب العلمین اولاً وآخراً والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین علیھم الصلوٰۃ والتسلیم

(خادم اہلسنت غلام اعلیٰ حضرت...... ابوداؤد محمد صادق غفرلہٗ)

قارئین! فقیر راقم الحروف (نیازی) کو اچھی طرح یاد ہے کہ حضرت فیاضِ قوم مدظلہ کے گوجرانوالہ رونق افروز ہونے سے قبل جب یہاں جمعات مبارکہ ومحافل اقدس میں نعت خواں حضرات نعتیں پڑھتے تھے تو وہ عموماً محمد اعظم چشتی، مولوی نور محمد ایمن آبادی

وغیرہم کے کلام پر مشتمل ہوتیں تھیں۔ کلام اعلیٰ حضرت خال خال ہی سننے میں آتا لیکن جیسے ہی حضرت نباض قوم مدظلہ نے اپنے پیارے پیارے و محبت بھرے مخصوص انداز و لہجہ میں کلام اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ترنم کے ساتھ پڑھا' بالخصوص

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

دوران درس و وعظ پڑھا اور اتنا خوب پڑھا کہ آج تک محفلوں' تقریروں میں' جلسوں میں' جمعوں میں پڑھا جا رہا ہے اور حدائق بخشش کے طلبگاروں کی قریہ قریہ' شہر شہر' لائنیں لگ گئیں اور آج بحمدہٖ تعالیٰ وہ دور ہے کہ ہر سنی مسجد' ہر سنی محفل و مجلس میں کلام اعلیٰ حضرت محبت و الفت سے سنایا اور سنا جا رہا ہے اور خوب پڑھا جا رہا ہے اور عموماً کلام اعلیٰ حضرت ہی زیادہ تر پڑھا جاتا ہے اور یہ سب بحمدہٖ تعالیٰ حضرت نباض قوم مدظلہ کی لگن اور برکت کا حاصل ہے۔☆ یاد رہے کہ محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ عنایت سے پاکستان میں اس تحریک کے موجد حضرت نباض قوم مدظلہ ہی کی ذات ستودہ صفات ہے' جن کی بدولت

گونج گونج اُٹھے ہیں نغماتِ رضا سے بوستاں

کیوں نہ ہو؟ حضرت نباض قوم مدظلہ کو تاجدار بریلی رحمۃ اللہ علیہ سے عشق کی حد تک عقیدت و لگاؤ ہے۔ بریلی شریف کی نسبت سے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو بریلوی لکھا اور پڑھا جاتا ہے تاہم نباض قوم نے اس نسبت کو اتنا استحکام بخشا کہ آج ہم

اُن کی نسبت سے سبھی اہل بریلی ہو گئے
ذکر جب آیا کہیں پر اہل سنت کون ہے

اور اب تو یہ عالم ہے کہ ہم پشاور میں ہوں یا سندھ میں' پنجاب میں ہوں یا ہند

میں، اہلسنّت ہیں تو یقیناً اپنوں اور بیگانوں کی نظر میں **بریلوی** ہیں اور بریلویت کا احیاء حضرت نباض قوم مدظلہ کی شب و روز کی عملی مساعی جمیلہ کا حاصل ہے کیونکہ آپ نے لوگوں کو یہ باور کرایا کہ: آج کل کے دور میں صحابہ کرام علیہم الرضوان، اولیائے عظام اور بزرگانِ دین (رحمۃ اللہ علیہم) کے صحیح و سچے وارث ہیں تو وہ تاجدار بریلی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک حق کے علمبردار اور ماننے والے ہی ہیں اور دوسرے لفظوں میں آج کے زمانے میں بریلویت خالص سنیت کی پہچان و کسوٹی ہے۔ بریلویت بارگاہ رسالت کے آداب، والہانہ عقیدت، نیاز مندی اور مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس پر اپنا تن من دھن..... سب کچھ قربان کر دینے کے جذبے کا نام ہے، محبوبانِ خدا سے محبت و عقیدت کا نام ہے جیسا کہ امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا:

دل ہے وہ دل جو تیری یاد میں معمور رہا
سر ہے وہ سر جو تیرے قدموں پہ قربان گیا

(صلی اللہ علیٰ محمد، صلی اللہ علیہ وسلم)

مخالفین نے یہ سوچا تھا کہ "وہ ہمیں بریلوی بریلوی کہہ کر معاشرہ میں معاذ اللہ بدنام کر دیں گے لیکن اُن کی یہ "کوشش" ہی ہمارا نشان و امتیاز بن گئی اور حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی بحمدہٖ تعالیٰ

پاسبان مسلک رضا، نباض قوم

کہلانے لگے اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کی سچی عقیدت نے مستقل مزاجی نے اور قدرتی صلاحیتوں نے

☆ بریلی شریف کی طرز پر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان قائم فرمائی۔

☆ مجلہ ''اعلیٰ حضرت'' بریلی شریف کی طرز پر ہفت روزہ ''رضائے مصطفےٰ'' گوجرانوالہ جاری کیا۔

☆ منظر اسلام بریلی کی طرز پر سراج العلوم گوجرانوالہ کی بنیاد رکھی

☆ ماہِ نور ربیع الاوّل شریف میں گھر گھر محافل میلاد کا انعقاد فرمایا

☆ قریہ قریہ یوم رضا کے پروگرام منعقد کرائے' گوجرانوالہ کے علاوہ دیگر شہروں وممالک میں بھی ایسے پروگراموں کی سرپرستی فرمائی۔

☆ اعلیٰ حضرت کی تصانیف کو بڑے اہتمام کے ساتھ شائع فرمایا......جن میں سے بالخصوص اہل علم' عربی دان' موافق ومخالف علماء کیلئے عظیم الشان علمی تحقیقی تاریخی پیشکش

الدولة المكيه بالمادة الغيبيه ۱۳۲۳ھ

مع

انباؤ الحی ان کلامه المصون تبیان لکل شیئی ۱۳۲۶ھ

مع

حسام الحرمين على منحر الكفر والمين ۱۳۲۴ھ — حاسم المفتری' علی السید البری ۱۳۲۸ھ

بھی شائع فرمائیں ☆ ''الدولۃ المکیہ'' علم غیب شریف کے موضوع پر وہ معرکۃ الآراء عظیم عربی تاریخی کتاب ہے جو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مکہ مکرمہ میں کتب خانہ کی سہولت کے بغیر بحالت سفر آٹھ گھنٹے میں تصنیف فرمائی اور حکومت وقت کو پیش فرمائی۔

☆ یاد رہے کہ حضرت نباض قوم مدظلہ نے ہی پاکستان میں پہلی مرتبہ مع دیگر تین متعلقہ نایاب عربی کتب کے مکمل شائع فرمائی ہے۔ (فالحمد للہ علیٰ ذالک)

☆ حضرت نباض قوم مدظلہ نے اہل حق کو تاجدار بریلی علیہ الرحمۃ کا یہ پیغامِ محبت پہنچایا

خوف نہ رکھ رضا ذرا تو تو ہے عبد مصطفےٰ

تیرے لئے امان ہے، تیرے لئے امان ہے

☆ رضائے مصطفےٰ کی فائلیں گواہ ہیں کہ جب بھی کسی مخالف و حاسد نے تاجدار بریلی علیہ الرحمۃ کے خلاف ہرزہ سرائی کی تو حضرت نباض قوم مدظلہ کا قلم حقیقت رقم حرکت میں آ گیا اور بلا خوف و خطر بیانگ دہل اس شعر کا صحیح مصداق بن گیا

کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار

اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

علاوہ ازیں: مخالفینِ اعلیٰ حضرت کے رد میں متعدد علمی و تحقیقی مقالات و تصانیف تحریر فرمائیں، جو کہ سالہا سال سے لاجواب چلی آ رہی ہیں۔ مثلاً دیوبندی حقائق، مودودی حقائق، تاریخی حقائق، تحقیق اہلحدیث وغیرہ......

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، مفتیٔ اعظم عالم اسلام مولانا الشاہ مصطفےٰ رضا خاں علیہ الرحمۃ (سجادہ نشین آستانہ عالیہ رضویہ بریلی شریف) مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ کی ان مذکورہ مخلصانہ کاوشوں کو بے حد سراہتے رہے...... خصوصی شفقت و عنایات کریمہ فرماتے رہے، دعاؤں سے نوازتے رہے۔ ہمیں اس بات پر بحمدہٖ تعالیٰ فخر ہے کہ مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ "رضائے مصطفےٰ" کے اولین قارئین میں سے

تھے اور رضائے مصطفےٰ کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ آپ نے اپنی نشست گاہ رضوی دارالافتاء اور مرکزی خانقاہ عالیہ رضویہ بریلی شریف میں رضائے مصطفےٰ کا پوسٹر لگوایا ہوا تھا (جو بہت دنوں تک لگا رہا) جس کے نیچے آپ نے لکھوایا تھا کہ اس پرچہ (رضائے مصطفےٰ) کو خود بھی پڑھیں اور کوشش کریں کہ یہ روزنامہ ہو جائے۔ حضور مفتیٔ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ نے خود سینکڑوں خریدار بنائے اور عوام و خواص کو خریدار بننے کی ترغیب دی۔ مرکزی دارالعلوم جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف اور رضوی دارالعلوم مظہر اسلام مسجد بی بی جی بریلی شریف کے جلسوں، عرسوں، عید الفطر و عید قربان کے پوسٹروں میں "رضائے مصطفےٰ" کی خریداری و اشاعت کیلئے اپیل ہر سال شائع فرماتے رہے اور مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کا ذکر سنہری حروف سے فرماتے رہے اور اتنی محبت فرماتے کہ

نباض قوم ، پاسبان مسلک رضا

کے القابات بھی حضرت مفتی اعظم ہند نے ہی عنایت فرمائے اور ان القابات کو اتنی مقبولیت حاصل ہوئی کہ مولانا ابوداؤد صاحب مدظلہ کے نام کا جزو پہچان بن گئے (فالحمد للہ علیٰ ذالک)

☆ حضرت نباض قوم مدظلہ کا یہ شرف بھی قابل داد اور لائق صد ستائش ہے کہ حضور مفتی اعظم عالم اسلام رحمۃ اللہ علیہ نے ۶ ربیع الاوّل شریف ۱۴۰۱ھ کو انہیں اپنی خلافت سے سرفراز فرمایا اور بدیں الفاظ سند اجازت عطا فرمائی۔

"......عزیزی المولوی مولانا مفتی ابوداؤد محمد صادق گوجرانوالہ پاکستان...... السلسلۃ العلمیۃ القادریۃ البرکاتیۃ الرضویۃ المبارکۃ واجازۃ

الاوفاق والاعمال والاذکار والاشغال فاجزته علی برکة الله تعالیٰ ذی الجلال' ثم علی برکة رسوله الاعلیٰ صاحب الجمال' جل جلاله و عم نواله و علیه الصلوٰة والتحیة والثناء ...... الفقیر: مصطفیٰ رضا القادری غفرله"

(٦ ربیع الاوّل ١٤٠١ھ آستانہ عالیہ رضویہ محلہ سوداگران بریلی شریف)

مفتیٔ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کی ''رضائے مصطفیٰ'' نوازی کا ایک اور واقعہ

عبدالمصطفیٰ ابن مولانا غلام محی الدین رحمۃ اللہ علیہ (احمد آباد انڈیا) کے مکتوب محبت سے ملاحظہ فرمایئے جو انہوں نے (١٣٨٤ھ کو) فقیر راقم الحروف کے نام ارسال فرمایا تھا: محترم نیازی صاحب' سلام مسنون! عرض ہے کہ خوش نصیبی سے فقیر کے مکان پر پندرہ روز قبل اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت مولانا الشاہ احمد رضا خان صاحب کے صاحبزادے شیخ طریقت' رہبر شریعت' مفتی اعظم شاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں دامت برکاتہم العالیہ تشریف لائے تھے ان کا دو دن قیام رہا۔ دریں اثناء عشاء کی نماز کے بعد رضائے مصطفیٰ کا ایک خریدار سالانہ چندہ دینے کیلئے آیا لیکن فقیر نے چندہ لینے سے انکار کر دیا' اس پر حضرت مفتی اعظم مدظلہ العالی نے فرمایا کہ ''اگر تمہاری وجہ سے اہلسنت و جماعت کے پرچہ ''رضائے مصطفیٰ'' کی ہندوستان میں اشاعت اور خدمت ہو رہی ہے تو اسے مستقل طور پر جاری و ساری رکھنا چاہئے''۔ اس وقت مسکین نے آپ کی ہدایت کو دل و جان سے قبول کیا' لہٰذا اپنے پیر طریقت حضور مفتی اعظم کی ہدایت پر عمل کیلئے ''رضائے مصطفیٰ'' کی ہندوستانی ایجنسی دوبارہ قائم کرنا چاہتا ہوں تاکہ یہاں کے اہلسنت بھی اس معیاری پرچہ سے

مستفید ہو سکیں۔ (عبدالمصطفیٰ احمد آباد انڈیا)

بلبلِ ہند، مفتی، ناتپارہ حضرت مولانا محمد رجب علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے رضائے مصطفیٰ کی خدمات کے متعلق اپنی طویل نظم میں حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کی "رضائے مصطفیٰ نوازی" کو بدیں الفاظ بیان فرمایا:

حق سراپا ہے رضائے مصطفیٰ...... ہم کو پیارا ہے رضائے مصطفیٰ
مفتی اعظم کے نوری فیض سے...... نور افزا ہے رضائے مصطفیٰ

علاوہ ازیں: حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ، مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ کے فتاویٰ کی تائید و تصدیق فرماتے رہے...... دیگر متعدد واقعات میں سے ایک تاریخی واقعہ جو آپ گزشتہ صفحات میں مفصل ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ...... مناظرِ اہلسنّت پیر سید مراتب علی شاہ صاحب جب حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت نباض قوم مدظلہ کے فتویٰ کی تائید لکھوا کر لائے تو حضور محدث اعظم پاکستان نے اُس مبارک تحریر کا بوسہ لے کر بے ساختہ فرمایا کہ "مولانا محمد صادق صاحب کی تو عید ہو گئی" ☆ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خود امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے عاشقِ صادق (نباض قوم) پر عنایات کے دریا بہا دیئے...... جیسا کہ شیخ عبدالرزاق کا چشم دید واقعہ آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ موصوف نے اپنے گھر میں بحالت بیداری اعلیٰ حضرت کی زیارت کا شرف حاصل کیا، آپ نے فرمایا "میرے بیٹے ابوداؤد محمد صادق کو سلام دے دینا، ان کا ساتھ نہ چھوڑنا، قیامت کے دن ذریعہ نجات ہو گا"۔

مسلک رضا کی پاسبانی کے متعلق تأثرات

فیض مجسم حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "...... حضرت مولانا علامہ الحاج مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی کی شخصیت اہلسنت کیلئے غنیمت ہے اور حقیقت ہے کہ امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کی پاسبانی اُنہی کا خاصہ ہے ورنہ بڑے بڑے ستون اس تحقیق سے منحرف نہیں تو پٹڑی سے ضرور اُتر گئے ہیں......"

علامہ سید وجاہت رسول قادری صاحب صدر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کے ایک طویل مضمون کی چند جھلکیاں ملاحظہ فرمائیں "...... مسلک اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کی ترجمانی کے دعویدار تو بحمد اللہ پاکستان کے بہت سے جرائد ورسائل ہیں، لیکن جس طرح "اعلیٰ حضرت" کا لفظ جب بھی بولا یا لکھا جاتا ہے تو اس سے اپنے اور غیر کا ذہن فوراً صرف اور صرف ایک ہی شخصیت امام احمد رضا خاں کی طرف جاتا ہے، اسی طرح جب مسلک اعلیٰ حضرت کے ترجمان ماہنامہ کی بات آتی ہے تو بلا تامل اپنے وغیر سب کی زبانوں پر "رضائے مصطفےٰ" گوجرانوالہ کا نام آتا ہے اور اس کے سرپرست اعلیٰ محترم ومکرم حضرت علامہ مولانا مفتی ابوداؤد محمد صادق رضوی صاحب مدظلہ مسلک اعلیٰ حضرت کے نقیب کی حیثیت سے پوری دنیائے اہلسنت میں معروف ومسلّم ہیں۔

(ذالک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء)

حق تو یہ ہے کہ مولانا محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ! آپ حق وصداقت

کی نشانی ہیں' اس دور میں اور اس اعتبار سے ماشاء اللہ اسم با مسمّٰی ہیں...... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تیرہ برس کی عمر سے لے کر تادمِ واپسیں ۶۵ سال کی عمر تک اپنی تقریر و تحریر میں مسلمانانِ عالم کو اللہ تعالیٰ و رسول اکرم و اعلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی پیغام پہنچاتے رہے اور ماہنامہ "رضائے مصطفےٰ" اپنے اجراء کے روزِ اوّل سے آج تک اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے اسی عظیم قرآنی پیغام کی صدائے بازگشت نشر کرتا چلا آ رہا ہے' لہٰذا محترم و مکرم مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب (حفظہ اللہ الاحد الرازق) آپ اس قابل قدر و فخر فریضہ کی تندھی اور استقامت کے ساتھ انجام دہی پر مبارکباد کے مستحق ہیں و نیز تمام ملت بیضاء (ملت اسلامیہ) کے شکریہ کے حق دار بھی......"

❖ خطیب شہیر مولانا ابوالبیان محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ (گوجرانوالہ) نے حضرت صاحب موصوف کی مسلک رضا کی پاسبانی کے حوالہ سے ایک اجتماع میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا...... "بانئ بزم (غوث اعظم رضی اللہ عنہ)' مجاہد ملت' پاسبان مسلک رضا' عالم باعمل حضرت قبلہ حاجی (ابوداؤد محمد صادق) صاحب دامت برکاتہم العالیہ! اللہ تعالیٰ تا دیر آپ کا سایہ اہلسنّت کے سروں پر قائم رکھے' صحت' عافیت' امن' سلامتی اور تندرستی کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے' آمین۔ قبلہ حضرت صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی شفقت اور نگاہ کرم ہے کہ میرے جیسے ایک بے علم ناچیز کو ان حضرات (خطباء پاکستان) میں شامل فرمایا ہے۔ یہ ان کی شفقت ہے اور ان کا حسن انتخاب ہے ورنہ

کہاں میں اور کہاں یہ نکہتِ گل
نسیم صبح تیری مہربانی

میں صرف یہی سمجھوں گا کہ یہ آپ کی شفقت اور حسنِ نظر ہے اور میں دلی طور پر حضرت مولانا ابوداؤد صاحب قبلہ کی دعاؤں کا محتاج ہوں' باقی جہاں تک ان کی اپنی ذات کا تعلق ہے' منہ پر زیادہ تعریفی کلمات کہنا یہ کوئی زیادہ اچھی بات نہیں۔

☆ میں صرف اتنا کہوں گا کہ آپ نے تو ضلع گوجرانوالہ میں خطیب پاکستان پانچ فرمائے ہیں' میری نظر میں آپ مانیں نہ مانیں' یہ ان کا اپنا عجز اور نیازمندی یا کسر نفسی کہہ لیجئے' وگرنہ اس دور میں پاسبان مسلک رضا صرف ایک ہی ہے' خاص کر پاکستان میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت حضور مولانا شاہ احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن اور مسلک کا جس طرح آپ احیاء فرماتے ہیں اور اس کو فروغ دے رہے ہیں۔ ☆ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے اور اس پاسبانی مسلک اعلیٰ حضرت میں مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کی ذات منفرد ہے۔ ☆ اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے بھی بڑھ چڑھ کر مسلک حق اہلسنّت کی ترجمانی کی توفیق عطا فرمائے' میرے لئے تو اتنی بھی سعادت ہے کہ مجھے اس پاک محفل میں کچھ عرض کرنے کیلئے حکم دیا گیا ہے۔

گرچہ از نیکاں نیم ..... خود را بہ نیکاں بستہ ام

(نوٹ: مذکورہ خطاب کی کیسٹ ادارہ رضائے مصطفےٰ سے طلب فرمائیں)

منفرد مقام: ادیب شہیر علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی نے ۱۴۱۸ھ کے "جہانِ رضا" کی ایک اشاعت میں بریگیڈیر اعتشام الحسن رضوی (بدین سندھ) کا ایک مضمون شائع فرمایا' جس کا کچھ حصہ درج ذیل ہے" گوجرانوالہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے افکار عالیہ و نظریات مبارکہ کی اشاعت میں منفرد مقام رکھتا ہے جس کا سہرا مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب رضوی کے سر پر ہے۔ آپ نے گذشتہ چالیس (اب تک ماشاء اللہ باسٹھ) سال سے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر بے شمار کتابیں

شائع کیں اور "رضائے مصطفےٰ" کے صفحات کو "افکارِ رضا" کا منبع و مرجع بنادیا۔ خدا تعالیٰ مزید برکت و کامیابی عطا فرمائے۔ آمین"

﴿۶﴾ رئیس التحریر علامہ محمد حسن علی رضوی میلسی نے جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کے ساٹھویں سالانہ جشن دستار فضیلت میں حضرت نباضِ قوم مدظلہ پر

فیضانِ رضا کی برسات

کا درج ذیل الفاظ میں بیان فرمایا:

"......مرکز اہلسنت زینت المساجد کے اس نورانی ماحول میں رحمت کی بارشیں ہو رہی ہیں جو اور جگہیں نظر نہیں آئیں گی۔ آپ خوش نصیب ہیں' سعادت مند ہیں کہ ان لمحات سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ کنز الکرامت' جبل الاستقامت' حکیم الامت' شیخ طریقت' ترجمان و پاسبان و محافظ مسلک اعلیٰ حضرت' قبلہ علامہ الحاج مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا میں نہ مرید ہوں نہ شاگرد مگر الحمدللہ کم و بیش پچپن سال سے مسلسل ان کے فیض کی مجھ پر موسلادھار بارش ہو رہی ہے یہ ان کا فیض ہے۔ یہاں تو فیوض و برکات کا علم و عرفان کا دریا بہہ رہا ہے۔ میں خوشامد کی بات نہیں کر رہا بلکہ حقیقتاً کہہ رہا ہوں کہ علم و عرفان کا' برکتوں اور سعادتوں کا دریا رواں دواں ہے' اگر کوئی زبان سے نہ بھی اقرار کرے لیکن اس بات کا مدینہ شریف سے بریلی شریف تک اقرار و اعتراف ہے کہ علم پر جس کا عمل ہے وہ مولانا ابوداؤد محمد صادق مدظلہ ہیں۔ یہاں علم و عرفان کا دریا ٹھاٹھیں مار رہا ہے' مسلک حق مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج و اشاعت اور مذہب حق

مذہب اہلسنّت و جماعت کے فروغ اور تبلیغ اسلام کے ہر شعبہ میں' کوئی مخصوص عنوان یا موضوع کا متعین مقرر نہیں جتنی خدمات اللہ کے اس مقبول و محبوب پیارے بندے کی ہیں اس دور میں یہ سعادت بہت کم لوگوں کو میسر آئی ہے۔ میری کیا حیثیت کیا اوقات۔

میں کیا میرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

میری سوچی سمجھی بات تجربہ مجربہ کی روشنی میں تحقیق رائے ہے۔ علماء سے بہت گہرا رابطہ ہے میرا موبائل جو ہے ماشاء اللہ وہ بین الاقوامی تو کیا بلکہ بین المملکتی ہے۔ علماء سے مسلسل رابطہ رہتا ہے اور وہ عزت افزائی فرماتے ہیں۔ میں بریلی شریف کی گلیوں کا ایک ادنیٰ خاکروب ہوں' بریلی شریف کی گلیوں کا کوڑا کرکٹ ہوں' یقیناً کسرِ نفسی کے طور پر نہیں بلکہ حقیقتاً بات ہے۔ تو میری تحقیقی سوچی سمجھی رائے ہے کہ عصرِ رواں میں' عصرِ حاضر میں یعنی آج کے دور میں حضور مجدد دین و ملت شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اگر اس دور میں اس ظاہری دنیا میں جلوہ افروز ہوتے تو یقیناً علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب کو اپنے خلفاء میں شمار کرتے۔ ان کا علم و فضل' تقویٰ و طہارت' ان کی دینی تڑپ' ان کا دینی ولولہ' ان کا دینی جذبہ...... وہ اللہ تعالیٰ کا ایک خاص عطیہ ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست...... تانہ بخشد خدائے بخشندہ

اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی کے ساتھ عمر خضر عطا فرمائے۔ آمین۔

فیض رضا جاری رہے گا

شیخ کامل کی ضرورت واہمیت تو مسلّم حقیقت ہے اور موجودہ مادی ومشینی دور نے اس کی ضرورت کو روز روشن کی طرح اور بھی واضح کر دیا ہے۔ حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے ایک جملہ میں کوزے میں دریا بند فرما دیا "خبردار! کوئی سنی بے پیر و بے مرشد نہ ہو اور کوئی پیر بدعقیدہ و بے عمل نہ ہو"۔ ﴿۔﴾ شیخ طریقت کے معیار کے حوالے سے کن امور کا خیال رکھنا ضروری ہے؟ اس سلسلہ میں حضرت نباضِ قوم مدظلہ فرمایا کرتے ہیں کہ "مرشد سے بیعت کرنے کیلئے اس میں چار شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔ جس شخص میں یہ چاروں یا ان میں سے کوئی ایک بھی شرط نہ پائی جائے اس کو پیر نہ بنائے اور اس کی بیعت نہ کرے۔ (۱) مرشد کا شجرۂ طریقت باتصال صحیح حضور اقدس ﷺ تک پہنچتا ہو بیچ میں منقطع نہ ہو کہ منقطع کے ذریعے سے اتصال ناممکن ہے۔ (۲) مرشد صحیح العقیدہ سنی بریلوی ہو بدمذہب گمراہ کا سلسلہ شیطان تک پہنچے گا نہ کہ رسول اللہ تک ...... تو آج کل بہت کھلے ہوئے بددینوں بلکہ بے دینوں (جو کہ سرے سے منکر و دشمن اولیاء ہیں) نے ریاکاری کے لئے پیری مریدی کا جال پھیلا رکھا ہے۔ (ہوشیار اے سنی مسلماں ہوشیار)۔ (۳) مرشد عالم دین ہو ایسا کہ عقائد اہلسنّت سے واقف ہو عقائد باطلہ سے خبردار ہو حلال وحرام جائز وناجائز میں تمیز رکھتا ہو اور ضروری حد تک قرآن وسنت اور علم فقہ جانتا ہو۔ علماء دین وشرع شریف کا مخالف جاہل صوفی و پیر نہ ہو۔ (۴) مرشد باعمل پرہیزگار اور متبع سنت ہو۔ فاسق معلن نافرمان شریعت نہ ہو تارک نماز وجماعت نہ ہو گانے بجانے کھیل تماشے اور نشہ وغیرہ خلاف شریعت وسنت امور

کا مرتکب نہ ہو...... کئی ننگ دھڑنگ ملنگ بھی پیر بن بیٹھے ہیں اور جس کا دل چاہتا ہے دو چار قوال بلا کر میلا لگا لیتا ہے۔ نہ نماز با جماعت کی پابندی' نہ عورتوں کا پردہ' نہ حلال وحرام کا کوئی امتیاز۔ اس لئے اصلی اور سچے پیران عظام کا کوئی تشخص اور پہچان وتعارف عوام میں برقرار نہیں رہا۔ گویا:

ہر بوالہوس نے عشق بازی شعار کی
اس کشمکش میں عزت سادات بھی گئی

خداوندا یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ سلطانی بھی عیاری ہے درویشی بھی عیاری

(الاماشاءاللہ)

اس لئے اہلسنّت و جماعت' سنی بریلوی احباب کو سوچ سمجھ کر کسی کا مرید ہونا چاہیئے اور صحیح العقیدہ اور باعمل و پرہیز گار پیر کا بیعت ہونا چاہیئے"۔

مولانا رومی نے کیا خوب فرمایا:

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نہ باید داد دست

کار شیطاں میکند نامش ولی
گر ولی ایں است لعنت بر ولی

(بہت ابلیس آدم کے بہروپ میں ہیں' لہٰذا ہر کسی کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دینا چاہیئے۔ شیطان کا کام کرتا ہے اور نام ولی رکھتا ہے' اگر ولی ایسا ہی ہوتا ہے تو ایسے

ولی پر لعنت ہے)

جبکہ پیر کامل کے متعلق مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

؎ ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا ...... او نشیند در حضور اولیاء

(جو خدا کا قرب چاہتا ہے' وہ اولیاء اللہ کے پاس حاضر ہو)

؎ یک زمانہ صحبت با اولیاء ...... بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

(اولیاء کے ساتھ ایک زمانہ کی صحبت' سو سال کی بے ریا طاعت سے بہتر ہے)

؎ اولیاء راہست قدرت از الٰہ ...... تیر جستہ باز گردانند ز راہ

(اولیاء کو اللہ نے قدرت دی ہے کہ وہ کمان سے نکلا ہوا تیر واپس لے آتے ہیں)

؎ گفتہ او گفتہ اللہ بود ...... گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

(ولی کا قول اللہ کا قول ہے' اگرچہ بظاہر بندے کے حلق سے نکلا ہے)

؎ بر در پیرے برو ہر صبح و شام ...... تا ترا مقصد شود حاصل تمام

(پیر کے در پر صبح و شام حاضر ہو' تاکہ تیرے تمام مقاصد پورے ہوں)

؎ چشم روشن کن ز خاک اولیاء ...... تا بہ بینی ز ابتدا تا انتہا

(اولیاء کی خاک پا اپنی آنکھ کا سرمہ بنا' تاکہ تو ابتداء سے انتہا تک دیکھے)

؎ اِلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ط

"سن لو! اولیاء اللہ پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ غم" (پارہ ۱۱، رکوع ۱۲)

؎ علم پڑھنے سے نہیں بنتا ولی ...... جب تلک دل میں نہ ہو حب نبی

مغز قرآں جانِ ایماں روح دیں ...... ہست حب رحمۃ للعالمین

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

قادری ترانہ: مذکورہ بالا حقائق کی روشنی اور رسول اللہ ﷺ کی نیابت میں صحیح شجرہ و سلسلہ کے ساتھ بزرگوں کے ہاتھ پر بیعت سنت ہے اور اسی سلسلہ میں بسلسلۂ قادریہ حضرت نباضِ قوم مدظلہ بیعت کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے درج ذیل ایمان افروز روح پرور قادری ترانہ پڑھا کرتے ہیں کہ۔

خلق خدا کا ہاتھ ہے اولیاء کے ہاتھ میں

اولیاء کا ہاتھ ہے غوث الوریٰ کے ہاتھ میں

غوث الوریٰ کا ہاتھ ہے علی شیر خدا کے ہاتھ میں

شیر خدا کا ہاتھ ہے مصطفےٰ کے ہاتھ میں

(اور) مصطفےٰ کا ہاتھ ہے رب العلیٰ کے ہاتھ میں

(جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہم)

حضور محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

"مولانا محمد صادق صاحب کا سلسلہ حضور ﷺ سے متصل ہے"

فرمایا: "فقیر (محمد سردار احمد) عزیز محترم مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب سلمہٗ کو اجازت دیتا ہے کہ وہ ضرور بیعت کریں اور سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ کی توسیع و اشاعت کریں کیونکہ بحمدہٖ تعالیٰ بطفیل حبیب کبریا ﷺ عزیزم مولانا سلمہٗ میں بیعت کرنے کی شرائط پائی جاتی ہیں۔ مولانا محمد صادق عالم باعمل ہیں، اُن کا سلسلہ حضور نبی پاک ﷺ سے متصل ہے۔ اگر مولانا جیسے نیکوکار، پرہیزگار، صوفی منش عالم دین بیعت سے ہاتھ روکیں گے تو مذہب کو نقصان عظیم پہنچے گا۔"

(فقیر ابوالفضل محمد سردار احمد غفرلہٗ)

تاریخی یادداشت: حضرت نباضِ قوم مدظلہ اس شرف میں بھی منفرد ہیں کہ آپ کے آقائے نعمت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے شجرۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں اپنے منظورِ نظر و مرکزِ توجہ خلیفۂ اوّل کے بارے میں درج ذیل شعر کا اضافہ فرمایا:

زینت صدق و صفا سے کر مجھے آراستہ
مرشدی صادق محمد باصفا کے واسطے

قارئین! میرا جی چاہتا ہے شجرہ مبارکہ حضرات عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ کے سلسلہ میں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں بزرگان دین کے اسمائے مبارکہ، تواریخ وصال اور مقامات مزار بھی درج کر دیئے جائیں تاکہ مزید برکات حاصل ہوں اور معلومات میں اضافہ ہو۔

❖ حضور پُرنور، سرورِ عالم، نورِ مجسم، شفیع معظم، احمد مجتبیٰ حضرت **محمد مصطفےٰ** صلی اللہ علیہ وسلم

☆ وصال شریف ۱۲ ربیع الاوّل ۱۱ھ ☆ مزار پاک مدینہ طیبہ

❖ حضرت علی رضی اللہ عنہ ☆ ۲۱ رمضان ۴۰ھ ☆ مزار پاک نجف اشرف

❖ امام حسین رضی اللہ عنہ ☆ ۱۰ محرم الحرام ۶۱ھ ☆ مزار پاک کربلا معلّٰی

❖ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ ☆ ۱۸ محرم الحرام ۹۴ھ ☆ مزار پاک مدینہ منورہ

❖ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ ☆ ۷ ذی الحجہ ۱۱۴ھ ☆ مزار پاک مدینہ منورہ

❖ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ ☆ ۲۲ رجب ۱۴۸ھ ☆ مزار پاک مدینہ منورہ

- امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ ☆ ۲۱ رمضان ۲۰۳ھ ☆ مزار پاک مشہد مقدس
- شیخ معروف کرخی رضی اللہ عنہ ☆ ۲ محرم ۲۰۰ھ ☆ مزار پاک بغداد شریف
- شیخ سری سقطی رضی اللہ عنہ ☆ ۱۳ رمضان ۲۵۳ھ ☆ مزار پاک بغداد شریف
- شیخ جنید بغدادی رضی اللہ عنہ ☆ ۲۷ رجب ۲۹۸ھ ☆ مزار پاک بغداد شریف
- شیخ ابوبکر شبلی رضی اللہ عنہ ☆ ۲۷ ذی الحجہ ۳۳۴ھ ☆ مزار پاک بغداد شریف
- شیخ عبدالواحد تمیمی رضی اللہ عنہ ☆ ۲۶ جمادی الاخریٰ ۴۲۵ھ ☆ مزار پاک بغداد شریف
- شیخ ابوالفرح طرطوسی رضی اللہ عنہ ☆ ۳ شعبان ۴۴۷ھ ☆ مزار پاک بغداد شریف
- شیخ ابوالحسن علی ہکاری رضی اللہ عنہ ☆ یکم محرم ۴۸۶ھ ☆ مزار پاک بغداد شریف
- شیخ ابوالسعید مخزومی رضی اللہ عنہ ☆ ۲۷ شعبان ۵۱۳ھ ☆ مزار پاک بغداد شریف
- شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ☆ ۱۱ ربیع الآخر ۵۶۱ھ ☆ مزار پاک بغداد شریف
- شیخ تاج الدین عبدالرزاق رضی اللہ عنہ ☆ ۶ شوال ۶۲۳ھ ☆ مزار پاک بغداد شریف
- شیخ ابوصالح نصر رضی اللہ عنہ ☆ ۲۷ رجب ۶۳۲ھ ☆ مزار پاک بغداد شریف
- شیخ محی الدین ابونصر رضی اللہ عنہ ☆ ۲۲ ربیع الاول ۶۵۶ھ ☆ مزار پاک بغداد شریف
- شیخ سید علی رضی اللہ عنہ ☆ ۲۳ شوال ۷۳۹ھ ☆ مزار پاک بغداد شریف
- شیخ سید موسیٰ رضی اللہ عنہ ☆ ۱۳ رجب ۷۶۳ھ ☆ مزار پاک بغداد شریف
- شیخ سید حسن رضی اللہ عنہ ☆ ۲۶ صفر ۷۸۱ھ ☆ مزار پاک بغداد شریف
- شیخ سید احمد جیلانی رضی اللہ عنہ ☆ ۱۹ محرم ۸۵۳ھ ☆ مزار پاک بغداد شریف
- شیخ بہاؤالدین رضی اللہ عنہ ☆ ۱۱ ذی الحجہ ۹۲۱ھ ☆ دولت آباد دکن
- شیخ سید ابراہیم رضی اللہ عنہ ☆ ۵ ربیع الآخر ۹۵۳ھ ☆ دہلی

- شیخ بھکاری رضی اللہ عنہ ☆ ۹ ذوالقعدہ ۹۸۱ھ ☆ کاکوری شریف
- قاضی ضیاء الدین رضی اللہ عنہ ☆ ۲۲ رجب ۹۸۹ھ ☆ نیوتنی ضلع لکھنؤ
- شیخ جمال الاولیاء رضی اللہ عنہ ☆ یکم شوال ۱۰۴۷ھ ☆ جہاں آباد ضلع فتح پور
- شیخ سید محمد رضی اللہ عنہ ☆ ۶ شعبان ۱۰۷۱ھ ☆ کالپی شریف
- شیخ سید احمد رضی اللہ عنہ ☆ ۱۹ صفر ۱۰۸۴ھ ☆ کالپی شریف
- شیخ سید فضل اللہ رضی اللہ عنہ ☆ ۱۴ ذوالقعدہ ۱۱۱۱ھ ☆ کالپی شریف
- شاہ سید برکت اللہ رضی اللہ عنہ ☆ ۱۰ محرم ۱۱۴۲ھ ☆ مارہرہ شریف
- شاہ سید آلِ محمد رضی اللہ عنہ ☆ ۱۶ رمضان ۱۱۹۸ھ ☆ مارہرہ شریف
- شاہ سید حمزہ رضی اللہ عنہ ☆ ۱۴ رمضان ۱۱۹۸ھ ☆ مارہرہ شریف
- حضرت شمس الدین آلِ احمد اچھے میاں رضی اللہ عنہ ☆ ۱۷ ربیع الآخر ۱۲۳۵ھ مارہرہ
- شاہ سید آلِ رسول رضی اللہ عنہ ☆ ۱۸ ذوالحجہ ۱۲۹۶ھ ☆ مارہرہ شریف
- حضرت ابوالحسین احمد نوری رضی اللہ عنہ ☆ ۱۱ رجب ۱۳۲۴ھ ☆ مارہرہ شریف
- اعلیٰحضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ ☆ ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ ☆ بریلی شریف
- مولانا شاہ حامد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ☆ ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ ☆ بریلی شریف
- صدر الشریعہ مولانا امجد علی قدس سرہٗ ☆ ۲ ذوالقعدہ ۱۳۶۷ھ ☆ اعظم گڑھ
- محدثِ اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ ☆ یکم شعبان ۱۳۸۲ھ ☆ فیصل آباد
- نائب محدثِ اعظم مفتی ابوداؤد محمد صادق مدظلہ ☆ گوجرانوالہ

(مزید تفصیل کیلئے حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی کتاب "روحانی حقائق" کا مطالعہ فرمائیں جو کہ ذکرِ الٰہی و نعتِ مصطفائی، مسائلِ تصوف و شریعت اور وظائف واوراد

پر مشتمل ایمان افروز و غفلت سوز مجموعہ مبارکہ ہے)

سند حدیث: قارئین! بعض اہل محبت کا اصرار ہے کہ نباض قوم کو حضور محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے عطا کردہ سند و اجازت کے سلسلہ میں بھی اُن بزرگان دین کے اسمائے مبارکہ درج کر دیئے جائیں جن کے واسطہ سے یہ فیضان حضرت موصوف تک پہنچا...... تو اس سلسلہ میں محقق اہلسنّت حضرت مولانا ابوکلیم محمد صدیق فانی رحمۃ اللہ علیہ (خانیوال) کی کتاب "تجلیات صادقیہ" میں سے "سند حدیث" کا اجمالی خاکہ درج ذیل ہے۔ (یاد رہے کہ علامہ ابوکلیم فانی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ کتاب میں حضرت نباض قوم مدظلہ کے مختصر احوال و آثار کو مختلف ابواب میں تقسیم فرمایا ہے۔ ﴿﴾ پہلے باب میں پیدائش و تعلیم و تربیت' سند حدیث' تدریس و خطابت' گوجرانوالہ آمد' سنیت و رضویت کی نشر و اشاعت' جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کا قیام' رضائے مصطفےٰ کا اجراء' زینت المساجد' زیارت حرمین' شادی خانہ آبادی' اخلاف' مذہبی و سیاسی تحریکوں میں کارکردگی' چند مشہور تلامذہ کے اسمائے گرامی' تصانیف مبارکہ' شاعری' اخلاق و عادات' خواب میں محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونا ...... وغیرہ عنوانات ہیں۔ ﴿﴾ باب دوم میں حضرت نباض قوم مدظلہ کے مشہور اساتذہ کا مختصر تذکرہ۔ ﴿﴾ باب سوم: سلسلہ بیعت و خلافت اور مشائخ قادریہ رضویہ کا مختصر تذکرہ ﴿﴾ باب چہارم: خانیوال میں مولانا ابوداؤد محمد صادق رضوی مدظلہ کا ورود مسعود ﴿﴾ اور باب پنجم میں حضرت موصوف کے متعلق اکابرین و معاصرین کے تاثرات درج ہیں)...... تو آیئے "سند حدیث" ملاحظہ فرمائیں۔

سند حدیث (نمبر ۱) بواسطہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہٗ

﴿۱﴾ حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق رضوی مدظلہ العالی (گوجرانوالہ)

﴿۲﴾ محدث اعظم پاکستان مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء)

﴿۳﴾ حجۃ الاسلام حضرت مولانا الشاہ حامد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ (م ۱۳۶۲ھ)

﴿۴﴾ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خاں محدث بریلی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۴۰ھ)

﴿۵﴾ حضرت شاہ آل رسول مارہروی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۹۶ھ)

﴿۶﴾ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۳۸ھ)

﴿۷﴾ امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہٗ (م ۱۱۷۶ھ)

﴿۸﴾ شیخ ابوطاہر محمد عبدالسمیع بن ابراہیم کردی مدنی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۴۵ھ)

﴿۹﴾ شیخ ابوالعرفان ابراہیم بن حسن کردی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۰۱ھ)

﴿۱۰﴾ شیخ احمد بن محمد بن یونس قشاشی مالکی مدنی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۷۱ھ)

﴿۱۱﴾ شیخ احمد بن علی بن عبدالقدوس شناوی مصری مدنی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۲۸ھ)

﴿۱۲﴾ شیخ شمس الدین محمد بن احمد رملی شافعی مصری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۰۴ھ)

﴿۱۳﴾ شیخ ابویحییٰ زکریا بن محمد بن احمد انصاری شافعی رحمۃ اللہ علیہ (م ۹۲۴ھ)

﴿۱۴﴾ شیخ شہاب الدین احمد بن علی المعروف حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (م ۸۵۲ھ)

﴿۱۵﴾ شیخ زین الدین ابراہیم بن احمد بن عبدالواحد التوخی بعلی رحمۃ اللہ علیہ (م ۸۰۰ھ)

﴿۱۶﴾ شیخ ابوالعباس احمد بن ابی طالب محدث حجاز رحمۃ اللہ علیہ (م ۷۳۰ھ)

﴿۱۷﴾ شیخ سراج الدین حسن بن مبارک محدث زبیدی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (م ۶۳۱ھ)

﴿۱۸﴾ شیخ ابوالوقت عبدالاول بن عیسیٰ محدث ہروی رحمۃ اللہ علیہ (م ۵۵۳ھ)

﴿۱۹﴾ شیخ ابوالحسن عبدالرحمٰن بن مظفر محدث داؤدی رحمۃ اللہ علیہ (م ۴۶۷ھ)

﴿۲۰﴾ شیخ ابومحمد عبداللہ بن احمد محدث سرخسی رحمۃ اللہ علیہ (م ۳۸۱ھ)

﴿۲۱﴾ شیخ ابوعبداللہ محمد بن یوسف فربری رحمۃ اللہ علیہ (م ۳۲۰ھ)

﴿۲۲﴾ شیخ ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری شافعی رحمۃ اللہ علیہ (م ۲۵۶ھ)

سند حدیث (نمبر۲) بواسطہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

﴿۱﴾ حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب رضوی مدظلہ العالی

﴿۲﴾ محدث اعظم پاکستان مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۸۲ھ)

﴿۳﴾ حجۃ الاسلام حضرت مولانا الشاہ حامد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۶۲ھ)

﴿۴﴾ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان محدث بریلی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۴۰ھ)

﴿۵﴾ شیخ سید آل رسول احمدی مارہروی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۹۶ھ)

﴿۶﴾ شیخ سید آل احمد اچھے میاں مارہروی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۶۲ھ)

﴿۷﴾ شیخ سید شاہ حمزہ بن سید آل محمد بلگرامی حسنی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۹۸ھ)

﴿۸﴾ شیخ سید طفیل محمد اتر دلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۵۱ھ)

﴿۹﴾ شیخ سید مبارک بن فخر الدین بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۳۳ھ/۱۶۲۴ء)

﴿۱۰﴾ شیخ نور الحق، فرزند و تلمیذ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۷۳ھ)

﴿۱۱﴾ شیخ المحدثین مولانا عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۵۲ھ)

﴿۱۲﴾ شیخ عبد الوہاب متقی حنفی مکی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۰۱ھ)

﴿۱۳﴾ شیخ علی بن حسام الدین متقی حنفی (برہانپوری) مکی رحمۃ اللہ علیہ (م ۹۷۵ھ)

﴿۱۴﴾ شیخ ابو الحسن بکری رحمۃ اللہ علیہ (م ۹۵۲ھ)

﴿۱۵﴾ شیخ زین الدین زکریا انصاری رحمۃ اللہ علیہ (م ۹۲۶ھ)

﴿۱۶﴾ شیخ شہاب الدین احمد بن علی المعروف حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (م ۸۵۲ھ)

﴿۱۷﴾ شیخ زین الدین ابراہیم بن احمد بن عبد الواحد التنوخی بعلی رحمۃ اللہ علیہ (م ۸۰۰ھ)

﴿۱۸﴾ شیخ ابو العباس احمد بن ابی طالب محدث حجاز رحمۃ اللہ علیہ (م ۷۳۰ھ)

﴿۱۹﴾ شیخ سراج الدین حسین بن مبارک محدث زبیدی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (م ۶۳۱ھ)

﴿۲۰﴾ شیخ ابو الوقت عبد الاول بن عیسیٰ محدث ہروی رحمۃ اللہ علیہ (م ۵۵۳ھ)

﴿۲۱﴾ شیخ ابو الحسن عبد الرحمٰن بن مظفر محدث داؤدی رحمۃ اللہ علیہ (م ۴۶۷ھ)

﴿۲۲﴾ شیخ ابو محمد عبد اللہ بن احمد محدث سرخسی رحمۃ اللہ علیہ (م ۳۸۱ھ)

﴿۲۳﴾ شیخ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف فربری شافعی رحمۃ اللہ علیہ (م ۳۲۰ھ)

(۲۴) شیخ ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری شافعی رحمۃ اللہ علیہ (م ۲۵۶ھ)

(سند نمبر ۳)

حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب رضوی

حضرت مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد علیہ الرحمۃ

حضرت مولانا شاہ حامد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ

حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ

علامہ سید احمد دحلان مکی علیہ الرحمۃ (التوفی ۱۳۰۴ھ)

شیخ حسین صالح مکی علیہ الرحمۃ (التوفی ۱۳۰۲ھ)

ان کا سلسلہ ۱۱ واسطوں سے

ام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے ملتا ہے۔

شیخ محمد عابد سندھی مدنی علیہ الرحمۃ

(التوفی ۱۲۵۷ھ)

سلسلہ خیر آبادی کے خوشہ چیں کے عنوان کے تحت ماہنامہ "العاقب" لاہور کے "علامہ فضل حق خیر آبادی و جنگ آزادی ۱۸۵۷ء نمبر" میں محمد وحید نور صاحب رقمطراز ہیں کہ "پاک و ہند میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خاندان کے بعد حضرت مولانا فضل امام خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خاندان کے افراد قرآن و سنت کے موتی بکھیرنے میں دیگر سے ممتاز و فائق ہیں۔ حضرت مولانا

فضل امام خیرآبادی کے خاندان کی علمی خدمات کا عملی سلسلہ تین نسلوں تک پھیلا ہوا ہے۔ خصوصاً آپ کے لختِ جگر حضرت علامہ فضل حق خیرآبادی تو گویا ''صدر العلماء'' تھے..... ذیل میں ہم مختصراً ان علماءِ کرام کا ذکر کر رہے ہیں جن کا بلاواسطہ یا بالواسطہ ''شجرہ تعلیم'' علامہ فضل حق خیرآبادی تک پہنچتا ہے..... علامہ فضل حق سے استفادہ کرنے والے حضرات کی تعداد بلا مبالغہ سینکڑوں' ہزاروں میں ہے۔ لیکن یہاں ہم بلاواسطہ استفادہ کرنے والوں ..... سے جنہوں نے کسب فیض کیا اُن کا ذکر کرتے ہیں تاکہ سلسلہ خیرآبادی سے مستفیض ہونے والے اصحابِ علم کا اجمالی تعارف حاصل ہو سکے'' (ان خوش نصیب شخصیات کی فہرست میں حضرت نباض قوم مدظلہ کا ''شجرہ تعلیم'' درج ذیل ہے)

نائب محدث اعظم مولانا ابوداؤد محمد صادق رضوی..... مولانا محمد سردار احمد..... مولانا امجد علی اعظمی..... مولانا ہدایت اللہ جونپوری..... علامہ فضل حق خیرآبادی

(بحوالہ ماہنامہ ''العاقب'' لاہور' صفحہ ۱۷۴' جولائی تا ستمبر ۲۰۰۹ء)

بزرگوں کی نسبت بڑی چیز ہے
خدا دے یہ دولت بڑی چیز ہے

رحمتِ باری برتین روزہ حاضری: قارئین! ماضی کے جھروکوں سے یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ متعدد بار ایسا بھی ہوا کہ خشک سالی سے پریشان لوگوں نے حضرت نباض قوم مدظلہ کی خدمت میں عرض کیا ''حضور! دُعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم اپنے حبیب کریم ﷺ کے طفیل بارانِ رحمت کا نزول فرما کر خشک سالی کا خاتمہ فرما

دے'' تو آپ نے ہمیشہ انتہائی رقت آمیز ماحول میں دعا فرمائی اور سنت پاک کے مطابق شہر کے کھلے میدانوں میں بارانِ رحمت کے نزول کے سلسلہ میں نماز استسقاء کیلئے اہلسنت و جماعت کے بابرکت و پُر رحمت اجتماعات کا انعقاد فرما کر نماز استسقاء کی امامت فرما کر دعائے خیر فرمائی تو مولیٰ کریم (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم) نے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلۂ جلیلہ سے بارانِ رحمت سے جل تھل فرما کر اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق (حضرت نباضِ قوم مدظلہ) کی دعاؤں کو قبولیت سے نوازا تو اس چیز کا عملی مظاہرہ ہو گیا کہ

؎ تیرے کرم سے بے نیاز کون سی شئے ملی نہیں
جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

اور جب خلوصِ نیت کے ساتھ حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں استغاثہ کیا جائے تو وہ خود ہی کرم فرما دیتے ہیں۔ کیونکہ

؎ فریاد اُمتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو

❁ متعدد واقعات میں سے ایک یادگار روحانی و تاریخی واقعہ تبرکاً پیش نظر ہے...... ملاحظہ فرمائیے:

۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء میں بھی اہالیان گوجرانوالہ نے بارانِ رحمت کیلئے دعا کا عرض کیا تو قرآن پاک واحادیث مبارکہ کی روشنی میں حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے بارش نہ ہونے کے باعث تین روزہ نمازِ استسقاء کے اجتماع کا انعقاد فرما کر اس سلسلہ میں حاضرین کو توبہ استغفار و دعاء کے متعلق ہدایات بیان فرمائیں تو

حاضرین نے بڑی رقت و عاجزی اور خشوع و خضوع کے ساتھ استغفار کی اور نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلۂ جلیلہ سے دعائیں مانگیں۔ نمازِ استسقاء کا مذکورہ پروگرام بتاریخ ۱۳، ۱۴، ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۴ھ بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ علاقہ ماڈل ٹاؤن بی بلاک میں جامع مسجد فاروقیہ رضویہ سے متصل میدان میں منعقد کیا گیا۔ تینوں دن صبح ساڑھے آٹھ بجے دور و نزدیک سے اہل ذوق و اہل توفیق حضرات نے حاضری دی اور حضرت نباض قوم مدظلہ نے امامت فرمائی۔

آخری دن: جب میدان میں حاضری ہوئی تو بفضلہٖ تعالیٰ جاتے ہی اِکا دُکا بوندا باندی ہونے لگی اور جب تلاوت و نعت کے بعد وعظ شروع ہوا تو ماشاء اللہ باقاعدہ بارش ہونے لگی۔ اس پر حضرت صاحب مدظلہ نے حاضرین سے فرمایا کہ "مولیٰ تعالیٰ کے کرم و فضل کا ظہور ہونے لگا ہے' بتایئے! اب نماز مسجد میں جا کر پڑھیں یا یہیں میدان میں نماز ادا کریں"۔

اس پر حاضرین نے کہا "ہم بارانِ رحمت ہی میں نماز پڑھیں گے"۔

چنانچہ بارش ہی میں نماز شروع ہو گئی اور نماز کے بعد بارش ہی میں آپ نے درود و سلام پڑھایا اور دعا فرمائی اور شکر الٰہی بجالائے۔ اس دوران حاضرین کا لباس گرم چادریں' عمامے چٹائیاں اور ان پر بچھایا گیا کپڑا سب بھیگ گیا اور ہر طرف ایک عجیب بہار و منظر کا سماں نظر آنے لگا اور حمد الٰہی و مبارکبادی کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ لوگ بھیگے ہوئے گھروں کو روانہ ہوئے اور اگلے دن ہر طرف سے بارانِ رحمت کے نزول کی خبریں آنے لگیں اور خوشی و مسرت کی لہر دوڑ گئی۔

(فالحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین)

یادگار واقعہ: بارانِ رحمت کے مذکورہ یادگار واقعہ کے علاوہ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اہل سنت کے اس تین روزہ پروگرام سے کچھ دن پہلے منکرین شانِ رسالت و مخالفینِ **یا رسول اللہ** (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بھی بڑے بڑے پوسٹر چھپوا کر نماز استسقاء پڑھی......

مگر جیسے خشک و خالی گئے ویسے ہی آگئے

لیکن مولیٰ تعالیٰ نے بوسیلۂ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء عاشقان شانِ رسالت وقائلین یا رسول اللہ کو خالی و خشک نہیں لوٹایا بلکہ نقد بنقد اور ہاتھوں ہاتھ اپنے انعام و اکرام سے نوازا اور حسب عرض وطلب بارانِ رحمت سے معمور و بھرپور اور شادکام و بامراد فرمایا چنانچہ شہر بھر میں اس بات کا خوب چرچا ہوا۔ کیوں نہ ہو؟

جو مانگنا انہیں کے وسیلہ سے مانگنا
"بدعت" سہی ہمیں اسی بدعت پہ ناز ہے

کمال نسبتِ اتصال: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: عہد نبوت میں (اسی طرح) جب خشک سالی ہوئی تو بروز جمعہ خطبۂ نبوی کے دوران ایک اعرابی کھڑے ہوئے اور عرض کی "یا رسول اللہ! مال مویشی قریب المرگ ہیں اور بال بچے بھوکے ہیں۔ لہٰذا ہمارے لئے بارانِ رحمت کی دعا فرمائیں"۔ پس آپ نے دعا کیلئے دونوں ہاتھ اٹھائے درآں حالیکہ آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا نہ تھا مگر اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی

ہاتھ نیچے بھی نہ فرمائے تھے کہ پہاڑوں کی طرح بادل جمع ہو گئے اور ابھی آپ منبر سے نیچے بھی نہ اُترے کہ بادل برسنا شروع ہو گئے اور میں نے دیکھا کہ بارش کے قطرات آپ کی داڑھی مبارک پر نثار ہو رہے ہیں۔ (ﷺ)

(مشکوۃ شریف بحوالہ بخاری و مسلم ص ۵۲۶)

دورانِ بارش: بوقت دعا حضرت نباض قوم مدظلہ نے جب مذکورہ حدیث کا حوالہ دیا اور یہ بیان کیا کہ جس طرح اُس وقت نبی کریم ﷺ کے دست مبارک اُٹھتے ہی بارش شروع ہو گئی تھی۔ ﴿﴾ حضور کے وسیلۂ جلیلہ اور اتباع سنت کی برکت سے اُسی طرح نماز استسقاء کے اختتام پر رخصت ہونے سے قبل ہی آج بھی بارانِ رحمت شروع ہو گئی ہے اور حضور ﷺ کی سنت مبارکہ کی پیروی میں ہماری داڑھیاں بھی بارش میں بھیگ رہی ہیں اور دوہری سنت پر عمل نصیب ہو رہا ہے اور جو لوگ داڑھی مبارک سے محروم ہیں' وہ سنت داڑھی کے علاوہ داڑھی پر بارش اور داڑھی میں کنگھا کرنے کی سنت سے بھی (تین طرح) محروم ہیں۔ ﴿﴾ یہ منظر بیان کرنے اور بارگاہ نبوی تک یہ نسبت ملانے سے ایک عجیب روح پرور سماں بندھ گیا اور عہد رسالت کا ایمان افروز نقشہ آنکھوں کے سامنے آ گیا۔ ﴿﴾ پھر جب مذکورہ حدیث کی روشنی میں حضرت نباض قوم مدظلہ نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا درج ذیل شعر سنایا تو لطف اور دوبالا ہو گیا کہ:

جن کو سوئے آسماں پھیلا کے جل تھل بھر دیئے
صدقہ اُن ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے

اس کے ساتھ ہی بارگاہِ الٰہی میں عاجزانہ دعا کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں بھی استغاثہ کیا گیا کہ:

ع ..... صدقہ اُن ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے

نیز یہ کہ

؎ یا الٰہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے
یا رسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے

رحمت و برکت کا ایک اور یادگار پہلو یہ ہے کہ نمازِ استسقاء بھی جمعرات، جمعہ، ہفتہ تین روز ہوئی اور بارش بھی تین روز ہفتہ، اتوار، پیر (الحمدللہ)

اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام: حضرت نباضِ قوم مدظلہ پر آقائے نامدار مدنی تاجدار احمد مختار حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی بے پناہ عنایات کریمہ کو فاضل شہیر مولانا محمد حفیظ نقشبندی (کیماڑی کراچی) نے بدیں الفاظ خراجِ تحسین پیش کیا ہے...... ملاحظہ فرمایئے:

"گوجرانوالہ میں لاتعداد سنی علمائے کرام گزرے ہیں اور موجود ہیں لیکن بحمدہٖ تعالیٰ سب سے بڑا نام اور قد آور شخصیت مردِ مومن حضرت علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب رضوی مدظلہ کی ہے۔ بے شمار سنی مساجد ہیں مگر زینت المساجد کا نام ہی انوکھا ہے۔ کتنے ہی سنی ماہنامے ہیں لیکن رضائے مصطفیٰ کا جواب نہیں۔ 1951ء میں جب مولانا موصوف گوجرانوالہ میں تشریف لائے تو لوگوں کو اچھے بُرے، کھوٹے کھرے اور اپنے بیگانے کی تمیز ہونے لگی۔ آج بفضلہٖ تعالیٰ پاکستان کا بچہ بچہ آپ کے نام نامی اور اسم گرامی سے واقف ہے۔ آپ نے اپنے قول و عمل

سے ثابت کیا ہے کہ غلامانِ مصطفیٰ (ﷺ) کیسے ہوتے ہیں، حالانکہ گوجرانوالہ نجدیت زدہ شہر تھا۔ آپ کیا آئے کہ یہ پورا شہر صلوٰۃ وسلام سے گونج اُٹھا اور دن بدن اس گونج میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اسی طرح رضائے مصطفیٰ جو دسمبر ۲۰۱۲ء میں اپنے ۵۵ سال پورے کر چکا ہے اور پوری آب وتاب سے جاری ہے اور ان شاء اللہ جاری وساری رہے گا۔ کلمۂ حق اور باطل کا رد اس کا طرۂ امتیاز ہے۔ حق بات لکھنے میں اس ماہنامے نے تمام ماہنامے پیچھے چھوڑ دیئے ہیں۔ میں تقریباً ۴۳ سال سے یہ ماہنامہ پڑھ کر قلبی تسکین پارہا ہوں۔ اس ماہنامے نے غلط بات پر اپنا ہو یا بیگانہ خوب گوشمالی کی ہے۔ مولانا محمد حفیظ نیازی (جو اس ماہنامے کے مدیر ہیں) نے اپنے آپ کو حضرت علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب رضوی مدظلہ العالی کے رنگ میں رنگ دیا ہے اور پھر یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ خلوصِ عشق حبیب لبیب ﷺ وہ دولت لازوال ہے جو انسان کو ہر اعتبار سے ایسا اونچا کر دیتی ہے کہ عظمتیں خود اس کے قدم چومتی ہیں۔ فہم وفراست اُس کی بلائیں لیتی ہے۔ علم اس پر نثار ہوتا ہے اور جذبہ اس کو زبان ومقام عطا کرتا ہے۔ مخالفین اہلسنّت وقادیانی اور سوشلسٹ تو ان کے نام سے لرزہ براندام ہو جاتے ہیں۔ دورِ حاضرہ میں اگر کسی نے کسی عاشق رسول (ﷺ) کو دیکھنا ہے تو وہ گوجرانوالہ میں زینت المساجد کے روح رواں اور ماہنامہ رضائے مصطفیٰ کے سرپرست حضرت علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق رضوی مدظلہ العالی کو دیکھ لے"۔

خدا کے راستے میں جو چلے ہیں...... چراغ ان کے ہواؤں میں جلے ہیں

(محمد حفیظ نقشبندی، کراچی)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا فیضان: فقیر راقم الحروف (نیازی) فروری ۲۰۰۱ء میں حضرت نباض قوم مدظلہ کے شہزادگان الحاج صاحبزادہ محمد داؤد رضوی اور الحاج صاحبزادہ محمد رؤف رضوی کے ہمراہ جب حرمین طیبین حاضر ہوا تو اس دوران مدینہ منورہ میں متعدد علماء و مشائخ کے علاوہ حضرت قطب مدینہ رحمۃ اللہ علیہ کے فیض یافتہ مولانا الحاج حکیم محمد عارف صاحب قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ (اولین صدر مرکزی مجلس رضا لاہور) سے بھی ملاقاتیں ہوتی رہیں، جن کو تقریباً تیس سال مدینہ منورہ میں سکونت کا شرف حاصل رہا اور وہیں مدفون ہو کر درج ذیل شعر کا مصداق بن گئے۔

مدینے رہیں اور وہیں جان نکلے
مدینہ کے ہوں سُنّی دفنانے والے

حکیم صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں اپنا ایک ایمان افروز واقعہ بتایا کہ "مجھے بحمدہٖ تعالیٰ ایک مرتبہ خواب میں حضرت امیر المومنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی زیارت نصیب ہوئی، نورانیت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے چہرۂ انور کی نورافشانیوں سے سارا ماحول نورٌ علٰی نور تھا، جن کا الفاظ میں کما حقہٗ بیان ممکن نہیں...... مذکورہ سعادت سے مشرف ہونے کے کچھ عرصہ بعد مجھے حضرت نباض قوم مدظلہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا تو یقین جانئے میں نے دیکھا ماشاء اللہ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کے چہرۂ مبارکہ پر حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے چہرۂ انور کا عکسِ جمیل واضح طور پر دکھائی دے رہا ہے، گویا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے چہرۂ مقدسہ کے انوار و تجلیات کی مولانا محمد صادق صاحب کے چہرۂ مبارکہ پر

نورانی برسات ہو رہی ہے' تو اس روح پرور نظارہ سے میرے دل میں حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی عقیدت و محبت پہلے سے بھی زیادہ ہو گئی"۔ (فالحمد للہ علیٰ ذالک)

اور کیوں نہ ہو؟ جبکہ ماشاء اللہ نور والے آقا ﷺ کے رخِ انور کے فیضان سے دیگر بے شمار روحانی واقعات کے علاوہ مذکورہ واقعہ بھی اُسی فیضان کا ایک تسلسل ہے۔

(ذالك فضل الله يوتيه من يشاء)

تحدیثِ نعمت: یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی نورانیت کے صدقہ سے حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی زیارت کر کے عوام و خواص کی زبان پر بے ساختہ یہ جملہ جاری ہو جاتا ہے کہ "ماشاء اللہ آپ کے چہرۂ مبارک پر اللہ تعالیٰ کا نور برس رہا ہے اور اس میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے"۔ (اللھم زد فزد ...... چشم بددور)

مولیٰ کریم اپنے حبیب کریم رؤف الرحیم ﷺ کے طفیل حضرت نباضِ قوم مدظلہ کو صحت و عافیت کے ساتھ سلامت رکھے' آمین

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی کرم نوازی: مولانا عبدالوحید رضوی مرحوم (سکنہ جہانیاں منڈی ضلع خانیوال) کا بیان ہے کہ: نباضِ قوم مدظلہ کی خانیوال تشریف آوری پر ایک مرتبہ کسی دیہات سے ایک راؤ صاحب حضرت موصوف مدظلہ سے بیعت ہونے کیلئے آئے ہوئے تھے' جب انہوں نے بیعت ہونے کیلئے اپنی تمنا کا اظہار کیا تو حضرت صاحب نے فرمایا "راؤ صاحب! آپ نے داڑھی مبارک نہیں رکھی اس لئے میں آپ کو بیعت نہیں کروں گا"۔ اس پر انہوں نے عرض کی کہ "مجھے خواب میں حضور غوثِ اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے تلقین کی ہے کہ

آپ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کے ہاتھ پر بیعت کریں" (چنانچہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ارشاد فرمانے اور راؤ صاحب کے شرعی داڑھی رکھنے کا وعدہ کرنے پر حضرت موصوف نے انہیں سلسلہ میں داخل فرما لیا)۔ مولانا عبدالوحید مرحوم نے مزید بتایا کہ: ایک مرتبہ قصبہ مولا پُر تحصیل کبیر والا میں محفل میلاد میں شرکت کیلئے حاضر ہوا' جو کہ ایک مہر صاحب کے گھر میں منعقد ہوئی تھی تو راؤ صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ "آپ کس کے دست مبارک پر بیعت ہیں؟" تو میں نے کہا کہ میں "مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب رضوی مدظلہ کا مرید ہوں" راؤ صاحب نے انتہائی خوشی کے عالم میں اُٹھ کر گلے سے لگا لیا اور فرمایا "میں بھی حضرت صاحب کا غلام ہوں اور یہ اُنہی کی کرم نوازی کا صدقہ ہے کہ آج میں شریعت مطہرہ پر کاربند ہوں"۔ (کتاب "تجلیات صادقیہ")

گنج بخش فیض عالم رحمۃ اللہ علیہ کی تائید: الحاج رشید احمد چغتائی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ "حضرت نباضِ قوم مدظلہ حق بات کہتے ہوئے ذرا نہیں گھبراتے' چاہے حاسدین و مخالفین آپ کے خلاف کتنا ہی پراپیگنڈا کریں۔ آپ کا قلب مبارک اللہ و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم) کی رضا کا سائل بن کر مطمئن رہتا ہے......

یاد رہے کہ جب "رضائے مصطفےٰ" کا آغاز ہوا تو اُس کے ہر شمارہ میں حضرت نباضِ قوم مدظلہ دنیا بھر سے آئے ہوئے سوالات کے جواب میں قرآن و حدیث کی روشنی میں فتاویٰ تحریر فرماتے...... انہی میں سے ایک مرتبہ کسی نے ایک شرعی مسئلہ کی وضاحت چاہی تو آپ نے حسب سابق دلائل و براہین سے فتویٰ ارشاد فرمایا' جس

پر اکابرین نے آپ کی تائید فرمائی...... تو گوجرانوالہ کا ایک نیم خواندہ صوفی' جو پرانڈے بنا کر بیچا کرتا تھا اور "صوفی پرانڈے والا" کے نام سے مشہور تھا' وہ بجائے حق قبول کرنے کے اُلٹا اپنی یاوہ گوئی کے حق میں بعض علماء سے فتویٰ لینے کی ناکام کوشش میں لگ گیا...... انہی ایام میں مَیں حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پُرانوار پر حاضر ہوا اور عرض کی کہ "حضور! آپ صورتِ مسئلہ کو واضح کر کے میرے دل کو اطمینان بخشیں" رات کو گھر آ کر سو گیا خواب میں دیکھتا ہوں کہ مَیں حضور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر حاضر ہوں۔ مزار شریف میں قبر مبارک کا تعویذ نظر نہ آیا بلکہ یہ دیکھا کہ ایک نورانی صورت والے بزرگ قبر والی جگہ پر لیٹے ہوئے ہیں۔ دل میں یہ بات القا ہوئی کہ یہی بزرگ حضرت داتا صاحب ہیں۔ مزار شریف کے اندر حاضر ہوا اور قدم بوسی کی۔ جب مصافحہ کیلئے ہاتھ بڑھائے تو حضور داتا صاحب نے میرے دونوں ہاتھ پکڑ لئے اور اُٹھ بیٹھے اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا کہ "تیرے حاجی صاحب سچ کہتے ہیں" اس کے ساتھ ہی میری آنکھ کھل گئی۔ الحمد للہ رب العالمین کہ حضور داتا صاحب نے کرم فرمایا اور بہت جلد حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی تائید اور مذکورہ مسئلہ کی وضاحت فرما دی اور اسی بہانے بندہ کو اپنی زیارت مبارکہ سے بھی نواز دیا...... (رشید احمد چغتائی)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا انتخاب: نومبر ۱۹۸۲ء کا واقعہ ہے کہ بمقام مرکزی جامع مسجد اہلسنت خانیوال' زیر اہتمام انجمن نقشبندیہ خورشیدیہ' سالانہ عرس حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی محفل' زیر صدارت پیر طریقت حضرت صوفی

خورشید عالم نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ' بعد نماز عشاء جاری وساری تھی۔ جس عالم دین کو خطاب کیلئے مدعو کیا گیا تھا وہ کسی مجبوری کے تحت تشریف نہ لا سکے۔ مریدین نے کہا "باوا جی! مولوی صاحب تو نہیں آئے' سرکار! اب کیا کریں؟" حضرت باوا جی علیہ الرحمۃ نے فرمایا "جن کا عرس ہے وہ خود ہی بندوبست کر دیں گے"۔

خدا کی قدرت حضرت مولانا مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب رضوی اتفاقاً تشریف لے آئے اور عرس مبارک کی تقریب میں ایمان افروز اور اصلاحی خطاب فرمایا۔ لوگوں کو نماز ادا کرنے اور داڑھی مبارک رکھنے کی پند و نصیحت کی۔

اللہ اللہ! کیا شان ہے مولانا محمد صادق صاحب کی' کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے عرس مبارک کی تقریب کے خطاب کیلئے آپ کا انتخاب فرمایا۔ (تجلیات صادقیہ)

محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی رہنمائی: قاری محمد جہانگیر اختر قادری رضوی (راولپنڈی صدر) بیعت کے حوالہ سے اپنا ایمان افروز واقعہ یوں بیان کرتے ہیں "میں پشاور سروس کر رہا تھا' مارچ ۱۹۹۷ء کو گھر سیالکوٹ چھٹی آیا ہوا تھا' کچھ عرصہ سے اس جستجو میں تھا کہ کوئی پیر کامل مجھے ملے' جس کی بیعت کر سکوں۔ نماز عشاء مسجد میں ادا کر کے واپس گھر آیا اور سونے کیلئے لیٹ گیا۔ دل میں وہی پیر کامل والا خیال گھوم رہا تھا' میں سو گیا' خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ مسجد کے اندر تشریف فرما ہیں اور لوگ بھی موجود ہیں اور وہ بزرگ وعظ و نصیحت فرما رہے ہیں' میں نے ایک شخص سے پوچھا "یہ کون بزرگ ہیں؟" اُس شخص نے مجھے بتایا کہ "یہ محدث اعظم

پاکستان شیخ الحدیث حضرت مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب ہیں"۔ مَیں نے سلام عرض کیا حضرت نے مجھے اپنے پاس بیٹھنے کا حکم فرمایا' مَیں بیٹھ گیا۔ حضرت نے فرمایا "کسی مرشد کامل کی تلاش میں ہو؟" مَیں نے عرض کی "جی حضور!" تو حضرت نے فرمایا "تم ایسا کرو کہ وقت ضائع نہ کرو' گوجرانوالہ چلے جاؤ' وہاں مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب ہیں' ان کی بیعت کر لو وہ ہر طرح سے مرشد کامل ہیں"۔ مَیں نے عرض کی کہ "وہ بہت سخت ہیں وہ اتنی جلدی بیعت نہیں کرتے" تو حضرت نے فرمایا "تم جاؤ میرا بتانا وہ بیعت کر لیں گے"۔ حضرت صاحب مسجد سے باہر آئے تو میں بھی حضرت کے ساتھ مسجد سے باہر آ گیا۔ مَیں صبح اُٹھا مسجد میں نماز ادا کرنے کے بعد گھر آیا تو میری والدہ نماز سے فارغ ہو کر قرآن مجید کی تلاوت کر رہی تھیں۔ مَیں نے سارا واقعہ اُن کی خدمت میں عرض کیا۔ والدہ نے کہا "تو دیر کیوں کر رہے ہو' ابھی گوجرانوالہ چلے جاؤ" میں بغیر ناشتہ کئے گوجرانوالہ روانہ ہو گیا' ۹ سے ۱۰ بجے کے درمیان مکتبہ رضائے مصطفےٰ پہنچا' وہاں مولانا محمد حفیظ نیازی صاحب اور ان کے صاحبزادے محمد حبیب الرحمٰن نیازی کو بتایا کہ "مَیں سیالکوٹ سے آیا ہوں اور قبلہ حضرت صاحب سے ملنا ہے" حبیب الرحمٰن صاحب مجھے لے کر مسجد میں آ گئے۔ حضرت نباضِ قوم مدظلہ تحریر میں مصروف تھے۔ ہم نے سلام عرض کیا' حبیب الرحمٰن صاحب نے حضرت صاحب کو عرض کیا "یہ جہانگیر صاحب ہیں' سیالکوٹ سے آپ کو ملنے کیلئے حاضر ہوئے ہیں"۔ حضرت صاحب میری طرف متوجہ ہوئے۔ فرمایا "آ گئے ہو؟ کس نے بھیجا ہے اور کس نیت سے آئے ہو؟" میں نے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ حضرت صاحب نے پوچھا کہ "حضور

محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا حلیہ مبارکہ کیسا تھا؟ داڑھی مبارک کیسی تھی؟" تو میں نے سب کچھ بتا دیا بلکہ مزید تفصیل بھی بتا دی تو قبلہ حضرت صاحب کا چہرہ مبارک خوشی سے چمک اٹھا' مجھے فرمایا کہ "وضو کیا ہے؟" میں نے عرض کی "حضرت! سیالکوٹ سے وضو کر کے آیا ہوں"۔ آپ نے فرمایا "دو نفل ادا کرو" میں نے دو نفل ادا کیے۔ اس کے بعد حضرت موصوف نے مجھے بیعت فرمایا اور اپنے مریدوں کی صف میں شامل فرمایا۔ کچھ وظائف بھی بتائے اور کچھ اشتہارات بھی عنایت فرمائے بعدازاں میں اجازت لے کر واپس سیالکوٹ گھر چلا آیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ میں اپنے آپ کو بہت قسمت والا سمجھتا ہوں کہ میں ایک عالم باعمل اور ایک عظیم روحانی شخصیت کا مرید ہوں۔ ﴿یاد رہے کہ میں ۱۹۷۲ میں پیدا ہوا تھا جبکہ حضور محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ میری پیدائش سے کئی سال پہلے وصال فرما چکے تھے مگر آپ نے اپنے روحانی تصرف سے مجھے اپنے خلیفۂ اوّل حضرت نباضِ قوم مدظلہ کا غلام بنا دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک (محمد جہانگیر)

مدینہ منورہ میں نورانی خواب: مفتی محمد جنید رضوی اپنی کتاب "تذکرہ صادق" میں لکھتے ہیں: چکوال سے دینہ روڈ پر تھنیدی گاؤں کا ایک صوفی جو مدینہ منورہ میں پیر تنویر شاہ صاحب جلالپور شریف والوں کی خدمت کرتا تھا' نے خواب میں دیکھا کہ حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی' پیر برکات صاحب اور حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب (جن کا دل مشاہدہ حق میں قائم ہے) جلوس سے آگے جا رہے ہیں اور حضرت ابوداؤد صاحب بے خودی میں فرما رہے ہیں "جس نے مجھے دیکھا وہ

جنتی ہے، جس نے مجھے دیکھا وہ جنتی ہے"۔ (فالحمد للہ علیٰ ذالک)

اولیاء کرام کا تصرف اور "رضائے مصطفےٰ" کا فیضان

سنیو! اپنے سچے مذہب و مسلک اعلیٰ حضرت کی حفاظت، اندرون و بیرون ملک سنی تبلیغی اطلاعات و معلومات و مخالفین اہلسنّت کی سازشوں سے خبردار رہنے کیلئے "رضائے مصطفےٰ" پڑھو اور پڑھاؤ کیونکہ بزرگان دین، اولیاء کرام نے بھی "رضائے مصطفےٰ" پڑھنے پڑھانے کا حکم فرمایا ہے...... اور اپنے روحانی تصرف سے بدعقیدہ کو صراط مستقیم پر قائم فرمادیا ہے۔ (فالحمد للہ علیٰ ذالک)

تفصیلِ اس اجمال کی مولانا محمد عباس رضاء الیاروی (جامع مسجد اویس قرنی منوڑہ کراچی) کے مکتوب میں ملاحظہ فرمائیں، جوانہوں نے ذوالقعدہ ۱۴۱۵ھ / اپریل ۱۹۹۵ء کو تحریر کیا تھا:

بخدمت حضرت نباض قوم دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! عرض یہ ہے کہ عرصہ دس سال ہو گئے ہیں۔ اہلسنّت کا محبوب ماہنامہ "رضائے مصطفےٰ" پڑھتے ہوئے۔ "رضائے مصطفےٰ" کی بدولت اس فقیر کو اپنے مرشد کریم (حضرت خواجہ پیر بارو علیہ الرحمۃ) کی زیارت بھی نصیب ہوئی ہے۔ ❁ وہ ایسے کہ میرے ایک ماموں حاجی محمد سلیم ایک سال پہلے حج کرنے کے بعد وہابی بن گئے۔ مجھے اُن کی بہت فکر رہتی تھی۔ ایک رات فقیر اور میرے ایک چچازاد بھائی محمد جاوید نسیمی کافی رات اُن ہی کا تذکرہ کرتے رہے۔ سونے کے بعد جب آنکھ لگی تو خواب میں حضرت خواجہ پیر غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ اور پیر بارو

رحمۃ اللہ علیہ کی اس طرح زیارت ہوئی کہ کسی مسجد میں دونوں حضرات کے ہاتھوں میں "رضائے مصطفیٰ" ہے اور آپ ارشاد فرما رہے ہیں کہ "(مولوی صاحب) اپنے ماموں کو "رضائے مصطفیٰ" پڑھواؤ' ان شاء اللہ مسلمان ہو جائے گا"۔

چنانچہ میں نے اُن کو خواب سنایا تو انہوں نے فرمائش کی اور میں نے ان کو "رضائے مصطفیٰ" پڑھوایا اور الحمد للہ وہابیت سے انہوں نے توبہ کر لی ہے۔

(فالحمد للہ علیٰ ذالک)

میرے مرشد کامل حضرت خواجہ محمد عبداللہ المعروف پیر بارو رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کے پہلے خلیفہ ہیں۔ خواجہ پیر بارو کا مزار پُرانوار فتح پور ضلع لیہ میں ہے اور خواجہ غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف لعل عیسن کروڑ میں ہے۔

(مولانا) محمد عباس رضاء الباروی' کراچی

قارئین کرام! جو ایمان افروز روح پرور خواب و واقعہ آپ نے پڑھا ہے۔ اسے مولانا محمد عباس رضاء الباروی جیسے ذمہ دار خطیب و عالم دین نے تحریر کیا ہے۔ جن سے اس مکتوب سے پہلے نہ ہمارا بالمشافہ کوئی تعارف تھا' اور نہ ہی بذریعہ خط و کتابت' جو بطور خاص مذکورہ واقعہ کی تصدیق کی اہم دلیل ہے۔

مذکورہ واقعہ سے ماشاء اللہ بفضلہٖ تعالیٰ جہاں "رضائے مصطفیٰ" کی مقبولیت و محبوبیت کا پتہ چلتا ہے کہ "رضائے مصطفیٰ" اہل حق علماء و مشائخ و عوام اہلسنّت کا صرف اسی دنیا میں مقبول و محبوب ترجمان نہیں بلکہ عالم برزخ میں بھی اولیاء کرام و بزرگان دین کی "رضائے مصطفیٰ" پر نظر و توجہ ہے۔ اسی لئے وہ نہ صرف خود اسے ملاحظہ فرما رہے ہیں بلکہ وہابی کو مسلمان بنانے کیلئے بھی "رضائے

مصطفےٰ'' پڑھانے کا ارشاد فرمارہے ہیں۔

(الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین)

دوسری اہم بات: بعد از وصال بھی اولیاء کرام کی کرامات کا ظہور اور بفضلہٖ تعالیٰ ان کا نور ولایت وروحانی مشاہدہ ہے۔ ورنہ انہیں کیسے معلوم ہوگیا کہ ان کے مرید کا ماموں وہابی ہوگیا ہے' جس کے باعث وہ مرید متفکر وپریشان ہے اور وہ ''رضائے مصطفےٰ'' ہاتھ میں لے کر اپنے عقیدت مند کی پریشانی کے ازالہ کیلئے دیدار بھی کراتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ ''اپنے ماموں کو ''رضائے مصطفےٰ'' پڑھاؤ وہ مسلمان ہوجائے گا'' پھر مرید اُن کے حکم کو بجالاتا ہے تو جیسا انہوں نے فرمایا ویسا ہی اس کا مظاہرہ ہوا۔

جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے غلاموں کی یہ شان اور ایسا تصرف ومشاہدہ ہے تو پھر ان غلاموں کے آقا کی کیا شان ہوگی؟

؎ چاہیں تو اشارے سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں عالم کی
یہ حال ہے خدمت گاروں کا' سردار کا عالم کیا ہوگا (صلی اللہ علیہ وسلم)

ایک نومسلم کا واقعۂ عجیبہ: قارئین کرام! ایک نومسلم کی ''کنز الایمان'' و ''حدائق بخشش'' اور ''رضائے مصطفےٰ'' سے محبت کا واقعۂ عجیبہ اور ''مبلغ عیسائیت سے مبلغ اسلام'' ہونے کا ایمان افروز تذکرہ اُن ہی کی زبانی ملاحظہ فرمایئے:

''میری پیدائش عیسائی والدین سے ہوئی۔ بسلسلہ ملازمت کوئٹہ چلا گیا اور کبھی کبھی اتوار کو گرجہ میں خطاب بھی کرتا رہا۔ تقدیر نے پلٹا کھایا رحمت باری تعالیٰ جوش میں

آئی تو مع اہل وعیال ۱۹۵۸ء کو کوئٹہ میں مشرف بہ اسلام ہو گیا۔ اور پھر دربار غوثیہ کوئٹہ میں حاضر ہو کر حضرت پیر سید طاہر علاؤ الدین الگیلانی کے دست پاک پر بیعت ہو گیا۔☆ اسلامی تعلیم کے بعد اذان پڑھنی شروع کر دی پھر نعت خوانی کا شوق ہوا تو عاشق مصطفیٰ حضور اعلیٰ حضرت بریلوی (رضی اللہ عنہ) کے نعتیہ کلام کا مجموعہ "حدائق بخشش" خریدا۔

سبحان اللہ! میں نہ صرف ان کی عشق و محبت اور جذب و کیف میں ڈوبی ہوئی نعتیں پڑھتا اور یاد کرتا رہا بلکہ خود بھی ان کی عقیدت و محبت میں ڈوبتا چلا گیا۔☆ ۱۹۶۶ء میں ریٹائر ہو کر پیدائشی گاؤں کلارک آباد میں آیا تو عیسائیت کے اس مرکز میں بھی اب ۵۰ خاندان مسلمانوں کے تھے۔ یہاں مجھے مسجد میں امام و خطیب مقرر کیا گیا۔ اس وقت عمر میری ۸۰ سال ہے۔ تلاوت قرآن پاک کیلئے ترجمہ اعلیٰ حضرت "کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن" اور نعت خوانی کیلئے "حدائق بخشش" کافی و بس ہے۔

"رضائے مصطفےٰ" بھی زیر مطالعہ ہے۔ سبحان اللہ سرورق سے ہی روح شاداں و فرحاں ہو جاتی ہے۔ بار بار پڑھنے سے جی نہیں اکتاتا۔ اللہ تعالیٰ تا قیامت جاری و ساری رکھے اور جاری و ساری رکھنے والوں کو درازئ عمر عطا فرمائے آمین۔ ماشاء اللہ رسالہ "رضائے مصطفےٰ" میں وہ سب کچھ میسر ہو جاتا ہے جس کی ہر عاشق رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) وعاشق غوث اعظم وعاشق اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ علیہما) کو ضرورت ہے۔

قارئین "رضائے مصطفےٰ" سے استدعا ہے کہ گنہگار کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ آخرت کیلئے توشہ رضائے مصطفےٰ ورفاقت محبوب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) نصیب ہو جائے جو یقیناً رضائے الٰہی ہے۔ آمین (مولوی شیخ عزیز الحق کلارک آباد ڈاکخانہ خاص ضلع و

تحصیل قصور براستہ کوٹ رادھا کشن)

☆یاد رہے کہ مذکورہ واقعہ "رضائے مصطفےٰ" اپریل ۱۹۹۲ء کے شمارہ میں بھی شائع ہوا تھا۔

ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے: سرکارِ مدینہ سرورِ قلب وسینہ ﷺ کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے حضرت نباضِ قوم مدظلہ العالی بے ساختہ اشکبار ہو جاتے ہیں' دل یادِ حبیب ﷺ میں مچلنے لگتا ہے کہ حضور اپنے عاشق صادق (مولانا محمد صادق) کو کب دراقدس میں بلائیں گے۔ بالخصوص نعتِ پاک

گھٹاؤ اشک برساؤ مدینہ یاد آیا ہے
سماں ساون کا دکھلاؤ مدینہ یاد آیا ہے

پڑھتے پڑھتے جس طرح رقت آمیز کیفیت طاری ہوتی ہے اس کا الفاظ میں کماحقہ بیان ممکن نہیں اور اس وارفتگی عشق مصطفےٰ (ﷺ) میں بحمدہٖ تعالیٰ دن بدن اضافہ ہو رہا ہے کہ جونہی سرکارِ مدینہ (ﷺ) کا ذکرِ خیر ہوتا ہے تو عاشق مدینہ کی چشمان مبارک سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی ہے اور اس دوران آپ کی یہ نورانی کیفیت ہوتی ہے کہ

یا محمد محمد (ﷺ) میں کہتا رہا ......نور کے موتیوں کی لڑی بن گئی
آیتوں سے ملاتا رہا آیتیں ......پھر جو دیکھا تو نعت نبی بن گئی

❖ قائد اہلسنت' جگر گوشہ محدث اعظم پاکستان صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم صاحب رحمۃ اللہ علیہ (بانی سنی اتحاد کونسل) نے مرکز اہلسنت زینت المساجد گوجرانوالہ میں ۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۲ھ/ ۱۱ اپریل بروز پیر عظیم الشان استحکام پاکستان سنی

کانفرنس میں دورانِ خطاب مقتدائے اہلسنت' نائب محدث اعظم پاکستان مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی کی مذکورہ نورانی وروحانی کیفیت کی درج ذیل الفاظ میں منظر کشی فرما کر گویا کوزے میں دریا بند فرمادیا:

...... ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ کہ جو آج بھی مدینہ شریف کے اندر زندہ و جاوید ہیں' انہیں معلوم ہے کہ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کے دن اور رات آنکھوں سے آنسو میری محبت کی وجہ سے جاری ہوتے ہیں ...... اسی لئے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لکھا ہے تا کہ

؎ تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

(تفصیل کیلئے رضوی کیسٹ ہاؤس ادارہ رضائے مصطفیٰ سے صاحبزادہ محمد فضل کریم رحمۃ اللہ علیہ کے مذکورہ تاریخی خطاب کی آڈیو کیسٹ طلب فرما کر سماعت فرمائیں)

آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی سے: بالآخر آپ کا وہ جذبۂ صادقہ جس میں سچی تڑپ تھی کام آگیا کہ جس پیارے آقا و مولیٰ ﷺ کی عظمت وشان کے ڈنکے بجانے کیلئے آپ نے دن رات ایک کئے ہوئے تھے اور جن کے گستاخوں کا ردو ابطال جان کی پرواہ کئے بغیر اپنے لئے حرزِ جاں بنائے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنی بارگاہ بے کس پناہ میں یاد فرمالیا یعنی مدینہ سے بلاوا آگیا۔

میرا دل مجھ سے پہلے جا رہا ہے: جب حرمین طیبین حاضری کی خوشخبری ملی تو نباضِ قوم مدظلہ کی زبان مبارک پر بے ساختہ یہ الفاظ جاری ہوگئے۔

؎ مدینہ سے بلاوا آرہا ہے...... میرا دل مجھ سے پہلے جارہا ہے

بغیر تصویر حرمین طیبین حاضری: بفضلہٖ تعالیٰ آپ نے ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۷۳ھ/۳ مئی ۱۹۵۴ء کو اپنی والدہ محترمہ رحمۃ اللہ علیہا اور ہمشیرہ صاحبہ سمیت بغیر تصویر محض شناختی نشان پر حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔ گوجرانوالہ میں آپ کی نئی نئی آمد ہوئی تھی (تیسرا سال تھا)۔ بظاہر کوئی ظاہری وسائل بھی میسر نہ تھے مگر کارکنان قدرت کے علم میں تھا کہ آئندہ برسوں میں تصویر کی پابندی کی وجہ سے حج پر نہ جاسکیں گے...... اس لئے ارادہ بنا ظاہری اسباب بھی میسر ہوگئے اور تصویر کی پابندی سے بھی بچ گئے۔

(ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء)

بحمدہٖ تعالیٰ آپ کو مدینہ منورہ کم و بیش اکتیس یوم حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کا یہ سفر حج مبارک بذریعہ بحری جہاز آمد و رفت پر مشتمل تھا۔ مدینہ منورہ حاضری کے دوران قطب مدینہ حضرت مولانا محمد ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ سمیت دنیا بھر سے آئے ہوئے اکابر بزرگان دین کی زیارت، ملاقات و شفقتوں کا اعزاز حاصل ہوتا رہا۔

مدینہ منورہ سے مکتوب: دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت نباض قوم مدظلہ العالی نے اپنے مرید خاص الحاج رشید احمد چغتائی رحمۃ اللہ علیہ کے نام جو ایمان افروز مکتوب ارسال فرمایا تھا، وہ قارئین کی ضیافت طبع کیلئے درج ذیل ہے:

از مدینۃ الرسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

؎ عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ...... کہ سب جنتیں ہیں نثار مدینہ

برادرِ عزیز جناب رشید سلمہٗ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

بفضلہٖ تعالیٰ یہاں پر خیریت ہے اور خیریت آپ کی نیک مطلوب۔ اِس وقت میری کتنی خوش قسمتی ہے کہ حرم شریف نبوی کے قریب سرزمین مدینہ میں بیٹھ کر خط لکھ رہا ہوں اور آپ بھی کتنے خوش نصیب ہیں کہ آپ کو مدینہ طیبہ سے خط لکھا جارہا ہے۔ خداوندِ کریم آپ کو "درِ محبوب" کی حاضری بھی نصیب فرمائے' آمین۔ ہم (بحری) جہاز سے اُترنے کے بعد جدہ سے سیدھے مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور سرکار مدینہ نے کرم فرما کر ہم عاجزوں کو اپنے مدینہ میں ایک مہینہ ٹھہرایا۔ الحمد للہ اب ہم ایک مہینہ درِ محبوب پر گزارنے کے بعد مکہ معظمہ جارہے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ ہر طرح اپنا فضل وکرم شاملِ حال رکھے' آمین۔ آپ اور دیگر دوست واحباب بفضلہٖ تعالیٰ دعا میں یاد ہیں...... اپنی خیریت اور دیگر کوائف سے جلد مطلع کریں۔ والدہ محترمہ اور ہمشیرہ کی طرف سے آپ کی والدہ صاحبہ وہمشیرگان کو سلام ودعائیں...... اُمید ہے آپ خدا کے فضل سے اپنے دینی مشاغل میں کوئی کمی وکوتاہی نہیں آنے دیتے ہوں گے' مولیٰ تعالیٰ ہر طرح آپ کا حامی وناصر ہو۔ فقط دعا گو: ابوداؤد محمد صادق غفرلہٗ

(معرفت: معلم صاحب مصطفےٰ محضر' نائب معلم احمد تاج جلی محلہ جیاد مکہ مکرمہ)

نورانی جھلکیاں: حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی حرمین طیبین سے واپسی' حضور محدث اعظم کی کرم نوازی اور تاریخی استقبال وغیرہ کے حوالہ سے برادرم رشید احمد چغتائی مرحوم کی یادداشتوں میں سے چند جھلکیاں ریکارڈ کی درستی کیلئے درج ذیل ہیں:

"...... اِن دِنوں بندہ (رشید احمد) مونگ رسول کالج میں زیرِ تعلیم تھا اور روانگی کے

موقع پر حاضر نہ تھا لیکن جب حج وزیارت سے مشرف ہو کر اور پیارے حبیب اکرم ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضری دے کر حضرت نباض قوم واپس آئے تو میں تعلیم مکمل کر کے واپس آچکا تھا' ہر آن منتظر تھا کہ کب آپ کی واپسی کی اطلاع ملتی ہے۔ آخر ایک شام کراچی سے تار آیا کہ کل بذریعہ ٹرین گوجرانوالہ پہنچیں گے۔ مجھے یہ خیال آیا کہ لاہور اور گوجرانوالہ کے اسٹیشنوں پر تو بے حد رش ہوگا اور ہجوم میں دل مطمئن نہ ہوگا۔ لہٰذا اسی شام مصطفےٰ آباد (رائے ونڈ) چلا گیا' صبح جب ٹرین آئی تو زیارت سے مشرف ہوا۔ رائے ونڈ سے لاہور تک خوب باتیں عرض کیں اور حالات سنے۔ جب لاہور اسٹیشن پہنچے تو استقبال کے لئے ایک جم غفیر حاضر تھا۔

بغرضِ استقبال حضرت محدث اعظم کی تشریف آوری: معاً اطلاع ملی کہ حضرت محدث اعظم سیدی قبلہ شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی استقبال کے لئے بنفس نفیس تشریف لائے ہوئے ہیں تو حضرت نباض قوم مدظلہ فوراً حاضر ہو کر قدم بوس ہوئے اور ان کی شفقت کا شکریہ ادا کیا کہ بغیر اطلاع یابی کے سرکار از خود تشریف لے آئے ہیں کہ خود تو ان کو اس امر کی تکلیف نہیں دی جا سکتی تھی لیکن آپ کی کمال شفقت کہ اپنے خادم خاص وخلیفۂ اوّل کے استقبال کے لئے خود تشریف لے آئے۔ ریلوے اسٹاف نے پلیٹ فارم پر ہی کرسیوں کا انتظام کر دیا' کافی دیر تک سرکار مدینہ ﷺ کی باتیں ہوئیں۔ مجمع کی عقیدت والفت کے پیش نظر گارڈ نے کچھ وقت کیلئے ٹرین لیٹ کر دی۔ بالآخر جب ٹرین روانہ ہوئی تو خدام اتنی کثرت سے ہمراہ تھے کہ ڈبوں میں جگہ نہ ملتی تھی۔

گوجرانوالہ میں بے مثال تاریخی استقبال: جب گوجرانوالہ اسٹیشن پر گاڑی پہنچی تو حدِ نگاہ تک حاضرین کے سر ہی سر نظر آ رہے تھے۔ گویا استقبال کے لئے سارا شہر امڈ پڑا تھا۔ لوگ مصافحہ اور معانقہ کیلئے ٹوٹے پڑتے تھے۔ بڑی مشکل سے مجمع کو کنٹرول کیا گیا اور اسٹیشن سے باہر نکلنا ممکن ہوا۔ در و دیوار نعرۂ تکبیر و رسالت سے گونج رہے تھے۔ زینت المساجد کا راستہ جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا' جگہ جگہ لوگ جلوس کو روک کر مصافحہ و معانقہ کی سعادت حاصل کر رہے تھے۔ الغرض کافی دیر بعد یہ استقبالی جلوس حضرت نباضِ قوم مدظلہ کو لے کر زینت المساجد پہنچا۔

یادگار تحفہ: آپ مدینہ طیبہ کی مبارک گٹھلیوں سے بنی ہوئی ایک تسبیح ساتھ لائے تھے۔ ہمیشہ یہ دیکھا گیا کہ اسی تسبیح پر آپ وظائف پڑھتے ہیں اور اختتام پر اسے چومتے اور آنکھوں سے لگاتے ہیں' کیوں نہ ہو کہ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شہرِ پاک کا مبارک یادگار تحفہ ہے۔ **پرہیزگاری کا عملی نمونہ:** یہ حج مبارک آپ نے بغیر تصویر اتروائے کیا تھا۔ اب آپ باوجود خواہش کے نفلی حج اس لئے نہیں کرتے کہ تصویر بنوائے بغیر یہ سفرِ مبارک ممکن نہیں اور تصویر بنوا کر آپ سفرِ زیارت نہیں کرنا چاہتے۔ قول و فعل میں بے مثال یکسانیت اور تقویٰ و پرہیزگاری کا ایسا کامل نمونہ شاید ہی کہیں نظر آئے۔ (بحوالہ کتاب ''احوالِ صادق'')

گنبدِ خضریٰ کے نظارے: جب حضرت نباضِ قوم مدظلہ بغیر فوٹو کے حرمین طیبین حاضر ہوئے تو سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ کی زیرِ ادارت شائع ہونے والے ماہنامہ ماہِ طیبہ میں شائع ہونے والا آپ

کا ایمان افروز مکتوب پیش خدمت ہے:

گنبد خضریٰ کے نظارے

از: فاضل نوجوان حاجی الحرمین الشریفین مولانا محمد صادق صاحب

اللہ اکبر! اپنے قدم اور یہ خاک پاک
حسرت ملائکہ کو جہاں وضع سر کی ہے
ان کی طفیل حج بھی خدا نے کرا دیئے
اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے
جنت میں آ کے نار میں جاتا نہیں کوئی
شکر خدا نوید نجات و ظفر کی ہے

"ماہ طیبہ" کے پیارے ناظرین کرام السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ! آپ حضرات کو یقیناً یاد ہوگا کہ ماہ ذوالحجہ ۱۳۷۲ھ کے ماہ طیبہ میں فقیر کا ایک مضمون بعنوان "گنبد خضریٰ کے نظارے" شائع ہوا تھا۔ اُس ذوالحجہ میں یہ مضمون لکھنے کی وجہ یہ ہوئی کہ اچانک خیال آیا کہ حاجی صاحبان کیسے خوش نصیب ہیں جو حج سے پہلے اور بعد میں مدینہ طیبہ حاضر ہو کر سید عالم جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سلام و معروضات پیش کرتے ہونگے اور اس وقت ان کی کیا کیفیت ہوتی ہو گی؟ گنبد خضریٰ کے نظارے دیکھ کر ان کے دلوں، ایمانوں، آنکھوں میں کیسا نور و سرور آتا ہو گا؟ ❖ اس خیال کے آتے کے بعد قلم نے متحرک ہو کر وہ مضمون لکھا تھا، حسن اتفاق اور خوبیٔ قسمت دیکھیے کہ گنبد خضریٰ کے مکین صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے خداوند کریم کا ایسا فضل ہوا کہ اس ذوالحجہ میں وہ "گنبد خضریٰ کے نظارے" لکھنے کے بعد

اِس ذوالحجہ ۱۳۷۲ھ سے پہلے ہی مدینہ منورہ میں ''گنبد خضریٰ کے نظارے'' دیکھنے کی سعادت نصیب ہو گئی۔

ع...... ایں دولت بہ بیدار یست یا رب یا بخواب

اور سرکارِ مدینہ کی کرم نوازی و عنایت دیکھئے کہ حضور ﷺ نے ایک مہینہ یعنی پورے اُنتیس روز اپنے مدینہ میں ٹھہرایا:

؎ مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے
غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے

اور کرم پر کرم یہ فرمایا گیا کہ عاجز کو یہ شرف والدہ محترمہ اور ہمشیرہ صاحبہ کی معیت میں حاصل ہوا۔

؎ کریماں کہ در فضل بالاتر اند ...... سگاں پرورند و چنیں پرورند

؎ اپنے کرم کا جب وہ صدقہ نکالتے ہیں
ہموں کو پالتے ہیں اور ایسا ہی پالتے ہیں

۲۷ رمضان المبارک ۱۳۷۲ھ بروز پیر شریف گوجرانوالہ سے اس مبارک سفر کا آغاز ہو کر ۱۶ شوال المکرم بروز جمعۃ المبارک بوقت چاشت مدینہ طیبہ میں حاضری ہوئی۔

ع...... بریں دولت گر جاں فشانم رواست

؎ قابل تھا نار کے مجھے جنت ہوئی نصیب
اس در کی حاضری سے مری قسمت بدل گئی

سبحان اللہ مدینہ طیبہ کا کیا کہنا:

عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ
کہ سب جنتیں ہیں نثار مدینہ

شہنشاہ کونین کے دربار کی حاضری اور روضہ پاک کی زیارت سے دل کو قرار آیا' ارمان برآئے' مرادیں پوری ہوئیں۔

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

مدینہ منورہ میں ایک ماہ کی حاضری کے بعد حج کیلئے مکہ مکرمہ حاضر ہوئے اور دیکھا کہ:

کعبہ بھی ہے انہیں کی تجلی کا ایک ظل
روشن انہیں کے عکس سے پتلی حجر کی ہے

سفر حرمین طیبین کے واقعات و کیفیات لکھنا اس وقت پیش نظر نہیں۔ تحدیث نعمت کے طور پر گنبد خضریٰ کے نظارے' مسجد نبوی کے جلوے' روضۂ جنت یعنی جنت کی کیاری' منبر شریف اور محراب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بہاریں بس دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ لیس الخبر کالمعاینة (شنیدہ کے بود مانند دیدہ) مولیٰ کریم اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں سب سنیوں کو حرمین طیبین کی حاضری نصیب فرمائے۔ آمین

بس یہ سمجھ لیجئے کہ ع...... مدینہ نہ دیکھا تو کچھ بھی نہ دیکھا

ویسے علماء سلف و خلف نے ہر زبان میں مبسوط سفرناموں' کتابوں میں حالات مبارکہ قلم بند فرمائے ہیں۔ کیونکہ مثل مشہور ہے:

ع...... ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے

لہٰذا اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے مناسب معلوم ہوا تو پھر کسی مرتبہ پیارے مدینہ کی

پیاری باتیں اسی عنوان کے تحت عرض کی جائیں گی۔

سو بار مدینے گر جاؤں کب دل کو سیری ہوتی ہے
دل نظر مدینہ کر آؤں یا دل میں مدینہ آ جائے

(بشکریہ ماہنامہ "ماہ طیبہ" کوٹلی لوہاراں جمادی الاوّل ۱۳۷۴ھ جنوری ۱۹۵۵ء)

جبھی سے ہیں صادق نثار مدینہ

قارئین! جیسا کہ آپ گذشتہ صفحات میں تفصیل کے ساتھ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ حضرت محدث اعظم پاکستان ابوالفضل مولانا محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کی حرمین طیبین روانگی سے قبل شاہی مسجد فیصل آباد میں آپ کی تقریر کروائی اور جب سفر حرمین سے واپسی ہوئی تو محدث اعظم پاکستان بنفس نفیس احباب کے ساتھ لاہور ریلوے اسٹیشن پر استقبال کیلئے جلوہ افروز تھے۔ پھر آپ نے مولانا موصوف کو فیصل آباد بلوا کر شاہی مسجد میں تقریر کرائی اور حرمین طیبین حاضری کے واقعات سن کر بڑی مسرت کا اظہار فرمایا اور پھر کچھ عرصہ بعد جب حضرت محدث اعظم علیہ الرحمۃ گوجرانوالہ تشریف لائے تو مرکزی جامع زینت المساجد کے متصل ملحقہ کمرے میں نعت خوانی شروع ہو گئی۔ اسی دوران مولانا سید مراتب علی شاہ صاحب نے مولانا حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ مشہور نعت سنانی شروع کی کہ:

عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ ...... کہ سب جنتیں ہیں نثار مدینہ

اسی دوران حضرت صاحب علیہ الرحمۃ نے فی البدیہہ فرمایا کہ "یہ دو شعر بھی اس

میں شامل کرلیں۔

ہوئے جب سے حاضر ہیں روضہ پہ تیرے
جبھی سے ہیں صادقؔ نثارِ مدینہ
کبھی گرد کعبہ کبھی پیش روضہ
میں قربان مکہ / نثارِ مدینہ"

(صلی اللہ علی صاحبہا وسلم)

تاریخی یادداشت: یاد رہے کہ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب نے جب ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۴ء میں (تقریباً ۳ ماہ) حرمین طیبین حاضری کا شرف حاصل کیا اُس وقت فوٹو کی پابندی نہیں تھی۔ ضیاء الحق کے دور میں ایک صاحب نے کویت سے مولانا موصوف کو حج کرنے کیلئے ڈرافٹ بھیجا چونکہ اب شناختی کارڈ اور پاسپورٹ پر فوٹو لگانا ضروری تھا چنانچہ ایک وفاقی وزیر کی وساطت سے صدر ضیاء الحق سے رابطہ کیا گیا۔ صدر ضیاء الحق نے سعودی حکومت سے بات کی تو جب اسلام کے ٹھیکیداران سعودی حکمرانوں نے فوٹو کے بغیر اجازت نہ دی تو مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب نے یہ ڈرافٹ شکریہ کے ساتھ واپس کویت بھیج دیا۔ ❁ بے نظیر کے دورِ حکومت میں بے نظیر کے ایک قریبی ساتھی نے مولانا موصوف سے رابطہ کیا کہ آپ بے نظیر بھٹو سے ملاقات کرلیں تو بغیر فوٹو کے حج کیلئے روانگی ہوسکتی ہے۔ تو مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتے ہوئے جواب دیا کہ مجھے دین کی حدیں توڑنے والی بے پردہ عورت کی وساطت سے سفرِ حج پر جانا

منظور نہیں۔

خدا کرے کہ شناختی کارڈ و پاسپورٹ پر فوٹو کا سلسلہ مفقود ہو اور مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کی پھر حرمین طیبین حاضری ہو۔ آمین

دوسرا حج ؟: ۱۹۸۱ء میں آپ کو کسی عزیز نے سپانسر ۱۶۸۵۰ روپے کا ارسال کیا کہ نبی کریم ﷺ کے نام اقدس پر حج مبارک فرمائیں۔ آپ نے مجھے فرمایا "ڈرافٹ واپس کر دو" فقیر نے عرض کیا کہ "خان غلام دستگیر خاں (جو گوجرانوالہ کے رہنے والے ہیں) وفاقی وزیر ہیں اُن کے ذریعہ بغیر تصویر کے پاسپورٹ کی کوشش کی جائے۔ شاید کامیابی ہو جائے"۔ چنانچہ درخواست فارم مکمل کر کے ہم نے وزارت حج کے نام درج ذیل درخواست لکھی۔

یاد رہے کہ یہ سپانسر ڈرافٹ نمبر 63380 / M.C.B مالیتی ۱۶۸۵۰ روپے کویت سے موصول ہوا تھا۔ درخواست کا مضمون حسب ذیل تھا:

"گذارش ہے کہ حج مبارک کیلئے منسلکہ درخواست دہندہ "ابوداؤد محمد صادق" بفضلہٖ تعالیٰ مرکزی جامع مسجد زینت المساجد کا خطیب و امام ہے۔ دینی مدرسہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کا بانی و مہتمم۔ ایک دینی جماعت رضائے مصطفےٰ کا امیر اور مفتی و خادم دین ہے اور بارہا تصویر کے شرعاً "گناہ کا فتویٰ" و مسئلہ بیان کر چکا ہے۔ نیز خود کبھی اس فعل کا مرتکب نہیں ہوا۔ اور بفضلہٖ تعالیٰ یہ حج بھی اپنے نبی کریم پیغمبر اسلام ﷺ کے نام اقدس پر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

لہٰذا التماس ہے کہ درخواست گذار کی شرعی حیثیت اور شرعی عذر کی بناء پر

درخواست دہندہ اوراس کی اہلیہ جس کا درخواست نمبر 403856 ہے کو اپنے حسب عقیدہ وعمل تصویر کی قباحت میں ملوث ہونے سے بچایا جائے اور تصویر کی پابندی سے مستثنٰی قرار دے کر اُس جسمانی شناختی نشان پر اکتفا کیا جائے جس کی درخواست میں صراحت کردی گئی ہے۔ ۱۹۸۵ء میں بھی فقیر کو اسی طرح شناختی نشان پر اجازت دی گئی تھی"۔

اسلام آباد وزارت مذہبی امور وحج عمرہ کے دفتر جا کر رابطہ کیا۔ ہمیں بتایا گیا کہ اگر سعودی سفارتخانہ کو اعتراض نہ ہو تو ہم بغیر تصویر کا حج پاسپورٹ جاری کرنے کو تیار ہیں۔ چنانچہ حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی معیت میں خان غلام دستگیر خان کے ساتھ ہم سعودی سفارتخانہ گئے۔ سعودی سفیر سے گفتگو ہوئی۔ سعودی سفیر کہنے لگے کہ ہم بھی تصویر کشی کو ناجائز سمجھتے ہیں مگر چونکہ قانون بن چکا ہے۔ اس لئے اس کی پیروی ضروری ہے۔ سعودی سفیر نے مزید کہا کہ ہم آپ کو بغیر تصویر کا پاسپورٹ جاری بھی کردیں تو جب آپ جدہ ائیرپورٹ پر اُتریں گے تو کسی شرطہ نے "لا" کہہ دیا تو شاہ فہد بھی "نعم" نہیں کراسکے گا اور انہیں واپس آنا پڑے گا۔ یعنی کسی عام سپاہی یا اہلکار نے "نہ" کہہ دیا تو کوئی "طاقت" اِس کو "ہاں" میں تبدیل نہیں کرسکے گی۔ چنانچہ ہم "ناکام" واپس لوٹ آئے اور ڈرافٹ بھی واپس کردیا گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

اللہ اللہ! کون اُن جذبات کا احاطہ کرسکے گا جو اُس وقت اُن کے ذہن میں تلاطم برپا کررہے تھے۔ حج مبارک کی سعادت حاصل ہوتے ہوتے رہی جاتی ہو۔

مدینہ منورہ کی حاضری کا شرف ملتے ملتے رہ جائے۔ رسول اکرم نور مجسم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم جن کی عظمت و شان کے گیت گاتے گاتے عمر گزری ہو۔ اُن کے دربار مقدس کی حاضری کے امکانات میسر آ کر نابود ہو رہے ہوں، جن سنہری جالیوں کے تصور میں زندگی کے شب و روز گزرے ہوں اُن کے روضۂ اطہر کی زیارت کی سعادت یوں قریب آ کر بعید ہوئی جاتی ہو، جس دربار مقدس کی نعتیں پڑھتے پڑھتے لمحات صرف ہوئے ہوں۔

عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ
کہ سب جنتیں ہیں نثار مدینہ
کبھی گرد کعبہ کبھی پیش روضہ
میں قربان مکہ نثار مدینہ

احترام شریعت: اس جنت نظیر سرزمین مقدس کی حاضری جس کا تصور بھی دلوں کو لبھاتا ہو اور کیف و سرور عطا کرتا ہو وہ نصیب ہوتے ہوتے رہ جائے تو ذہنی کیفیات کے مدوجزر کا اندازہ کون کر سکتا ہے؟ ''جس تن لاگے سوتن جانے'' کے مصداق اس حالت میں تو جی چاہتا ہے کہ کچھ بھی ہو جائے۔ چاہے کتنی بڑی قربانی کرنا پڑے۔ یہ عظیم سعادت ہرگز ہرگز چھوڑنے کی نہیں۔ اللہ رے آپ کا یہ حوصلہ کہ شریعت مطہرہ کی خلاف ورزی برداشت نہیں ہوئی۔

جذبات: مقدس جذبات کی نیا کو حوالۂ طوفان کر دیا۔ اس ایثار کی مثال ڈھونڈے سے نہ ملے گی اگرچہ احباب نے عرض کیا کہ سب لوگ باتصویر پاسپورٹ پر حج کر

رہے ہیں۔ ان میں علماء و مشائخ بھی شامل ہیں آپ بھی نرمی کر لیں۔ فرمایا فرض ادا ہو چکا نفل کیلئے گنجائش شرعاً نہیں۔ اگر آپ تصویر بنوا لیتے' حج پاسپورٹ بن جاتا۔ مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کی حاضری و زیارت سے مشرف ہوتے تو کچھ اور بات ہوتی۔ یوں حج ڈرافٹ واپس کرنا کم از کم فقیر کیلئے بہت بڑے دُکھ کا باعث ہوا۔ بظاہر یہ دُکھ ایسا تھا جس کا مداوا نہ ہو لیکن حضرت صاحب کو ضابطہ شرعی کا ایسا احترام تھا کہ وہ سب کچھ برداشت کر گئے۔ جب حجاج کرام حج و زیارت کی سعادتوں سے بہرہ یاب ہو کر وطن واپس آئے تو ایک حاجی صاحب مسجد میں ملاقات کے دوران مجھ سے پوچھنے لگے کہ "حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب قبلہ بھی واپس آ گئے ہیں یا نہیں؟"۔ میں نے عرض کیا وہ تو اس سال حج پر نہیں گئے۔ وہ کہنے لگے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں نے انہیں خود کعبہ شریف کا طواف کرتے دیکھا ہے۔ میں نے عرض کیا شاید آپ کو غلطی لگی ہے۔ وہ نہیں گئے۔ وہ کہنے لگے "مجھے نہیں غلطی لگی' میں نے پورے اطمینان سے اُن کو دیکھا ہے۔ جب میں اُن کو دیکھ رہا تھا' مطاف میں بہت رش تھا۔ اس لئے کوشش کے باوجود ملاقات نہ ہو سکی۔ ایک دوسرے صاحب ملے بتایا کہ حضرت نباضِ قوم مدظلہ مجھ سے چند قدم آگے طواف کر رہے تھے۔ میں نے خیال کیا کہ دوسرے چکر میں مصافحہ کریں گے مگر وہ مجھے دوبارہ دکھائی نہ دیئے۔ ایک تیسرے حاجی صاحب نے بتایا کہ مدینہ منورہ مواجہہ شریف کے سامنے حضرت مولانا محمد صادق صاحب مجھ سے چند قدم کے فاصلہ پر موجود تھے۔ میں نے یقیناً اُنہیں دیکھا مگر ملاقات نہ ہو سکی۔ جس حاضری حرمین شریفین کیلئے زادِ راہ میسر کر دیا گیا ہو کوئی جسمانی دنیاوی رکاوٹ بھی نہ ہو اور محض پاس

شریعت کی خاطر بظاہر محرومیت میسر آئی ہو وہ روحانی طور پر حاصل ہو جائے تو اس میں کیا مضائقہ ہے؟ فقیر کی سمجھ کے مطابق حضرت نباضِ قوم مدظلہٗ کو اسی سال روحانی طور پر مکہ مکرمہ کی حاضری حج وطواف کی دولت بھی میسر آئی اور مدینہ منورہ و روضہ مقدسہ کی زیارات کا شرف بھی نصیب ہوا۔ (فالحمد للہ علیٰ ذالک)

یاد رہے کہ اُس سال کے علاوہ بھی ماشاء اللہ بارہا جو دوست احباب' مریدین وشاگردان' علماء کرام ومشائخ عظام ودیگر اہل محبت میں سے کئی حضرات حرمین کریمین میں اُن کی زیارت کیے جانے کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں...... متعدد واقعات میں سے جناب جمیل حسین چشتی صاحب (ناظم مدرسہ رضائے مصطفیٰ' وفاقی دارالحکومت اسلام آباد) کا آنکھوں دیکھا حال انہی کے قلم سے ملاحظہ فرمائیں: "میں مسمی جمیل حسین چشتی نے ۲۰۰۰ء میں حج بیت اللہ اور مدینہ طیبہ میں قیام کے دوران باب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر حاضری کے وقت سب نمازیں وہیں ادا کیا کرتا تھا۔ ایک روز نماز مغرب کے وقت میری صف میں میرے بائیں طرف اچانک تکبیر تحریمہ پر جیسے بائیں طرف دیکھا کہ تقریباً دس حجاج کے قریب پیر طریقت حضرت مولانا محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ اپنے چند خدام کے ہمراہ نماز ادا فرما رہے ہیں' اُسی طرح سفید عمامہ شریف اور سفید لباس میں ملبوس ہیں۔ میں نے نماز باجماعت مکمل کی اور دُعا کے بعد اُس طرف لپکا کہ حضرت سے ملاقات کا شرف حاصل کر سکوں مگر حضرت صاحب قریبی دروازے سے اپنے خدام کے ساتھ باہر تشریف لے گئے' میں نے بہت کوشش کی مگر رش کی وجہ سے آپ کے قریب نہیں جا سکا اور اس طرح میں نے مسجد نبوی شریف میں باب

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے قریب علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب کی زیارت کا شرف حاصل کیا اور مایوسی یہ ہوئی کہ دست بوسی نہیں کرسکا"۔ (جمیل حسین چشتی)

روحانی حاضری: اب کوئی شخص مانے یا نہ مانے ہمیں قرآن یہی یقین دلاتے ہیں کہ شریعت مطہرہ کے احترام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حج بدل کی سعادت چھوڑنا' زادِ راہ واپس کرنا' قلبی نوری جذبات قربان کرنا' روحانی حاضری کا سبب بنے 'جو اُن کے دوسرے حج مبارک و حاضری کی مصدقہ سند ہے یقیناً اُن کی جگہ کسی نوری فرشتہ نے اُن کی شکل میں حج و زیارت کے مراحل انجام دیئے۔ (سبحان اللہ)

مخالفین کی دروغ گوئی: منکرین شان رسالت کا یہ بھی عقیدۂ باطلہ ہے کہ معاذ اللہ "خدا تعالیٰ بھی جھوٹ بول سکتا ہے"۔ اس لئے جب بھی موقع ملتا ہے خود صریح غلط بیانی کے مرتکب ہوتے ہوئے اعلانیہ جھوٹ بولتے ہیں۔ حضرت نباضِ قوم علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی حاضری حرمین طیبین کے دوران یہ سوچ کر کہ وہاں انہوں نے نجدی امام کی اقتداء نہ کرتے ہوئے اپنی علیحدہ جماعت کرائی...... یہ افواہ پھیلا دی کہ حضرت موصوف کا حرمین طیبین میں داخلہ بند کردیا گیا ہے اور ائیر پورٹ پر (معاذ اللہ) ان کی تصاویر لگا دی گئی ہیں کہ یہ مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوسکتے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے مصداق اور

دروغ گو را حافظہ نباشد

کی رو سے اس کذب بیانی کا حضرت صاحب مدظلہ العالی کی صحت و حاضریٔ حرمین شریفین پر تو کوئی اثر نہ ہوا مگر جھوٹ بولنے والے خود ہی خائب و خاسر ہوئے۔

حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے نہ تصویر بنوائی' نہ کسی کو بنانے دی پھر ائیرپورٹ پر تصاویر کہاں سے آگئیں؟ اُن کے تو پاسپورٹ پر بھی تصویر نہیں صرف شناختی نشان تھا۔ اگر انہوں نے اپنی جماعت علیحدہ کرائی اور نجدی اماموں کی اقتداء نہیں کی تو یہ اُن کا عقیدۂ مبارکہ تھا وہ اپنے عقیدہ پر قائم رہے۔

اللہ کریم نے اُنہیں گوہرِ استقامت بنایا تو ان کا یہ اعزاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ جلیلہ سے عطائے الٰہی ہے' جس پر وہ ہمیشہ سے قائم ہیں۔ انہوں نے تصویر کے لزوم کی وجہ سے شناختی کارڈ نہ بنوایا بلکہ اس قانون کو ہائیکورٹ میں چیلنج کیا اور شناختی کارڈ با تصویر سے مستثنیٰ قرار پائے جبکہ بڑے بڑے نقاد و عالم فاضل کہلانے والوں میں ایسی کوئی مثال نہیں۔

ع...... یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا

مسئلہ رویت ہلال: شرعی مسائل میں سے ایک مسئلہ رویت ہلال کا ہے' جس سے علماؤ مشائخ کا ایک طبقہ بھی غفلت کا مظاہر کرتا ہے' نہ تو چاند دیکھنے کا اہتمام کیا جاتا ہے' نہ شہادت کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔ رویت ہلال کمیٹی نے جو بھی اعلان کر دیا' اُسی پر عملدرآمد ہوتا ہے۔ حالانکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ "چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو"۔ حضرت نباضِ قوم مدظلہ کے علاوہ شاید ہی کوئی عالم دین' مفتی شرع متین اس ضابطۂ شرعی کا احترام و پاس کرتے ہوں' ورنہ رویت ہلال کمیٹی کے فیصلہ و اعلان پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے جبکہ حالات کیسے بھی ہوں..... مرکز اہلسنّت زینت المساجد میں مقتدائے اہلسنّت مفتی ابوداؤد محمد صادق

صاحب مدظلہ بہر حال رویت یا شہادت کا اہتمام ضرور فرماتے ہیں اس سلسلہ میں آپ نے ہمیشہ تقریر و تحریر کے ذریعہ بھی اپنا مؤقف بھر پور طریقے سے بیان فرمایا۔ (فالحمدللہ علیٰ ذالک) اور جس جگہ رویت ہلال کی مرکزی کمیٹی کا اجلاس ہونا ہو وہاں ہم اُن کے حکم سے دو افراد ضرور پہنچ جاتے ہیں۔ ان دو میں سے عموماً دوسرا راقم الحروف محمد حنیظ نیازی ہوتا ہے۔ ﴿۹﴾ صدر ایوب خان کے دور میں حضرت نباض قوم مدظلہ اور یہ فقیر مرکزی جامع مسجد زینت المساجد میں معتکف تھے۔ سرِ شام ریڈیو پر اعلان ہوا کہ چاند نظر نہیں آیا' عید الفطر جمعہ کو ہوگی لیکن دو بجے رات نیا اعلان آ گیا کہ عید الفطر جمعرات کو ہوگی۔ یہ بھی بتایا گیا کہ کسی نے صدر صاحب سے کہا کہ جمعہ کے دن دو خطبے ہوں تو حکمران پر بھاری ہوتے ہیں اس لئے عید جمعرات کو کردی جائے۔ (واللہ اعلم)

حضرت نباض قوم مدظلہ نے اعلان فرمایا کہ "آج ۳۰ رمضان المبارک ہے' عید جمعہ کو ہوگی"۔ عید الفطر کا یہ اعلان زینت المساجد سے لاؤڈ اسپیکر میں بار بار نشر کیا گیا کہ سب لوگ روزہ رکھیں۔ عید الفطر جمعہ کو ہوگی۔ دور و نزدیک سے کئی وفود صورتحال معلوم کرنے اور حضرت نباض قوم مدظلہ کا فیصلہ معلوم کرنے آئے اور مطمئن گئے بحمدہٖ تعالیٰ شہر کی اکثریت نے جمعرات کو روزہ رکھا۔ اگرچہ بعض لوگوں نے سرکاری اعلان کی پابندی کیلئے اصرار کیا تو حضرت نباض قوم مدظلہ نے فرمایا کہ "میں ۳۰ رمضان المبارک کو یکم شوال ہرگز قرار نہیں دے سکتا" چنانچہ گوجرانوالہ میں عید الفطر جمعہ کو ہی ادا کی گئی اور دورانِ نمازِ عید الفطر زینت المساجد چھتوں تک بھر گئی۔ شہر کے علاوہ مضافات کے اہلسنت نے بھی جن میں کاموں کی

ڈسکہ، راہوالی، گکھڑ منڈی وغیرہ کے رہنے والے احباب شامل تھے، اس نماز باجماعت میں شمولیت فرمائی۔ اس طرح وہ معاندین و بیوقوف قسم کے لوگ جو تمسخر کررہے تھے خائب وخاسر ہوئے۔ حق کا بول بالا ہوا، باطل کا منہ کالا ہوا۔ حضرت نباض قوم مدظلہ کی مقبولیت میں بحمدہٖ تعالیٰ اضافہ ہوا اور اُن کی سچی شہرت کو ماشاءاللہ چار چاند لگے۔ ﴿﴾ اگلے سال بھی رویت ہلال کمیٹی نے بدھ کے روز عید کرادی جبکہ زینت المساجد میں جمعرات کو حضرت صاحب نے عید الفطر کی نماز پڑھائی۔

عموماً حضرت نباض قوم مدظلہ میرے ساتھ ایک صاحب کو رویت ہلال کمیٹی کی میٹنگ میں شمولیت کیلئے ساتھ بھیج دیا کرتے تاکہ اگر رویت یا شہادت دستیاب ہو تو شہادت علی الشہادت کا نصاب پورا ہو جائے۔ ۲۰۰۰ء میں رویت ہلال کمیٹی کا اجلاس لاہور میں کسی ہوٹل کی عمارت میں انعقاد پذیر تھا۔ عمارت میں داخلہ پر پابندی تھی اور جن علماء کو داخلہ کی اجازت تھی، گیٹ کیپر کے پاس اُن کے ناموں کی فہرست موجود تھی۔ میں نے فہرست دیکھی اور گیٹ کیپر کو بتایا کہ میں ان (مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ) کی نمائندگی کروں گا۔ اُس نے مجھے اکیلے کو اندر بھیج دیا۔ اندر مختلف جماعتوں اور مسالک کے نمائندگان موجود تھے لیکن چاند دیکھنے کا کوئی انتظام نہ تھا۔ اکیلے میں نے تگ و دو کرکے دروازہ کھلانے کی کوشش کی جو کامیاب نہ ہوئی۔ میں نے اراکین کمیٹی کو توجہ دلائی کہ چاند دیکھنے کا کوئی انتظام ہونا چاہیے۔ ایک صاحب کہنے لگے کہ آپ کھڑکی سے دیکھ لیں۔ کھڑکی سے دیکھنا محدود ہوتا ہے جس کمرہ میں میٹنگ منعقد تھی، وہاں دو رویہ میلیں لگے تھے، درمیان میں دس پندرہ ٹیلیفون رکھے تھے۔ نماز مغرب کی ادائیگی تک

خیریت گزری' بعد میں بعض حضرات نے مجھے وہاں سے نکالنے کی کوشش کی لیکن میں نے انکار کر دیا۔ مجھے کہا گیا کہ آپ اس کمیٹی کے ممبر نہیں۔ لہٰذا اپنی سیٹ چھوڑ دیں۔ میں نے کہا میں صحافی ہوں اور یہاں اخبارات و ریڈیو وغیرہ کے نمائندگان موجود ہیں۔ اس لئے میں بھی موجود رہوں گا۔ بادل نخواستہ انہوں نے مجھے بیٹھے رہنے دیا۔ تاہم مَیں بعض اراکین کو کھٹکتا رہا اور میری موجودگی میں ٹیلیفون کی گھنٹیاں بجنے لگیں۔ میری توجہ اُن پر مرکوز تھی۔ انیس ٹیلیفون کالوں پر کمیٹی کے ارکان کو بتایا گیا کہ فلاں فلاں علاقوں میں مطلع صاف ہے چاند نظر نہیں آیا۔ مطلع صاف ہے چاند نظر نہیں آیا۔ فقیر مطمئن تھا کہ ابھی چند منٹوں میں عدم رویت کا اعلان ہو جائے گا۔ مگر اس اعلان میں غیر معمولی تاخیر ہوتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ آٹھ بج گئے اور عشاء و تراویح کی نماز کا وقت شروع ہو گیا اور پریس رپورٹر حضرات پھبتیاں کسنے لگے کہ اندر کمیٹی کے اجلاس میں چاند بنایا جا رہا ہے۔ مگر میٹریل کمزور ہونے کی وجہ سے وہ بار بار ٹوٹ جاتا ہے۔ مولانا منیب الرحمٰن صاحب کمرہ سے نکلے تو آواز آئی کہ "بن گیا' بن گیا" ..... اور واقعی انہوں نے مائیک پر آ کر اعلان کر دیا کہ چاند نظر آ گیا ہے اور صبح عید الفطر ہو گی۔ میں نے آگے ہو کر جلدی سے پوچھا کہاں سے اطلاع آئی ہے؟ کہا میانوالی سے۔ عرض کیا مجھے کتاب القاضی لکھ دیں' پہلے تو کچھ ہچکچائے پھر لیٹر پیڈ پر حضرت نباضِ قوم مدظلہ کے نام لکھدیا کہ شرعی شہادتوں کی اطلاع پر فیصلہ دیا گیا ہے کہ صبح عید الفطر ہو گی۔ فقیر اپنے ساتھی کو لے کر اپنی گاڑی جو ہم کو جرانوالہ سے لے کر گئے تھے کے ذریعہ گوجرانوالہ آ گیا۔ زینت المساجد میں ایک بڑی محفل انعقاد پذیر تھی۔ حضرت نباضِ قوم مدظلہ بھی

تشریف فرما تھے۔ ہمیں دیکھ کر ایک شور ہوا کہ آ گئے' آ گئے۔ فقیر حضرت نباضِ قوم مدظلہ کے قریب بیٹھ گیا اور سچی بات من وعن کہہ دی۔ انہوں نے فرمایا کہ "کھڑے ہو کر سارے حاضرین کو بتاؤ" میں نے عرض کیا

"لاہور میں منعقد رویت ہلال کمیٹی کے اجلاس میں اپنے ساتھی سمیت حاضر تھا' وہاں چاند دیکھنے کا کوئی انتظام نہ تھا' نہ کسی نے چاند دیکھا۔ ۱۹ ٹیلیفون کالوں پر بتایا گیا کہ مطلع صاف ہے' چاند نظر نہیں آیا۔ آخر میں ایک کال میانوالی سے آئی کہ چاند نظر آ گیا ہے۔ اس پر ارکان کمیٹی نے صبح عید الفطر منائے جانے کا اعلان کر دیا ہے"۔

حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے صورتحال کی یوں وضاحت فرمائی:

"حضرات! آپ سب میں سے کسی نے چاند دیکھا ہے؟ تو کھڑے ہو کر گواہی دیں۔ کوئی صاحب نہ اُٹھے' فرمایا یہاں گوجرانوالہ میں نہ چاند کی رویت ہوئی ہے نہ چاند دیکھے جانے کی کوئی شہادت میسر آئی ہے۔ حتیٰ کہ رویت ہلال کمیٹی کے ارکان نے بھی نہ چاند دیکھا ہے نہ چاند دیکھے جانے کی شہادت لی ہے۔ از روئے شریعت چاند دیکھ کر روزہ رکھنا اور چاند دیکھ کر عید منانا ضروری ہے' محض کسی جگہ سے ٹیلیفون کی اطلاع شریعت مطہرہ کا نصاب پورا نہیں کرتی۔ چاند کے ثبوت کے لئے اس کا دیکھنا درکار ہے' ورنہ شہادت شرعیہ پر مدار ہے۔ محض ریڈیو ٹیلیفون کی خبر سے شرعی طور پر چاند کا ثبوت نہیں ہوتا اور رویت وشہادت کے علاوہ کسی غیر شرعی ذریعہ پر عمل واعتماد درست نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "چاند دیکھ کر روزہ رکھو' چاند دیکھ کر افطار (عید) کرو اور چاند دیکھ کر قربانی کرو اور اگر انتیس کو ابر وغبار

کے باعث چاند نظر نہ آئے تو مہینہ کے تیس دن پورے کرو اور اگر دو مسلمان گواہ شہادت دیں تو (اس کے موافق) روزہ رکھو اور عید کرو"۔ (احمد و نسائی) ﴿﴾ چونکہ موجودہ صورتحال میں چاند کی نہ رویت عام ہوئی ہے نہ ہی کوئی شہادت میسر آئی ہے لہٰذا صبح ۳۰ رمضان المبارک ہے۔"

بحمدہٖ تعالیٰ اس سال بھی گوجرانوالہ کی اکثریت اہلسنّت نے ۳۰ رمضان المبارک کا روزہ رکھا اور رویت ہلال کمیٹی کے برعکس اگلے دن عیدالفطر ہوئی۔ دیگر شرعی مسائل کی طرح اس مسئلہ میں بھی بفضلہٖ تعالیٰ و برکتہ حبیبہٖ الاعلیٰ (جل وعلا و علیہ التحیہ والثنا) حضرت نباضِ قوم مدظلہ کو انفرادیت اور اعلیٰ استقامت کا جوہر حاصل ہے۔ وہ صرف اور صرف اُنہی کا حصہ ہے۔

؎ ایں سعادت بزورِ بازو نیست ...... تانہ بخشد خدائے بخشندہ

﴿﴾ رویت ہلال کمیٹی کے چیئرمین صاحب کے شہر کراچی سے بھی بعض علماء اہلسنّت نے حضرت نباضِ قوم مدظلہ کا موقف معلوم کر کے ۳۰ رمضان المبارک کا روزہ رکھا اور عوام کو رکھوایا اور وہاں بھی عید اگلے دن ہوئی۔ حالانکہ بتایا یہ گیا تھا کہ کراچی کے ساحلی علاقوں میں چاند دیکھا گیا ہے۔ ﴿﴾ گوجرانوالہ کے اخباری نمائندوں کو اُن کے لاہوری دفاتر سے ٹیلیفون آئے کہ مولانا محمد صادق صاحب نے سرکاری اعلان کے برعکس دوسرے دن عید کی ہے۔ اس کے متعلق اُن سے رابطہ کریں اور اخبارات کے دفاتر میں صحیح صورتحال کی رپورٹ کریں۔ چنانچہ چار پانچ نمائندگان جن میں سے ایک کے بازو پر بڑا کیمرہ بھی تھا' یہاں زینت المساجد میں آئے کہ "ہم نے مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب سے ملاقات کرنی

ہے''۔ حضرت کی اجازت سے مَیں نے انہیں کہا کہ آپ کو جو معلومات درکار ہیں، مجھے بتائیں، کیمرہ بند کر دیں، مَیں عرض کر دوں گا''۔ مَیں نے اُنہیں بتایا کہ مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے اجلاس منعقدہ لاہور میں خود مَیں بھی موجود تھا، نہ چاند دیکھنے کا اہتمام ہوا، نہ کسی نے وہاں چاند دیکھا، نہ کوئی شہادت دی گئی بلکہ ۱۹ ٹیلیفون کالوں پر بتایا گیا کہ مطلع صاف ہے اور چاند نظر نہیں آیا۔

سوال کیا'' آپ کا خیال ہے کہ کمیٹی نے یہ فیصلہ انڈر پریشر دیا؟''

''بظاہر تو یہی لگتا ہے کہ یہ فیصلہ انڈر پریشر دیا گیا''۔

اگلے دن کے اخبارات میں نمایاں سرخیوں کے ساتھ یہ خبر شائع ہو گئی کہ ملکی طور پر عید الفطر ۳۰ رمضان المبارک کو منائی گئی ہے۔

''رویت ہلال کمیٹی کے ارکان نے نہ خود چاند دیکھا، نہ کوئی چاند دیکھنے کی شہادت ملی۔ مولانا محمد حفیظ نیازی جنرل سیکرٹری انجمن انتظامیہ زینت المساجد گوجرانوالہ کا بیان ہے قرائن کے مطابق رویت ہلال کمیٹی نے یہ فیصلہ دباؤ میں آ کر کیا جو درست نہیں ہے''۔

حضرت نباضِ قوم مدظلہ کا مؤقف اور فقیر کا مکمل بیان تین کالمی سرخیوں کے ساتھ تقریباً تمام قومی اخبارات میں شائع ہوا۔ کئی احباب مجھے آ کر کہتے تھے ''تمہارے اس بیان کی وجہ سے تم پر مقدمہ ہو جائے گا، یہ تو صریح طور پر حکومت کی مخالفت ہے''۔ فقیر نے عرض کیا ''حکومت کی مخالفت قابل قبول ہے، شریعت کی مخالفت ہرگز گوارا نہیں''۔ الحمد للہ چار دن کی چہ میگوئیوں کے سوا حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی برکت سے کچھ بھی نہ ہوا، نہ اُنہیں کوئی نقصان پہنچا سکا، نہ فقیر کو۔ (فالحمد للہ علی ذالک)

دھوم مچ گئی جہاں میں پیر کے دن عید کی

مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب نے حدیث پاک کے مطابق شرعی ضابطہ پورا کرتے ہوئے ۳۰ روزے مکمل کر کے پیر شریف کو عیدالفطر منانے کا جو فیصلہ کیا' اس کی گونج پورے ملک میں سنائی دی اور حق سچ مسئلے کا خوب بول بالا ہوا' چنانچہ ۱۷ نومبر کے تقریباً تمام روزنامہ قومی اخبارات جنگ، نوائے وقت، خبریں، پاکستان، ایکسپریس، انصاف، دن، صحافت، آواز، اوصاف اسلام آباد، جناح راولپنڈی، اُمت کراچی، کائنات اسلام آباد، گوجرانوالہ ٹائمز نے نمایاں طور پر اس اہم مسئلے کو کوریج دی۔ ﴿﴾ دوست احباب سے معلوم ہوا کہ بعض ٹیلی ویژن چینلو میں بھی اس خبر کا خوب چرچا ہوا۔ ﴿﴾ ٹی وی چینلو جیو' A-R-Y اور روزنامہ خبریں، روزنامہ پاکستان، روزنامہ نوائے وقت' روزنامہ گوجرانوالہ ٹائمز کے نمائندگان نے جامع مسجد زینت المساجد میں مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کے پاس حاضر ہو کر اس سلسلے میں انٹرویو کیے۔ اس موقع پر بعض نمائندگان نے فوٹو لینے کے متعلق کہا تو مولانا موصوف نے فرمایا کہ "شریعت محمدی ﷺ کے حکم کے مطابق الحمدللہ فقیر نے آج تک فوٹو نہیں بنوایا حتیٰ کہ شناختی کارڈ بھی نہیں بنوایا"۔

جنہوں نے پیر شریف کو عید پڑھی

گوجرانوالہ میں مرکزی جامع مسجد زینت المساجد کے علاوہ عظیم الشان مرکزی سنی رضوی جامع مسجد کلر آبادی میں مولانا محمد عبدالغفور رضوی اور جامع مسجد داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ میں مولانا محمد عبدالرحیم رضوی نے بھی پیر شریف کو عید پڑھائی۔

علاوہ ازیں: راہوالی گوجرانوالہ میں استاذ العلماء مفتی محمد حاکم علی رضوی رحمۃ اللہ علیہ ﴿﴾ صوبائی دارالحکومت لاہور میں شہزادہ خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا قاضی محمد مظفر اقبال رضوی ﴿﴾ گجرات میں حضرت خواجہ محمد قمرالدین سیالوی کے منظور نظر مولانا محمد عارف سیالوی (رحمۃ اللہ علیہما) کے مریدین ﴿﴾ کیرانوالہ سیداں ضلع گجرات میں فاضل مرکزی دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف سید محمد یعقوب شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے معتقدین ﴿﴾ فیصل آباد میں مولانا محمد نور عالم رضوی رحمۃ اللہ علیہ اور سمندری میں مولانا محمد عبدالرشید رضوی علیہ الرحمۃ کے صاحبزادے مولانا محمد غوث رضوی و دیگر متعلقین نے بھی ۳۰ روزے مکمل کر کے پیر کو عید منائی۔

انٹرویو: اس سلسلہ میں حضرت نباض قوم مدظلہ العالی کے تاریخی انٹرویوز' جو مختلف قومی اخبارات وغیرہ میں شائع ہوئے' اُن میں سے چند اقتباسات درج ذیل ہیں:

گوجرانوالہ: (نمائندہ خصوصی) مرکزی جامع مسجد زینت المساجد محلہ اسلام آباد اور مختلف مقامات پر عیدالفطر کی نماز بروز سوموار کو ادا کی گئی اس سلسلے میں امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان اور ملک کے نامور عالم دین مولانا مفتی ابوداؤد محمد صادق قادری رضوی نے اپنا مؤقف پیش کرتے ہوئے کہا کہ عیدالفطر مرکزی جامع مسجد زینت المساجد میں سوموار کو ادا کی گئی اور سابقہ روایات کے مطابق شایان شان طریقے اور بھرپور مذہبی جوش و خروش سے نماز عید ادا کی گئی۔ ساری مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی تھی مسجد کا وسیع و عریض ہال برآمدہ اور کشادہ صحن میں نمازی حضرات

ہزاروں کی تعداد میں موجود تھے۔ ﴿﴾ مسجد کے اوپر گیلریوں میں خواتین نے بھی سینکڑوں کی تعداد میں نمازِ عید ادا کی اور تمام نمازی حضرات صلوٰۃ وسلام ذکر خیر اور دعائے خیر کے اختتام تک مسجد میں موجود رہے۔ ﴿﴾ انہوں نے کہا کہ رویت ہلال کا مسئلہ خالص دینی و شرعی مسئلہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطورِ امر ارشاد فرمایا ہے کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید مناؤ اور بطور نہی بھی ارشاد فرمایا کہ روزہ نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھو اور افطار (عید) نہ کرو جب تک چاند نہ دیکھ لو یہ شرعی اصول ہے جس کے مطابق یا رویت عام ہو ورنہ شرعی شہادت میسر آئے اور رویت یا شہادت نہ ہونے کی صورت میں نہ روزہ رکھنے کا اعلان کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی عید منانے کا اعلان ہو سکتا ہے بلکہ مروّجہ دنیاوی عدالتی نظام میں بھی گواہ کا عدالت کے سامنے پیش ہو کر گواہی دینا ضروری ہے اس لئے عدالتوں میں نہ کوئی ٹیلیفون پر گواہی دیتا ہے اور نہ ہی ٹیلی فون کے ذریعے دی گئی گواہی پر اعتبار کیا جا سکتا ہے۔

تاریخی یادداشت: کے طور پر ریکارڈ درست رکھنے کیلئے یہ واقعہ بھی ملحوظ رہنا چاہیئے کہ ۱۹۵۲ء میں تحریک ختم نبوت کے فسادات کے بعد جب حکومت نے عدالتی کمیشن قائم کیا جس کے سربراہ جسٹس منیر احمد تھے۔ اس وقت بھی عدالت میں گواہی طلب کرنے پر اس وقت کے وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین نے بذریعہ ٹیلیفون گواہی نہیں لکھوائی نہ عدالت نے انہیں ٹیلیفون پر گواہی دینے کی سہولت مہیا کی بلکہ

خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم بذات خود گواہی دینے کیلئے عدالت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عدالت کے سامنے اپنی گواہی پیش کی۔ لہٰذا دینی، شرعی اور دنیاوی عدالتی اصول کے تحت گواہ کا حاضر ہوکر گواہی دینا ضروری ہے جبکہ موجودہ صورتحال میں رویت ہلال کے مرکزی اجلاس میں نہ کوئی گواہ بذات خود پیش ہوا اور نہ ہی رویت ہلال کمیٹی کی عدالت نے کسی سے شرعی گواہی حاصل کی اور محض بعض مقامات سے ٹیلیفون کی اطلاع پر عیدالفطر کا اعلان کردیا جو شرعی وقانونی لحاظ سے ہرگز معتبر نہیں ہے۔ اور اس قسم کے فیصلے اور صورتحال میں رمضان المبارک کا فرضی روزہ نہیں چھوڑا جاسکتا۔ اس لئے ہم نے محض شرعی نقطہ نظر سے رویت ہلال کمیٹی سے اتفاق نہیں کیا اور مسلمانوں کو صحیح شرعی صورتحال کے مطابق اتوار کو فرض روزہ رکھنے اور بروز سوموار عیدالفطر منانے کا شرعی مسئلہ واضح کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے میں ہماری نیت مشکوک تھی نہ کسی سے مخالفت تھی کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ ملک کے موجودہ حالات میں کوئی انتشار اور بدامنی نہیں پھیلانی چاہیئے ہمارے اس پرامن طریقہ کار کے مقابلے میں بعض شرپسند عناصر نے ناحق ہمارے خلاف جھوٹا پراپیگنڈہ کرکے بدامنی پھیلانے اور فضا مکدر کرنے کی کوشش کی۔ ایک طرف تو شہر میں ہماری گرفتاری کی افواہ اڑادی اور دوسری طرف دوپہر کے ایک اخبار میں یہ جھوٹی خبر شائع کروائی گئی کہ مرکزی جامع مسجد زینت المساجد میں عیدالفطر کی نماز ادا کرنے کیلئے صرف ایک سو نمازیوں نے شرکت کی جو کہ صرف اور صرف غلط بیانی اور کردارکشی کی ناجائز کوشش ہے۔ بہرحال اس صورتحال کو بنظر انصاف دیکھنا چاہیئے اور خواہ مخواہ غلط پراپیگنڈہ سے شہری وملکی فضاء کو خراب نہیں کرنا چاہیئے۔ الحمدللہ

ہماری نیت بالکل صحیح ہے اور محض شرعی مسئلہ ہم نے واضح کیا ہے۔ ہمارا کسی کے ساتھ کوئی جھگڑا نہیں اور نہ ہی فضا خراب کرنے کا کوئی ارادہ ہے۔ انہوں نے آخر میں کہا کہ جو لوگ ناحق غلط پراپیگنڈہ سے مسئلہ شرعی کو مشکوک کرنے اور ملک کی پر امن فضا کو خراب کرنے کی کوشش کرتے ہیں انہیں اپنے اس غلط رویے پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔

ماہنامہ رضائے مصطفےٰ کے مدیر محمد حفیظ نیازی نے بتایا کہ وہ لاہور میں منعقدہ مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے اجلاس کے دوران حبیب بنک کی بلڈنگ میں موجود تھے۔ وہاں کسی نے خود چاند دیکھنے کی کوشش کی نہ ہی کسی نے چاند دیکھنے کی شہادت دی اور چاند دیکھے جانے کا اعلان غیر معمولی تاخیر سے کیا گیا جبکہ لوگ مساجد میں نماز تراویح پڑھ چکے تھے۔ چاند دیکھے جانے کا فیصلہ ٹیلیفون کی اطلاع پر کیا گیا۔ انہوں نے کہا میں سنٹرل کمیٹی کا رکن نہیں بطور نمائندہ شامل ہوا۔

(روزنامہ گوجرانوالہ ٹائمز وغیرہ ۱۷ نومبر ۲۰۰۴ء)

روزنامہ جنگ: ۱۷ نومبر ۲۰۰۴ء کے مطابق ''گوجرانوالہ میں مولانا ابوداؤد محمد صادق کی اپیل پر ہزاروں شہریوں نے سوموار کو عید منائی''۔

(فالحمد للہ علیٰ ذالک)

تاریخی خطاب: ''رویت ہلال'' کے موضوع پر حضرت نباضِ قوم دامت برکاتہم العالیہ کے دو یادگار تاریخی خطابات کی آڈیو کیسٹیں ادارہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ سے طلب کریں۔

رویت ہلال کمیٹی کے اعلان کے برعکس عید الفطر کئی مرتبہ دوسرے روز ادا کی گئی۔ ہر مرتبہ زینت المساجد کو یہ انفرادیت حاصل رہی۔ کوئی کسی قسم کا فساد نہ ہوا بلکہ زینت المساجد میں ایسے مواقع پر عام حالات کے مقابلہ میں بہت زیادہ اجتماع ہوتا رہا اور حضرت نباض قوم مدظلہ کی عزت و عظمت اور شہرت و استقامت کو چار چاند لگتے رہے۔ کبھی کسی مصلحت نے انہیں شریعت مطہرہ کی اس پاسداری سے محروم نہ کیا اور اُن کی یہ استقامت اُن کی عنداللہ مقبولیت کی سچی اور پکی سند ہے۔

قارئین! فقیر کا خیال ہے مسئلہ رویت ہلال کے سلسلہ میں آپ کی دلچسپی و معلومات میں اضافہ کیلئے مزید واقعات بھی بیان کر دیئے جائیں تا کہ کوئی تشنگی باقی نہ رہے..... برادر طریقت الحاج رشید احمد چغتائی رحمۃ اللہ علیہ کی یادداشتوں میں سے چند اقتباسات درج ذیل ہیں:

رویت ہلال کے معاملے میں سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی اور دیگر اکابر علمائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا جو مسلک مبارک ہے حضرت نباض قوم مدظلہ ہمیشہ اسی پر کاربند رہے اور یہی کوشش فرمائی کہ یا تو رویت ہو جائے یعنی چاند نظر آ جائے یا شرعی معیار کی شہادت یا شہادت علی الشہادت مل جائے تو عید کی جائے۔ بہت دفعہ مطلع ابر آلود ہونے کے باعث رویت ہلال کا مسئلہ وجہ نزاع بنا لیکن حضرت نباض قوم مدظلہ کے پائے ثبات میں کبھی لغزش نہیں آئی۔ ایک دفعہ مطلع ابر آلود ہونے کے باعث شوال کا چاند نظر نہ آیا۔ نماز تراویح پڑھی جا رہی تھی کہ ریڈیو پر اگلے دن عید کا اعلان ہو گیا' ساتھ ہی پورے شہر میں سائرن بج اُٹھے۔

اب زیادہ تر وہ لوگ جنہوں نے ماہِ صیام کے نہ روزے رکھے، نہ نمازیں پڑھیں وہ بھاگم بھاگ مسجد میں آکر مطالبہ کرنے لگے کہ کل عید کی جائے۔

حضرت نباض قوم مدظلہ نے نماز تراویح کا سلام پھیرنے کے بعد فرمایا

"چونکہ ہمارے ہاں رویت نہیں ہوئی اور اس پورے ہجوم میں کسی کے پاس شہادت نہیں ہے۔ لہٰذا پہلے ہمیں نماز مکمل کرنے دیں پھر ہم صورتحال کا جائزہ لے کر شہادتوں کا انتظار کر کے پھر کوئی اعلان کریں گے"۔ نماز مکمل کی گئی، کامونکی، ڈسکہ، اروپ، حافظ آباد اور قرب و جوار کے قصبہ جات سے بہت سے علماء کرام آ گئے تا کہ حضرت نباض قوم مدظلہ کی ہدایت کی روشنی میں کوئی فیصلہ کیا جا سکے۔ اتنے میں لاہور سے ٹیلی فون پر اطلاع ملی کہ وہاں حضرت سید ابوالبرکات صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لاہور شہر کی شہادتیں گزری ہیں اور انہوں نے عید کا اعلان کر دیا ہے۔ اس پر حضرت نباض قوم مدظلہ نے اعلان فرمایا کہ "سارے احباب اپنے گھروں کو چلے جائیں ہم لاہور جا کر شہادت علی الشہادت لائیں گے پھر اعلان کیا جائے گا اور دور سے آئے ہوئے حضرات یہیں انتظار کریں"۔ سو ایک ٹیکسی کرائے پر لے کر آدھی رات کے وقت حزب الاحناف لاہور پہنچے اور سرکار سید ابوالبرکات صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر شہادت لی اور اسی وقت واپس ہوئے۔ گوجرانوالہ پہنچ کر محمد حفیظ نیازی صاحب اور دیگر احباب کو تار دیا کہ وہ زینت المساجد پہنچ کر احباب کو شہادت علی الشہادت دیں جبکہ حضرت نباض قوم مدظلہ اور میں ڈسکہ پہنچے۔ وہاں مولانا محمد شریف صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملے اور شہادتوں کا اعلان کیا پھر موضع اروپ پہنچے اور وہاں سے فراغت کے بعد واپس گوجرانوالہ آئے۔ ❖ ایک سال

پھر اس طرح ہوا کہ مطلع ابر آلود تھا اور ریڈیو پر عید کا اعلان ہو گیا۔ ہم نے نماز تراویح مکمل کی۔ مسجد لوگوں سے بھری ہوئی تھی اور حضرت نباضِ قوم مدظلہ کے فیصلے کا انتظار تھا۔ حضرت صاحب نے مجھے جناب محمد حفیظ نیازی اور عبدالحفیظ غازی صاحب سے فرمایا کہ "ٹیلی فون ایکسچینج جا کر معلوم کریں کہ گوجرانوالہ سے قریب تر کون سی جگہ ہے جہاں چاند نظر آیا ہے تا کہ ہم وہاں جا کر شہادتیں لے آئیں"۔ ایکسچینج سے معلوم ہوا کہ گجرات کے علاقہ سے شہادتیں مل سکتی ہیں۔ نیز یہ بھی بتایا گیا کہ گجرات شہر، گجرات گرڈ اسٹیشن اور شادیوال ہائیڈرو الیکٹرک پاور اسٹیشن پر چاند دیکھا گیا ہے۔

ہم نے ٹیکسی کرایہ پر لی اور حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی معیت میں گجرات روانہ ہوئے، مولانا محمد عبداللطیف قادری رحمۃ اللہ علیہ بھی ہمراہ تھے۔ گجرات میں پہلے پہل مولانا مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر حاضر ہوئے اور ان کے صاحبزادے مفتی اقتدار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے فرمایا کہ شہر میں مطلع ابر آلود ہونے کے باعث رویت نہیں ہوئی اور ریڈیو کی خبر کے مطابق عید کا اعلان ہوا ہے۔ وہاں سے مایوس ہو کر ہم گرڈ اسٹیشن پر پہنچے کہ ٹیلی فون ایکسچینج کی اطلاع کے مطابق گرڈ اسٹیشن کے انچارج کے دو لڑکوں نے چاند دیکھا ہے۔ انچارج صاحب کو ملے تو اس نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کو جان دینی ہے، جھوٹ بولنے سے کیا فائدہ؟ میرے ایک بڑے لڑکے نے چاند دیکھا ہے۔ دوسرے نے نہیں دیکھا۔ ٹیلی فون آپریٹر نے خواہ مخواہ جھوٹ بول دیا ہوگا۔ سو اسی ایک لڑکے کو بلوایا اور شہادت حاصل کی۔ پھر وہاں سے شادیوال بجلی گھر میں پہنچے کہ ٹیلی فون کے مطابق وہاں کے شفٹ انجینئر نے خود چاند دیکھا ہے۔ ہم شفٹ انجینئر کی کوٹھی پر پہنچے تو آدھی رات کا وقت تھا۔ وہ صاحب

اٹھے بڑے تپاک سے ملے ڈرائنگ روم میں بٹھایا اور آنے کا مقصد پوچھا۔ ہم نے مدعا بیان کیا تو کہنے لگے کہ میں نے تو چاند نہیں دیکھا۔ ہمارے ایک بیلدار نے دیکھا ہے۔ میں نے ڈی سی گجرات کو ٹیلی فون پر اطلاع دی تھی کہ ہمارے ہاں ایک شخص نے چاند دیکھا ہے۔ لیکن ٹیلی فون پر ہوتے ہوتے یہ رویت میرے ساتھ منسوب کردی گئی۔ حالانکہ میں صرف اطلاع دینے والا تھا۔ خیر! اس نے بیلدار کو بلا بھیجا اور اس سے شہادت لی۔ وہاں سے معلوم ہوا کہ بجلی گھر کے قریب واقع ایک گاؤں میں بہت سے افراد نے چاند دیکھا ہے۔ راستے میں ہی ایک گھر کے بارے میں معلوم ہوا کہ اس کے سب مکینوں نے چاند دیکھا ہے۔ ان کو جگانے پر پتہ چلا کہ سب گھر والوں کے چاند دیکھنے کی اطلاع تو غلط ہے۔ البتہ ہماری ایک عورت نے چاند دیکھا ہے۔ سو اسی ایک عورت سے پس پردہ گواہی لی گئی پھر معلوم ہوا کہ اس گاؤں کے مغربی جانب کے سب مکینوں نے چاند دیکھا ہے۔ وہاں پہنچے تو ایک صاحب سے ملاقات ہوئی اس نے بتایا کہ سب لوگوں نے تو نہیں صرف میں نے چاند دیکھا ہے۔ تحقیقات سے پتہ چلا کہ یہ شخص (معاذ اللہ) مرزائی قادیانی ہے۔ لہٰذا حضرت عباض قوم مدظلہ نے اُس کی گواہی رد فرما دی۔ اب تک جو شہادتیں ملی تھیں وہ خبر مستفاضہ کی صورت میں قابل قبول ہو سکتی تھیں۔ لہٰذا انہی کے بل بوتے پر عید کا اعلان کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ راستے میں ٹیکسی متعدد مرتبہ خراب ہوئی لیکن راستے کی مشکلات کو حضرت عباض قوم مدظلہ نے درخورِ اعتنا نہ سمجھا اور دینی فریضہ کی تکمیل کیلئے ہر قسم کی تکلیف کو خندہ پیشانی سے قبول کیا۔

بہر حال آج تک حضرت عباض قوم مدظلہ کی کاوشوں سے یہی معمول ہے

کہ رویت ہلال یا شہادت ہی کو اصل بنیاد سمجھا جاتا ہے۔ ریڈیو یا ٹیلی فون کی خبریا حکومت وعوام کا دباؤ کوئی معنی نہیں رکھتے۔ (احوال صادق)

تاریخی یادداشت: حافظ الحدیث حضرت مولانا علامہ پیر سید محمد جلال الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۳ ربیع الاوّل ۱۴۰۶ھ / ۱۸ نومبر ۱۹۸۵ء) کی وفات سے ایک دو سال قبل رویت ہلال کمیٹی نے جب اُنتیس رمضان المبارک کی شام عید الفطر کا اعلان کر دیا اور حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے علاقہ بھکھی شریف اور قرب وجوار میں شوال المکرم کے چاند کی کوئی شہادت موصول نہ ہوئی تو بڑھاپے، نقاہت وکمزوری اور ظاہری آنکھوں کی بینائی نہ ہونے کے باوجود اپنی علمی وشرعی ذمہ داری کا احساس فرماتے ہوئے حضرت شاہ صاحب خود بنفس نفیس نباض قوم علامہ الحاج مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ (امیر جماعت رضائے مصطفیٰ پاکستان) سے صورتحال کی تحقیق کیلئے رات تقریباً ۱۰ بجے مرکزی جامع مسجد زینت المساجد دارالسلام گوجرانوالہ تشریف لائے تو آپ کو بتایا گیا کہ "کچھ دوست چاند دیکھنے والوں سے گواہی لینے کیلئے قصور گئے ہیں"۔ چنانچہ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ ٹھہر گئے اور رات تقریباً تین بجے احباب قصور سے شرعی شہادت لے کر آئے تو حضرت نباض قوم مدظلہ نے اُن سے گواہیاں لے کر عید کے چاند کا اعلان فرمایا تو حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ بھکھی شریف روانہ ہوئے اور وہاں جا کر بوقت صبح عید الفطر کا اعلان فرمایا۔ (سبحان اللہ)

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس کردار پر ہر اہل دل بڑا متاثر ہوا اور کہا کہ "واقعی

حضرت حافظ الحدیث نے اپنے علم و تحقیق کا حق ادا فرمادیا ہے۔ کاش! باقی علماء و مشائخ بھی اسی طرح اپنی علمی و شرعی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے عوام الناس کی صحیح راہنمائی کریں"۔

الحمد للہ! مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب نے ہمیشہ چاند دیکھ کر یا چاند کی شرعی شہادتیں میسر آنے پر روزہ و عید کا اعلان فرمایا ہے۔ ۱۴۲۹ھ کو بھی ۲۹ رمضان المبارک ۳۰ ستمبر بروز منگل کو جب رات تقریباً پونے گیارہ بجے رویت ہلال کمیٹی نے بدھ کو عید الفطر منانے کا اعلان کر دیا تو مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب نے اعلان فرمایا کہ "چونکہ نہ یہاں چاند دیکھا گیا ہے اور نہ ہی چاند کی شرعی شہادتیں موصول ہوئی ہیں، اس لئے بدھ کو ۳۰ واں روزہ اور ۲۔ اکتوبر ۲۰۰۸ء بروز جمعرات کو یکم شوال المکرم ۱۴۲۹ھ ہو گی۔ چنانچہ آپ کے اس فتویٰ کے مطابق گوجرانوالہ اور ملک کے کئی شہروں میں جمعرات کو عید الفطر منائی گئی۔

یاد رہے کہ اس موقع پر مولانا قاضی محمد مظفر اقبال رضوی صاحب (لاہور) سے ملکی و غیر ملکی میڈیا نمائندگان نے انٹرویو کیا (جو کئی چینلز پر نشر ہوا) کہ "آپ نے کس بناء پر جمعرات کو عید کی؟" تو انہوں نے فرمایا کہ "ہم نے قرآن و حدیث کی روشنی میں بزرگ عالم دین مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب کے فتویٰ پر عید منائی ہے" (فالحمد للہ علیٰ ذالک)

قارئین! حضرت بانیٔ قوم مدظلہ العالی کی امامت میں ۲/ اکتوبر ۲۰۰۸ء بروز جمعرات عید سعید کے تاریخی اجتماع و سنت پاک کے عظیم مظاہرہ کو روزنامہ

جنگ نے اپنی رپورٹ میں یوں لکھا:

"گوجرانوالہ کے چوک دارالسلام کی مسجد زینت المساجد میں پانچ ہزار کے قریب افراد نے جمعرات کو نماز عید ادا کی اور ایک دوسرے کو گلے مل کر عید کی مبارک دی۔ اس مسجد میں اس قدر رش تھا کہ اس کا تمام صحن اور چھت بھر گئی اور لوگوں کو گلی میں صفیں بچھا کر نماز ادا کرنا پڑی"۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۲۴/۱ اکتوبر ۲۰۰۸ء)

بسلسلہ رویت ہلال' احیائے سنت کا عظیم مظاہرہ:

۱۴۰۲ھ میں ۲۹ شعبان بروز جمعرات سرکار دو عالم ﷺ کے فرمانِ عالی شان "صوموا لرؤیة وافطروا لرؤیة" کے مطابق چاند دیکھنے کی کوشش کی گئی' لیکن چاند نظر نہ آیا۔ اُدھر رویت ہلال کمیٹی کی طرف سے محض اطلاع وخبر کی بناء پر ریڈیو ٹیلی ویژن پر جمعۃ المبارک کو یکم رمضان المبارک ہونے کا اعلان کر دیا گیا تو اس سلسلہ میں نباضِ قوم مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی کی طرف سے روزنامہ جنگ لاہور میں درج ذیل بیان جاری ہوا:

"جماعت رضائے مصطفےٰ کے امیر مولانا ابوداؤد محمد صادق نے کہا ہے کہ رویت ہلال کمیٹی کے اس اعلان کی کوئی شرعی بنیاد نہیں کہ کسی ایک جگہ چاند نظر آ جائے تو محض ٹیلی فون وغیرہ کے ذریعے سارے ملک کے لئے روزہ رکھنا ضروری ہو جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شریعت میں اس قسم کے جبر وتکلف کی کوئی گنجائش نہیں۔ ❁ رسول کریم ﷺ نے ہمیشہ کیلئے اور ہر شہر کیلئے یہ اصول ارشاد فرمایا ہے

کہ "چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار یعنی عید کرو" اس اصول کی فقہ اسلامی میں پوری تفصیل مذکور ہے۔ ﴿۞﴾ انہوں نے کہا کہ ہر شہر و آبادی کے مسلمانوں کا یہ حق ہے کہ رویت وشہادت کی بناء پر عمل کریں کیونکہ جیسے ایک مسجد کی اذان دوسری مسجد کیلئے کافی نہیں اسی طرح ایک شخص کا فیصلہ بغیر شہادت دوسرے شہر اور سارے ملک کیلئے بالکل ناکافی ہے۔ اور اس بات کا شرعاً عقلاً کوئی جواز نہیں کہ مطلع صاف ہونے کے باوجود لاکھوں کی آبادی کو رویت وشہادت کے ضابطہ سے محروم کر کے کسی دور افتادہ جگہ کا فیصلہ ان پر مسلط کیا جائے۔ ﴿۞﴾ مولانا ابوداؤد نے کہا کہ حالیہ صورت میں جن مسلمانوں نے ہلال کمیٹی کے فیصلہ واعلان کو ناکافی سمجھ کر جمعۃ المبارک کا روزہ نہیں رکھا شرعاً انہوں نے کوئی جرم نہیں کیا"۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۳ جون ۱۹۸۴ء)

قارئین! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حضرت صاحب نے محض شرعی نقطہ نظر سے رویت ہلال کمیٹی سے اتفاق نہ فرمایا اور مسلمانوں کو صحیح شرعی صورتحال کے مطابق بروقت شرعی مسئلہ بیان فرما کر اپنا فریضہ سرانجام دیا...... دور حاضر کا یہ بھی ایک عجوبہ اور تاریخ کا سیاہ باب ہے کہ قرآن وسنت کی روشنی میں کلمہ حق بیان کرنے پر بعض "دانشور" کہلانے والے بھی میدان عمل میں آجاتے ہیں اور حق گوئی کرنے والی ہستی کے خلاف معاذ اللہ باقاعدہ مہم چلائی جاتی ہے اور مسلسل بیان بازی شروع کر دی جاتی ہے مگر ان کی اس "مہربانی" کے باوجود بحمدہ تعالیٰ حق بیانی کرنے والوں کو ہمیشہ فتح وکامیابی حاصل ہوتی ہے اور وہ کسی کی مخالفت کے باوجود اپنا یہ فریضہ بخیر وخوبی سرانجام دیتے ہیں۔

گو لاکھ زمانہ مخالف ہو' حالات بھی خوش اطوار نہ ہوں
باطل سے ٹکرانے والے باطل سے ٹکراتے ہیں

آمدم برسر مطلب: حضرت موصوف نے حسب معمول برقت مذکورہ بالا بیان جاری فرما کر عوام وخواص کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیا...... تو آپ کے اس خالص شرعی نقطہ نظر کے مقابلہ میں بھی حاسدین ومعاندین نے مخالفت شروع کر دی اور مجیب الرحمٰن شامی (چیف ایڈیٹر روزنامہ پاکستان لاہور) ان مخالفت کرنے والوں میں پیش پیش تھے (جو اُس وقت روزنامہ نوائے وقت میں ''جلسہ عام'' کے عنوان سے کالم لکھا کرتے تھے) انہوں نے اپنے بعض کالموں میں حضرت صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے خلاف محض بغض وحسد کی بناء پر طعن وتمسخر سے بھرپور جھوٹا پراپیگنڈا کر کے فضاء خراب کرنے کی ناکام کوشش کی تو اُس موقع پر بھی حضرت نباض قوم مدظلہ العالی نے بروقت شامی صاحب کی غلط فہمی کا تدارک فرما کر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی فرما دیا' آپ کے بیان کردہ ناقابل تردید حقائق سے شامی صاحب لاجواب وخاسر ہو گئے ...... اُس صورت حال کو آپ کی معلومات میں اضافہ کیلئے بصورت مکالمہ شائع کیا جارہا ہے' ملاحظہ فرمایئے:

نباض قوم مدظلہ بنام مجیب الرحمٰن شامی

شامی: ''گوجرانوالہ پہلوانوں کا شہر ہے' اب وہاں کے ایک عالم دین جنہیں جماعت رضائے مصطفےٰ کا امیر بھی بتایا گیا ہے اُبھر کر سامنے آئے ہیں۔ نام نامی مولانا ابوداؤد محمد صادق ہے۔ بد نصیبی سمجھئے کہ یا کم علمی کہ میں نے حضرت کا نام

اس سے پہلے نہیں سنا تھا ان کی جماعت سے بھی تعارف حاصل نہیں تھا لیکن دیر آید درست آید شاید اسی کو کہتے ہیں۔ اب ان کا نام اچھی طرح یاد ہو گیا ہے۔ ﴿﴾ ان حضرت نے جمعہ کا روزہ نہیں رکھا اور ایک اخبار کے مطابق عقیدت مندوں نے بھی ان کی پیروی میں جمعے کا دن خوب کھا پی کر گزارا۔ ﴿﴾ یہ لوگ اگر چاہیں تو کوئی روزہ نہ رکھیں' یہ اُن کا اور احترام رمضان آرڈی نینس کا معاملہ ہے۔ ان دونوں کے معاملات میں کوئی اور دخل دینے والا کون؟ ﴿﴾ لیکن بات یہاں رُکی نہیں ہے۔ مولانا نے ایک اخباری بیان جاری فرمایا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ جس طرح ایک مسجد کی اذان دوسری مساجد کیلئے کافی نہیں' اُسی طرح ایک شہر کا چاند بھی دوسرے شہر کے لئے ناکافی ہے۔ الخ۔ یوں لگتا ہے ابھی انہوں نے رعایت سے کام لیا ہے۔ وگرنہ کہا جا سکتا تھا کہ ہر آدمی کی اپنی اپنی نماز ہے اپنا اپنا وضو ہے۔ الخ۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۶ جون ۱۹۸۴ء)

نباضِ قوم: "نوائے وقت" ۶ جون کے کالم "جلسۂ عام" میں رویت ہلال کے شرعی مسئلہ کے سلسلہ میں میرے ایک بیان کو (شامی صاحب کی طرف سے) ہدف تنقید بنایا گیا ہے چونکہ اس کالم میں شائع شدہ بعض باتیں حقائق کے برعکس ہیں اس لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ صحیح صورت حال کی وضاحت کر دی جائے تاکہ غلط فہمی کا ازالہ ہو اور لاعلمی میں لکھی گئی باتوں کا تدارک ہو سکے۔ ﴿﴾ صاحب مضمون نے لکھا ہے کہ "مولانا اور ان کے عقیدت مندوں نے یہ دن (یکم جون) کھا پی کر گزارا" حالانکہ اس دن بفضلہٖ تعالیٰ میں نے خود بھی (نفل نیت سے) روزہ رکھا

اور میرے اکثر عقیدت مند بھی روزہ دار تھے ﴿﴾ جیسا کہ کتب فقہ میں اس امر کی تصریح موجود ہے کہ "یــــوم الشك" کو خالص نفل کی نیت سے روزہ رکھا جا سکتا ہے۔ لیکن جب تک رویت یا شہادت نہ ہو، محض رویت ہلال کمیٹی کا اعلان ثبوت شرعی کے تحت نہیں آتا۔ ﴿﴾ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند دیکھے بغیر روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ "لا تصوموا حتی تروا الهلال ولا تفطروا حتی تروه" لہٰذا میرا یا دیگر کسی مسلمان کا اس شرعی مسئلہ کا احترام کرنا ہرگز احترام رمضان آرڈیننس کے منافی نہیں۔ نیز بعد میں جب چاند کی شہادت مل گئی تو ثبوتِ رمضان کے بعد پہلا نفلی روزہ بھی رمضان کا شمار ہوا (کما فی الفقه) اس کالم میں یہ مسئلہ شرعی نقل کرنے کے باوجود کہ "ہر شہر و آبادی کے مسلمانوں کا حق ہے کہ اپنی رویت و شہادت کی بناء پر عمل کریں" اس پر اپنی اپنی نماز کی جو حاشیہ آرائی کی گئی ہے وہ حد اعتدال سے تجاوز ہے انفرادی امثلہ و خوش طبعی و مزاح کا یہ کوئی موقع نہ تھا۔

﴿﴾ مضمون نگار کا یہ لکھنا کہ "یہ لوگ اگر چاہیں تو کوئی روزہ نہ رکھیں" نہایت ناروا ذاتی حملہ ہے جس کا کسی لحاظ سے بھی کوئی جواز پیش نہیں کیا جا سکتا' کسی بھی مسلمان کی نسبت ایسی بدگمانی بہت نامناسب و افسوسناک ہے۔ چہ جائیکہ کسی خادم دین' اہل علم کے متعلق ایسے ناروا الفاظ استعمال کیے جائیں۔ ﴿﴾ امید ہے کہ مضمون نگار محض غلط فہمی کی بناء پر آئندہ مسائل شرعیہ اور علماء دین کے متعلق لکھتے ہوئے احتیاط ملحوظ رکھیں گے۔ (نوائے وقت لاہور ۵ جولائی ۱۹۸۴ء)

شامی: "مخالفین رویت ہلال کمیٹی کی قیادت علامہ احسان الٰہی ظہیر نے سنبھال

رکھی تھی۔ علامہ ٹیم ان کے علاوہ جن پر مشتمل تھی وہ تھے گوجرانوالہ کے مولانا ابوداؤد محمد صادق' اہلحدیث کپتان کی اقتدا میں بریلوی مکتب فکر کے مولانا ابوداؤد نے کپتان ظہیر پر بہت کچھ پڑھ پڑھ کر دم کیا۔ کپتان ظہیر کو مولانا ابوداؤد کا وسیلہ کام نہ آیا۔ احسان الٰہی ظہیر اور مولانا ابوداؤد جو آج تک کسی معاملے میں اکٹھے نہیں پائے گئے' چاند پر ایک ہو گئے"۔ (روزنامہ نوائے وقت ۴ جولائی)

نباضِ قوم: "بخدمت شامی صاحب" "نوائے وقت" ۶ جون کے جلسہ عام کے بعد ۴ جولائی کے جلسہ عام میں بھی آپ نے اپنے مخصوص انداز میں فقیر کو یاد فرمایا ہے۔ چونکہ آپ کی تحریر سے سخت غلط فہمی اور بدگمانی پھیلنے کا اندیشہ ہے اس لئے صورتحال کی وضاحت کیلئے درج ذیل سطور ارسال ہیں' آپ نے ۴ جولائی کے کالم "جلسہ عام" میں بقول خود "غیر مقلد" احسان الٰہی ظہیر کی ٹیم میں فقیر کو شامل کرنے کے علاوہ ان کی اقتداء کرنے اور چاند پر ایک ہو جانے کا جو تاثر دیا ہے وہ خلاف واقعہ ہے۔ (اگرچہ الفاظ و انداز کچھ بھی ہو) اس لئے کہ (بلا خوف لومة لائم) فقیر کسی غیر مقلد کی اقتداء و قیادت اور اس کی ٹیم میں شمولیت کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ ویسے بھی یہ حقیقت ہے کہ ظہیر صاحب کے متعلق آپ کے انکشافات سے قبل مسئلہ زیر بحث میں فقیر کو ان کے مؤقف و کردار کے متعلق کچھ معلوم نہیں تھا۔ ﴿۱﴾ فقیر کا عمل بفضلہ تعالیٰ اکابر علماء اہلسنت کی تحقیق و فتاویٰ کی روشنی میں اپنی صوابدید پر تھا' کسی دوسرے کی اقتداء و قیادت میں نہیں۔ ویسے بھی فقیر و ظہیر کا معاملہ ایک ہونے کی بجائے نمایاں تفاوت پر مبنی ہے۔ ﴿۲﴾ انہوں نے پہلے دن

جمعہ کا روزہ نہ رکھا' فقیر کا مع احباب روزہ تھا۔ ان کے ۲۸ روزے ہوئے' فقیر کے اُنتیس۔ ﴿ ان کا قول وکردار غیر مقلدانہ تھا۔ فقیر کا فقہ حنفی کی روشنی میں بزرگانِ دین کے اس اجتہاد و تحقیق کے تحت کہ یـــوم الشک کو ثبوت ہلال کے بغیر بہ نیت رمضان روزہ رکھنا منع ہے اور خالص نفل کی نیت سے جائز ہے۔ لہٰذا ظہیر کی اقتداء و قیادت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا''۔

(''رضائے مصطفےٰ'' ذوالقعدہ ۱۴۰۲ھ/اگست ۱۹۸۲ء)

اکابرین کی تائید: بحمدہٖ تعالیٰ تمام مسائل دینیہ میں حضرت نباض قوم مدظلہ العالی بہر صورت مسلک اعلیٰ حضرت کے تابع و ہم نوا ہوتے ہیں اور بفضلہٖ تعالیٰ تمام مسائل میں آپ تنہا نہیں بلکہ پاک و ہند کے صف اوّل کے مسلمہ کثیر اکابر و مشاہیر علمائے اہلسنّت' اعاظم مفتیان شریعت اور متعدد خلفاء و تلامذہ و شہزادگانِ اعلیٰ حضرت کی تائید و حمایت انہیں حاصل ہے.....(ذالك فضل الله يوتيه من يشاء)

رویت ہلال کے سلسلہ میں: ☆ مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ☆ مفتیٔ اعظم ہند' شہزادۂ اعلیٰ حضرت علامہ الشاہ مصطفےٰ رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ☆ محدث اعظم پاکستان علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ ☆ مفتیٔ اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکات سید احمد رحمۃ اللہ علیہ ☆ غزالی زمانہ علامہ احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کے استاذِ محترم و مرشد گرامی حضرت مولانا محمد خلیل کاظمی محدث امروہوی رحمۃ اللہ علیہ ☆ علامہ ابوالحامد سید محمد احمد صاحب محدث اعظم کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ ☆ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ ☆ شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی

رحمۃ اللہ علیہ اور ☆ بحر العلوم علامہ عطاء محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے جلیل القدر اکابرین کی تائید حضرت نباض قوم مدظلہ کو حاصل ہوئی۔ (فالحمد للہ علیٰ ذالک)

بحر العلوم علامہ بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا تاریخی مکتوب: در بارہ عید الفطر اعلانِ ریڈیو پر اعتماد شرع شریف و مذہب احناف کے خلاف ہونے کے سلسلہ میں حضرت نباض قوم مدظلہ العالی کے نام ایک مکتوب میں بحر العلوم علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

گرامی قدر مولانا العلامہ محمد صادق صاحب سلمہٗ ربہٗ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! بندہ گذشتہ رمضان المبارک میں ہلال کمیٹی راولپنڈی کے اجلاس میں شریک ہوا تھا۔ بندہ کا موقف اوّل سے آخر تک یہ رہا کہ ہلال کے دو مرحلے ہیں۔

اوّل: جہاں چاند نظر آ گیا اور شرعی طور پر ثابت ہوا۔

دوم: جس شہر میں چاند نظر نہیں آیا تو اس کیلئے کتب احناف میں تصریح ہے کہ اس شہر میں رویت ہلال پہنچانے کیلئے طریق موجب ضروری ہے اور چونکہ دوسرا فریق بھی تسلیم کرتا تھا کہ اعلان ریڈیو طریق موجب نہیں ہے، لہٰذا اعلان ریڈیو پر اعتماد کر کے عید الفطر منانا شرع شریف اور مذہب احناف کے خلاف کھلی بغاوت ہے اور بھی بڑی طویل بحث ہوتی رہی۔ بندہ نے ایک علیحدہ ورق پر بھی اپنا عندیہ تحریر کر کے دے دیا تھا کہ اعلان ریڈیو پر اعتماد عید الفطر کیلئے ہرگز کافی نہیں ہے۔ اب بندہ نے سنا ہے کہ میرے متعلق یہ مشہور کیا گیا ہے کہ میں نے بھی ارکان ہلال کمیٹی کی

رائے سے اتفاق کرلیا تھا اور مشترکہ موقف پر دستخط بھی کر دیئے تھے۔ اس لئے بندہ عرض پرداز ہے کہ یہ بات بالکل خلاف واقع ہے۔ بندہ نے اجلاس راولپنڈی کی کارروائی کی مفصل روئیداد تحریر کی ہے' کسی وقت آپ کو روانہ کردوں گا۔ آپ اپنے رسالہ "رضائے مصطفےٰ" میں بندہ کی طرف سے مذکورہ بالا الفاظ شائع فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

(حررہ الفقیر عطاء محمد چشتی مدرس دارالعلوم مظہریہ امدادیہ بندیال)

("رضائے مصطفےٰ" صفرالمظفر ۱۳۹۵ھ)

قارئین! حضرت نباضِ قوم مدظلہ اپنی تقریر وتحریر کے دوران فرمایا کرتے ہیں:

اوروں کا ہے پیام اور' میرا پیام اور ہے
قوم کے درد مند کا' طرز کلام اور ہے

(اور) اندازِ بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے
شاید کہ اُتر جائے کسی دل میں میری بات

اسی سلسلہ میں

"الا ماشاء اللہ علماء ومشائخ کا اپنے علمی ومنصبی مقام سے تغافل کیوں؟"

کے عنوان کے تحت حضرت نباض قوم مدظلہ العالی نے کوزے میں دریا بند فرما دیا ......قارئین! ملاحظہ فرمائیں:

"علم دین پڑھنے پڑھانے والوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے اور طلباء کو پوری کوشش کے ساتھ ذہن نشین کرانی چاہیئے کہ علم دین خدا تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت وتور ہے اور

علم دین اس لئے پڑھا اور پڑھایا جاتا ہے کہ اسے یاد رکھا جائے۔ اس پر عمل کیا جائے اور استقامت و ثابت قدمی اختیار کی جائے۔ ﴿﴾ اور جس طرح اساتذہ کرام نے طلباء کو پڑھایا ہے اور محنت کرائی ہے اسی طرح طلباء بھی اپنی ذمہ داری محسوس کریں اور تعلیم و تدریس کا یہ سلسلہ جاری و ساری رکھا جائے۔ بقول شاعر:

جو سیکھا ہے سب کو سکھاتے چلو
دیئے سے دیئے کو جلاتے چلو

بلکہ تعلیم و تدریس کا سلسلہ جاری و ساری رکھنے کے ساتھ ہر طالب علم کو حافظ باعمل اور عالم باعمل اور علم و عمل کا نمونہ و مجسمہ بن کر قوم کی رہنمائی کرنی چاہیئے اور مثالی کردار ادا کرنا چاہیئے۔ واللہ الھادی والموفق

جاننا چاہیئے کہ درس نظامی اور بسلسلہ درس و تدریس حدیث شریف و فقہ شریف کی تقریباً ہر چھوٹی بڑی کتاب میں مسئلہ رویت و شہادت بیان کیا اور سمجھایا گیا ہے۔ جس کے مطابق ثبوت ہلال کیلئے ریڈیو، ٹی وی اور رویت ہلال کے اعلان و خبر کی کوئی گنجائش نہیں۔ ہر شہر و بستی میں یا چاند نظر آ جائے یا شہادت شرعی میسر آئے تب چاند کا ثبوت شرعی ہو گا اور اس کے مطابق روزہ رکھا جائے گا اور عید منائی جائے گی۔ مگر افسوس کہ اتنا ضروری شرعی مسئلہ علماء و مشائخ کے تغافل و بے عملی کے باعث طاق نسیان میں رکھ دیا گیا ہے۔

یاد رہے کہ جس زمانہ میں پیر کرم شاہ صاحب رویت ہلال کمیٹی کے چیئرمین منتخب ہوئے تھے۔ آپ نے اپنی چیئرمینی اور ٹیلیویژن پر اعلان و خبر کے جواز پر ایک مختصر کتاب لکھی تھی۔ جس کا جواب استاذ الاساتذہ علامہ عطا محمد

بندیالوی علیہ الرحمۃ نے ۲۰ صفحات کی کتاب لکھ کر شائع کیا تھا اور چیلنج کیا تھا کہ رویت ہلال کمیٹی کا اعلان وخبر کسی بھی طرح قابل عمل و لائق اعتبار نہیں ۔ بحکم حدیث چاند دیکھ کر روزہ رکھو یا شہادت شرعی حاصل کرو ورنہ ٹی وی و ٹیلیفون کی اطلاع واعلان سے ثبوت حاصل نہ ہوگا۔

دوسرا مسئلہ: رویت ہلال وشہادت کے مسئلہ کی طرح تقریباً حدیث شریف وفقہ شریف کی ہر چھوٹی بڑی کتاب میں مستقل ابواب وعنوانات کے تحت تصویر وفوٹو بازی کے حرام وشدید گناہ ہونے کا مسئلہ بھی داخل نصاب ہے اور مدرسین واساتذہ حضرات یہ مسئلہ پڑھاتے اور سمجھاتے ہیں کہ جاندار کی تصویر حرام وگناہ ہے اور جس گھر میں اعزاز واہتمام سے تصویر رکھی یا لٹکائی گئی ہو وہاں ملائکہ رحمت داخل نہیں ہوتے مگر مسئلہ تصویر بھی علماء ومشائخ کے تغافل و بے عملی و بے حسی کے باعث طاق نسیان میں رکھ دیا گیا ہے اور ستم ظریفی کی انتہاء یہ ہے کہ فارغ التحصیل طلباء کی دستار فضیلت کے موقع پر مساجد ومدارس میں حضرات اساتذہ وشیخ الحدیث وشیخ القرآن باقاعدہ تصاویر کھنچواتے، طلباء کے گروپ فوٹو بنوائے جاتے اور رسائل و اخبارات میں شائع کرائے جاتے ہیں اور اس گناہ بے لذت میں تلامذہ اساتذہ مقررین وسامعین سب شریک گناہ ہوتے ہیں۔ جن میں کوئی سمجھانے بتانے اور تنبیہ کرنے والا نہیں ہوتا۔ آہ! یہ بے حسی و بدعملی اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے تغافل اور فراموشی ..... انا للہ وانا الیہ راجعون"۔

(خیر اندیش وخیر کیش: ابوداؤد محمد صادق غفرلہ)

ہدایات وتنبیہات: محافل ومجالس کے انعقاد کا مقصد اور مقررین، سامعین و نعت خوانوں کی خصوصی توجہ کیلئے حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی چند ضروری ہدایات و تنبیہات درج ذیل ہیں:

"**مقاصد:** مقصد کی ہم آہنگی یعنی سب کا مقصد ان اجتماعات سے ایک ہونا چاہیے اور وہ ہے دین ومذہب کی تبلیغ وترویج عقائد واعمال واخلاق کو قرآن مجید، احادیث نبویہ اور ارشادات بزرگان دین کی روشنی میں سمجھنا اور ان پر عمل کرنا اور اقوام عالم کو اُن سے روشناس کرانا، نہ کہ نفسانی مفاد اور فوٹو بازی ونمائش کا مظاہرہ کرنا ❁ یہ اجتماعات خدا اور رسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم) کی خوشنودی، ان کا قرب حاصل کرنے اور اپنی آخرت کو سنوارنے کیلئے ہونے چاہئیں، ان میں کسی قسم کے اغراض دنیاوی اور خواہشات نفسانی قطعی طور پر دخیل نہ ہوں کیونکہ یہ اجتماعات عبادت میں داخل ہیں اور عبادت میں خلوصِ قلب ضروری ہے۔ ❁ سب ارکان کا فرض ہے کہ وہ شعائرِ مذہبیہ کو قائم رکھیں ان میں سے اہم ترین چیز نماز باجماعت ہے۔ تمام اجتماعات میں وہ مجالس کی صورت میں ہوں یا جلوس کی شکل میں جب نماز کا وقت آ جائے تو سب حضرات بلا استثناء نماز ادا کریں۔ اب ہم ہر طبقے کے الگ الگ فرائض، ذمہ داریوں اور آداب کو بیان کرتے ہیں۔

علماء کرام: وہ یہ سمجھیں کہ ہم نے علم دین اس لئے حاصل کیا ہے کہ اس پر خود عمل کریں اور دوسرے لوگوں کو اس کی تبلیغ کریں۔ اس کے حصول کا مقصد دولت کمانا ہرگز نہیں۔ پیشہ وارانہ تبلیغ کی بجائے مخلصانہ خدمت دین کریں۔

❁ ان کی کوشش ہونی چاہیئے کہ جہاں جن مطالب کے بیان کرنے کی زیادہ ضرورت ہو وہاں انہیں بیان کریں۔ اپنے بنیادی اصول قرآن وحدیث اور عقل کی روشنی میں مثبت و موثر انداز میں بیان کریں اور نصیحت و شفقت کے جذبہ سے سرشار ہوکر بیان کریں تا کہ اُن پر اثر انداز ہو۔

❁ ان کا لباس اور شکل وصورت علماء جیسی ہو یعنی ایسا لباس نہ پہنیں جو علماء کا لباس نہ سمجھا جاتا ہو اور ان کے بال انگریزی طرز کے اور داڑھی منڈھی کتری ہوئی نہ ہو۔

❁ ایسی حرکات جو علماء کے شایان شان نہیں یا ایسے الفاظ جو دائرۂ تہذیب سے خارج ہیں یا ایسی باتیں پھبتیاں اور کہاوتیں جو مبلغ کی شان کے خلاف ہوں ان سے احتراز کریں، ہر لحاظ سے مذہبی ثقافت اور علمی وقار کو مدنظر رکھا جائے۔

❁ کسی آیت کی تفسیر اپنی رائے سے نہ کریں۔ فضائل ومسائل میں کوئی ایسی بات نہ کریں جس کو کسی کتاب میں خود نہ پڑھا ہو یا جسے مسلّم ومعتمد علیہ شخصیت سے نہ سنا ہو اور دونوں صورتوں میں اس کا حوالہ دیں۔ جو روایت کسی کتاب سے پڑھی جائے اس کے الفاظ میں ایسا تصرف نہ کریں جو اصل روایت سے اخذ نہ ہوسکتا ہو اور اسے ناول یا افسانہ کی صورت نہ بنادیا جائے تا کہ ذہنی عیاشی کی بجائے دل کی گہرائی میں اُترے ❁ جو روایت اصول مذہب یا مسلّم تاریخی حقائق کے خلاف ہو یا جس کے سمجھنے سے عامۃ الناس عاجز ہوں اسے بھی بیان نہ کیا جائے تا کہ وہ کسی الجھن یا کج بحثی میں مبتلا نہ ہوں۔ ❁ عالم دین کو چاہیئے کہ وعظ رضائے الٰہی کے لئے کرے اور بانیان مجلس اپنی خوشی سے جو نذرانہ پیش کریں۔ وہ خندہ پیشانی سے اسے قبول کرلے اور بانیان مجلس کیلئے وہ وبالِ جان نہ بنے۔ یعنی کھانے پینے

نذرانے اور رہنے سہنے میں ایسی فرمائشات نہ کرے جوان کیلئے بوجھ کا باعث بن جائیں بلکہ جو کچھ مل جائے اس پر صابر و شاکر رہے۔ ❁ دوسرے علماء و مقررین سے حسد بغض و کینہ نہ رکھے' جتنا وقت دیا جائے اس کے اندر رہ کر بیان کرے دوسروں کا وقت نہ کھائے اور اتنی دیر بیان کرے جتنی دیر سامعین خوشی سے سنیں اور صبح نماز باجماعت ادا کر سکیں۔ ❁ دعوت قبول کر لینے کی صورت میں وعدہ خلافی نہ کرے اور اگر کسی مجبوری کی بناء پر حاضر نہیں ہو سکتا تو پھر بروقت انہیں اطلاع دے تا کہ وہ متبادل انتظام کر سکیں اور اگر کرایہ لیا ہو تو معذرت کے ساتھ واپس کر دے' ہضم کرنے کی کوشش نہ کرے۔ ❁ شعار مذہبی عبادات واجبہ اخلاق حسنہ اور آداب شرعیہ و عرفیہ کی پابندی کرے تا کہ اسے دیکھ کر دوسرے بھی ان امور و آداب کے پابند بنیں' نہ یہ کہ وہ ان کے دین سے متنفر ہونے کا سبب بن جائے۔ یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ اسٹیج پر آنے والا شخص مذہب اور قوم کا نمائندہ سمجھا جاتا ہے اس پر لوگوں کی خصوصی نظر اور توجہ ہوتی ہے۔ لہٰذا اسے اسٹیج پر اور اپنی عام زندگی میں اپنے اعمال و اخلاق کی خصوصی طور پر نگہداشت رکھنی چاہیئے اور اپنے بچوں اور شاگردوں کو بھی اچھا نمونہ بنانا چاہیئے۔

نعت خواں حضرات: علاوہ ان امور کے جو علماء کے متعلق بیان ہو چکے ہیں کیونکہ ان میں سے اکثر چیزیں دونوں طبقوں میں مشترک ہیں۔ نعت خواں حضرات کیلئے کم از کم یہ ضروری ہے کہ وہ بقدر ضرورت امور مذہبیہ سے واقف ہوں اور شریعت و سنت کے پابند ہوں۔ اخلاق و کردار پر بھی عشق رسول کی جھلک ہو' طمع

سے نفرت ہو۔ ﴿﴾ نعت خوانی خوش الحانی سے کریں لیکن فلمی گانوں کی طرز سے اجتناب کریں اور موسیقی کے انداز سے بچیں' اگرچہ سادگی سے نعت پڑھیں مگر دلی خلوص و محبت سے پڑھیں' اسی میں برکت ہے۔ ﴿﴾ کسی ذمہ دار بزرگ و شاعر اہلسنّت کا کلام پڑھیں۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی "حدائق بخشش" اور مولانا حسن رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی "ذوقِ نعت" کا کچھ حصہ ضرور یاد کریں۔ ﴿﴾ ایسا کلام پڑھیں جو شریعت کے تقاضوں کے مطابق ہو اور وہ خود بھی اسے سمجھتے ہوں اور اس پر عمل بھی ہو سکتا ہو' محض زبانی مبالغہ نہ ہو۔ ﴿﴾ نماز اور روزے کی پابندی کریں' داڑھی نہ منڈوائیں' نہ ایک مشت سے کم کترائیں' سر پر انگریزی بال نہیں ہونے چاہئیں' نہ ننگے سر رہنا چاہیئے' لباس کا بھی خیال رکھا جائے' ایسا لباس ہو جو عرفاً شریفانہ لباس سمجھا جاتا ہو' ٹیڈی و فیشنی قسم کا نہ ہو۔ ﴿﴾ علماء کا احترام کریں' ان کو اپنا مدمقابل تصور نہ کریں بلکہ ان سے شاگردوں کی طرح استفادہ کرنے کی کوشش کریں' اُن کا مقام بہرحال اِن سے بلند ہے۔

سامعین: اجلاس و محافل میں شرکت کا مقصد معرفت الٰہی و محبت نبوی کا حصول اور خلوص کے ساتھ مذہبی معلومات سے آشنا اور باخبر ہونا ہو' محض سماعت کا چسکہ و ذہنی عیاشی نہ ہو' مجلس میں بیٹھ کر خلافِ اخلاق و آدابِ حرکات سے اجتناب کریں۔ ننگے سر نہ بیٹھیں بیان کرنے والے کا مذاق نہ اُڑائیں۔ آپس میں باتیں نہ کریں نہ کوئی ایسی حرکت کریں جس سے بیان کرنے اور سننے والا بے ذوق ہو' محفل کو ایک رسم و میلہ نہ سمجھیں' ذریعہ اصلاح بنائیں ﴿﴾ جو کچھ سنیں' اسے یاد رکھیں اس پر عمل

کریں اور دوسروں تک دین کا پیغام پہنچائیں یعنی

؎ جو سیکھا ہے سب کو سکھاتے چلو...... دیئے سے دیئے کو جلاتے چلو

❖ محافل و اجلاس میں شمولیت کے ساتھ پنجگانہ نماز کی لازمی پابندی کریں۔ بالخصوص صبح کی نماز باجماعت کا پورا خیال رکھیں۔ ایسا نہ ہو کہ رات جلسہ سنتے رہیں اور فجر کی نماز باجماعت سے محروم رہ کر صبح اُٹھتے ہی خلاف ورزی شروع کر دیں۔ وما علینا الا البلاغ المبین

(المخلص: خادم اہلسنّت ابوداؤد محمد صادق)"

سحری وافطاری کے اعلانات: نباضِ قوم مدظلہ العالی نے ساری زندگی درس عشق رسول ﷺ مذہب حق اہلسنّت کے پرچارؒ کے ساتھ ساتھ نماز و داڑھی شریف کی تبلیغ پر بڑا زور دیا ہے۔ ماہِ ذیشان رمضان میں عموماً سحری وافطاری کے اوقات میں اعلانات کیے جاتے ہیں۔ حضرت نے اس سلسلہ میں مرکز اہلسنّت زینت المساجد کے مؤذن کو فرمایا کہ "سحری وافطاری کے اعلانات کے ساتھ نماز کی تبلیغ بھی ہونی چاہیے" چنانچہ آپ نے بڑے پیارے جملے ارشاد فرمائے۔ قارئین کرام! ہو سکے تو آپ بھی رمضان المبارک میں اسی انداز سے سحری وافطاری کے اعلانات فرما کر بے شمار نیکیاں حاصل کریں۔

"سحری کا وقت ختم ہو چکا ہے' کھانا پینا بند کریں اور نماز کی تیاری کریں"

"افطاری کا وقت شروع ہو چکا ہے' روزہ افطار کریں اور نماز کی تیاری کریں"

☆ نباضِ قوم مدظلہ کی تربیت ہی سے شہید میلادِ مصطفےٰ مولانا ابوالحامد محمد اکرم رضوی

بھی کیا پیاری شخصیت تھے۔ خوبصورت بیان بھی فرماتے اور ذوق آتا تو بڑے پیارے انداز میں اذان بھی پڑھتے جبکہ رمضان المبارک میں صبح تلاوت قرآن پاک، درود تاج شریف اور قصیدہ بردہ شریف پڑھ کے لوگوں کو اس انداز سے جگاتے "روزے دارو اللہ و رسول (جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیار و اٹھو تہجد پڑھو اور سحری کا اہتمام کرو"۔

• ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں آپ نے قطب مدینہ حضرت مولانا محمد ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین حضرت مولانا محمد فضل الرحمٰن صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ، نبیرۂ امیر ملت حضرت علامہ پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ طریقت حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف و دیگر اہل محبت کے شدید اصرار پر جمعیت علماء پاکستان کے ٹکٹ پر قومی اسمبلی کا الیکشن لڑا۔ نظام مصطفےٰ کا نفاذ جمعیت کا نصب العین تھا۔ حضرت موصوف کی انتخابی مہم کا پہلا جلوس منڈی کامونکی سے گوجرانوالہ شہر تک ۱۴ میل لمبا مثالی جلوس تھا، جس میں شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ سمیت جید علماء و مشائخ، ارباب فکر و دانش اور احباب اہلسنّت نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔ یہ جلوس پیدل افراد کے علاوہ بے شمار ٹرکوں، بسوں، ٹرالیوں، کاروں، سکوٹروں اور سائیکلوں پر مشتمل تھا۔ جلوس کے عظیم ہجوم کے باعث جی ٹی روڈ پر دیر تک ٹریفک معطل رہی۔ رات کو بعد نماز عشاء گوجرانوالہ کی عوامی جلسہ گاہ باغ جناح میں عظیم الشان "سنی کانفرنس"

منعقد ہوئی جو نہایت درجہ کامیاب رہی۔ بدعقیدہ لوگوں کی کذب بیانی و منفی حربوں کے باوجود مجموعی طور پر جمعیت علماء پاکستان کے امیدوار حضرت نباض قوم مدظلہ کو بہت اچھے ووٹ ملے اور اُن کا پہلا نمبر رہا۔ جمعیت علماء اسلام دیوبندیوں کو ۳۱۸۷، جماعت "اسلامی" کو ۸۶۸۰، جماعت "اہلحدیث" کو ۶۳۲۲ جبکہ ماشاء اللہ حضرت نباض قوم مدظلہ العالی کو ۱۲۷۴۷ ووٹ ملے۔ اس طرح اہلسنّت کی واضح اور نمایاں اکثریت و برتری کا زبردست مظاہرہ ہوا۔ (فالحمد للہ علیٰ ذالک)

﴿﴾ جناب رشید احمد چغتائی لکھتے ہیں: ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں جمعیت علمائے پاکستان نے انتخاب لڑنے کا فیصلہ کیا تو حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے اسے ہر لحاظ سے سراہا۔ جب ضلع و شہر گوجرانوالہ کی جمعیت علمائے پاکستان نے قومی اسمبلی کے حلقۂ گوجرانوالہ کے نمائندہ کے طور پر حضرت نباضِ قوم مدظلہ کو اپنا اُمیدوار نامزد کیا تو آپ نے ذاتی طور پر الیکشن کو ناپسند کرتے ہوئے بھی جمعیت کے متفقہ فیصلے کو قبول کیا۔ آپ نے بھرپور طریقے سے انتخابی مہم چلائی۔ گوجرانوالہ کے گلی کوچوں اور قرب و جوار کے دیہاتوں، قصبوں میں دن رات میٹنگوں اور عام جلسوں میں جمعیت کا منشور اور نظام مصطفےٰ کے نفاذ کی جدوجہد کا تعارف کرایا۔ ﴿﴾ انتخابی مہم کے دوران بعض حلقوں نے یہ کوشش کی کہ اسلامی نظام کے نفاذ کا مطالبہ کرنے والی جماعتیں متحدہ محاذ قائم کرلیں۔ حضرت نباضِ قوم مدظلہ نے فرمایا کہ ہم ہر لحاظ سے اکثریت میں ہیں۔ ووٹ ہمارے زیادہ ہیں لہٰذا جماعت اسلامی، دیوبندی، وہابی نمائندوں کو چاہیئے کہ وہ ہمارے حق میں دستبردار ہو جائیں لیکن پاکستان کی مغرور ترین تنظیم جماعت اسلامی اس راہ میں آڑے آئی اور اس پر زور دیتی رہی کہ سب

اُمیدوار ہمارے حق میں بیٹھ جائیں۔ ہم کسی کے حق میں دستبردار نہ ہوں گے۔ سو انتخاب کے دن ساری دنیا نے دیکھ لیا کہ پیپلز پارٹی کے امیدوار کے بعد سب سے زیادہ ووٹ حضرت نباضِ قوم مدظلہ کو ملے پھر مسلم لیگ، جمعیت علمائے اسلام، جمعیت اہلحدیث کے اُمیدوار سب حضرت نباضِ قوم مدظلہ سے پیچھے رہ گئے۔ جماعت اسلامی کے اُمیدوار کو سب سے کم ووٹ ملے۔ (کتاب ''احوال صادق'')

سید سلطان احمد شاہ صاحب: لاہور میں تشریف رکھنے والے ایک بزرگ جن سے راقم الحروف (نیازی) کا کافی عرصہ قبل سے تعارف تھا۔ اس انتخاب سے قبل میں نے اُن سے مشورہ لیا کہ ''حضرت نباض قوم مدظلہ انتخاب میں حصہ لیں یا نہیں؟'' انہوں نے فرمایا ''ضرور حصہ لیں، آپ لوگوں کو پتہ نہ چلے گا اور ان شاءاللہ کثیر ووٹ آئیں گے''۔

﴿﴾ یہ حضرت شاہ صاحب کوٹ خواجہ سعید نامی بستی المعروف کھوجے شاہی میں رہائش رکھتے تھے۔ خود ریلوے میں ملازم تھے مگر ان کی روحانی منازل بڑی ارفع و اعلیٰ تھیں اور حضرت داتا گنج بخش فیض عالم کے حضور انہیں خصوصی حضوری حاصل تھی اور ہر جمعرات کو اُن کے ساتھ داتا دربار میں ان کی خصوصی مجلس ہوتی تھی۔ اُن کے ان فرمودات پر فقیر کو راحت ہوئی۔ ایک مرتبہ مَیں نے عرض کیا کہ ''مَیں وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو سے ملاقات کر کے اُسے ملک میں نظام مصطفےٰ نافذ کرنے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں''۔ فرمایا ''مَیں تین چار دن روزانہ آپ کی شکل خواب میں دکھانا چاہتا ہوں پھر جانا''۔ اگلی مرتبہ جب میں حاضر ہوا تو فرمایا ''حضرت داتا

صاحب نے منع فرما دیا ہے کہ بھٹو تو دنیادار آدمی ہے' تمہارے ایسا کرنے سے ہو سکتا ہے کہ نیازی کو قتل کرا دے' لہٰذا ایسا ہرگز نہ کریں"۔ ﴿﴾ انتخابات سے چند یوم پیشتر پھر ان سے ملاقات ہوئی تو وہ بہت افسردہ تھے۔ عرض کیا "انتخابات کے حوالہ سے کوئی ہدایت اور ارشاد فرمائیں"۔ فرمایا "حضرت داتا صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ انتخابات کے متعلق روحانی فیصلہ تبدیل ہو گیا ہے' مشرقی پاکستان میں مجیب الرحمٰن کو واضح اکثریت حاصل ہو رہی ہے۔ اگر مغربی پاکستان کے ووٹ تقسیم ہو گئے تو وہ وزیراعظم پاکستان بن جائے گا اور ممکن ہے کہ پورا پاکستان بھارت کی جھولی میں ڈال دے یا ایسے فیصلے کرے جو پاکستانیوں کے مستقبل کیلئے نقصان دہ ہوں۔ اس لئے مغربی پاکستان میں بھٹو اور پیپلز پارٹی اکثریت حاصل کرے گی" اور ایسا ہی ہوا کہ مشرقی پاکستان میں مجیب الرحمٰن کو اور مغربی پاکستان میں بھٹو کو اکثریت ملی اور بھٹو صاحب نے نعرہ لگایا "اُدھر تم اِدھر ہم"...... مغربی پاکستان تو بچ گیا مگر مشرقی پاکستان آگے چل کر بنگلہ دیش میں تبدیل ہو گیا۔ حضرت نباضِ قوم مدظلہ ایم این اے تو نہ بنے مگر پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ کے بعد باقی امیدواروں کے مقابلہ میں سب سے زیادہ ووٹ لئے۔ (فالحمد للہ علیٰ ذالک) ﴿﴾ حضرت سید سلطان احمد شاہ صاحب کی روحانی اقتدار کے علاوہ حافظ قرآن بھی تھے۔ ایک دفعہ رمضان شریف کے آخری دنوں میں ملنے گیا تو فرمایا "نیازی صاحب مجھے دم کریں' مجھے نظر لگ گئی ہے"۔ میں نے دم بھی کیا اور پوچھا کہ "حضرت! آپ کو نظر کیسے لگی؟"۔ کہا "گزشتہ رات کچھ نمازیوں نے تقاضا کیا کہ ہمیں ایک رات میں پورا قرآن شریف سنائیں' میں نے بسم اللہ پڑھ کر بعد نماز عشاء تراویح شروع کر دیا

اور سحری سے قبل جب ختم کیا تو سب مقتدیوں نے واہ شاہ صاحب' واہ شاہ جی کہہ کر مجھے نظر لگا دی ہے"۔ انہوں نے ۱۵ پارے ایک پاؤں پر اور ۱۵ ایک پاؤں پر پڑھے۔ ﴿﴾ اپنی گلی نمبر ۲۵ میں مقیم مشہور سماجی لیڈر غلام نبی تیل والے نے مجھے بلایا اور کہا پتہ چلا ہے کہ کوئی بزرگ جو لاہور میں رہتے ہیں آپ کے ملنے والے ہیں۔ میرے بیٹے کو کچھ ایسے اثرات ہیں کہ ہر وقت بیمار رہتا ہے۔ اُسے گاڑی پر ساتھ لے جائیں اور دم کرا لائیں۔ میں اُن کی گاڑی میں اُسے ساتھ لے گیا۔ حضرت ایک بالکل کچے مکان میں تشریف رکھتے تھے۔ دم کرانے والے کثیر تعداد مرد وزن اتوار کے اتوار حاضر ہوتے۔ عورتیں کمرہ کی اندر کی جانب اور مرد باہر صحن میں ہوتے تھے۔ درمیان میں ایک کھڑکی تھی جس کے آگے ان کی چارپائی اندر کی طرف ہوتی اور وہ باری باری اُن کو شفا تقسیم فرماتے۔ فقیر جب بھی حاضر ہوتا وہ فوراً توجہ فرماتے اور میرا مسئلہ حل فرما دیتے۔ میں عرض کرتا آپ فارغ ہولیں میں انتظار کرلوں گا لیکن وہ فرماتے آپ دور سے آئے ہیں۔ اس لئے بتائیں کیا مسئلہ ہے؟ ﴿﴾ اُن کی یہ شفقت صرف اور صرف اس وجہ سے تھی کہ میں حضرت نباض قوم مدظلہ کا خادم خاص تھا۔ ورنہ مجھ میں اور کوئی ایسی صلاحیت ہرگز نہ تھی۔ کہ جس کی یہ جزا ہو۔ فقیر نے عرض کیا حضور! یہ برخوردار میرا ہمسایہ ہے۔ کافی عرصہ سے بیمار ہے۔ عارضہ سمجھ میں نہیں آتا۔ ان کے پاس ہمہ وقت "موکل" بھی ہوتے تھے اور "جن" بھی زیر حکم رہتے تھے۔ انہوں نے موکل سے دریافت کیا وہ جو جواب دیتا ہمیں سنائی نہ دیتا تھا۔ حضرت شاہ صاحب نے موکل سے صورتحال دریافت کی اور اُس کے ذریعہ کسی جن کو بلایا اور جناتی زبان میں ایک رقعہ لکھا ہوا اُسے دیا

مگر اُس نے انکار کر دیا۔ پھر ایک اور کو بلایا وہ بھی نہ مانا۔ پھر فرمایا داتا صاحب دربار جا کر "کانے" کو بلا لاؤ۔ وہ آیا آپ نے اُسے رقعہ دیا اور کہا میرا نام لینا۔ میں تمہیں اجازت دے رہا ہوں۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ واپس آیا۔ آپ نے فرمایا لاؤ اُس نے آپ کے ہاتھ پر مٹی کا ایک "گولہ" رکھ دیا۔ مجھے فرمایا "اندر آ جائیں" پنکھا بند کر دیں۔ یہ چھری لے کر ان دو اخباری کاغذوں پر اسے کھولیں۔ پہلے میرے دونوں ہاتھوں پر دم کیا پھر میں نے اسے کھولا تو اندر سے دو تین کاغذ کے تعویذ کچھ بال، دھاگے اور ایک کاغذ پر سوئیاں چبھی ہوئی برآمد ہوئیں۔ انہوں نے مؤکل سے تفصیل دریافت کی اور کچھ چیزیں ایک اخبار میں لپیٹ کر مجھے باہر لے جا کر آگ لگا کر جلانے کا کہا۔ دوسرے کاغذ میں باقی چیزیں لپیٹ کر کہا جاتی دفعہ دریائے راوی میں بہا دینا، پھینکنے کی آواز نہ سننا اور مڑ کر نہ دیکھنا، میں نے کہا، ٹھیک ہے۔ مریض ٹھیک ہو گیا۔ ❁ حضرت موصوف ایک مرتبہ ہمارے یہاں تشریف بھی لائے اور اُن کی آمد کئی مریضوں کی صحت یابی کا باعث بنی۔ مجھے فرمایا "مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ سے کہیں کہ وہ دعا کریں کہ حضرت داتا صاحب مجھے عمرہ شریف کی اجازت دیں لیکن اس آرزو کے جلد بعد وہ اپنے وطن چلے گئے جو سرحد کے علاقہ میں تھا۔ ایک مرتبہ جب وہ گوجرانوالہ آئے ہوئے تھے، صوفی محمد نذیر صاحب مرحوم جو کبھی کبھی اُن کے پاس جاتے تھے نے عرض کیا کہ گھر کے حالات خراب ہیں، کچھ سمجھ نہیں آتا کیا صورت حال ہے آپ نے مؤکل سے صورت حال دریافت کی اور ایک جن کو بلا کر کہا کہ ان کے گھر جاؤ، اوپر سے تیسری سیڑھی میں تعویذ دبے ہیں نکال لاؤ۔ وہ لے آیا۔ اُن کا ضائع کرنے کا کہہ کر اپنی

طرف سے تعویذ دیئے کہ گھر میں کسی جگہ وزن کے نیچے رکھ دو۔ آئندہ آپ کے خلاف کوئی تعویذ بھی کرے تو ان شاء اللہ آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ ان حضرت سے پھر کبھی ملاقات نہ ہوئی۔

ماضی کے جھروکوں سے: قارئین! میرا جی چاہتا ہے کہ آپ کی ضیافت طبع کیلئے (۱۹۷۰ء کے الیکشن میں) حضرت نباض قوم مدظلہ کی انتخابی مہم کے سلسلہ میں مزید جھلکیاں بھی بیان کردوں تاکہ کوئی تشنگی باقی نہ رہے۔ اُمید کامل ہے اس تاریخی دستاویز سے آپ بہت محظوظ ہوں گے۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

☆ اہلیان گوجرانوالہ کی طرف سے شائع ہونے والے انتخابی اشتہارات میں سے چند ایک کے اقتباسات بطور نمونہ درج ذیل ہیں:

﴿۱﴾ ووٹ کی شرعی حیثیت: حالیہ انتخابات (۱۹۷۰ء) ملک وملت کیلئے انتہائی اہمیت کے حامل ہیں، جس میں مسلمانان پاکستان کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ وہ اس ملک میں اسلام کا عادلانہ اور ابدی نظام رائج کرنا چاہتے ہیں یا ایسا نظم جو کسی انسان کی سوچ کا نتیجہ ہو؟

یہ فیصلہ آپ کے ووٹ کے ذریعہ ہوگا۔ ☆ ووٹ کی شرعی حیثیت ایک شہادت کی ہے جس کا چھپانا بھی حرام ہے اور اس میں جھوٹ بولنا اور اس پر کوئی معاوضہ لینا بھی حرام ہے۔ ووٹ کو محض سیاسی ہار جیت اور دنیا کا کھیل سمجھنا بھاری غلطی ہے۔ ووٹر جس امیدوار کی حمایت میں اپنی رائے دیتا ہے۔ وہ دراصل اپنے ووٹ کے ذریعے شہادت دیتا ہے کہ یہ شخص اپنے نظریئے، علم وعمل اور دیانتداری کی

رُو سے اس کام کا اہل اور دوسرے امیدواروں سے بہتر ہے۔ لہٰذا اپنی رائے کا استعمال کرتے وقت پوری ذمہ داری سے کام لینا ہر رائے دہندہ پر لازم ہے۔ وگرنہ اگر ووٹر ایک غلط امیدوار کے حق میں فیصلہ دیتا ہے تو وہ اس کے ہر غلط اقدام میں برابر کا شریک ہوگا۔ لہٰذا اگر کسی حلقہ انتخاب میں صحیح نظریہ کا حامل دیانتدار عالم باعمل اور مخلص نمائندہ کھڑا ہے تو اس کو ووٹ نہ دینا گناہِ کبیرہ ہے۔ جو امیدوار اسلامی نظام کی بجائے اس ملک میں کسی باطل نظام کا مدعی ہو اس کو ووٹ دینا ایک جھوٹی شہادت ہے جو گناہِ کبیرہ ہے۔ ووٹ کو چند سکوں کی خاطر فروخت کرنا یا مصلحت آمیزی کے تحت اپنی رائے کا صحیح استعمال نہ کرنا اخلاقی پستی کی دلیل ہے۔

☆ اسلامیانِ گوجرانوالہ سے اپیل ہے کہ گوجرانوالہ سے قومی اور صوبائی اسمبلی حلقہ نمبر ا سے جمعیت العلمائے پاکستان کے نامزد امیدوار کو کامیاب بنائیں۔

حق گو عالم باعمل اور اسلامی نظام کے داعی

حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب امیدوار قومی اسمبلی حلقہ نمبر ا کو اپنا قیمتی ووٹ دے کر پاکستان میں اسلامی آئین کے نفاذ میں تعاون فرمائیں جو گوجرانوالہ کی نمائندگی کیلئے مناسب امیدوار ہیں۔

منجانب: اہلیانِ گوجرانوالہ

﴿۲﴾ نصر من اللہ و فتح قریب

۷/دسمبر کا دن ہماری قومی زندگی میں ایک فیصلہ کن حیثیت رکھتا ہے۔ اس

دن قوم ان نمائندوں کا انتخاب کرے گی جنہیں دستور سازی کا اہم فریضہ ادا کرنا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ قومی زندگی کے اس نازک مرحلہ پر ہم میں سے ہر فرد پوری دیانت داری اور غیر جانبداری سے کام لے اور صرف ایسے نمائندے کے حق میں ووٹ دے۔ جس کا ماضی بے داغ ☆ کردار مثالی ☆ دیانت شک وشبہ سے بالاتر ☆ اور دین سے وابستگی جزوِ ایمان ہو۔

جمعیۃ العلماء پاکستان قومی اسمبلی حلقہ نمبر ا کیلئے

مولانا محمد صادق صاحب کو بطور امیدوار پیش کرتی ہے۔

(شعبہ نشر واشاعت)

....

﴿۳﴾ ضمیر کی آواز پر لبیک کہیں اور صرف ایسے امیدواروں کے حق میں ووٹ ڈالیں جن کی ☆ سابقہ سیاسی زندگی بے داغ ☆ کردار مثالی ☆ اور دین سے عملی وابستگی محتاج ثبوت نہ ہو ☆ جو برادری کی بجائے اصول پر ووٹ مانگتے ہوں۔ صرف ایسے لوگ ہی

ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کی ضمانت دے سکتے ہیں۔

آزمائے ہوئے اقتدار پسندوں کے فریب میں نہ آئیں۔

جمعیۃ العلماء پاکستان کے امیدوار

برائے قومی اسمبلی حلقہ نمبر ا مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب سے تعاون فرمائیں۔ انتخابی نشان چابی ہے۔ (اہلیان گوجرانوالہ شہر)

....

﴿۴﴾ اسلامی آئین کے نفاذ کیلئے مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کو ووٹ دے کر کامیاب بنائیں۔ (اہلیان گوجرانوالہ)

قارئین! انتخابی اشتہارات کی جھلکیاں تو آپ ملاحظہ فرما چکے اب ''رضائے مصطفےٰ'' کے مختلف شماروں کے چند اقتباسات درج کیے جا رہے ہیں جن میں انتخابی مہم کے سلسلہ میں اہلسنّت وجماعت کو یوں باخبر کیا گیا۔

﴿۱﴾ **علماء اہلسنّت ہوشیار:** مقام شکر ہے کہ مجلس عمل جمعیۃ العلماء پاکستان کی تشکیل کے بعد بالعموم اور کل پاکستان سنی کانفرنس کے بعد بالخصوص اہلسنّت و جماعت کی سرگرمیاں عروج پر ہیں اور بفضلہ تعالیٰ بعض مقامات پر تو بہت ہی وسیع پیمانہ پر کام ہو رہا ہے مگر اس کے باوجود بعض ایسی جگہیں بھی ہیں جہاں مقامی علماء کے جمود و عدم توجہی کے باعث عوام بڑی تشنگی محسوس کر رہے ہیں اور حضرات علماء کی رہنمائی و گرمجوشی کے منتظر ہیں۔ اس لئے حضرات علماء کو ہر جگہ اپنی ذمہ داری کا کامل احساس فرما کر اس سے باحسن طریق عہدہ برآ ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے اور اپنے عوام کو مایوسی کا شکار ہونے سے بچانا چاہیئے۔ آزمودہ و بے عمل سیاست' سوشلزم اور مودودی ازم کے فتنہ و فریب سے قوم کو بچانا اور اپنے دین کے تحفظ و ملک کے استحکام کے لئے اپنے جماعتی وجود وا کثریتی قوت کو منوانا وقت کا اہم ترین تقاضا ہے اور اس سلسلہ میں مرکز کے ساتھ رابطہ قائم رکھتے ہوئے ہر شہر ہر قصبہ اور ہر گاؤں میں جمعیۃ العلماء پاکستان کے دفتر کا قیام جمعیت کے منشور کی تبلیغ اور جمعیت کے جھنڈے لہرانا ضروری ہے۔ یاد رہے کہ جمعیۃ العلماء پاکستان کے پرچم کا سارا

کپڑا سبز رنگ کا ہے، جس کے اوپر کلمہ طیبہ اور نیچے ایک طرف چاند ستارا اور دوسری طرف گنبد خضریٰ کا نقشہ مبارکہ ہے جو دفتر "رضائے مصطفیٰ" سے بھی سات روپے کے عوض دستیاب ہو سکتا ہے۔

﴿۲﴾ افتتاح: بفضل خدا و بوسیلہ مصطفیٰ (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم) گوجرانوالہ میں جمعیۃ العلماء پاکستان کی تبلیغی و انتخابی سرگرمیاں نقطۂ عروج پر ہیں۔ ۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۰ھ مطابق ۱۲ جولائی ۱۹۷۰ء کو جی ٹی روڈ پر دفتر جمعیت کا افتتاح ہوا اور رسم پرچم کشائی ادا کی گئی۔ ۱۸ جمادی الاولیٰ مطابق ۲۳ جولائی مرکزی جامع مسجد زینت المساجد میں ضلعی علماء کا اجلاس ہوا اور جمعیت کی ضلعی تشکیل کی گئی۔ ۲۵ جمادی الاولیٰ مطابق ۳۰ جولائی چوک گھنٹہ گھر میں بسلسلۂ انتخابات ایک عظیم تاریخی جلسہ عام ہوا۔ علاوہ ازیں محلہ وار دفاتر کے افتتاح رابطہ مہم اور انتخابی اجلاس کا سلسلہ باقاعدگی سے شروع ہے اور ماشاء اللہ علماء کرام و احباب اہلسنت بڑی دلچسپی و گرم جوشی کا مظاہرہ فرما رہے ہیں۔ اللھم زد فزد۔

یاد رہے کہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدنی، مولانا صاحبزادہ حیدر حسین صاحب علی پوری، صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری اور مقامی علماء کرام و احباب اہلسنت کے شدید اصرار پر گوجرانوالہ میں قومی اسمبلی کیلئے مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب کو نامزد کیا گیا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اہلسنت کو ہر جگہ کامیابی سے سرفراز فرمائے۔ آمین

﴿۳﴾ سب سے اونچی شان کا جھنڈا: ۷ جمادی الاولیٰ مطابق ۱۲ جولائی

بروز اتوار ساڑھے آٹھ بجے صبح ڈریم لینڈ ہوٹل جی ٹی روڈ میں جمعیت العلماء پاکستان کے دفتر کا افتتاح ہوا۔ اور رسم پرچم کشائی ادا کی گئی۔ اس موقع پر حضرات علماء و احباب اہلسنّت کا ایک اہم اجتماع ہوا اور تلاوت و نعت کے بعد مولانا ابوالکلام صاحبزادہ سید فیض الحسن سمیت نامور علماء کرام نے پریس کانفرنس سے خطاب کیا' مولانا الحاج مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب نے اپنے خطاب میں مندرجہ ذیل نظم سنائی' جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔

نام خدا کا جھنڈا...... پیام مصطفےٰ کا جھنڈا

یہ جھنڈا ایمان کا جھنڈا' قرآنی فرمان کا جھنڈا' سب سے اونچی شان کا جھنڈا

نام خدا کا جھنڈا...... پیام مصطفےٰ کا جھنڈا

مال سے پیارا جان سے پیارا' دل کا نور آنکھوں کا تارا' دو جگ میں عزت کا سہارا

نام خدا کا جھنڈا...... پیام مصطفےٰ کا جھنڈا

دین کا اور دنیا کا اُجالا' حرمت والا' عزت والا' سب سے اونچا سب سے بالا

نام خدا کا جھنڈا...... پیام مصطفےٰ کا جھنڈا

ظالم کا دل پھٹ جاتا ہے' ظلم کا بادل چھٹ جاتا ہے' جب میدان میں ڈٹ جاتا ہے

نام خدا کا جھنڈا...... پیام مصطفےٰ کا جھنڈا

لہرائے گا اوج کے اوپر' دریا کی ہر موج کے اوپر' میدان کی ہر فوج کے اوپر

نام خدا کا جھنڈا...... پیام مصطفےٰ کا جھنڈا

غازی رن میں اڑ جاتا ہے' اس کا پرتو پڑ جاتا ہے' جب دھرتی میں گڑ جاتا ہے

نام خدا کا جھنڈا...... پیام مصطفےٰ کا جھنڈا

نارِ تعصب سرد کرے گا' کوہِ ستم کو گرد کرے گا' رنگِ حسد کو زرد کرے گا

نامِ خدا کا جھنڈا ---- پیامِ مصطفےٰ کا جھنڈا

او ظالم' مغرور' ستم گر' دیکھ مسلمانوں کا لشکر' لہراتا ہے جن کے سر پر

نامِ خدا کا جھنڈا ---- پیامِ مصطفےٰ کا جھنڈا

یہ جھنڈا احرو دور کا حامی' مظلوم و مجبور کا حامی' نار کا دشمن نور کا حامی

نامِ خدا کا جھنڈا ---- پیامِ مصطفےٰ کا جھنڈا ---- (ماخوذ بتصرف)

﴿۴﴾ علماء و مشائخ اہلسنّت کا اہم اعلان: مرکزی مجلس عمل جمعیۃ العلماء پاکستان کی نمائندہ دینی و سیاسی جماعت ہے' جس کا مقصد وحید پاکستان میں اسلامی نظام کا نفاذ اور ملک وملت کو اسلام دشمن عناصر سے محفوظ رکھنا ہے۔ ہم اپنے تمام خدام و مریدین و متوسلین کو حکم دیتے ہیں کہ جمعیۃ العلماء پاکستان کے ساتھ ہر ممکن تعاون کریں۔ جمعیت کو مضبوط و مستحکم بنائیں۔ اس کے فیصلوں پر عمل کریں اور انتخابات میں صرف اور صرف جمعیۃ العلماء پاکستان کے امیدوار کو ووٹ دے کر اپنے مذہبی و اخلاقی و سیاسی فرض کو ادا کریں۔

(۱) حضرت مولانا علامہ خواجہ محمد قمرالدین سیالوی

(۲) حضرت علامہ سید محمد قاسم مشوری

(۳) حضرت سلطان بالا دین شاہ پور شریف

(۴) حضرت پیر سید محمد علی شاہ کرمانوالہ شریف

(۵) حضرت میاں غلام احمد شرقپور شریف

(۶) حضرت میاں جمیل احمد شرقپور شریف

(۷) حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی کراچی

(۸) حضرت پیر حمید الدین مردلہ شریف

(۹) پیر صاحب آف بھیرہ شریف

(۱۰) حضرت علامہ پیر خادم حسین چورہ شریف

(۱۱) حضرت صاحبزادہ نذر دیوان حسن ابدال

(۱۲) حضرت علامہ غلام علی اشرفی اوکاڑہ

(۱۳) حضرت پیر نذیر احمد مکان شریف

(۱۴) حضرت پیر سید علی حسین شاہ علی پور شریف

(۱۵) حضرت صاحبزادہ سید فیض الحسن آلو مہار شریف

(۱۶) صدر المشائخ پیر فضل عثمان مجددی

(۱۷) حضرت پیر محمد اسلم شاہ علی پور شریف

(۱۸) حضرت پیر سید حیدر شاہ علی پور شریف

(۱۹) حضرت پیر مظہر الحسن شاہ نارووال

(۲۰) حضرت پیر محمد کبیر علی شاہ چورہ شریف

(۲۱) حضرت علامہ شاہ محمد عارف اللہ قادری

(۲۲) علامہ محمد نور اللہ شیخ الحدیث بصیر پور

(۲۳) علامہ سید حافظ محمد جلال الدین شاہ بھکھی شریف

(۲۴) مفتی پاکستان علامہ ابوالبرکات سید احمد صاحب

امیر انجمن حزب الاحناف لاہور۔

تعزیراتِ قلم: کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار

اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

قارئین! آپ کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ ۱۹۷۰ء کی انتخابی مہم کے دوران حضرت نباضِ قوم مدظلہ کے خلاف مخالفین اہلسنّت نے حسب سابق طوفانِ بدتمیزی کی انتہا کر دی لیکن

؎ گو لاکھ زمانہ دشمن ہو، حالات بھی خوش اطوار نہ ہوں

باطل سے ٹکرانے والے باطل سے ٹکراتے ہیں

منکرین شانِ رسالت، مخالفین اہلسنّت کو نقد بنقد ایسے دندان شکن جوابات دیئے گئے کہ اُن کو منہ کی کھانی پڑی۔ کیونکہ

ہے یہ گنبد کی صدا..... جیسی کہو ویسی سنو

☆ "رضائے مصطفےٰ" نے ذوالقعدہ ۱۳۹۰ھ کی اشاعت میں "تعزیرات قلم" کے عنوان کے تحت درج ذیل مضمون لکھ کر مخالفین و حاسدین کا ایسا پوسٹ مارٹم کیا کہ بحمدہٖ تعالیٰ "صادق کی صداقت" کا روزِ روشن کی طرح، پہلے سے بھی بڑھ کر عوام وخواص میں چرچا ہو گیا۔ کیونکہ

؎ صادق ہیں اپنے قول میں صادق خدا گواہ

کہتے ہیں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں انہیں

﴿۱﴾ شہاب کی کذب بیانی: پیپلز پارٹی کے مشہور لیڈر کوثر نیازی کا ہفت روزہ شہاب لاہور (۷ دسمبر ۱۹۷۰ء) کی اشاعت میں رقمطراز ہے کہ "گوجرانوالہ میں

جمعیۃ العلماء پاکستان کے امیدوار مولوی محمد صادق صاحب جب اپنا ووٹ دینے کے لئے پولنگ بوتھ پر گئے تو حسن اتفاق سے ان کی مہر تلوار پر لگ گئی۔ وہ اپنے پولنگ ایجنٹوں کی موجودگی میں یہ پیپر لے کر باہر چلے آئے اور کہا "مجھ سے غلطی کے سبب تلوار پر مہر لگ گئی ہے' میرا ایلٹ پیپر بدل دو" اس پر وہاں موجود دوسروں پولنگ ایجنٹوں نے اصرار کیا کہ "حضرت! جب قدرت آپ سے بھی تلوار پر مہر لگوا رہی ہے تو پھر اس فیصلے کو قبول کر لیں" یہ سن کر مولوی صاحب نے کہا "اچھا اگر تلوار ہی کو آنا ہے تو پھر میرا ووٹ بھی اسی کو سہی اور یہ کہہ کر انہوں نے اپنا ووٹ پیپلز پارٹی کو دے دیا"۔

"شہاب" کی اس خود ساختہ جھوٹی کہانی کو پڑھئے اور اندازہ فرمایئے کہ پیپلز پارٹی کے ترجمان کذب بیانی اور بہتان تراشی میں کتنے دلیر ہیں کہ جھوٹی کہانی گھڑتے وقت اتنا بھی نہیں سوچتے کہ کوئی عقلمند اتنے بڑے جھوٹ کو باور نہیں کر سکے گا اور جس کے متعلق یہ بہتان تراشی کی جا رہی ہے اس کا تو نام ہی "محمد صادق" ہے اور اس جھوٹے پراپیگنڈا سے بفضلہ تعالیٰ اس کے دامن صداقت پر کوئی آنچ نہیں آسکے گی۔ غور کرنے کا مقام ہے کہ ایک ذمہ دار عالم دین جسے اس کی جماعت نے امیدوار نامزد کیا ہے اور اس کا انتخابی نشان "چابی" بچے بچے کی زبان پر ہے۔ کیا وہ خود اپنے نشان کو بھول جائے گا اور اس کی بجائے اس کے نشان پر مہر لگائے گا جو انتخابی میدان میں اس کا بہت بڑا حریف ہے۔ کسی بچے کے متعلق تو اس طرح کی کہانی بن سکتی ہے لیکن ایک ذمہ دار عالم دین و رہنمائے قوم کے متعلق یہ جھوٹا پراپیگنڈا کسی عقلمند انسان کو متاثر نہیں کر سکتا مگر تعجب ہے۔ پیپلز پارٹی کے

ترجمان و پیروکار افراد پر جو ایسی کذب بیانی و بہتان تراشی پر صرف خود ہی نہیں جھومتے بلکہ دوسروں کو بھی اتنا بڑا جھوٹ ہضم کرنے پر مجبور کرنا چاہتے ہیں۔

فالی اللہ المشتکیٰ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

''شہاب'' کی بداخلاقی: پیپلز پارٹی کے ترجمان ''شہاب'' کی کذب بیانی کے بعد اس کی بداخلاقی کا بھی ایک نمونہ ملاحظہ ہو۔ حالیہ انتخابات میں پیپلز پارٹی کے مقابلہ میں جو حضرات کھڑے ہوئے اور انتخاب میں کامیاب نہ ہو سکے۔ ان علماء و مختلف پارٹیوں کے رہنماؤں کے متعلق ''شہاب'' نے اپنی اسی اشاعت میں یہ سرخی جمائی ہے کہ

یہ ہیں وہ گندے انڈے جنہیں
عوام نے ایک ہی ٹھوکر میں اڑا دیا

اور پھر اس کے نیچے ان نامور علماء، مختلف پارٹیوں کے رہنماؤں اور امیدواروں کی نام بنام فہرست دی ہے جنہیں گندے انڈے قرار دیا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ○ کسی سے لاکھ اختلاف اور مقابلہ سہی لیکن کذب بیانی و بداخلاقی میں اس قدر نچلی سطح پر اتر جانا تو انسانی روایات و محمدی مساوات سے بالکل ہی بعید ہے۔ اس سے دوسروں کو کوئی نقصان پہنچے یا نہ پہنچے۔ انسان خود اپنے انسانی و اسلامی مقام سے ذلت میں جا گرتا ہے۔ پیپلز پارٹی کے ترجمان اخبارات و رسائل اور اس کے رہنماؤں کو چاہیئے کہ وہ عارضی دنیاوی فتح کے نشہ میں اخلاق و شرافت کو ہاتھ سے نہ جانے دیں اور اختلاف رائے رکھنے والوں پر اس طرح کیچڑ اچھالنے

کی بجائے قوم کے سامنے اپنے کردار و محمدی مساوات کا عمدہ نمونہ پیش کریں اور قوم سے کئے ہوئے وعدوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے دن رات ایک کر دیں۔

﴿۲﴾ "زندگی" کی گندگی: جماعت اسلامی کے پُرزور حامی ہفت روزہ "زندگی" لاہور نے ۷ دسمبر ۱۹۷۰ء کی اشاعت میں

"جماعت اسلامی دوسری بڑی جماعت ہوگی"

کے زیر عنوان مختلف شہروں کا انتخابی جائزہ پیش کرتے ہوئے گوجرانوالہ پر بھی "نظر کرم" فرمائی ہے اور جماعت اسلامی کے امیدوار چودھری محمد اسلم کے متعلق مبالغہ آرائی اور دوسرے امیدواروں کی تحقیر و تنقیص کرتے ہوئے لکھا ہے:

"جماعت اسلامی کے امیدوار چودھری محمد اسلم عوام کی امنگوں کا مرکز بن گئے ہیں۔ ان کی کامیابی کے امکانات روشن ہوتے جا رہے ہیں۔ گوجرانوالہ شہر کی بڑی اکثریت چودھری اسلم کو ووٹ دے گی۔ چودھری محمد اسلم کا تعلق ارائیں برادری سے ہے مگر وہ برادری کے اندر مقید نہیں ہوئے۔ ان کے علاوہ حاجی محمد صادق بڑے خطرناک امیدوار ہیں۔ انہیں جوڑ توڑ میں زبردست مہارت ہے"۔

جماعت اسلامی کے پُرزور حامی ہفت روزہ "زندگی" نے اپنی گندی ذہنیت کے تحت اہلسنت وجماعت کے محبوب قائد اور جمعیۃ العلماء پاکستان کے امیدوار مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب پر گندگی اچھالنے کی جو کوشش کی ہے۔ اس سے جماعت اسلامی کی خودستائی، مبالغہ آرائی، فخر و تکبر اور دوسروں کی تحقیر و تنقیص کی ذہنیت بخوبی آشکارا ہو جاتی ہے اور جماعت اسلامی کی یہی ذہنیت ہے جس نے اسے ملک بھر

میں رسوا کر دیا ہے اور انتخابات نے اس کا رہا سہا بھرم بھی ختم کر دیا ہے۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے سچ ہی تو کہا ہے:

تکبر عزازیل را خوار کرد ـــــ بزندان لعنت گرفتار کرد

ہفت روزہ زندگی کا مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کو جوڑ توڑ میں ماہر اور خطرناک امیدوار قرار دینا شرمناک کذب بیانی و بدترین ستم ظریفی ہے جس عالم دین کی ساری تگ و دو منبر و محراب سے متعلق ہو جو دینی تعلیمی تبلیغی اصلاحی خدمات کیلئے وقف ہو جس کے غیر متعصب مخالفین بھی بفضلہ تعالیٰ اس کی سیرت اور کردار کے مداح ہوں، اس کے متعلق جماعت اسلامی کے حامی کا یہ اتہام کس قدر افسوسناک اور گندی ذہنیت کا حامل ہے۔ کیا جماعت اسلامی کا حامی اس وضاحت کی جرأت کرے گا کہ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب سے کسی کو کون سا خطرہ لاحق ہوا ہے اور انہوں نے کون سے جوڑ توڑ میں حصہ لیا ہے۔

ع ـــــ شرم بادت از خدا و رسول

گوجرانوالہ کی صورتحال: ہفت روزہ "زندگی" نے جو انتخابی جائزہ پیش کیا ہے وہ محض ایک مفروضہ ہے، جسے حالات نے جھوٹ اور غلط ثابت کر دیا ہے۔ انتخابات میں بایں فخر و تکبر اور دولت و اشاعت ملکی سطح پر جماعت اسلامی کا جو حشر ہوا ہے وہ سب کے سامنے ہے اور بقول "زندگی" دوسری بڑی جماعت تو در کنار جماعت اسلامی ایک مختصری اقلیت بن کر رہ گئی ہے۔ جہاں تک گوجرانوالہ کی صورتحال کا تعلق ہے۔ یہاں بھی مخالف "زندگی" کے مفروضہ کے برعکس ثابت ہوا ہے اور عوام

کے عامیانہ جذباتی رجحان کے باعث اور کونسل مسلم لیگ کے وسائل اور دنیاوی تعلقات کے باعث پیپلز پارٹی کی پہلی اور کونسل مسلم لیگ کی دوسری پوزیشن آئی ہے۔ مجموعی طور پر جمعیۃ العلماء پاکستان کا تیسرا نمبر اور کونسل مسلم لیگ و پیپلز پارٹی کے علاوہ باقی پارٹیوں اور مذہبی جماعتوں کی بہ نسبت جمعیۃ العلماء پاکستان کا پہلا نمبر ہے اور ''زندگی'' کے ممدوح جماعت اسلامی کے امیدوار چوہدری محمد اسلم صاحب کا معاملہ بہت پیچھے جا پڑا ہے۔ پیپلز پارٹی اور کونسل مسلم لیگ کے بعد باقی جماعتوں کے ووٹوں کا تناسب حسب ذیل ہے:

جمعیۃ العلماء پاکستان	۱۲۹۷۱
جماعت اسلامی	۸۶۸۵
جمعیۃ علماء اسلام	۷۳۱۸
جمعیۃ اہلحدیث	۶۳۲۲
عبدالقیوم مسلم لیگ	۴۵۶۹

مذکورہ اعداد و شمار کی روشنی میں ہفت روزہ ''زندگی'' کے غلط پراپیگنڈا اور جماعت اسلامی و چوہدری محمد اسلم کے متعلق مبالغہ آرائی کے افسانہ کا حشر اور جمعیۃ العلماء پاکستان کے امیدوار مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب (جن کے متعلق ''زندگی'' نے زہر اُگلا ہے) کی نمایاں پوزیشن سب کے سامنے ہے اور یہ بات سب پر عیاں ہے کہ باقی جماعتوں کی بہ نسبت جمعیۃ العلماء پاکستان کو انتخابی میدان میں کام کرنے کا وقت بھی بہت کم ملا ہے اور وسائل و اخراجات بھی کم میسر آئے ہیں۔

(فالحمد للّٰہ علیٰ کل حال)

﴿۳﴾ **مساوات کی خرافات:** پیپلز پارٹی کے ترجمان روزنامہ "مساوات" لاہور نے ۲۳ دسمبر کی اشاعت میں "گوجرانوالہ کی مساجد میں پیپلز پارٹی کے خلاف زہر بھری تقاریر" کے زیر عنوان ایک منگھڑت شر انگیز خبر شائع کر کے اور "نام نہاد علماء کے ناپاک عزائم" جیسے ناپاک الفاظ استعمال کر کے علماء کے خلاف غلط تاثر دینے کی کوشش کی ہے۔ کیا "مساوات" کی یہی کذب بیانی و بدزبانی معاذ اللہ اس "محمدی مساوات" کا نمونہ ہے؟ جس کا پیپلز پارٹی نے پرچار کیا ہے۔

گوجرانوالہ سنی کانفرنس: حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی انتخابی مہم کے سلسلہ میں گوجرانوالہ میں بفضلہٖ تعالیٰ کثرت کے ساتھ جمعیۃ العلماء پاکستان کے دفاتر کے افتتاح اور اہم مقامات پر عظیم جلسہ ہائے عام کے علاوہ ۲۶ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۰ھ مطابق ۲۹ راگست ۱۹۷۰ء بروز ہفتہ عظیم الشان و بے مثال جلوس اور کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔

جلوس: اسلامی نظام کے حق میں عظیم الشان مظاہرے کیلئے منڈی کامونکی سے گوجرانوالہ شہر تک سنیت کی تاریخ میں اپنی نوعیت کا ۱۴ میل لمبا پہلا مثالی جلوس نکالا گیا، جس میں صدر جمعیۃ العلماء پاکستان، شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین صاحب سیالوی رحمۃ اللہ علیہ سمیت حضرات علماء و مشائخ کثیر تعداد میں شامل تھے۔ جلوس مبارک پیدل افراد کے علاوہ بے شمار ٹرکوں، بسوں، ٹرالیوں، کاروں، سکوٹروں اور سائیکلوں پر مشتمل تھا اور ان پر جمعیۃ العلماء پاکستان کی جھنڈیاں اور جھنڈے اپنی پوری شان کے ساتھ لہرا رہے تھے اور اللہ اکبر، یا رسول اللہ، علماء اہلسنت زندہ باد، جمعیۃ العلماء

پاکستان زندہ باد کون لائے گا آئین قرآن...... جمعیت علماء پاکستان' اسلامی آئین آ کے رہے گا' پرچم سنت لہرا کے رہے گا' ساڈا پیر آوے ای آوے' اسلامی قانون آوے ای آوے کے نعرے سارے جلوس میں گونج رہے تھے۔ جلوس کے عظیم ہجوم کے باعث جی ٹی روڈ پر بہت دیر ٹریفک معطل رہی۔ سڑک کے دونوں کناروں پر لوگوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگے تھے جو جلوس کو دیکھ کر فرطِ مسرت سے اظہارِ تحسین کر رہے تھے اور بعض حضرات جلوس پر پھول برسا رہے تھے۔ جلوس دیکھنے والے ہر طبقۂ خیال کے لوگوں کی یہ رائے ہے کہ اسلامی نظام کے حق میں اس نوعیت کا جلوس اس سے پہلے نہیں دیکھا گیا۔ رات کو بعد نماز عشاء گوجرانوالہ کی عوامی جلسہ گاہ باغ جناح میں سنی کانفرنس منعقد ہوئی' جو جلوس مبارک کی طرح بفضلہٖ تعالیٰ نہایت کامیاب رہی اور سوا دو بجے رات صلوٰۃ وسلام اور دعا خیر پر اختتام پذیر ہوئی۔ (الحمد للہ علیٰ ذالک)

(رضائے مصطفےٰ رجب ۱۳۹۰ھ)

علماء و مشائخ اہلسنت کو دیکھ کر: گوجرانوالہ میں جمعیۃ العلماء پاکستان کے زیر اہتمام سنی کانفرنس کے اسٹیج پر علماء و مشائخ کے جم غفیر کو دیکھ کر جناب عبدالغفور مجبور نے درج ذیل اشعار فی البدیہہ رقم فرمائے۔

آج کی بزم پر کیا نور ہے ماشاء اللہ
نور احمد سے یہ معمور ہے ماشاء اللہ
چشم بد دور نبی پیارے کے پیارے آئے
منظرِ نورٌ علیٰ نور ہے ماشاء اللہ
خیر و برکت کے یہ لمحات ہیں ماشاء اللہ
دشمنِ دین ہوئے مات ہیں ماشاء اللہ

نور افروز بزرگوں کے منور پیکر
مخزن و معدن برکات ہیں ماشاء اللہ
تازہ ایمان ہوئے یاروں کے ماشاء اللہ
دن پھرے ہم سے گنہگاروں کے ماشاء اللہ
ہیں غلامانِ محمد سبھی روحانی طبیب
روگ مٹ جائیں گے بیماروں کے ماشاء اللہ
صحیح لیڈر ہیں ہمارے یہی ماشاء اللہ
ہیں محمد کے پیارے یہی ماشاء اللہ
کشتی قوم سیاست کے بھنور میں ہے پھنسی
اب لگائیں گے کنارے یہی ماشاء اللہ
دین اک جادۂ روحانی ہے ماشاء اللہ
اس میں پوشیدہ مسلمانی ہے ماشاء اللہ
مادہ تاریک اور مادہ پرستی ظلمت
دین کا راستہ نورانی ہے ماشاء اللہ
مئے اسلام کا وہ ساقی ہے ماشاء اللہ
فیض جس ساقی کا آفاقی ہے ماشاء اللہ
مادہ خود فانی ہے اور اُس کے لوازم فانی
نقش روحانی سدا باقی ہے ماشاء اللہ

جناب کیف بروہی نے یوں منظر کشی فرمائی:

جاگ اُٹھے ہیں اہلسنّت روز و شب
ہو گئی دنیا کو حیرت روز و شب
حق پرستوں کا اُٹھا ہے قافلہ
ساتھ میں ہیں فتح و نصرت روز و شب
قصر باطل کو ہلا کر رکھ دیا
پست ہو گئی اس کی ہمت روز و شب
آئے گی اب وطن میں فصلِ بہار
ہو گا قانونِ شریعت روز و شب
یہ قدم جو بڑھا رہے ہیں پیش
نہیں ہٹیں گے تا قیامت روز و شب
آئے ہیں اب سر بکف میدان میں
غازیانِ دین و ملت روز و شب
کاروانِ اہلسنّت زندہ باد
کیفؔ کر لے تو بھی شرکت روز و شب

پریس کی نظر میں حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی انتخابی و دینی سرگرمیوں کو پریس نے درج ذیل الفاظ میں بیان کیا۔

(۱) روزنامہ تحفہ گوجرانوالہ: جمعیۃ العلماء پاکستان گوجرانوالہ نے اعلان حق کر کے اسلام پسند جماعتوں کے حوصلہ و جرأت کو بڑھا دیا ہے۔ حضرت مولانا ابوداؤد

محمد صادق شب و روز سوشلزم کے خلاف برسرپیکار ہیں۔ اس جماعت کا بڑا حصہ سوشلزم کی لپیٹ میں آچکا تھا مگر ممتاز رہنماؤں کی شب و روز کی جدوجہد نے عوام کی اکثریت کو سوشلزم سے محفوظ کر دیا ہے اور سوشلزم کی یلغار اور سیل بے پناہ کے آگے بند باندھ دیا ہے......

(روزنامہ تحفہ گوجرانوالہ ۷۰۔۸۔۲۸)

﴿۲﴾ روزنامہ جنگ راولپنڈی: ۲۹ اگست ۱۹۷۰ء ہفتہ کا دن گوجرانوالہ کے سیاسی گہما گہمی کے دنوں میں بڑی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس دن جمعیۃ العلماء پاکستان نے گوجرانوالہ میں اپنی طاقت کا ایسا مظاہرہ کیا کہ دوسری سیاسی جماعتوں کی سوچ و فکر کے انداز بدلتے اور امیدوں کے محلوں کی دیواریں ہلتی نظر آئیں؛ جن سیاسی جماعتوں نے اپنے امیدواروں کی کامیابی کے فیصلے کر لئے تھے انہیں اپنے فیصلوں پر نظر ثانی کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔

سنی کانفرنس کے روز گوجرانوالہ سے تیرہ میل دور کامونکی کے قریب جلوس نے ۱۴ میل کا فاصلہ تقریباً تین گھنٹے میں طے کیا۔ راستے میں آرائشی دروازے بنائے گئے تھے کئی ایک مقامات پر جمعیت کے ہمدردوں نے ٹھنڈے پانی کی سبیلیں لگائی ہوئی تھیں جب یہ جلوس گوجرانوالہ شہر کی حدود میں داخل ہوا تو دو رویا شکل میں کھڑے ہوئے ہزاروں افراد نے اس کا استقبال کیا۔ جلوس کے شرکاء اسلامی آئین کے حق میں اور سوشلزم کی مخالفت میں فلک شگاف نعرے لگا رہے تھے......

۲۹ اگست کو رات جناح باغ میں سنی کانفرنس شروع ہوئی اس کانفرنس کیلئے باغ جناح کو بڑے سلیقے کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ جلسہ گاہ میں رنگ برنگی جھنڈیوں اور قمقموں

کی روشنی نے رات کو دن میں تبدیل کر دیا تھا۔ کانفرنس کی کارروائی کا آغاز ریڈیو پاکستان لاہور کے قاری صداقت علی نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ تلاوت کے بعد شعراء کرام اور نعت خواں حضرات نے بارگاہ رسالت مآب میں ہدیہ عقیدت پیش کیا اور سیاسی صورتحال پر نظمیں پڑھیں۔ اس کانفرنس میں ویسے تو علماء و مشائخ کی بڑی تعداد موجود تھی لیکن وقت کی کمی کے پیش نظر صرف ۹ علماء کرام نے تقاریر کیں، جن میں جمعیۃ العلماء پاکستان کے مرکزی صدر حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی، مولانا عبدالستار خان نیازی، صاحبزادہ فیض الحسن، مولانا محمد بخش مسلم اور مولانا محمد شریف نوری (سمیت نامور علماء و مشائخ) شامل تھے...... گوجرانوالہ میں منعقد ہونے والے رات کے اجتماعات میں یہ پہلا اجتماع تھا، جس میں حاضرین کی بہت بڑی تعداد رات سوا دو بجے تک پورے اطمینان و سکون کے ساتھ مقررین کے خیالات کو سنتی رہی۔ الغرض یہ سنی کانفرنس اسلام دوست جماعت کی ایک بڑی کامیاب کوشش تھی۔ اس کانفرنس کے بعد امید ہے کہ اسلام دوست جماعتوں نے محسوس کر لیا ہوگا کہ اگر وہ تمام متحد ہو جائیں تو بائیں بازو کا مقابلہ بڑی آسانی سے کر سکتی ہیں۔ (روزنامہ جنگ راولپنڈی ۷۰-۹-۱۰)

﴿۳﴾ "تحفہ" گوجرانوالہ: کاموکی سے گوجرانوالہ شہر تک ۱۴ میل لمبا عدیم المثال جلوس گوجرانوالہ کی تاریخ میں اپنی نوعیت آپ تھا۔ ہزاروں لاکھوں پیدل چلنے والے افراد کے علاوہ ۲۰۰ کے قریب سائیکل، ایک سو پچاس سکوٹر، ۵۰ موٹر سائیکل، ۱۲۵ کاریں، ۱۰۰ کے قریب ٹرک، ۲۳ بسیں، ۱۹ مثالی ٹریکٹر پر جمعیۃ العلماء پاکستان کی جھنڈیاں اور جھنڈے اپنی شان دکھا رہے تھے۔ (روزنامہ تحفہ گوجرانوالہ ۱۹ ستمبر ۱۹۷۰ء)

﴿۴﴾ قومی دلیر گوجرانوالہ: اسلامیان گوجرانوالہ نے اپنی غیرت ایمانی اسلام سے والہانہ عقیدت ووابستگی اور شرعی نظام کے حق میں ایک فقید المثال مظاہرہ کر کے یہ ثابت کر دیا کہ تاجدار عرب و عجم سید دو عالم ختم المرسلین احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے غلام اس ملک میں اسلامی نظام حیات کے علاوہ کسی اور نظام کو قبول نہیں کریں گے۔ جمعیۃ العلماء پاکستان گوجرانوالہ نے انتخابی مہم کے سلسلہ میں سنی کانفرنس منعقد کی ...... ☆ اہل ایمان کے اس اجتماع عظیم کی دینی وابستگی کا عملی مظاہرہ اُس وقت ہوا جب (دوران جلوس) مساجد سے مؤذنوں نے "حی علی الفلاح" کی صدا بلند کی اور ہزاروں کلمہ گو مساجد کی طرف اُمڈ پڑے۔ کامونکی میں کوئی ایسی مسجد نہیں تھی جس میں نمازیوں کا اژدہام نہ ہو۔ مساجد ناکافی ہوئیں تو محمد عربی ﷺ کے غلام سڑک اور میدان میں صفیں درست کر کے بارگاہ ربانی میں سجدہ ریز ہو گئے۔ یہ اجتماع اور جلوس اس اعتبار سے فقید المثال تھا کہ اس سے قبل کبھی جلوس یا جلسہ کے دوران اسلام سے عملی وابستگی کا ثبوت نہیں دیکھا گیا۔ اہل کامونکی (ضلع گوجرانوالہ) نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے اعتراف کیا کہ اس قصبہ کی تاریخ میں ایسا ایمان افروز اجتماع کبھی دیکھنے میں نہیں آیا' جہاں تک نگاہ کام کرتی تھی انسانوں کا سمندر تھا' جو جلوس کی شکل اختیار کرتا جا رہا تھا۔ اچانک فضا میں ارتعاش پیدا ہوا "اللہ اکبر' یا رسول اللہ' اسلام زندہ باد" اور اس قسم کے دیگر نعروں سے در و دیوار گونج اُٹھے' جن کے بیان سے قلم عاجز ہے کہ ان فرزندان توحید کے جذبات کی عکاسی کر سکے جو دور دراز سے (اس میں شرکت کی) سعادت حاصل کرنے آئے تھے۔ فضا میں ایک نور پھیلا ہوا تھا' کلمہ طیبہ کی صدائیں بلند ہو

رہی تھیں' فضا زندہ باد کے نعروں سے معمور تھی' ہر طرف ایک ہی ہیجان برپا تھا۔ لرزتے ہوئے ہونٹوں فرطِ عقیدت سے جھکی ہوئی آنکھوں اور عقیدت واحترام سے معمور دل (اپنے قائدین کا) استقبال کر رہے تھے۔ اس مرد آگاہ کا استقبال ہو رہا تھا جو سادگی واخلاص کا مرقع تھے۔ عاجزی انکساری جن کے ہر فعل سے عیاں تھی ......کامونکی سے جلوس کی روانگی کا منظر مدتوں بھلایا نہیں جاسکتا۔ جلوس جب روانہ ہوا تو یوں محسوس ہو رہا تھا کہ کسی کجکلاہ کی سواری ہے...... اسلام کے شیدائی پوری قوت کے ساتھ نعرے بلند کر رہے تھے۔ سائیکل سوار دستے اور پیدل حضرات جلوس کے آخری حصہ میں تھے...... (ہفت روزہ قومی دلیر ۷۰۔۹۔۲۱)

﴿۵﴾ روزنامہ مشرق لاہور: جمعیۃ العلماء پاکستان کے زیر اہتمام اسلامی نظام کے حق میں کامونکی سے گوجرانوالہ تک ۱۴ میل لمبا جلوس نکالا گیا' یہ جلوس گوجرانوالہ کی تاریخ میں سب سے بڑا جلوس تھا۔ سینکڑوں افراد نے جلوس پر پھول برسائے۔ جی ٹی روڈ پر آدھ گھنٹہ آمد و رفت معطل رہی۔ (روزنامہ ''مشرق'' لاہور ۷۰۔۸۔۳۰)

(''رضائے مصطفےٰ'' شعبان المعظم ۱۳۹۰ھ)

جانشینِ قطبِ مدینہ کا دورۂ گوجرانوالہ: قارئین! یاد رہے کہ حضرت نباض قوم مدظلہٗ کو انتخابات میں بھرپور حصہ لینے کیلئے قائل کرنے کے سلسلہ میں کل پاکستان سنی کانفرنس دارالسلام کے مہمان خصوصی' حضرت قطب مدینہ (رحمۃ اللہ علیہ) کے جانشین اور مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی (رحمۃ اللہ علیہ) کے خسرِ محترم' فضیلۃ الشیخ' حضرۃ العلام مولانا محمد فضل الرحمٰن صاحب مدنی (رحمۃ اللہ علیہ) اور آپ کے صاحبزادے ڈاکٹر

رضوان الرحمٰن صاحب' حضرت صاحبزادہ مولانا حیدر حسین شاہ علی پوری کی معیت میں ۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۰ھ مطابق ۱۲ جولائی ۱۹۷۰ء بروز اتوار گوجرانوالہ میں تشریف فرما ہوئے۔ آپ دارالسلام سنی کانفرنس میں شرکت فرمانے کے بعد لائلپور سانگلہ ہل ہوتے ہوئے کراچی تشریف لے گئے تھے اور وہاں چند روزہ قیام کے بعد ملتان' سیالکوٹ' مرید کے کا دورہ فرماتے ہوئے گوجرانوالہ رونق افروز ہوئے۔ حضرت صاحبزادہ سید حیدر حسین شاہ صاحب' مولانا مدنی اور ان کے صاحبزادہ صاحب کی تشریف آوری سے گوجرانوالہ میں خوب چہل پہل رہی۔ رضوی برادران نے معزز مہمانوں کی میزبانی فرمائی۔

محفل میلاد: اتوار' پیر کی درمیانی شب محفل میلاد شریف منعقد ہوئی' جس میں تلاوت ونعت خوانی کے بعد مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدنی نے عربی زبان میں میلاد شریف بیان کیا اور اس کے بعد سلام پڑھا کر رقت انگیز انداز میں دعا فرمائی۔ دورانِ مجلس حاضرین پر وجد و ذوق کی کیفیت طاری رہی۔ خود مدنی صاحب بہت متاثر ہوئے اور فرمایا آج کی محفل تاریخی محفل ہے۔

تبادلۂ خیالات: حضرت مولانا محمد فضل الرحمٰن مدنی نے مولانا الحاج مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب سے تبادلۂ خیال فرماتے ہوئے ماہنامہ "رضائے مصطفےٰ" کے متعلق اظہارِ خوشنودی فرمایا اور بتایا کہ "والدِ ماجد قطبِ مدینہ حضرت مولانا محمد ضیاء الدین صاحب قادری مہاجر مدنی (مدظلہ العالی) بڑے اشتیاق وتوجہ کے ساتھ رضائے مصطفےٰ سنتے اور ملاحظہ فرماتے ہیں"۔

حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدنی نے مولانا ابوداؤد صاحب کیلئے کامیابی کی دُعا فرمائی اوران پر زور دیا کہ "وہ انتخابات میں حصہ لے کر اسلام کی سربلندی و مسلک کے تحفظ کیلئے قوم کی نمائندگی کریں' وقت کا یہ اہم مسئلہ ہے"۔ (نامہ نگار خصوصی)

("رضائے مصطفےٰ" جمادی الاخریٰ ۱۳۹۰ھ)

حضور قطب مدینہ کی نگاہِ شفقت ومحبت: حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی انتخابی مہم کا بیان کرتے ہوئے جب مولانا فضل الرحمٰن مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ آیا تو میرا جی چاہا کہ اُن کے والد بزرگوار حضور قطب مدینہ رحمۃ اللہ علیہ کی بے پناہ نوازشات و احسانات کے حوالے سے جو واقعات میرے ذہن میں ہیں وہ بھی بیان کردیئے جائیں تاکہ بفضلہٖ تعالیٰ "سونے پہ سہاگہ" والا معاملہ ہو جائے اور کوئی تشنگی باقی نہ رہے۔ آیئے ملاحظہ فرمائیں:

عارف باللہ' قطب مدینہ' خلیفۂ امام احمد رضا' شیخ المشائخ' فخر العلماء حضرت مولانا علامہ الحاج الشاہ محمد ضیاء الدین مدنی قادری رضوی علیہ الرحمۃ اپنی مجالس میں اکثر حضرت نباضِ قوم مدظلہ کا ذکرِ خیر بڑی شفقت ومحبت سے فرمایا کرتے اور ڈھیروں دُعاؤں سے نوازتے ہوئے فرماتے "بڑے تقوے والا بزرگ ہے"

(فالحمد للہ علیٰ ذالك)

مدینہ منورہ سرکارِ اعظم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضریٔ بارگاہ سے واپس آنے والے حضرات نے فرمایا کہ حضور قطب مدینہ رحمۃ اللہ علیہ خود "رضائے مصطفےٰ" کو نہایت انہماک اور ذوق وشوق سے ملاحظہ فرماتے ہیں اور مختلف ممالک سے حاضر

ہونے والے علماء و مشائخ بھی "رضائے مصطفےٰ" کو قدر و محبت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ☆ حضرت نباضِ قوم مدظلہ کو مدینہ منورہ حاضری کے دوران حضور قطب مدینہ رحمۃ اللہ علیہ کی موجودگی میں انہی کے حکم سے متعدد بار محافل پاک میں خطاب کرنے کی سعادت بھی میسر رہی۔ اس دوران بھی قطب مدینہ رحمۃ اللہ علیہ مسلسل دعاؤں سے نوازتے رہے اور حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔

مجاہدانہ مسلکی و ملی خدمات پر نہایت خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے حضور قطب مدینہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کو خصوصی طور پر اپنی اجازت و خلافت سے بھی نوازا۔ (فالحمد للہ علیٰ ذالك)

☆ نبیرۂ امیر ملت مخدوم المشائخ حضرت پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب علی پوری علیہ الرحمۃ نے اپنے مکتوبِ محبت میں حضرت قطب مدینہ رحمۃ اللہ علیہ کی بے پناہ نوازشات کا یوں تذکرہ فرمایا:

محترم مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب زید مجدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! میں حج و زیارت کی نعمت سے مشرف ہو کر بخیر و عافیت علی پور شریف پہنچا ہوں۔ آپ کو تمام مقامات مقدسہ پر دعاؤں میں یاد کیا ہے۔ آپ کو مبارک ہو۔ "رضائے مصطفےٰ" حضرت مولانا محمد ضیاء الدین صاحب (قطب مدینہ) کی خدمت اقدس میں پہنچتا ہے۔ حضرت مولانا صاحب قبلہ مطالعہ فرماتے ہیں اور آپ کیلئے دعا گو ہیں۔ آپ کو مبارک ہو۔

(سید حیدر حسین شاہ۔ ۵ ربیع الاول ۱۴۰۱ھ)

☆محترم مولانا محمد صادق صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

طالب خیریت' مزاج عالی۔ الحمد للہ علی احسانہ ۲۶ شعبان المعظم سے مدینہ منورہ میں حاضر ہوں اور ربیع الاوّل شریف تک قیام کا ارادہ ہے' آگے آقا کی مرضی ہے۔ آپ کو دعاؤں میں شامل کر رہا ہوں اور تاقیامت یہ سلسلہ جاری وساری رہے گا۔

حضرت قطب مدینہ بھی آپ کو بے حد دعاؤں سے نواز رہے ہیں۔

گدائے مدینہ: سید حیدر حسین علی پوری (۲۹ شعبان ۱۳۹۱ھ)

☆آستانہ عالیہ علی پور سیداں شریف کے ترجمان ماہنامہ "انوار الصوفیہ" میں حضرت پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضور قطب مدینہ کی عنایات کا یوں ذکر فرمایا: "......رضائے مصطفےٰ کی ضیاء پاشیوں سے پاکستان اور بیرون پاکستان میں دلوں کے تاریک گوشے جگمگا اُٹھے یہاں تک کہ "رضائے مصطفےٰ" مدینہ منورہ میں (قطب مدینہ) حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی قادری دامت برکاتہم کے ہاتھوں میں مَیں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا کہ آپ اس کی تعریف فرما رہے ہیں......" ("رضائے مصطفےٰ" ربیع الاوّل ۱۳۹۲ھ)

☆فقیہ اعصر عاشق مدینہ حضرت علامہ حافظ محمد احسان الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ (فیصل آباد) نے مدینہ منورہ سے حضرت نباضِ قوم مدظلہ کے نام اپنے مکتوب میں حضور قطب مدینہ کی خصوصی شفقتوں کا تذکرہ کیا' ملاحظہ فرمایئے:

اخی المحترم الفاضل المحتشم مولانا

ابو داؤد محمد صادق زید مجدکم و دام عنایاتکم

سلام مسنون! خیر وعافیت' مزاج شریف' فقیر سراپا تقصیر بفضلہ تعالیٰ بخیر وعافیت ہے

اور ۲۶ شوال المکرم ۱۳۸۶ھ سے اب تک مدینہ طیبہ میں حاضر ہے۔ آپ کا سلام، آپ کے احباب کا سلام دربار رسالت میں، دربار خلافت میں عرض کر دیا ہے۔ آپ کیلئے میں نے بہت دعائیں کی ہیں، جگہ جگہ اور دربار در بار ☆ حضرت مولانا محمد ضیاء الدین مدنی صاحب (قطب مدینہ) سے بھی ملاقات ہوتی رہتی ہے، مولانا بھی آپ کو یاد فرماتے رہتے ہیں۔ "رضائے مصطفےٰ" کی وساطت سے میرے آنے سے پہلے ہی میری اطلاع انہیں ہو گئی تھی چنانچہ میں نے جب گوجرانوالہ کا نام لیا تو (حضرت قطب مدینہ نے) فوراً فرمایا کہ "آپ کا نام محمد احسان الحق ہے؟" میں نے کہا "جی" تو فرمایا کہ: "رضائے مصطفےٰ" میں میں نے پڑھا تھا"۔

☆ ایک اور سفید ریش بزرگ مولانا عبدالغنی صاحب بھی بیٹھے تھے (وہ بھی) فرمانے لگے کہ "میں نے بھی "رضائے مصطفےٰ" میں پڑھا ہے اور اسی وقت دل میں تھا کہ مولانا محمد احسان الحق سے ملاقات ضرور ہونی چاہیئے، الحمد للہ کہ ملاقات ہو گئی" پھر مولانا نے فرمایا کہ "مولانا محمد صادق صاحب "رضائے مصطفےٰ" کے ذریعہ خوب خدمت دین کر رہے ہیں"...... (محمد احسان الحق غفرلہٗ)

جانشین قطب مدینہ بھی اپنے والد بزرگوار کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حضرت نباضِ قوم مدظلہ سے بہت ہی زیادہ اُنس رکھتے تھے اور اُن کی مسلکی خدمات کے معترف تھے اور اپنی مجالس میں اکثر ان کا ذکر خیر کیا کرتے تھے اور بہت دعائیں فرماتے اور انہوں نے مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب کے تمام فتاویٰ مبارکہ کی تائید بھی فرمائی۔ اس سلسلہ میں علامہ محمد حسن علی رضوی میلسی رقمطراز ہیں: "کتابتِ نسواں، مغربی فرنگی لباس، لاؤڈ اسپیکر پر نماز، مسئلہ رویت ہلال، گھڑی

کا چین اور بے دینوں بدمذہبوں سے اتحاد و اشتراک وغیرہ سے متعلق جب حضرت مولانا محمد فضل الرحمٰن مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے استفسار کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ "اِن مسائل میں مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب (گوجرانوالہ) سے رجوع کریں وہ بریلی شریف کی آواز اور مسلک اعلیٰ حضرت کے ترجمان ہیں وہ حق گو عالم، متبع سنت و شریعت فاضل ہیں۔ اباجی حضور (قطب مدینہ علیہ الرحمۃ) بھی اِن مسائل میں مولانا محمد صادق صاحب کی تحریروں کی تائید و تصدیق فرما چکے ہیں"۔

(بحوالہ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ ۱۴۲۳ھ)

نباضِ قوم مدظلہ سے جانشینِ قطب مدینہ (علیہما الرحمۃ) کی والہانہ عقیدت و محبت کا اندازہ آپ کے ان مکاتیبِ مبارکہ سے لگایا جا سکتا ہے جن میں انہوں نے علامہ موصوف کی درجِ ذیل الفاظ مبارکہ سے تائید و تحسین فرمائی:

مکتوب: 1 بخدمت مکرمی و محترمی

حضرت صاحب الفضیلۃ والارشاد الاخ الکریم الاستاذ

ابوداؤد محمد صادق (نگران "رضائے مصطفیٰ" گوجرانوالہ)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج شریف! امید ہے کہ جناب خیریت سے ہوں گے۔ الحمد للہ بندہ خیریت سے ہے۔ آپ کی صحت و عافیت کا پتہ اخبار "رضائے مصطفیٰ" سے معلوم ہو جاتا ہے اور اسی وقت آپ کی جانب سے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر آپ کی صحت و عافیت و سعادت دارین کیلئے دعا کی جاتی ہے نیز اخبار "رضائے مصطفیٰ" کی سلامتی کیلئے اور مزید ترقی کیلئے بھی دعا کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے اور "رضائے مصطفیٰ" جو کہ حسانِ

اہلسنّت ہے اللہ تعالیٰ اسے قائم ودائم رکھے آمین ثم آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

☆ برائے مہربانی ان ایام فاضلہ میں بندہ کو دعا میں یاد فرمایا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کو سعادتِ دارین نصیب کرے اور مسلمانوں کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے اتفاق واتحاد عطا فرماوے۔ آمین ☆ ہم یہاں بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پاکستان کے حفظ وامان وتائید الٰہی ونصرت کیلئے ہر وقت دست بدعا ہیں۔ الٰهی بحرمة سادا تنا اهل بدر الكرام پاکستان کو سلامت رکھے اور اہل بدر کی طرح فتح ونصرت بخشے...... اہل بدر کی کرامت اظهر من الشمس ہے اور دعا ان کا ذکر کرتے وقت مستجاب ہوتی ہے اور رحمت وبرکت گھیر لیتی ہے...... ☆ گاہے گاہے اپنی خیریت سے مطلع فرماتے رہا کریں۔ جملہ علمائے اہلسنّت کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ آخری التجا ہے کہ بندہ کو اپنی مخصوص دعاؤں میں یاد فرمائیں۔ کارِ لائقہ کیلئے یاد وشاد فرماویں۔ منجانب حضرت سیدی والد صاحب قبلہ (قطب مدینہ مولانا محمد ضیاء الدین مدنی مدظلہ العالی) سلام مسنون ودعا۔

فقط والسلام مع الاحترام۔ نمقه الاحقر الراجي عفوربه

فضل الرحمن القادري عفي الله عنه وكان الله له المدينه المنوره

﴿مکتوب:2﴾ بخدمت حضرت صاحب الفضيلة والارشاد

مولانا ابو داؤد محمد صادق مدظلهم التعالىٰ

(خطیب زینت المساجد دار السلام گوجرانوالہ)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! اُمید ہے کہ جناب بعافیت ہوں گے۔ الحمدللہ بندہ

بمع حضرت سیدی والد ماجد قطب مدینہ قبلہ مولانا علامہ محمد ضیاء الدین صاحب مدنی مدظلہم العالی و جملہ صاحبزادگان سب خیریت سے رہ کر آپ کیلئے دعاہائے ترقیٔ مدارج کر رہے ہیں۔ مولائے کریم قبول فرمائے اور خیر و عافیت کے ساتھ آپ سے مدینہ طیبہ میں اور بارگاہ رسالت ﷺ میں ملاقات نصیب فرمادے (آمین)

☆ منسلک ہذا ایک تار کا نقل ارسال خدمت ہے۔ اُمید ہے اس کا ترجمہ فرما کر اپنے رسالہ میں شائع فرما کر مشکور و ممنون فرمادیں گے کیونکہ یہ تار جملہ اہالیان مدینہ منورہ اور مہاجرین مدینہ عالیہ کی جانب سے اور مسکین کی طرف سے ارسال ہے۔ ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے کہ قومی اسمبلی میں جمعیت علماء پاکستان کا تاریخی فیصلہ پر اقدام کرنا اعلائے کلمۃ اللّٰہ کیلئے تھا تاکہ انشاء اللّٰہ اسلام کا بول بالا ہو اور کفر کا منہ کالا ہو۔ قادیانیوں کو اقلیت غیر مسلمہ قرار دے دینا ہر فرد مسلم کا فریضہ ہے۔ تقریباً ایک سو سال کا مسئلہ حل ہوگیا۔ یہ ہماری جمعیت علماء اہلسنّت اور جملہ مسلمین کا بالاتفاق فیصلہ ہے الحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ علماء کرام کو اجر عظیم عطا فرمائے اور اُن کی سعی مشکور فرمادے اور جملہ قومی اسمبلی کو اور تمام پاکستانیوں کو مبارکباد پیش ہو۔ یہ مبارکبادی آپ کو اور تمام پاکستانیوں کو اور تمام مسلمانان عالم کو پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ دین حق پر ثابت قدم رکھے اور سعادت دارین نصیب فرمائے اور حکومت پاکستان کو سلامت رکھے اور شریعت محمدیہ ﷺ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور پاکستان کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور غداروں اور دشمنان دین کو تباہ فرمائے آمین ثم آمین اور مسلمانوں کو اتفاق اور اتحاد کی توفیق عطا فرمائے اور نبی کریم ﷺ کی اتباع نصیب فرمائے آمین۔ ☆ بمناسبت قرب ماہِ صیام و قیام ماہِ

رمضان المبارک آپ کی اور اراکینِ ماہنامہ "رضائے مصطفےٰ" کی خدمت میں مبارک باد پیش ہے نیز جملہ مسلمانانِ عالم کو بھی مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور علیہ السلام کے طفیل سے شرفِ قبولیت سے نوازے' آمین۔

(فضل الرحمٰن...... مدینہ منورہ)

(ماہنامہ "رضائے مصطفےٰ" رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ/اکتوبر ۱۹۷۴ء)

﴿مکتوب:3﴾ قارئین! درجِ ذیل مکتوب محبت جانشینِ قطبِ مدینہ نے پاکستان میں اپنے کامیاب و تاریخی دورہ کے حوالہ سے (مدینہ منورہ پہنچ کر) تحریر فرمایا' جس میں حضرت نباضِ قوم مدظلہ کے ہاں دورانِ قیام اپنی کیفیات و مشاہدات کا خصوصی طور پر تذکرہ کیا اور اُن سے محبت و عقیدت کی انتہا فرما دی...... ملاحظہ فرمایئے:

صاحب الفضیلۃ والارشاد' مجاہد اہلسنّت حضرت مولانا علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب زید مجدہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

الحمد للہ میں بخیریت مدینہ طیبہ پہنچ گیا ہوں۔ اُمید ہے کہ آپ بھی بخیریت ہوں گے اور بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کا ہدیۂ صلوٰۃ وسلام پیش کر دیا گیا ہے۔

ع...... گر قبول افتد زہے عز و شرف

☆ میرے دورانِ قیام جو راحت مجھے آپ کے ہاں ملی' اس کے شکریہ کے لئے الفاظ میرے پاس نہیں' وہ احاطہ تحریر و تقریر سے باہر ہے۔ میں بہت ممنون ہوں' خدا تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے' آمین۔ ☆ آپ گاہے بگاہے اپنی خیر و عافیت سے مطلع فرماتے رہا کریں' نوازش ہوگی۔ ماہِ صیام و قیام مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمارا' آپ کا صیام و قیام قبول فرما کر شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور عید سعید مبارک

فرمائے' آمین۔ ☆ حضرت سیدی والد صاحب قبلہ (قطب مدینہ مولانا محمد ضیاء الدین قادری رضوی) کی طرف سے سلام مسنون ودعوات صالحات' صاحبزادگان وجملہ احباب کی طرف سے سلام مسنون"۔ فقط والسلام آپ کا محبّ قدیم ودعا گو:

(مولانا) فضل الرحمٰن قادری مدینہ منورہ ۹۵ھ۔۹۔۲۱

(ماہنامہ "رضائے مصطفٰے" ذیقعدہ ۱۳۹۵ھ)

﴿مکتوب:4﴾ محترمی ومکرمی مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب زیدمجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

ربّ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ سب کو خیریت وعافیت سے رکھے۔ بجاہ حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم ......آپ کی کرم فرمائی کا ممنون ہوں' رب تعالیٰ اپنے حبیب گرامی صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل آپ کو اپنے فضل وکرم سے ہمیشہ نوازتا رہے' آمین۔

☆ "رضائے مصطفٰے" رسالہ کو جاری ہوئے ۲۱ برس پورے ہوگئے۔ یہ بھی رب ذوالجلال کا فضل عظیم ہے۔ بلاشبہ یہ رسالہ اہلسنّت کی صحیح ترجمانی کرتا ہے...... ☆ دعا ہے کہ رب کائنات آپ کے اہل خانہ کو شفا کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور سب کو خوش ومطمئن رکھے آمین۔ آپ اور دیگر علمائے اہلسنّت کیلئے دعا ہے کہ مولیٰ کریم آپ سب کو اپنی رحمت سے نوازتا رہے اور دین کی زیادہ سے زیادہ خدمات کی توفیق عطا فرمائے' آمین۔

اپنا شرف دعا ہے باقی رہا قبول
وہ جانیں ان کے ہاتھ میں کنجی اثر کی ہے

(دعا گو: فضل الرحمٰن قادری' ۵ صفر ۱۴۰۷ھ بروز جمعرات)

مکتوب:5 صاحب الغضیلۃ مولانا ابوداؤد محمد صادق حفظہُ اللّٰہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

الحمد للّٰہ کہ آپ بخیر و عافیت ہیں اور ہماری دعا ہے کہ مولیٰ کریم آپ کو دعوتِ دین اور جس کام میں مسلمانوں کی اصلاح ہے اس کی مزید توفیق بخشے آمین۔

اللہ تعالیٰ اسلام و مسلمانوں کی خدمت کیلئے آپ کی زندگی میں برکت فرمائے۔آمین

☆ سید السادات صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار اقدس میں ہم آپ کیلئے دعائیں کرتے ہیں۔اگر کوئی خدمت ہو تو آپ کا اشارہ چاہیئے۔

(محمد فضل الرحمٰن قادری مدینہ منورہ' یکم محرم ۱۴۰۳ھ)

نبیرۂ قطب مدینہ کے تأثرات: فاضلِ نوجوان پروفیسر محمد عطاء الرحمٰن رضوی سلمہٗ "سفرنامہ حرمین شریفین" میں رقمطراز ہیں:"...... صاحبزادہ ڈاکٹر محمد رضوان مدنی صاحب سے ملاقات میں جب شیخ طریقت مولانا علامہ الحاج مفتی ابوداؤد محمد صادق قادری رضوی مدظلہ کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ "مولانا علامہ ابوداؤد محمد صادق متقی' پرہیزگار' زبردست عالم دین ہیں۔ان کو اور ان کے صاحبزادگان کو میرا بہت بہت سلام کہیں"۔

"رضائے مصطفٰے" کے ۲۷ ویں سال کے آغاز پر مدینہ منورہ سے نبیرۂ قطب مدینہ نے درج ذیل تأثرات ارسال فرمائے:

اللہ تعالیٰ کے احسان اور اس کے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کرم سے ماہنامہ "رضائے مصطفٰے" نے اپنے ۲۶ سال مکمل کر لئے اور الحمد للّٰہ اب اس نے ۲۷ ویں

دین کی جو خدمت کی ہے وہ قابل صد تحسین ہے۔ اس نے مسلک اہلسنّت کی ترجمانی کا حق ادا کیا ہے۔ اس کامیابی کا سہرا حضرت علامہ مفتی ابوداوٗد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی کے سر جاتا ہے' جو اپنے تقویٰ اور پرہیزگاری میں اپنی مثال آپ ہیں۔

☆ ہماری اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقے میں حضرت ابوداوٗد محمد صادق صاحب کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ان کی عمر دراز فرمائے اور وہ تادمِ آخر ماضی کی طرح دین کی خدمت کرتے رہیں' ان پر اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم جاری رہے اور وہ اُمت مسلمہ کو آپس کی تفریق سے بچانے اور متحد کرنے کی سعی فرماتے رہیں اور ماہنامہ "رضائے مصطفےٰ" بھی اسی طرح ترقی کرتا رہے۔ آمین۔ (از: ڈاکٹر محمد رضوان' مدینہ منورہ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دشمنِ دیں پر اِن کی ہیبت کل بھی تھی اور آج بھی ہے

خراجِ عقیدت بحضور پاسبانِ مسلک رضا مولانا ابوداوٗد محمد صادق صاحب مدظلہ

اِن کے دل میں سرکار کی عظمت کل بھی تھی اور آج بھی ہے
دشمنِ دیں پر ان کی ہیبت کل بھی تھی اور آج بھی ہے
اہلسنّت سے ان کو الفت کل بھی تھی اور آج بھی ہے
سب اغیار سے اِن کو نفرت کل بھی تھی اور آج بھی ہے
چھیاسٹھ سال گزر گئے ہیں دو چار برس کی بات نہیں
ایسی عظمت ایسی جرأت کل بھی تھی اور آج بھی ہے

نام بھی صادق کام بھی صادق جاننے والے جانتے ہیں
سب کو مسلّم ان کی صداقت کل بھی تھی اور آج بھی ہے
اِسمِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ہے روشن آج بھی اُن کی پیشانی
پیشانی پر ایسی جلالت کل بھی تھی اور آج بھی ہے
جو بھی سُنّی ملنے آئے ان کو راحت ہوتی ہے
ایسی فرحت والی دولت کل بھی تھی اور آج بھی ہے
دولتِ دین ہے اِن کو حاصل دولتِ مسلک اِن کے پاس
ساری دولت اِن کی بدولت کل بھی تھی اور آج بھی ہے
کرم نوازی ان کی نیازؔی تجھ کو حاصل رہتی ہے
بے پایاں ہے تجھ پہ شفقت کل بھی تھی اور آج بھی ہے

گُلشن کھلا دئیے ہیں

صادق نے دینِ حق کے گلشن کھلا دیئے ہیں
عشقِ نبی کے ہر سُو ڈنکے بجا دیئے ہیں!
ہم سب کو ہیں مسلّم خدمات ان کی اعلیٰ
گھر گھر میں سنیوں کے جلسے سجا دیئے ہیں
ایسے جلوس پہلے کم دیکھنے میں آئے
قیادت میں اُنکی ہم نے دشمن بھگا دیئے ہیں
جتنے شقی تھے دشمن سب مٹ گئے ہیں آخر

اب تو نشان اُن کے مدفن بنا دیئے ہیں
ہے شرفِ اہلسنّت صادق ہیں سب پہ غالب
فضلِ خدا سے سارے موذی مٹا دیئے ہیں
حق آپ کی کرامت سچ آج کی متانت
خوب آپ کی بصیرت، سوتے جگا دیئے ہیں
ہے "رضائے مصطفےٰ" کا سدا سربلند پرچم
کشتی اُنہی پہ چھوڑی، لنگر اُٹھا دیئے ہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

؎ ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے...... سفینہ چاہیئے اس بحرِ بیکراں کے لئے

قارئین! حضرت نباضِ قوم مدظلہ کے حوالے سے مندرجہ بالا بطور "مشتے از خروارے" تبرکاً چند جھلکیوں ہی پر اکتفا کیا گیا ہے...... اگر حضرت نباضِ قوم مدظلہ کی شخصیت کے ایک ایک پہلو کا تفصیلی بیان کیا جائے تو اُس کیلئے دفتر درکار ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ کئی ضخیم جلدیں تیار ہو سکتی ہیں۔

؎ یہ قصۂ لطیف ابھی ناتمام ہے
جو کچھ بیاں ہوا وہ تمہیدِ بیان ہے

تمام اہلِ محبت سے مؤدبانہ التماس ہے کہ علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی صحت کی بحالی و درازیٔ عمر کیلئے خصوصی دعا فرمائیں کہ:

مولیٰ کریم اپنے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے وسیلۂ جلیلہ سے حضرت نباضِ قوم مدظلہ العالی کو صحت وتندرستی کے ساتھ عمرِ طولانی، قلم وکلام میں مزید جولانی، ہمت وطاقت میں فراوانی اور "اپنوں" بیگانوں کے شر سے محفوظ رہنے کیلئے سایۂ ربانی عطا فرمائے، نیز آپ کی شفقتوں، محبتوں کا گھنا سایہ ہمارے سروں پر دائم و قائم رکھے، آپ کی سرپرستی میں گلشنِ "رضائے مصطفےٰ" سدا بہار رہے۔ موصوف دیر تک اپنے رشحاتِ قلم سے نوازتے رہیں اور اہلسنّت کا چمن آپ کے دم قدم سے ہمیشہ مہکتا رہے۔

؎ میکدہ تیرا ساقی سلامت رہے...... مئے کشی کا یہی دور چلتا رہے

؎ عمرت دراز باد تا دورِ مشتری...... ما از تو برخوریم و تو از عمر برخوری

آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم

؎ ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد (طالب دعا: محمد حفیظ نیازی)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مخالفینِ اہلسنّت کو دعوتِ فکر: ۹ صفر المظفر ۱۴۳۵ھ بروز جمعۃ المبارک

مرکز اہلسنت زینۃ المساجد میں مفکر اسلام علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب (امیر صراط مستقیم پاکستان) نے بدیں الفاظ اپنے خیالات کا اظہار کیا:

وارثانِ منبر ومحراب، اربابِ فکر ودانش، نہایت ہی معظم ومحتشم حضرات!

ربِ ذوالجلال کے فضل اور توفیق سے گوجرانوالہ کی سرزمین پر مرکزِ اہلِ حق، مرکزِ اہلسنّت وجماعت جامع مسجد زینت المساجد میں نباضِ قوم محسن ملک و

ملت حضرت علامہ الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی حفظہ اللہ کے زیر سایہ
ہم سب کو مجدد دین وملت' امام اہلسنّت حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی
رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں اس عرس قادری رضوی میں شرکت کی سعادت حاصل ہو رہی ہے
میری دعا ہے کہ خالق کائنات جل جلالہ اعلیحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مرقد
پُرنور پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند فرمائے
اور خالق کائنات حضرت نباض قوم زید شرفہٗ کا سایہ تادیر ہم پہ سلامت فرمائے۔ عرس
مبارک کی بابرکت نشست اور پھر اس کا انعقاد زینت المساجد میں یقیناً یہ جتنے بھی
شرکاء ہیں سب کیلئے روحانی و جدانی گھڑیاں ہیں کیونکہ یہ مرکز پیغام اعلیحضرت
رحمۃ اللہ علیہ کو عام کرنے کے لحاظ سے پاکستان میں ایک منفرد اور ممتاز مقام رکھتا ہے اور
جس طرح تسلسل کے ساتھ حضرت نباض قوم زید شرفہٗ نے تعلیماتِ اعلیحضرت'
افکارِ اعلیحضرت کو پھیلایا ہے...... یہ آپ کا ہی حصہ ہے۔ بچپن سے آپ کا لٹریچر
پڑھنے کی سعادت مجھے بھی میسر آئی۔ قبلہ والد گرامی کی کتابوں میں ابھی مَیں
پرائمری میں پڑھتا تھا تو اُس وقت "رضائے مصطفےٰ" کا میں مطالعہ کرتا تھا' پھر مڈل
اور میٹرک میں اور اس کے بعد جب یہ دینی تعلیم کا سلسلہ شروع ہوا تو اگر چہ میں
بھکھی شریف میں ہونے کی وجہ سے بظاہر گوجرانوالہ سے اپنے بچپن میں کافی دور
تھا لیکن یہ حضرت حاجی صاحب زید شرفہٗ کا جو لٹریچر عام کرنے کا ایک جذبہ' ایک
نیٹ ورک اور ایک تحریک ہے اُس کی وجہ سے دور دور تک حق کا جو پیغام پہنچ رہا ہے
تو مجھے بچپن سے اس علمی گلشن سے خوشہ چینی کا شرف حاصل ہے اور مَیں یہ سمجھتا

ہوں کہ ابھی جب میں آیا تو نعرہ لگ رہا تھا

صورت صادق' سیرت صادق......ابوداؤد محمد صادق

کہ جس نے یہ نعرہ لگایا اس نے سو فیصد حقیقت کو بیان کیا۔ آج قبلہ نباضِ قوم مدظلہ جو چارپائی پہ جلوہ فرما ہیں۔ آپ کے چہرے کو دیکھ کر آپ کی پوری زندگی اور آپ کے مسلک کی حقانیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے اور ہم دعوت فکر دیتے ہیں بدعقیدہ لوگوں کو کہ وہ بھی اپنے اسلاف کو دیکھیں اور ہم بھی اپنے حضرت حاجی صاحب کا چہرہ ان کے سامنے ایک چیلنج کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔ پتہ چلے گا کہ اس مردِ حق پرست نے فکر رضا کو ساری زندگی پھیلایا ہے اور حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا دیا ہوا جھنڈا ہر طرف لہرایا ہے...... یقیناً آج بھی چہرے کے گرد جو **نور کا ہالہ** ہے وہ ان کی پوری زندگی کی صداقت کی دلیل ہے۔

واقعی صورت بھی صادق ہے اور سیرت بھی صادق ہے

(فالحمد للہ علیٰ ذالک)

مردِ قلندر: بھٹی میرج ہال گوجرانوالہ میں ۱۶ ذوالحجہ ۱۴۲۹ھ بروز پیر عظیم الشان پچاس سالہ "جشن رضائے مصطفےٰ" کی تقریب سعید میں فاضل شہیر علامہ پیرزادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی صاحب (امیر ادارۃ المصطفےٰ پاکستان) کا حضرت نباضِ قوم مدظلہ کو خراج تحسین:

حمد و ثناء کے بعد مقتدر علمائے کرام معزز سامعین ارباب علم و دانش!

آج کی بابرکت محفلِ نور "رضائے مصطفےٰ" کی پچاس سالہ کامیاب اور بامقصد

اشاعت کے مکمل ہونے پر منعقد ہے...... مقتدر علماء بھی جلوہ فراز ہیں...... چونکہ حاضر ہوں اس لئے دو ایک باتیں آپ کے گوش گزار کرنا چاہوں گا...... ☆ یہ اک معمولی بات نہیں کہ کسی رسالے کا اتنا طویل عرصہ تسلسل کے ساتھ جاری رہنا...... اور پھر اہلسنّت کی جو عدم دلچسپی ہے رسائل کے ساتھ...... یہ بھی ایک اہم مضمون ہے...... ہمارا یہ مزاج ہے کہ جو مسلک کے بنیادی کام ہوتے ہیں' اُن کی طرف ہماری توجہ نہیں ہوتی...... غیر لوگ رسم و رواج کا دین کہہ کے جو ہے وہ عوام کو ہمارے مسلک سے دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں...... جبکہ حقیقی سچائیاں اور فکری نور اگر کسی مسلک کے دامن میں ہے تو وہ اہلسنّت و جماعت میں ہے......

☆ ناساعد حالات میں بھی ایک چراغ کا پچاس سال روشن رہنا ایک کرامت سے کم نہیں ہے...... کہ اپنا چراغ ہر دور میں انہوں نے روشن رکھا...... اور پھر جو مزاج تھا رضائے مصطفےٰ کا' ایسے مزاج کے رسالے چلا نہیں کرتے...... جب حق بات طرۂ امتیاز ہو۔

ع...... کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق

؎ اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں' بیگانے بھی ناخوش
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

جس انداز اور بانکپن کے ساتھ "رضائے مصطفےٰ" نے کلمہ حق کہا' ہمیں اس پہ ناز ہے...... تو مَیں کہا کرتا ہوں کہ حضور قبلہ (نیازیِ قوم مدظلہ) کا وجود اللہ کا کرم ہے اور اللہ کی رحمت ہے...... جو ہمیں سیدھی راہوں پہ مستقیم رکھتے ہیں...... اور اگر کسی کی چال میں خم آنے لگتا ہے اور ٹیڑھا پن پیدا ہونے لگتا ہے تو وہ بالکل سیدھا کر

دیتے ہیں ...... انہیں پتہ ہے کہ لوگ بُرا منائیں گے ...... لیکن حق کی بات کہنے والے ان چیزوں سے ڈرا نہیں کرتے ...... ہر دلعزیز ہونے کی خواہش انسان کی مجبوری ہے ...... لیکن جنہوں نے نظریے سے وابستگی اختیار کی ہوئی ہوتی ہے ...... اور ساری زندگی اُس پہ گزارا کیا کرتے ہیں ...... وہ پھر اس جو ہے آرزو کی بھی قربانی دیا کرتے ہیں ...... مجھے ایک شخص نے بڑی دور پہاڑوں میں کہا تھا کہ ہر شخص کا کوئی اسماعیل ہوتا ہے' جب تک وہ اپنے اسماعیل کی گردن پر چھری نہیں پھیرتا' اللہ کا قرب نہیں ملتا ...... تو انسان کی بہت ساری خواہشات ہوتی ہیں ...... لیکن جب ان ساری خواہشات کی گردن پر چھری چلاتا ہے تو پھر رب العزت کی بارگاہ میں قرب پاتا ہے ...... ☆ جو ہمارے اس علاقے کا تعارف ہے ...... گوجرانوالہ کو یارسول اللہ کی صداؤں سے کس نے بھرا؟ ...... ہر شخص نے اپنا حصہ ڈالا ...... لیکن یہ بات ...... وہ کہتے ہیں کہ جو شخص اس سفر میں سرخیل تھا ...... جو امام تھا۔

☆ مَیں کہتا ہوں کہ میری عمر 36 سال ہے ...... لیکن "رضائے مصطفےٰ" کی عمر پچاس سال ہے ...... میری ساری عمر چھتیس سال اور "رضائے مصطفےٰ" کی عمر پچاس سال ...... اور ساٹھ سال سے وہ یہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں ...... تو بعد میں آنے والے اپنی محبتیں نچھاور کرتے رہیں گے ...... اور اس مسلک کی مانگ میں موتی بھرتے رہیں گے ...... اور ستارے رکھتے رہیں گے ...... لیکن جس شخص نے اس مسلک کے چہرے پہ اُجالا دیا ...... اور جس شخص نے جو ہے وہ گوجرانوالہ میں اس انداز سے کام کیا ...... اور اس راستے میں قید و بند کی صعوبتیں بھی طے کیں ......

اور انہوں نے اس راستے کے اندر، جس طرح حضور ﷺ نے طائف کے بازاروں میں پتھر کھائے تھے...... آج بھی نشان اُن کے چہرے پہ وہ موجود ہے...... اُس راستے سے بھی گزرے...... طائف کی گلیاں، مکے کے بازار اور ساری یادداشتیں اُن کے وجود سے وابستہ ہیں...... اور آج اُن کا وجود ہمارے لئے غنیمت ہے......

☆ ہم اس موقع پہ خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں اُن کی ذاتِ ستودہ صفات کو...... اور اُن کے وجود کی برکتوں سے تادیر مالا مال ہونے کیلئے اپنے رب سے دعا مانگتے ہیں...... وہ ہمارے سر پہ رحمتوں کا گھنا سایہ ہیں...... وہ تو اللہ کے پیارے ہیں ہی، اِس دنیا پہ رہیں یا اُن کا جہان کوئی اور ہو وہ تو رحمتوں کے سائے میں ہیں ...... لیکن اُن کا وجود ہماری ضرورت ہے...... اُن کا وجود ہمارے سر پہ رحمتوں کا تنا ہوا سایہ ہے اور گھنی اور گہری چھاؤں ہے اُن کا وجود...... ☆ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اُن کے وجود میں طبیعت میں سختی ہے لیکن مَیں نے تو اُن کو برستی ہوئی برکھا کی طرح دیکھا ہے...... مَیں نے تو اپنے سر پہ ہمیشہ اُن کا محبتوں، شفقتوں کا ہاتھ دیکھا ہے ...... تو یقیناً اگر کوئی راہِ حق کا مسافر ہو تو اُن کی محبتیں اُس کو نصیب ہوتیں ہیں...... اور وہ نوازتے ہیں اور دل کھول کے نوازتے ہیں...... ☆ بجل کے اس دور کے اندر ...... اور اس دور کے اندر جبکہ لوگ چائے کی پیالی پہ دین بیچتے ہیں...... اگر کوئی شخص، جس کو **مردِ قلندر** کہا جا سکتا ہے...... تو اُس کو ڈھونڈتا ہو...... ملنا ہو...... تو سرکلر روڈ سے تھوڑا سا آگے...... ایک گلی میں...... ایک مسجد ہے "زینت المساجد"...... وہاں ایک حجرے میں بیٹھا ہے...... اور وہ حجرہ بھی اُس کا اپنا نہیں ہے...... وہ مسجد کا حجرہ ہے...... ☆ اُس نے سنا ہے مکان بھی اپنا نہیں بنایا ہے...... اُس کے پاس نہ

کوئی گاڑی ہے...... نہ زمینیں ہیں...... نہ جائیدادیں ہیں...... اُس کا ایک مکان کوٹلی لوہاراں میں تھا' وہ بھی اُس نے فروخت کر دیا ہے...... اور اپنی بہنوں کو' بھائیوں کو اُس کا حصہ بھی دے دیا ہے...... ☆ وہ بظاہر بے زر ہے...... لیکن کائنات اُس کی جھولی میں ہے...... اور زمانہ اُس کے قدموں میں ہے...... اور دولت اور زر جو ہے' وہ اُس کے پاؤں کی ٹھوکر میں ہے...... ☆ زمانہ اُسے اپنا امام بھی کہتا ہے...... پاسبانِ مسلکِ رضا بھی کہتا ہے...... نائبِ محدثِ اعظم بھی کہتا ہے...... فیض یابِ امیرِ ملت بھی کہتا ہے...... سنیوں کے سر کا تاج بھی کہتا ہے...... اور

وہ میرے امام...... وہ میرے مقتداء

اللہ تعالیٰ اُن کی ذاتِ ستودہ صفات کا سایہ تادیر سنیوں کے سروں پہ سلامت رکھے اور اس گلشن میں بہار رہے......

الٰہی! تا ابد آستانہ یار رہے...... آسرا ہے غریبوں کا' برقرار رہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسمِ محمد پیشانی پر نقش کیا ہے قدرت نے

(اظہارِ حقیقت: ابوالحسن محمد حبیب الرحمٰن قادری رضوی' گوجرانوالہ)

اسم با مسمّٰی ہیں' وہ نام محمد صادق ہے
قول بھی اُن کے صادق ہیں ہر کام بھی اُن کا صادق ہے
کسی بھی دنیا دار سے وہ ہرگز ہرگز ڈرتے نہیں
مسلّم اُن کی صداقت ہے' ہر جام بھی اُن کا صادق ہے
خدمت دین کی کرتے کرتے گزرے ہیں جو چھتّیس سال

ہر ہر دِن بھی صادق ہے ہر ہر شام بھی صادق ہے
دیکھو دیکھو آؤ دیکھو چہرہ اُن کا صادق ہے
جس کو دیکھے رب یاد آئے ایسا نام بھی صادق ہے
بات کریں تو پھول ہیں جھڑتے دیکھنے والے دیکھ چکے
اللہ کریم کرم ہیں کرتے اللہ ہی اُن کا رازق ہے
صابر بھی ہیں شاکر بھی ہیں پیشانی ہے نورانی
فضل ہے اُن پہ اُس ہستی کا جو ہم سب کا مالک ہے
اسمِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پیشانی پہ نقش کیا ہے قدرت نے
اُس کا کرم ہے اُس کی عطا ہے جو ہم سب کا خالق ہے
ابوداؤد ہے کنیت اُن کی جو عطا ہے مرشد کی
سیرت اُن کی صادق ہے تو صورت اُن کی صادق ہے
استقامت کی ہے جو دولت وہ بھی ملی ہے مرشد سے
حبیبؔ تُو ہے سائل اُن کا تیری طلب بھی صادق ہے

حضرت مولانا مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب (امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان) جو اِس وقت ماشاءاللہ تقریباً ۹۰ سال عمر مبارک پاچکے ہیں، اُن کی علمی و تبلیغی خدمات آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ موجودہ حالات میں رسولِ اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت کے صدقہ سے اُن کا چہرۂ مبارکہ پہلے سے بھی بڑھ کر نورٌ علیٰ نور ہے، رِیش مبارک کے بال مکمل طور پر سفید ہونے کے بعد اب دوبارہ پھر تیزی سے سیاہ ہو رہے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ قلمِ قدرت نے اُن کی پیشانی مبارک پر اسمِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رقم کر دیا ہے جو کہ مسلک اہلسنت کی حقانیت اور صادق کی صداقت کا واضح ثبوت ہے۔ (فالحمدللہ علیٰ ذالک)

''فیضانِ صادق''

صحیفہ نرالا ہے ''فیضانِ صادق'' | وفا کا حوالہ ہے ''فیضانِ صادق''
ہے شیرازہ بند الفتِ غوثِ اعظم | عطاؤں کی مالا ہے ''فیضانِ صادق''
بریلی کے انوار سے ہے مزیّن | رضا کا اُجالا ہے ''فیضانِ صادق''
نشہ جس کا پابندِ شرعِ ہدیٰ ہے | اک ایسا پیالہ ہے ''فیضانِ صادق''
ہیں نبّاضِ قوم ایک ماہِ منوّر | محبت کا ہالہ ہے ''فیضانِ صادق''
حقیقت کی پُرکیف آب و ہوا میں | نیازی نے پالا ہے ''فیضانِ صادق''
نہایت عقیدت سے لکھا گیا ہے | بڑی شان والا ہے ''فیضانِ صادق''
تغیّر کی جدّت کی پروا ہو کیسے | عزیمت کا شالہ ہے ''فیضانِ صادق''
حوادث کے طوفان ہیں سرخمیدہ | عمل کا ہمالہ ہے ''فیضانِ صادق''
کئی آئے اور چل دیئے خواب ہو کر | سدا بول بالا ہے ''فیضانِ صادق''

صداقت کی فیضانؔ قوت اٹل ہے
مؤثر مقالہ ہے ''فیضانِ صادق''

(پروفیسر فیض رسول فیضانؔ گوجرانوالہ)

دنیا بھر میں تاجدار بریلی رحمۃ اللہ علیہ کا پیغامِ عشقِ رسالت پہنچانے، بزرگانِ دین سے تربیت پاکر اور فیضیاب ہو کر اُن کا علمی و روحانی اور مسلکی فیض تقسیم فرمانے، گوجرانوالہ کی فضاؤں کو درود وسلام کی صداؤں سے معمور کرنے "پیدائش مولیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دھومیں مچانے اور 65 برس سے اسلامیانِ گوجرانوالہ کے سب سے بڑے مرکزی قدیمی جلوسِ میلادالنبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی قیادت فرمانے پر **ھم** علامہ مفتی پیر ابوداؤد **محمد صادق** صاحب مدظلہ العالی کو مبارکباد اور زبردست خراجِ تحسین کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ مولیٰ کریم انہیں صحت کاملہ کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے تاکہ اُن کے ذریعے مسلکِ حق اہلسنت کو مزید عروج حاصل ہو۔ آمین (منجانب: اہلیانِ گوجرانوالہ)


رحمتِ خداوندی
قرآنی سورتیں اور درود وسلام کا مجموعہ
روحانی حقائق
عجا ئبات ولادت باسعادت
حج وعمرہ کے ضروری مسائل پر مشتمل
فیضان الحرمین
جشن میلاد ناجائز کیوں؟ اور جلوس اہلحدیث و جشن دیوبند کا جواز کیوں؟
مسائل نماز نفل نمازیں اوقات نماز پر
نماز نبوی
کلام اعلیٰ حضرت پر تضمین کا مجموعہ
نغمات رضا
ہم میلاد کیوں مناتے ہیں؟
ثبوت میلاد اور اعتراضات کے جوابات پر مدلل کتاب
مقام والدین
شان محمدی
نجدی عقائد اور عیسائی چیلنج
غوث اعظم اور گیارھویں شریف
اعمالِ حسنہ
روزمرہ کی نفلی عبادات اور فضیلت والی راتوں کے نوافل پر مشتمل
غیرت ایمانی پردہ اسلامی اور عورتوں کے ضروری مسائل
تحفۃ النساء
عقائد اہلسنّت
قرآن وحدیث کی روشنی میں
غازی محمد عامر چیمہ شہید
دین سے غافل اور بے عمل لوگوں کے لئے
پیغام صادق
مسمّٰی بہ
دعوتِ عمل
اسلامی معلومات کا خزانہ
روزمرہ کے مسائل پر مشتمل
انسانی زندگی میں محمدی انقلاب برپا کرنے والی بہترین کتاب
فرامین قرآن کریم
ارشادات احادیث مقدسہ
اور اقوال بزرگان دین پر مشتمل ناقابل تردید دلائل کا مجموعہ
از قلم
پاسبان مسلک رضا
ناصح قوم علامہ پیر مفتی
ابو داؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی
براہین صادق
رضوی مجموعہ نعت
100 سے زائد بہترین نعتوں کا خاص مجموعہ
عالم باعمل حضرت علامہ الحاج پیر مفتی
ابوداؤد محمد صادق قادری رضوی کے
100 سے زائد ایمان افروز بیانات
موبائل فون کے
میموری کارڈ میں دستیاب ہیں
2GB
ملنے کا پتہ
ادارہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ
0333 8159523